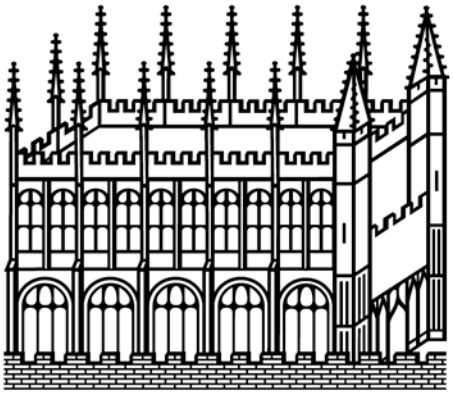

Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





شرح سکندر نامہ معروف بشرح محمد گلوی - یہ شرح دیار پنجاب وغیرہ مین نہایت مستند ہے حسب فرمایش میان چراغ دین تاجر کتب لاہور مرتبہ اول اس مطبع مین طبع ہوئی -

شرح سکندر نامہ کلان - موسوم بہ منتخب الشروح و مشہور بشرح علمای کلکتہ مولفہ جناب مولوی بدر علی صاحب عظیم آبادی و مولوی سید حسین علی صاحب جونپوری جو بحکم صاحبان کونسل کلکتہ مین شروح کثیرہ سے مرتب ہوئی فی الحقیقت یہ شرح بیمثل ہے

مثنوی نیرنگ عشق - تصنیف محمد اکرم غنیمت لاہوری

مثنوی نشتر غم - تصنیف مولوی محمد مقیم سہارنپوری

مثنوی قضا و قدر - تصنیف میر علی رضا متخلص بہ تجلی -

نالۂ منظور - تصنیف سید منظور احمد صاحب مذاق تصوف مین ہے -

شکرستان خیال و خوان نعمت - یہ دو کتاب ہین کتاب اول تصنیف ملا ذوقی اور خوان نعمت مین تراکیب اقسام کھانون کے لکھے ہین

مثنوی زلالی - از ملا زلالی شاعر مشہور اوستاد سخنوران -

قصائد عرفی - مشہور کتاب درسی ہے - محشی

ساقی نامہ ظہوری - مشہور کتاب تصنیف ملا ظہوری ہے -

قران السعدین - از تصنیف حضرت امیر خسرو دہلوی -

قصائد بدر چاچ معروف بشرح عثمان خانی شارح اسکے مولوی محمد عثمان خان شہید مدار المہام رامپور اس شرح کے ضمن مین عمدہ رسالے ہر علم و فن کے ہین خصوصاً رسالہ جات رموز طلسم قابل دید ہین

بہار دانش کلان - واضح و خوش خط تصنیف مولوی عنایت اللہ -

ایضاً - خرد تصنیف ایضاً -

مثنوی ولی رام - عرف چشمہ عرفان تصنیف ولی رام -

شرح زلیخا فارسی - تصنیف مولوی محمد شاہ صاحب -

مثنوی زاد المسافرین - فارسی تصنیف ملا حسین واعظ -

مجموعات علم وغیرہ کتب نایاب زمانہ

عجائب المخلوقات - تمامی مخلوقات کے اشکال اور احوال اسمین مندرج ہین با تصویرات نہایت عمدہ چھپی ہے -

ایضاً - رنگین -

مطلع العلوم و مجمع الفنون فارسی - حکیم واجد علیخان تخلص واجد -

ترجمہ اردو مطلع العلوم و مجمع الفنون - از منشی زین العابدین خان مرحوم -

معلومات الآفاق - یہ کتاب اسم بامسمی ہے اسمین تمام دنیا کے حالات اور وسعت و آبادی و ویرانی مع رنگ مع تصویرات -

ایضاً - بلا رنگ مع تصویرات -

مطلع العجائب - ترجمہ معلومات الآفاق مذکورۂ بالا

ریاض الفردوس - مصنفہ مولوی محمد حسن خانصاحب مثل مطلع العلوم -

اعجاز عیسوی - اردو تراکیب عملیات و نقوش مجربہ مطبوعہ مطبع گلزار محمدی -

اعجاز خسروی - تصنیف حضرت امیر خسرو دہلوی جسمین صنائع و بدائع لفظی و معنوی ہر قسم کے مرتسم ہین شامل ہے اوپر پانچ رسائل کے یہ کتاب کاغذ پرکار و عمدہ پر چھپی ہے -

عجائبات فرنگ - یعنی حالات ملک انگلستان و کیفیت سفر یوسف خان کمل پوش نامی سیاح ممالک یورپ قابل دید ہے -

اندر جال اردو - اسمین ہر قسم کے نقش و شعبدہ و منتر ہین -

تاثیر الانظار - سید محمد نقی صاحب لکھنوی نے کتاب طلسم فرنگ سے منتخب کیا ہے -

اعجاز محمدی مسمی بہ اندر جال - مرتبہ پنڈت بیجناتھ صاحب -

خزینۃ الامثال - اردو و فارسی و عربی کی مثلین زبان زد مندرج ہین -

تسہیل الستار - فن ستار مین مولفہ مرزا رحیم بیگ صاحب

مجموعہ طلسم اسکندر ذو القرنین - مشتمل بر فنون پنجگانہ یعنے کیمیا - و سیمیا - و بیمیا - و ریمیا - و لیمیا - ترجمہ کیا ہوا مولوی محمد عثمان خان صاحب کا ہے -

INDIAN INSTITUTE OXFORD

موسوی دہلوی۔
کریما مترجم۔ ہر ایک شعر کے نیچے معنی اوسکی اردو مین ہین
انشاء صفدری۔ جسمین رقعات فارسی اور اوسکی مقابل اردو مین۔
انشاء گلزار عجم۔ مصنفہ مولوی مقبول احمد فاروقی
رقعات احسن۔ جسکا نام ارتنگ فرہنگ ہے از حکیم محمد احسن۔
رقعات نامی۔ تصنیف مولوی حکیم الدین صاحب ہیڈ ماسٹر اسکول لکھنؤ۔
انشاء مفید۔ تصنیف منشی لچھمی رام صاحب
پنجرقعہ ولایت۔ تصنیف مولوی سید ولایت علی صاحب۔
مفتاح الصفات۔ مصنفہ منشی رام نراین صاحب
تضمین گلستان۔ اشعار گلستان کی تضمین۔
انشاء دلآویز۔ از مولوی عبد العزیز صاحب تلامذہ شطرنج۔
میزان الافکار۔ تصنیف مفتی محمد سعید اللہ مغفور

یہ شرح معیار الاشعار مصنفہ محقق طوسی کی ہے
سلک مسلسل۔ مصنفہ منشی چندر کا پرشاد صاحب
پنج گنج۔ مروجہ پنجاب۔ جسمین کریما نام حق۔
محمود نامہ۔ پند نامہ عطار۔ رسالہ قاضی قطب شامل ہین۔
انشاء عجیب۔ مشہور کتاب ہے۔
ظہیر الانشاء مصنفہ منشی ظہیر الدین مرحوم
مجموعہ انشاء صفیر بلبل و صحت نامہ از عبد اللہ خان علوی۔
رقعات فیض آگین۔ مکتوبات و خطوط از منشی نند کشور صاحب۔
شبنم شاداب مع فرہنگ لغات نادر انشا از ملا ظہیر ای تفرشی۔ بڑے رتبہ کی انشا ہے متین عبارت۔

مثنویات قصص نظم و نثر فارسی

مثنوی مخزن اسرار۔ تصنیف مولانا نظامی۔
مثنوی تحفۃ العراقین۔ محشی تصنیف حکیم افضل الدین خاقانی مرحوم
شیرین خسرو آصفی۔ فارسی نظم نہایت نادر ہے
مثنوی تحفۃ الاحرار۔ تصنیف ملا جامی۔
ایضاً۔ بشرح بالا۔
مثنوی یوسف زلیخا جامی۔ محشی تیسرے مرتبہ چھاپی گئی۔
ایضاً۔ مثنوی یوسف زلیخا جامی۔ سہ مصرع متن حاشیہ مین محشی ہے۔
یوسف زلیخا ناظم ہروی۔ بجواب یوسف زلیخای جامی
یوسف زلیخا فردوسی۔ منظوم چو مصرعہ مکرر طبع ہوئی۔
نگار دانش۔ عیار دانش کا انتخاب۔
انوار سہیلی۔ محشی تصنیف ملا حسین واعظ مشہور کتاب ہے۔
معدن الجواہر۔ تصنیف ملا طرزی یہ کتاب اندرز و تہذیب الاخلاق بایراد حکایات تمثیلیہ نادر الوجود ہے
ظفر نامہ مولانا ہاتفی۔ تیمور کے فتوحات کا حال بطور سکندر نامہ ہے۔

مفرح القلوب۔ عرف گیدڑ نامہ کٹیک دمنک کا قصہ ہے۔
مثنوی سنبلستان۔ یہ تتبع بوستان سعدی تصنیف منشی ہرگوپال تفتہ۔
نلدمن فارسی۔ تصنیف فیاضی مثنویات مین ہمپایہ زلیخاے جامی ہے۔
لیلی مجنون ملا ہاتفی۔ مشہور قصہ ہے اور بلاغت مین بیمثل ہے۔
لیلی مجنون خسرو۔ امیر خسرو کی پنج گنج سی یہ ایک کتاب ہے۔
مثنوی ہشت بہشت امیر خسرو۔ نادر مثنوی از تصنیفات حضرت امیر خسرو مشہور درسی ہے
لیلی مجنون نظامی۔ تصنیف مولانا نظامی رح گنجوی
خسرو شیرین نظامی۔ گنجوی مشہور کتاب ہے
ہفت پیکر نظامی۔ تصنیف نظامی گنجوی قدس سرہ
سکندر نامہ بری۔ تصنیف نظامی گنجوی قدس سرہ
ایضاً۔ کاغذ گندہ سفید و گلابی۔
سکندر نامہ بری خورد۔
سکندر نامہ بحری تصنیف مولانا نظامی گنجوی۔
شرح سکندر نامہ۔ تصنیف محمد نصیر الدین شاہ امیر سلطان سفیانی۔

از تاج المآثر

(ث)

ثنائی ۱۴

(ح)

از حلل ۱۳ مطرز

از حبیب السیر ۱۴

(خ)

خان ۱۵ عالی

از خزائن الفتوح ۱۶

(ر)

رای ۱۷ رایان انندرام مخلص ۱۸

رفیع واعظ ۱۹

روشن ضمیر

(س)

سراج ۲۰ الدین علیخان آرزو

سراج منیر ۲۱

ساطع ۲۲

(ش)

شیخ احمد منشی ۲۳

شیخ ابوالفضل علامی ۲۴

شیخ محمد ۲۵ صالح

شیخ علی ۲۶ حزین

شوکت ۲۷ بخاری

(ط)

طاہر ۲۸ نصیر آبادی

طاہر ۲۹ وحید

طالب ۳۰ کلیم

(ظ)

از ظفر نامہ ۳۱

ظہیر ۳۲ ای تفرشی

(ع)

علامی ۳۳ افضل خان

عبد ۳۴ المجید

عرفی ۳۵ شیرازی

(غ)

غنیمت ۳۶ گنجائی

(ف)

فوقی ۳۷

(ق)

قاضی زادہ ۳۸

(ل)

لا اوری ۳۹ ولا اعلم چند جا

نثرہای کسیکہ نامش معلوم نبود

(م)

مولف ۴۰ حضرت سیالکوٹی مل

واسستہ تخلص

میر غازی ۴۱ شہید

مرزا دارا ۴۲ بیگ جویا

مخلص ۴۳ خان

محمد ۴۴ شاہ صداقت

محمد ۴۵ صادق القا

میرزا ۴۶ خلیل

ملا حسین ۴۷ واعظ

میرزا ۴۸ باقر

ملا طغرا ۴۹

منشی ۵۰ عنایت اللہ

میرزا ۵۱ صادق

دست ۵۲ غیب

میرزا ۵۳ مہدی تفرشی

محب ۵۴ علی سندی

میرزا ۵۵ مہدی نادرشاہی

میرزا ۵۶ حسین بکاولی

ملا نور ۵۷ الدین ظہوری

محمد ۵۸ علی ماہر

میرزا ۵۹ عبد القادر بیدل

مقیمای ۶۰ حسینی

مرزا ۶۱ جلال طباطبا اسیر

میر ۶۲ رائج

محمد ۶۳ قاسم

محسن ۶۴ عالی

محمد ۶۵ کاظم

(ن)

نعمت ۶۶ خان عالی

نواب ۶۷ وحید الزمانی

نخشبی ۶۸

نصیرای ۶۹ ہمدانی

از نزہت ۷۰ الارواح

از نفایس ۷۱ الفنون

(ہ)

ہمت ۷۲ خان

تمت

کاملین در هر صفتے به فقرات نادرات زیب تحریر ست که شائقین انشا نگاری را در اندک زمان به تقلید و تتبع روش برگزیدهٔ این کتاب نایاب در نثر نگاری و انشا پردازی هر قسم قوت و استعداد دست بهم میدهد اوصاف فوائد این صحیفه هر قدر بنگارش آید افزون ازان ست که باید و شاید ازانجا که دلهای خواهشمندان و شائقان بسان غنچه بهوای گل دلکشای فوائدش به شگفتگی هم گریبان بود و چون گل پیشانی به پرتو فضای عوائد حالاتش یکدل و زبان پس بپاس خواطر انیان و بشوق اشاعت و نشر روائح علوم در جویائی این گوهر بی بها سعی وافر بکار رفت باری از فیض باری دو نسخه کتاب موصوف مانند گل سر سبد دست بهم داد یکی بتوسط سخنور بیمثال محقق پاکیزه خیال منشی دینیدیال صاحب میر منشی بهوپال و دیگری بتوجه جوهر شناس علم و فن واقف رموز سخن منشی دهنپت رای صاحب دیوان سرکار نواب مرزا مهدی حسین خان بهادر که بحواشی پیراسته بود و بدرس مدرسین هم در آمده پس این نونهال بوستان معنی بفیض همت وسیع تازگی بخش گلستان علم و هنر جناب منشی نول کشور صاحب دام اقباله بر ورق های کاغذ پاکیزه سفید خوشخط با حواشی شگرف بصحت مهما امکن مطابق اصل در گلزمین مطبع نامی به نزهت کدهٔ لکهنؤ بماه اپریل ۱۸۷۸ع هم صفت ماه ربیع الآخر ۱۲۹۵ هجری بآبیاری انطباع سرسبز و ثمر بار شد و اثمار جانفزایش حلاوت بخش کام و دهان اهل شوق گردید ؎ چمن آرای جهان فیض قبولش بخشد که همه عالمیان از ته دل برگیرند ✣

قطعهٔ تاریخ طبع از سخنور شیرین مقال منشی بهگواندیال تخلص عاقل سررشته دار دفتر مطبع

چون صفات کائنات از عون ایزد طبع شد	عالمی شد طالبش تا گوش زد شد حال او
از وفور رغبت و تحریک اهل اشتیاق	ثبت کردم عاقلا دلکش مضامین سال او ۱۲۹۵ھ

تفصیل نام استادان کامل العیار که نثرهای متنوعهٔ شان زیب این صحیفه نادر الترتیب ست و هم نام کتابهائیکه که مؤلف عالی فکر ازان برچیده

(ا)			(ت)
۱ امیر خسرو دهلوی طوطی هند	۳ ایزد بخش رسا	۶ ارادت خان واضح	۹ تسلی سبزواری
۲ ابوالبرکات منیر	۴ ابوالفتاح فتاحی	۷ استغنا	۱۰ تنها
	۵ از کتاب ابوالجنان	۸ امامی سبزواری	

خاتمۃ الطبع

انشا نگار کاف ونون را شناکہ حرف انشایش بالاتر از ادراک عقول وافہام ست و درود بیشمار بر رسول ہادی ورہنمون کہ ارجمندی شانش بیرون از درک حجی واوہام ست پستر بر کلیم کلامان مسیحادم وخرد نشان شیرین رقم مانند صبح خندان عید نوید سعید باد کہ درین روز ہای بہجت افروز کہ خوشدلی را با دلہا سروکار ست و صد کامرانی را روز بازار بہارین گلشنی باشادابی تازہ خیالات صفاتیہ عبارات موسوم بہ **صفات کائنات** کہ در فقرات رنگینش لالہ عذاران چمن معانی با پردہ لطافت در سحاب گلبندی وآتشین رویان گلزار استعارات با پرتو آفتاب نظافت در تاب وتندیست خوشا رنگ آرائی جوش بہار طبعان جادو گفتار وخہی کرشمہ سنجی خیالات نثاران سحر کار کہ چہا فقرہ ہاے صفاتیہ ہر شے از مکونات وموجودات عالم علوی وسفلی کہ مظاہر وتجلی گاہ ذوات اند مثل رنگ آرائی صفات سراپا وغیرہ در ہر قسم صفات کہ تفصیلش بر نظارگیان وقت ملاحظہ فہرست دیباچہ این صحیفہ مویداست از لذاعت طبائع وجودت افکار درین صحیفہ تازہ رقم فرمودہ اند در نفس الامر بلا اغراق این کتاب مجموعہ عطر بہارست کہ از ریاحین افکار بہار پرور طبائع نکتہ سنجان بار بسا اوستادان کامل العیار مثل حضرات امیر خسرو دہلوی طوطی ہند وملا طغرا وملا نور الدین ظہوری ترشیزی وبمثابہ انہا رنگ کلام بلاغت نظام زائد از ہفتاد نامی گرامی استادان عرایم تسہیم درین مجموعہ بر روے ظہور آمدہ و بسترگ ہمتی کلیم طور سخندانی عندلیب خوش نوای گلزار معانی شمع افروز بزم ہمہ دانی محقق کامل بمثیل ویکتا حضرت **سیالکوٹی مل متخلص بہ وارستہ** کہ سخن را از حسن قبولش صد ناز واندازو معانی بیگانہ بہ پذیرائیش باندرت ومسازست آرایش تالیف یافتہ ورنگ بکجائی پذیرفتہ وبقا مہا حضرت مولف موصوف از طبع گہربار خویش در ہر قسم صفات لآلی متلالی فقرات آبدار در سلک بیان کشیدہ زینت تالیف افزودہ تبارک اللہ این چہ نادر کتابیست مفید طرز خاص کہ نظیرش چشم اہل زمان ندیدہ وعدیلش گوش معاصرین نہ شنیدہ چنان نثر ہای پر آب وتاب نثاران متقدمین

صفی الله بآن قوم عسرت پرست اگر بمصر میبود جهت نیاوردن گندم از بهشت لب تاسف میگشود
مستعفی[۱] گر سنه دوات چینی را ظرف مائده خواند و تار لیفهٔ سیاه را رشتهٔ خطائی معتبر دانست مشرب حلوائی
را قحطی شیرینی بجای رسید که سمسم قندی را چون نبات کالبی می مکید

صفت ارزانی

فوقی یزدی ازابر لطف ربانی و گردش آسمانی بطریقی ارزانی زیب و زینت رخسار بلاد گشته
که در هر خانه صاحب عیالی از گندم و جو[۲] و نخود و لوبیا بل زیاده و در هر کنار میوه زنی خوانی از میوه نهاد
انگور از بسیاری ترش شده و نار آتش بخرمن قحطی زده به از خجالت بقدری رنگش زرد گشته
و شفتالو از غایت نارواجی در آب و عرق نشسته[۳] بهای گندم بجوی منی و قیمت جو بکاهی خرمنی
ارزن از غربزن ارزان و نخود بنخود از فراوانی حیران مردم از بسکه بر پنج نجانه کشیدند بر پنج رفتند و بقالان
همچو مگس در شیرینی غوطه زده خفتند **اعجاز خسروی** دانهٔ غله که پیش ازین چون حبه برابر زر
میکشیدند و در طلب آن با وجود زر حبه حبه خون دیده می چکانیدند دنمی یافتند درین ایام توده های
حبوب در بازار از سربلندی مرغ را در هوا دانه داده و ترازو از غله چون وزن شعر از قریحه فقیه کرتاطبع
معزول شده و پیمانهای خالی چون متعلم ملزم دهان بازمانده و پیمانهٔ محنت گران پر شده از بسکه هر خوشه
گندم بوزن یک من شرعی برآمده فقرای سایل که در صوم لایجوز مجاعت بصدقه فطر اغنیا عید
کردندی و بی آن صدقه روز عید شان هم صوم ضروری بودی از فراخی سال هر روز شان عید فرخ
وله هر کشتی که دروشده از زبان هر خوشه او را دایه انبت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبة بلند برآمده



[۱] مستوفی مالک کاغذ کل ۱۲
[۲] از کثرت غلات ارزان
[۳] از ارزان آبها خیست ۱۲

میریختند بکردار آسیا هر که سنگی داشت مشت آرد میتوانست یافت و مانند غنچه هر که کیسهٔ زری با او بود
ای زر و نقره ۱۲
آب میتوانست خورد زرداران صاحب یسار بدستور انگشتری با وجود دراز گرسنگی سنگ بر شکم بسته بودند
دولت ۱۲
و از تشنگی عقیق در دهان گرفته اگر بالفرض کاسهٔ شربتی در میان می آمد همگنان خود را چون تخم ریحان
در کاسه می انداختند خلق را از گرسنگی میوهٔ دل در مذاق تلخ مینمود و مردم را از تشنگی نور دیده از چشم
ای فرزند و سخن ۱۲ ج
می افتاد اگر نان سوخته سیاه چشم کردار بدست مردم می افتاد بهفت پرده می نهفتند و اگر قطرهٔ آب شور
اشک وار بدست ایشان می آمد در آستین پنهان میگردید مرزا مهدی نادرشاهی از فرط جوع
برای دانه بخوشهٔ پروین در می آویختند و برای مشت کاهی گاو بخرمن کهکشان می بستند بیاد ماست
مهتاب می لیسیدند و بشوق شیر به تباشیر صبح چشم سفید میکردند لقمهٔ گلوله که از دهان توپ بیرون
میجست بجان و دل بچنگ میکردند و در عوض ماکول زخم تیر و سنان میخوردند ابواب الجنان
از جنس خوردنی در بازار روزگار جز گرسنگی بهم نمیرسید و از قسم آشامیدنی در سیه کاسهٔ زمانه غیر شربت
مرگ یافت نمیگردید از الوان نعمتها جز خون دل در چشم فقیران نمیگردید و از انواع شیرینی غیر جان
بر لب ناکامان نمیرسید جز زبان که از خشکی بکام چسپیده بود سوخته نانی در تنوری نبود و غیر دیدهٔ گریان
که از آتش جوع در جوش بود دیگی در بار نمیدیدند جز هوش ضعیفان کسی قوت رفتار نداشت و غیر
اسباب ۱۲
خروش عاجزان احدی را توانائی برخاستن نبود تشنه لبان را اگر قوت میبود بمکیدن آب عقیق را
چون آتش از سنگ بر می آوردند و گرسنه چشمان اگر توانائی میداشتند ببوی دانه کاه را از دست کهربا
میکشیدند تسعیر[1] اجناس نه آنقدر بالا گرفت که دست نقود بدامن وصالش رسد و نمود مزروعات
نرخ ۱۲
نه چنان پا بدامن صحرای عدم کشید که جز عنقا را دانه چینی آن میسر کرد و میزان[2] را نه جوی دست در زیر
سنگ وزن مانده بود که بسوی متاع میل تواند کرد و دماغ شاهین ترازو از صحبت همپلگان نه آنچنان
بالا رفته بود که بسلام کردن سر فرود آرد سبوی آبکشان از ندیدن آب قالبی ست بیجان و مشک سقایان
از نیافتن آب پوستی است بی استخوان کله پز دست باخته که گرسنگان سرش را نه پزند کبابی جگر تفته
که جوعیان تنش را نه خایند دعوتی که به پخته خوانی اسم با حلیم پرداخته هنگامه سرد خود را از آش پز
گرم تر ساخته زاویه نشینی که اسم یا منان بخاطرش رسیده از غرور بطرز نان با دکانی بر خویش چیده
لفظ نان ۱۲ — بامعنی صاحب ۱۲
از نخوردن نان شکم تنور به پشت چسپیده و از نیافتن گوشت معدهٔ دیگ بی حرارت گردیده آدم

[1] تسعیر نرخ نهادن و آتش افروختن ۱۲
[2] ای در میزان سوای سنگ وزن چیزی نبود ۱۲

شطرنج پیدا نبود آن هم از صرف خاص شاه فاضل نه و دانه اشک دیده نشد آن نیز بی رنج حاصل نه
دل تنور از بیشت گرمی نان آنقدر سرد که گویا قرص کافور خورده و دکان قحط از سرد مهری گردون
بقسمی گرم که اشتهای سوخته سمندر وار بر آورده آدم زاد یکه گندم داشت خانه اش بقدر یکجو کم از بهشت
نبود و مهمان اگرچه بخانه حاتم میرفت طی گردیدن روزه اش بعید نمرود آسیا چون آسیای آب
گردد انه نگردیده و تنور مانند گور کریمان نان ده روی آتش ندیده حکیم علی الاطلاق هر صحیح و سقیم را
از غذا پرهیز فرموده و ساقی بزم والتفت الساق بالساق شربت مرگ و شهد شهادت علی التسویه
قسمت نموده برنج هیزم در گرانی یک ماشه کم از طلا نبود و نخود و نیز تیره بی نقد جان فدا کردن چون پریزاد
سیمین تن رونمی نمود ماش بر قلت دال گردیده قطره زن بادیه فنا کنجد خال خال گشته نقطه موهوم
کم نما حور بهشت یعنی گندم بمصداق الطعام عورة از نبی آدم بشر مگاه خود مستور عفت سرشت یعنی
ارزن چون دانه اشک در پس هفت پرده از نظرها دور زمان جو کم از جان نبود دکان حلوائی نمونه
دهان صفرائی مینمود آرد شعیر مانند شعر دقیق بی خون دل میسر نمود دو دانقه نان مانند خوردن زحمکاری
نقد جان در عوض میخواست ملا منیر گندم قیمت آدم پیدا کرده بود برنج همسنگ طلا گردیده مردم
سنگ رخام را بجای سنگ پخت میخوردند و ساق کیا را بجای ساق عروسان تناول مینمودند یکدانه
کنجد را چون دانه خال معشوقان بهزار جان میخریدند و بریک خوشه چون زلف صد دل می بستند چون
آب خاک را فرو می بردند و چون آتش چوب خشک میخوردند خرمن ماه و خوشه پروین را می ربودند اما
آسمان دور بود از رنج والم فاقه بزمین فرو میر فتند آما زمین سخت بود زنار را بیاد رشته در گلوی انداختند
آب چون گوهر عزیز شده بود تیغ تا دم نمیگرفت آب نمی نمود هر که قطره آبی داشت چون گوهر بران آب
گره میزد و آن را با جوهر جان برابر می شمرد خنجر بی مشت زردم آبی نمیداد قطره آب اگر همه اشک بود
مردم به پل سیاه مردمک میخریدند و منت بر چشم خود میگذاشتند نیشکر و ار بر آب بندها بسته بودند و تیغ ها
در میان می آمد و چندین سر سبز بریده میشد و چندین جان شیرین در سر آب میرفت جمعی چون مشک
از عشق آب پوست پوشی میکردند و بعضی چون کوزه از شوق آب قالب تهی میساختند بر سر آب خونها
ریخته میشد و خون بها و آب بهایگی میگشت مردمان چشمه چشم را از بهر آب آنقدر کاویده بودند که یک قطره
بیرون نمی تراوید تیغ گذاران بر سر آب تیغ جوهر میکردند و چون چندین جاندار از دمسازان خویش

۱۲ کافور خوردن عدم رجولیت دارد

دریا از حباب لباس بارانی میپوشد تا آماج گاه ناوک آبدار باران نگردد و نخجیر عروس سبز پوش زمین جامه
زنگاری از دیا فته و جهان آب علی التواتر آبرو از روخواسته رویش بعلم مآرمبارکا معلمست و آستینش بطراز
مآرطهورآ مطرز هر جا خاکیست تشنه شربت از جوی او نوشد و هر جا زمینی ست مرده خلعت بقا از و پوشد

صفت خشک سال

ملا اسلطع کشمیری درخت نار شفق و گل آتشین آفتاب بار می آرد عاشق تشنه کام بوسه دل
از تمنای لعل یار پرداخته بعقیق آبدار ساخته شبنم گوهر نایاب گردیده و چشمها چون چشم بیدلان
نم ندیده بستان آنقدر طراوت ندارد که بلبل چشمی آب دهد نزدیک ست که گرداب شعله جواله و حباب
بر لب دریا تبخاله گردد حرارت آفتاب جگر سوزتر از گرمی باران نفاق آمده دریا چون بحر کمان از موج
خمیازه در کشاکش افتاده محمد صالح بر چشمه خورشید خمیازه کشیده نرگس چون بوالهوسان چشم تر
در خواب ندیده دهان غنچه از تشنه لبی باز مانده سوسن از تر زبانی بی نصیب گردیده گل آفتابی چون
چشمه آفتاب از آب تهی شده صد برگ از تشنگی سینه چاک ساخته شب بو همه شب دست بدعا
بر آورده نونهالان بخاک افتاده نماز استسقا کرده ریشه های اشجار چون رشته های مسطر خشک گشته
جوهای چمن چون جداول تقویم بطلب آب سوبسو رفته سوسن چندان نام آب بر زبان رانده که
مو از زبانش بر آمده گل کوزه چندان فریاد العطش زده که دهنش باز مانده مصرع سرو از بحر بیرون
افتاده بید مجنون تن بدیوانگی داده یاسمین سپید کاری را فراموش ساخته لاله بوی آب بر باغی
سجالی نقطه انتخاب گداخته نیلوفر نیل ملامت بر پیشانی کشیده آبی خبر و رنام خویش آبی ندیده تاک
تبخاله زده صنوبر دل از خود برکنده شمشاد از زندگی شاخ گردان شده سنبل از بی تراوتی پیچ و تاب
خورده ریحان بعنوانی درخط شده که بر زبان نمیتوان آورد و درختان را از شاخسار گها از تن بر آمده
پنجه تاک چون پنجه خورشید آتشناک گردیده برگ گل ناخن در سینه خویش دیده زنبق را دماغ شگفتن نمانده
نخل زبانم نخل ماتم خرما که چون خار خشک از سیرابی محروم و رود چون رود نغمه سنج به بی آبی موسوم حوض
هر چهار جانب کشته و همیان آب چون سیم روان نخوانده دیده فواره را زبان سنگین گشته چاه از شرم بی آبی
در زمین فرو رفته ابر سایه عاطفت از سر خاکساران چمن باز گرفته باران سر رشته دوستی را با نهالان گلشن
منقطع ساخته یک گل از بر چشم در نمی آید و یک قطره باران در نظر جانگیر محمد ماه صداقت کشتی خود را عرصه

۱۲ ای از فرط حرارت
۱۲ گریه آب در چشم نمانی یا ندارد
۱۲ چشم آب در دوران ای
۱۲ تبخاله کردن
۱۲ نا صدف کردن بحر کمان
۱۲ میان زه کمان بحر سه
۱۲ خمیازه بر چشمه خورشید کشیدن
۱۲ در خمیازه آزردن کمان بودن
۱۲ نماز کردن برای باران
۱۲ باران بادشاهان سازند
۱۲ سو لفظ ترکیست
۱۲ یعنی آب
۱۲ ای قطرا
۱۲ دوم ثمرنده میشوند خط
۱۲ بزمین میکشد
۱۲ ای نخلهائیکه طراوت داشتند
۱۲ از بی آبی نخل ماتم سیفه
۱۲ واسطرخ شدند

۱۲ ای زبانش تر نفیده
۱۲ اعتراض کشنده
۱۲ ای الکن
۱۲ ردیا بیان

نامی درمیانست واز چار دیوار مانند خانهای شطرنج آثار دیواری برای نشان اعجاز خسروی
باران آیه وانزلنا من السماء ماء بیانگ بلند میخواند وباد واضح فیها جاریة بر صفحه آب مسلسل روان نقش
میگیرد وسبزه بخط ترخویش تفسیر والخارج به نباتا برتخته خاک ثبت میفرمود وآب پیرامن خط سبزه
جدول تحبری من تحتها الانهار میکشید مؤلف زهی موسم ربیعات که آب عالم آب برده ونام طوفان نوح
از دفتر زمانه سترده زمین را آب رفته بجوریسیده وخاک را آب بر روی آب دویده دیو سیاه ابر پرپیچ گان
خورشید وماه را در شیشه سبز فلک بند نموده ودود افگن سحاب اسپ رنجیه پای برق را در فضای هوا
چون سواران آب گنبد گردون فرموده قطرهای باران در سطح خاک تخم گل ابر میکارد ورشته باران خود را
همسلک عقد لآلی میشمارد ومغنی رعد از طناب باران بر رباب خود تاری می بندد وبسحر پردازی ابر جادوکار
چراغ آسمانی در میگیرد آنها در تماشای معشوق آبله روی حباب چشمک ایما میزنند وسواران آب بر نفس
از بادی که در سر دارند چون اسپ آبی گنبد میکنند حبابها بفیضه مرغابیست وموج آب برنده در بریدن
حلق های تیغ محرابی سر انگشت موج از کار حباب گره میکشاید وساغر گرداب چون جام باده پیمایان
گردش مینماید باران رشته درازی تا فته که مهر وماه از سر رشته اش سر نتوانند برآورد وآنها با آبروی
نه پیوسته که چشمه خضر از جیب شرم سر برون تواند کرد وموجها را اگر مقراض حریر آبی خوانم سخنم چون آب
در روی زمین روانست وطوفان آب را اگر مست گذاره نام گذارم منشور معنیم از آکمتعای حباب
روشن عنوان موجها سر رشته دار آب وتاب حبابها نقطه دائره گرداب کفها بر روی آب موج مهم روانست
وحبابها از عکس برق روکش گنبد آسمان مغنی ابر ارغنون رعد مکرنوای منوم نواخته که چشم جهان بین
خورشید چون چشم مخموران بگران خواب پرداخته وهفته هفته از سیه خیمه ابر سری برون نمیکشد وبسکه
از صدای رعد چشمش ترسیده عالم آب چشمی آب نمیدهد گنبد دستار زاهدان از رشک گنبد حباب بآبی
ترشده که چون دستار مینای مل وبرنگ دستار گل آشفته وپریشان خیمه زنگاری سحاب از قاف
تاقاف کشیده وبگوهرین طناب خیمه بالازده داد جلوه ریزی پرتو پرزاد حسن داده آب از چشم مهر وماه
کشاده از غلغل مستان عالم آب کوش هندوی فلک پاره پاره مستی ابر تبدامنی مستان رسیده
نقاش تردست ابر ونقشبند هوا سیه قلمی طرح کرده که دیده نظارگیان از تماشایش صدف لعلی مصور
قضاست فیلان زنجیر پاره کرده سیل از بالای دوی بر روی فلک میدوند وخاک برسرش می کنند

۵۱ تاکه برآید آنچه از او ماند و زبان را
۵۲ دود افگن قسمی از اسحران باشد که اسپند واشال آن بر آتش نهند تا جن حاضر شود
۵۳ رنجیه پا بای که تناسب اعضا و تفاضلش نهایت خوب باشد
۵۴ بهایخ گویا بقالب ریخته انوار
۵۵ آبگار نگیست مشهور دهی نیز
۵۶ آرایش زیبایی

نفحهٔ صور پیدا می آمد میر عبدالصمد سخن صدای رعد آواز تهلیل مسبحان عالم بالاست

صفت بارش

ساطع آب رودخانه که مثل فکر تازه مشتاقان سخن در زمین سنگلاخ جولانی نداشت اینک مانند طبع زلالی روانست موج تیغ آبدار آخته حباب سینه را سپر ساخته عطارد که دفتر طوفان داوده فی الواقع نسر طائر را مرغابی پیداند و سماک را سمک میخواند از روی زمین نالهای عروجی نه گرفته که کف بمغز نیبه گوش سموات نگردد شهر که مثل دم شمشیر آب باریکی داشت الحال از جوهر استعدادش مپرس که نزدیکست سر بطغیان بردارد و باغی شود در پردهٔ هر گل زمین مثل گل ابر طوفانهای متواری در بر قلندر کشتی گدائی بی اختیار خیرش جابجا اگر چار صد عالم خود را از تردستی سحاب برسات با بحر رباعی سجالی سجد گنجایش دارد اگر بزیاد سبزه ازبال افشانی نشود نا در شیشهٔ افلاک نگنجد بجا ابوالبرکات منیر باران گفتی چنگ آسمان را تار هاست یا ضحاک برق را مارها مسطریست برکاغذ ابری بسته یا شانه ایست با طرهٔ ابر پیوسته گیسوان ابر را موهای ابتر یا چشم های آب را ثمره های تر دیوان سجالی را شیرازه گسیخته یا هندوی سپهر را زنار بگردن آویخته اگر رگهای چشم هوایش خوانم رواست و اگر رشتهای شمع برقش نویسم سزا مرزا خلیل منکران طوفان نوح را دیدن طغیان آب دلیلی بود بر صدق وجود طوفان روشن و شنودگان قصهٔ هود و عاد را وزیدن بادها بشدت بر وقوع این واقع برهانی مبرهن از سازها جلترنگ ندیدنی ست و از نغمه ها ملار نه شنیدنی مغنیان از بس شدت برودت بخواندن نغمه دیپک سیر آهنگ و تبنا گرم سرودن ساز نگ از سازها بین تخم عیش میکارد که درین موج خروار کدو همراه دارد نی نوازان در بدل مشک پر باد و انبان پر زر نمیگیرند و میکشان عوض کدوی شکسته صراحی مرصع بجواهر آبدار نمیخرند شکر که باقی نمانده که کسی را وعدهٔ غنه طشت رسوائی از بام افتادنی باشد و دکانی نمانده که کسی را هوس دکان بندگی خود کشادنی باشد دری بسته نماند که دربان بردی کسی نکشاید روزگاریست که هیچ سری بدیوار نیاید درین هنگامه گل ولای هفته بهفته آفتاب عالمتاب رو ننموده که میگفت که خورشید را بگل نمتوان اندود مرغان خانگی تمام مرغابی شده و مردم شهری همه مردم آبی دعای باران همه را فراموش شده دعوتیان یکزبان گرم نوشتن نقشهای داشتن ابر و باران افتادن دیوارها خرابیست پیش پا افتاده فرود آمدن بام و در بدروی همه کشاده شکست ها تا خانه نگین رسیده خرابیها گرد خانه زین گردیده از خانه چون خانه نگین

۱ عزو الف و نشر چنگ بر سبیل لف و نشر ۲ ساز نوازی آواز ۳ مطلع تر گشتن ۴ عاد باران گرفتن ۵ بر ۶ سیلاب تعبیر ایست که بعضی عرب بسیلان از فیضان آب و طوفان تعبیر کرده اند ۷ عاد بن ارم بن حام بن نوح ابو قبیلهٔ ۸ ای وابنان نوازان نی انبان نام سازیست مرکب از نی و انبان ۹ سر بدیوار آمدن سر و بدیوار زده شکستن ۱۰ ای شکل ۱۱ از بیان برآوردن ۱۲ پوشیده ۱۳ نام راگی ۱۴ نام راگنی

عطر گریبان بهار شمیمش فتنه روزگار عرق بهار

صفت خشت باد

لا ادری آئینه خشت باد صورت نمای چهره اقبال مسلسل اطرافش چون خط شعاعی مژگان چشم آفتاب پریزادیست ببال زرین در پرواز آمده یا در هوا پرهای پرنور کشاده خدمتگاران را از کشیدنش سررشته دولت بدست افتاده

صفت برشکال + صفت ابر

عالی سحاب را بر خدمت میر بحری داشته اند تا تشنه لبان بادیه امکان را بیک چشم زدن برق از دریای فیض ازلی تر زبان سازد و کشتی امید طوفانی خشک سالی شده را بخیال قطرات باران بساحل مقصود روان وله دائره ابر اگر ارضاع نکند طفل نبات نشو و نما نگیرد بلکه آبای علوی اگر نطفه قطره در بطون امهات سفلی نریزند جنین دانه در مشیمه زمین تکوین نیابد لاجرم ماکولات و ملبوسات اختلال پذیرد دل بر روی بستگان را از اتصال قطرات هر تاری رشته حیات و جگر از تشنگی خستگان را نزول مطرات هر موجی سطری از نسخه مداوات شیخ ابو الفضل فیلان کج خرام ابر از مستی و مدهوشی جوش و خروش در زمین و زمان انداخته و زمان زمان از چکیده مستی سیلاب ها روان ساخته نشیب از فراز نمیدانستند و از سرکشی و گردن فرازی فرمان پذیر کجک برق نمیشدند ملا منیر ابر که مژگانش از پیری سفید شده بود عینک هاله از ماه بعاریت می ستید و بدیده عبرت در روزگار می نگریست مرزا خلیل تاریکیهای ابر سیاه در تیرگی از شب دیجور زیاده بود و وعده دیدن آفتاب چون رویت صبح قیامت بمحشر افتاده

صفت برق

تاج المآثر برق از ابر تیره چون قاروره نفاطان شمعها می سوخت و مانند خنجر زنگیان مشعلها می افروخت ملا منیر سرخی برق از ظلمت سحاب چون اثر خونریز از سیاهی لشکر نمایان گردیده برق در ابر سیاه چنان که شنگرف در فرق گیسوی هندی زنان یا معانی رنگین در سواد سخن نمایان یا خونریزی که در شبهای تیره واقع شود یا موسم بسنت که در هندوستان آید

صفت رعد

تاج المآثر از خروش نای روئین رعد طاس نگون گردون پر آواز میشد و از نهیب صیحه او

از اوراق اشجار چون آتش برگ شرر میریزد و از رگ و ریشه درختان چون چنار نار سر میزند شبنم تا از هوا
چکیده آبله بر روی گل گردید شعله ریزی هوا از شاخ یاسمین لاله میتوان چید و بشرار انگیزی خاک سرد را
نواره آتش میتوان دید گل جعفری نمونه بوته کیمیاگری گرم خویان سرد مهری را بجان میبوند و معشوقان
آتشین چهره را خنک میگویند امروز بی منت آتش از گل گلاب میتوان کشید لا اعلم درین موسم که از
تابش آفتاب در زمهریر دا شیر تفاوت نبوده و کره نار از غایت میلانی باسفل میل نموده از بیم سموم
در زیست که سپند روی آتش بلند نشود و از گرمی هوا تر دیک است که بلور چون یخ آب گردد مرغی
که درین هوا بطلب راحت پرواز مینمود کباب شد و پهلو گرداند و آفتاب که بجستجوی سایه از مشرق
بمغرب میشتافت در آب افتاده و روز خوش دید اگر آهن را بآفتاب داری موم شود و اگر موم را
بآتش بری آهن گردد از تشنگی تا نفس سایه سوخته خود را در چاه انداخته و آتش تا از سنگ برآمده
از رو د سایه بسر ساخته سایه نیست بلکه از تابش آفتاب کوکه زمانه بسیاهی مائلست و از فرط خشکی سودا
بر مزاجش غالب آسمان بجهت تدبیرش شبها از پرتو ماه تباشیر در شبنم میدارد و هر سحر از انجم کافور میخراند
گاهی از صبح صادق صندل بر جبینش میمالد و زمانی از شفق حنا بر کف پایش می بندد و بازار یخ فروش
سرد و روزگار سمندر گرم ته خانه ها چون تنور تافته و پشت بام چون تابه گرم گشته سبزه چون مژگان بیدردان
خشک و سمام چون چشم دل باختگان تر از افراط حرارت نرگس دریا نالست و خون لاله در جوش
درین هوا که در نهاد چنار آتش افتاده ندانم سرسبزی سرو از چه روست مگر سایه خسخانه دولت آشیانه
بر و افتاده که در بهار و خزان بر یکسان است و در تموز و دی بر یک منوال

صفت خسخانه

لا اوری زهی خسخانه سپهر آشیانه که تاب سموم را بازداشته و آبی بر روی کارش آمده که در قصرها آبرو
بهم سانیده چرا آب بر خود نباشد که از رو سویش آفتاب تافته و چون ابر بهار چگونه باران نبارد
که آفتاب در برج آبی رسیده استاد خس بند مگر معجزه ید بیضا داشت که در تابستان زمستان آشکار کرده
یا سحر سامری میدانست که چنین آتش جهان سوز را خس پوش ساخته از غایت رطوبتش چه عجب
که خس سبز گردد و از فرط برودتش شاید که آب بندد از انجا که چون بزرگان عالی فطرت خود نمائیست
درون باده و بیرون خس پوشیده نی نی غلط کردم از اهل صفاست باطن را به از ظاهر داشته نفحاتش

که مقیدان را از پیوست برمی آورد از منزل دائره بیرون نمی آید جلال دوالی شدت سرما بمرتبه که افاعی
را نفس در دهن فسرده غلبه برف بدرجه که نر و بانی تا کرهٔ اثیر ست شیر دلان از نهیب لشکر سرما در شکم روباه
و سمور خزیده دلاوران از صولت قلب شتا بقلب شتا پناه جسته آسمان از تغیر هوا سنجاب سحاب در برگرفته
زیرکان در حفظ اعتدال مزاج التزام قانون کانون لازم دانسته

صفت برف

تاج المآثر کوه و پشته معجر سفید بر تارک افگنده و دشت و صحرا را کسوت رنگاری بلباس سیمابی
بدل گشته چمن از زر ریخته نقرهٔ خام بدل بافته و صحن باغ و راغ کان کافور و چشمهٔ سیماب گشته میغ
بر تیغ نیافام کوه خرده الماس افشانده و بر بساط زمردین درو گوهر نثار کرده

صفت تابستان

خان تهنا گوهر از جوش دریا تنخالیست برلب صدف پیوسته و مرجان از برای تبرید پنجه را
حنابسته خورشید را از غلبه صفرای زردی غروب یرقان آشکار و ماه را از احتراق سودای شب کلف
بر رخسار سحاب قطره زنان خود را بکرهٔ زمهریر رسانیده که آب سردی تحصیل نماید و آفتاب جهت علاج
حرارت مزاج بخانه مسیح رفته تا کافور صبح تجویز فرماید دست صبا هر چند سبوی غنچه را سیراب ساخته
بر شاخ بلند تعبیه میکند اصلا سرد نمیشود و شیشهٔ شبنم را با آنکه گلبرگ تر پیچیده در رهگذر نسیم میگذارد
و مطلقا بهره از برودت نمیگیرد مرزا بیدل موسم تابستانی که نقش کارگاه تصور در خیال حرارتش آئینه
نمود میگداخت و پیکر شخص اندیشه در مقابل ادراک آن رنگ تامل میباخت از شرر کاری هوا
با آنکه طراوت شبنم از عرق جامه بر میکند جز بعریانی شعله نمیرسد و هر چند رطوبت آب از رباب پوست
می افگند همان بر بستر آتش میغلطید مؤلف چه نویسم از حدت حرارت موسم کز آتش در دل سنگ میزند
و چگویم از سورت این شعلهٔ خارا سوز که دریا را صولتش آب میکند برق خاطف در برابر صاعقه زری
نمود از تری خجالت رگ ابر طوفان بار و چرخ اثیر از اشتعال این شعله کوه گداز چون مینا در انحلال
بی اختیار لعل در دل کان اخگر آذر مینماید و گوهر در سینهٔ صدف سپند روی مجمر جهان اند طوفان
حرارت بحدی رسیده که آفتاب از خطوط شعاعی خسخانه نشین گردیده مردم چون آدم آبی
در تجمر عرق شنا میکنند و زاهدان خشک از عرق تر آمده از خشکی بر جا مانده اند

---

۱ از بیضه زنجان
۲ بیاض شود و از سودا سیاه
۳ کرهٔ آتش و فلک آتش یعنی
۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

از زر خست زرین لباس بر تنگ مجمع دولتمندان پر فروغ و بلبل زرین بهال موزون چون معشوق رعنا و ستار زر بر سر و درخت
چون جوان خود نما قبای آل در بر پنداری زر قارون بدستش افتاده که در و دیوارش از طلاست یا گنج
باد آورده خسرو یافته که خرد و بزرگ چمن زرین قباست از تلون مزاج کاهی چون مشاطگان بر دست چنار
خامی بند دوزمانی چون غارتگران زخت از بر باز نینان باغ بیرون میکشد اگر نه بدست ست چرا شیشه
شراب از دستش بر سنگ کوه رسیده وگرنه صاحب همت ست از چه رو بیصرفه بر خاک زر ریخته
طاهر وحید صباغ باد مهرکان لباس اوراق درختان را بالوان مختلف در نظر بینندگان جلوه
داده از آراستگی عروس خزان داغ رشک بر جگر شاهد لاله رخسار بهار نهاده واضح خزان با دست
بزرافشانی و طلا پاشی پرداخت و تهی کیسه باغ و راغ را مالامال زر و لبریز طلا ساخت از تطاول خزان
سرو مهر گل شبنم آلود با چشم گریان جامه دران از گلزار بار سفر بستن قرار داد

صفت شدت برودت

میرزا مهدی نادر شاهی سرما بحدی اشتداد داشت که کوه و صحرا متصل از برف در جامه پنبه دار
بسر می برد و آتش سوزان اگر از دهان سنجابی[۵۱] خاکستر سر بدر میکرد بر جای خود سرد گشته می مرد استغنا
سردی هوا بازار گرمی بهم رسانیده که کاروان عشوه از فرنگستان چشم باز نمی توانست بست
دل عاشق از پس کوچه کاکل[۵۲] در سواد شهرستان زلف سفید نمیتواند شد خدنگ غمزه چاپه نشینی
کمانخانه ابرو از دست نمیدهد هر قطره شرابی که از مینا سر فرو برد بجام نارسیده دانه انگور میکشد دست
مردافگنان از آستین چون شمشیر نامردان از نیام بر نمی آید تیر از شیوه گردنکشی گذشته مانند گوی
گریبان در کیش[۵۳] نشینی در آمده تا بپا بمردی دامن سر آمد گوشه نشینان بالا دست گردیده فلک
کاسه گدائی بمنقل[۵۴] برداشته عرش بکرسی[۵۵] محتاج شده آفتاب به نجاری آسمان پناه برده زمین تنور را
در دل جاداده دریا بدولت یخ پیشگان[۵۶] دکان بلور فروشی گشاده و جدول آب مانند آب شمشیر
از روانی بازمانده آئینه پوشی بر صورت فردوسی اختیار نموده لاله بی دسترس آتش بر نگ آتش
قناعت کرده بنفشه بدود دل خود را دل گرم داشته شمیمه از خرگاه غنچه قدم بیرون نمیگذارد و نسیم بیغام گل
به بلبل نمیرساند نشاء سردی و خشکی بکیفیتی طلوع کرده که تریاک دوستان را در پوست افیون[۵۷] افتاده
از یاد رفته دعای سحرخیزی که بر فلک اجابت شب میگذرانید همین برودی دست صبح بمیکند نفسه

۵۱ سنجاب نام جانوریست
که در پوست آن پشمین
سازند ۱۲
۵۲ کش
باول کمر و یاء مجهول
زلف و خوی از جامه که
بر تن دارند ۱۲
۵۳ در طبابت بمعنی مداوا کردن
نشستن بخار منقل را بدان من
میگیرند تا گرمی و خوشبوئی
حاصل شود ۱۲
۵۴ ظرف فلزی مجوف مشبک مانند
ای مقدار میگیرد و بعربی مجمره
۵۵ سکرکه گرد بر بن
۵۶ ای ظهور میکنند ۱۲

ساغرها شکسته سوسن رطب اللسان زبان از کام خموشی بیرون آورده حسن بالا دست شگوفه پنجه در دیدهٔ
بیضا زده قمری هرگاه نظر باین تماشای نگاه فریب می گمارد از سرور عنا جلوهٔ انگشت حیرت بر لب خود
می آرد خان تنها جوهری زمان یاقوت لاله زار از پنبه برف بر آورده و گنجور روزگار زر شگوفه را تنخواه
لشکر فیروزی اثر نسیم فرو روی نموده جمعی که از ستم دست برد سپاه دی پا بدامن پیچیده زیر کرسی را
بر تخت بادشاهی می گزیدند اکنون مانند گل بر تختگاه چمن فارغبال می نشینند و آنها که از تیغ دم سردی
خزان سر بگریبان کشیده گوشهٔ بخاری را بر کنار معشوق ترجیح میدادند الحال بدر باغ مثال سایه نهال
بهر وضعی که میخواهند وا می کشند آتش را که بضرب انبر از همسایه نمیتوان گرفت چنانش خاک بسر شده
که جز خانهٔ ظالم پناهی ندارد و شعله که بر جامها بخواهش تمام نقشش طلا می بافتند بمرتبه خوار شده که دلسوزی
ندارد که بخس و خاشاکی امدادش نماید سمور که در تحصیل یکدانه اش خرمن زر را بر باد بابست داد و تیغ آفتاب
در پیش گرمی بازارش سپر می انداخت دست که بدامنش میرسید صفت گریبانش بدست هر بی سر و پائی
افتاده بهر سویش میکشید رطوبت بمرتبه رسیده که قوت نامیه تا بخود جنبیده دانه از خلوتخانه خاک
با همنشینان سبزه قامت برافراخته و کیفیت هوا بحدیست که نسیم تا خبردار شده غنچه در بزم چمن با یکرنگان
طرح شگفتگی انداخته نسیم نوروزی نورسیدگان شاخ را مشغول بچشم بازی غنچه ساخته ابر نیسان گلبن کهن سال
را گرم گردانیدن ساغر گل گردانیده زر جعفری خوب از بوته بر آمد و لاله عباسی رایج دیار چمن شد تقویت
بهار زبان سوسن را بسرور یاسمین دراز ساخته و نسق ربیع دست خزان را از رنگ حنا کوتاه گردانیده
گل زرد بر روی رنگ عشاق ایستاده و ریحان مثال سایه بپای گل افتاده موج آب بتحریک باد بهار فصل
بفصل زمین را چوب کاری نموده که آنچه پنهان کرده بازانه آخر حاصل کرد و نسیم باشاره سلطان نوروز
ناخن گل را پرانیده تا خرده اش را ظاهر ساخته زلف عروس سنبل را همدوشی شمشاد شانه کشیده و کلاه
گوشهٔ گل آفتاب بیمن تربیت هوا بابر رسیده از هجوم سوار و پیاده گلها بیم آنست که در چمن خون ارغوان
پامال شود و از دست برد ریاحین نزدیکست که زر گل از میان برود

صفت خزان

لا ادری از اثر باد خزانی آثار شکستگی که رنگ عاشقان بر رخ گلگونه باغ پیداست و از هوای مهرگانی
زردی گونه محبت بر چهره سبزه صحرا هویدا کوهسار از اشجار آتشین اوراق چون بزم عروسی رنگین و گلزار

شهرت گرفته و در جمیع حلواها و شیرینی ها بطرزی شیرین ظهور کرده اما چون نیک نظر کنی حقیقت هر همه نیشکر ست
و همه از شیره او بر روی آب آمده اند و در هر مرتبه کام مشتاقان را شیرین ساخته

صفت فصول + اول صفت بهار

داراب جویا حسن مستور بهار برنگی پرده از روی کار برداشته که گلاب پاش غنچه را سراپا دل خونین شده
بجای گلاب در کار نیاز پاشیدن ست ساطع جندا بهاریکه موج هوایش شانه کش زلف عروسان ست
(ای اظهار نیاز ۱۲)
و نرگس در تماشای خوبان بصد دیده حیران لاله آتش دست گرم چراغان افروختن و رقاص نسیم
پاکوبان از گلعذاران چمن در فکر زر اندوختن گلزار از شبنم آن مایه طراوت اندوخته که نقش غواص لاله
سوخته بیدل چمن دیوانه ایست از بوی گل لباس رسوائی در بر دشت مجنونیست از سایه ابر موی
ژولیده بر سر آسمان از کهکشان فتیله بر داغ انجم میگذارد آفتاب سیاهی شب با پنبه صبح از داغ بر میدارد
(ای فتیله مرهم ۱۲)
گرد دامن گل از نشاء جولان لطافت برنگ صبح نور دیده آسمان جاده از جلوه طراوت همدست خیابان
از گرمی آفتاب رنگ نزاکت در سایه برگ گل نشسته و از کمند شوخی طراوت لطافت خود را بدامن رنگ بسته
واضح گلبن برگ نسرین لبریز از گل سرشار از دم طاؤس نمودار و هوای مالامال از ابر ملون از
سینه باز یادگار عکس گل در آب جویبار یاد از سرخاب داده و سبزه از نسیم برنگ طوطی بال باندازه
پرواز کشاده مشاطه نسیم از سبز بختی در تقطیع زیبایان چمن دست بر آورده و بلند بالایان گلشن را
برنگ حوران بهشتی لباس سبز در بر کرده شگوفه بر ساعد شاخسار عقد بند لآلی گردیده و در گوش گل از
شبنم گوهرین گوشواره کشیده دلربایان گلزار را از توبه لب تر و نظر فریبان بهار را سلک گوهر
امامی سبزواری گل آئینه شبنم بر زانوی غنچه گذاشته رو می بیند و عندلیب که دو نیم ساخته
نیرنگیهای حسن اوست میگوید بیت بدست آئینه داد آنکه دلستان مرا + یکی دو ساخت بلائی
که بود جان مرا + سرو از طوق فاختگان خلخال در پا کرده سر رعونت می افرازد شبنم دانه های مروارید
از تار نگاه بلبلان گذرانیده زیب بر و دوش گل میسازد نسیم در مجمر لاله عود میسوزد گل از باد آتش
می افروزد گرد نکهت عنبر در دامن گل بیخته صبح از شبنم در مینای غنچه عرق بهار کرده بتحریک صبا
بر پیرهن یاسمن ریخته عندلیب هر چند از سر خود بالش آرام ساخته طفل غنچه از خار خار شگفتگی و
جوش تفرج بخواب نپرداخته یاسمین از پرتو رنگ گل بدست نزاکت حنا بسته و چشم نرگس از سیه مستی

درصدد بهپوست یکدیگر افتادن و ازهم جداگردیدن مرزا خلیل بادامش را بنفشه خطی در نظر فتاحی عین بادام دانه ایست که چون چشم اهل حسن پای همگنان را بدام می آرد محمد صالح بادامش بسبزه سبزی و شوخ چشمی برنرگس شهلای خوبان تهمت بیماری می بندد

صفت پسته

واضح یاران یکروی سالها بدیدار یکدیگر خوشحال گردیده بیک شکرخندهٔ وسوسه فرمای دهان پسته اش باهم درپی کاریکدیگر وکردن وروی درهم کشیدن ازشورش زخم سینه ریشان نمک سود واز حلاوت شکرخنده اش کام جانها شکرآمود مرزا خلیل پسته اش را شوردهانی درسرست محمد صالح پسته که بشیرین دهنی براظهارشان یاقوت لبان وزمردخطان میخندد

صفت نارنگی

محمد صالح نهال نارنگی که درخم شاخ زمردگونش مانند گوی طلا جلوه پیراست چون طرهٔ شاهدان چوگان بازی آغاز نهاده وهرحقه زرنگیش بچاشنی دوانقه افروزی مانند چاشنی وصل دوستان بهزاران لذت آماده

صفت نارجیل

طغرا نارجیل خس پوش باترک لذت ازبیم محرومی این چاشنی کده درون را باخته

صفت نیشکر

محمد صالح نخست نیشکر نبات بود چون رسیده شد بشیرین کاری علم گردیده لذت شیرینی که در گره هایش بسته بود برروی آب آمده شیرهٔ او سرانجام شکرگشت ومذاق طوطیان شکرشکن را شیرین ساخت آن گاه شکربدست آویز چرب دستی شیرین کاران تن به پختگی داود از کدورتهای جسمانی پهلوتهی کرد وتجلی اسم لطیف را مظهر گردید خواست که سیر عالم تلوین نماید تا سعادت صحبت اهل حاصل کند گاهی چون ارباب زهد بیاد ام ریاضت قناعت کرد وبجلوای مغزی موسوم گردیده وگاهی بسختی خودپذیر شد وبجلوای سوهان اشتهار یافت بالجمله گاهی بارباب ذوق حریف آبدندان شد وبلب ودندان شهرت گرفت وگاهی شرح محاسن خود داده به پشمک قندی نامی گردید حاصل که درحقیقت همین نیشکرست که بچندین مراتب نزول کرده ودرهرمرتبه بنامی جداگانه نام پرداز

۱۲ ای نارنگی ۱۲ ای نارنگی ۱۲ باوجود ۱۲ ای باغ ۱۲ نام شیرین ۱۲

آهوان چین مشک آگین شده و بسان سیماهنگ تبتی سر بزعفران شاخ بیندوده

صفت کمرک

واضح کمرک که طعم میخوش را بکوچه خود کوچه داده چون وقت گزگ می خوش می آید هر می پرست با او خوش افتاده

صفت عناب

طغرا شیرین کار عناب بالب دلبران در شکراب گه شاخ عناب موشک هوائی انداخته

صفت توت

طغرا توت پیش رس بهجوم چاشنی شان عسل را پس نشانده

صفت امرود

انوار سهیلی امرود از سر هر شاخی کوزهای آبحیات یا صراحیهای پر جلاب نبات آویخته و بصلای حلوای بی دود کاهلان بی سرمایه و سود را برانگیخته فتاحی امرود طنبور شکل گوئی رودیست که برویش از الف تا میم پرده بسته اند قاضی زاده در تماشای امرودش که بر کاخ شاخ تکیه زده کلاه نمرود نخوتان افتاده

صفت هندوانه

طغرا هندوانه حوصله بر داشت خنکی هوا دارد و سرما هر چند تندی کند بر روی بزرگی خود نمی آرد رسا تربز گرداب شیرینی و سیرابی ست

صفت انناس

محمد علی ماهر انناس در راست مزگی چون آدم راست مزه خود را در دلها شیرین گردانیده ملا منیر انناس موی شیرین و چهره رنگین دلهای چاشنی گیران معنی را اسیر راست مزگی خود نموده و بطیب انفاس شجره نسبت بثمره جنت درست کرده

صفت بادام

واضح بادام شیرین ادا دلربائی ست که چشمش هرگز بر هر چشم آشنا نیست و دستان عمرها مانند بادام دو مغز در یک پوست بسر برده بیک ایمای نظر غلط انداز چشم بادام بچشمک زنی رقابت

طغرا گردگان اگر بیدست و پا نمی بود کار آتشپاره مینمود قاضی زاده گردگان سبز از مغز تر جهت رفع خشکی دماغ مسافران چمن روغن بادام در حقه زمرد پوست مهیا کرده

صفت کیله

واضح بی هلال کیله اش غره عیش سلخ ست اعجاز خسروی هر موزی سبز و زرد چون انگشت زال در و کژ چون ناخن سیمرغ محمد صالح کیله حلاوت بار بر فراز اشجار چون ماه نو بر سطح فیروزه فام طالع گشته و ارباب لذت مانند اهل صوم از رویت هلال عید بحلوای تر امید بسته

صفت به

واضح به را جنس حسن روز به در بازارست و عالمی از بن دندانش خریدار انوار سهیلی به پشمینه پوش چون صوفیان شب خیز با رخسار زرد سر از حجره خانقاه ابداع بیرون آورده و روی گرد آلودش عاشقان را از مهر و ماه نشان انتباه داده

آگاهی ۱۲

صفت کٹهل

واضح در سر حلاوت آشنائی که هوای کٹهل که چندین ماهی بدامش افتاده پیچیده از کمال ذوق در راه انتظار چون دام ماهی سراپا چشم گردیده ملا منیر کٹهل ماهی های آبحیات را در دام آورده

صفت نارنج

واضح نارنجی پنجه در پنجه خورشید افگن بغیر خورشید این نارنج روز عیش تیره تر از شام غریبان و ظلمت اندوز تر از صبح حسرت نصیبان انوار سهیلی گوی زرین نارنج از میان برگهای سبز چون کره آفتاب انور از سر سپهر اخضر تابان مرزا خلیل نظارگی این نارنج دست از ترنج باز نشناخته تاج المآثر نارنج لعل فام از چهره چون گل و مل چراغها افروخت و بکردار زرناب سری بی تن بشنگرف رومی بیالود

ای سر یکه تن ندارد ۱۲

صفت ترنج

واضح چون ترنجش بعرض تجمل حسن و حسن تجمل پرداخته یوسف در معرض خوبیش دست از ترنج باز نشناخته در فروختن ترنج بمقابله گوی طلای دست افشار پرویز عنبی کشیده که سود تیسیر گنج شایگان و تحصیل گنج باد آورد تلافی صد یک آن نکرده بل برابر هزار یک زیانش نگردیده انوار سهیلی مجمر مطلای ترنج با همه نکهت دل آرا و روائح روح افزا در صحن بستان درخشان تاج المآثر ترنج کهربا پیکر چون ناف

بر بستر یرقان واری خفته و انار از برگ درخت فراش آبله کاری پذیرفته انجیر از دوای کلف رخسار نشان ندیده امرود تمام تن خویش را بآب الم گذاشته کیله را از بار کلفت خمی پشت رو داده خربزه بکار در شک الفها بر تن کشیده هندوانه بدشنهٔ حسد چاکها بر سینه دیده با درنگ از خوردن زهر سبز فام گردیده خیار از تلخی حیات چون مار بر خود پیچیده ناهمواری تن بادام نشان علت جذام و خلط دماغ پسته علامت کوفت زکام سرگرو[1] و از مرض درد و دوار لوچ و تن فندق از لباس صحت مزاج لوچ[2] دانه این ثمر بهتر از تخم گل پوست این میوه یا از مغز سنبل واضح شفتالوی پیوندی او نوش پیوند ست و جان شیرین بدام الفتش در بند شفتالوی کاردی و آردی را هر که بجان مشتاق گردیده استخوانش در زیر بار غم آرد گشته و کارد باستخوانش رسیده شفتالو بآئینی آرزو فرما و هوس انگیز ست که در آرزویش دهان شکر لبان از آب حسرت لبالب و لبریز ست

صفت خربزه

ملا ساطع خربزه که همه اش چیده و هر چه رسیده تمامش رسیده[3] بی تکلف اگر حافظ شیراز شیرین کام ازان میگردید دست از شاخ نبات میکشید بنوشخند شیرین دهنان قسم که خامهٔ دو زبان بی سخن از تحریر حلاوتش نیشکر شده با پرنیان صفحهٔ یک قلم قند مکرر می بیزد و منقار طوطی ناطقه از تقریر لذت آن ثمر که در افواه بمیوهٔ فردوس ثمر شده مصر مصر شکر می ریزد و حلاوتش ریشهٔ تعلق در دل انبه دوانده و شیرهٔ جان تازه در مذاق تلخکامان چکانده استغنا خربزه که شیرینی آن در مذاق ارباب تمیز خرده بر نبات مصری میگرفت و هر قاش او در نصف ماه رمضان هلال را بنظر در می آورد

صفت انجیر

انوار سهیلی انجیر بی نظیر که دست قدرت وصف جمالش را بر طبق و الیتین نهاده و حلوای زیبا از خشخاش و قند ترتیب داده محمد صالح انجیر هزار نکتهٔ نازک و شیرین در باطن نهفته ✤

صفت زرد آلو

مخلص از پرتو زرد آلوی میرزائی بلورین ظرفها طلائی محمد صالح سفیده رنگی زرد آلو رنگ بر روی مهر انور شکسته

صفت گردگان

[1] گرو بکسر کاف فارسی و سکون را بی نقطه و کسر دال بواو کشیده گردگان را گویند ۱۲ ب

[2] لوچ بضم لام با ثانی معروف بمعنی لوت ست که برهنه و عریان باشد ۱۲ ب

[3] رسیده اصل و پخته شده ۱۲

سرخوشی و کیفیت هردم شیشه افلاک را از دست می اندازد و می زیبدش سهیل نادیده عقیق رنگش
از یاقوت رمانی و لعل بدخشانی باج میگیرد و بکام نارسیده شهدش دل سخت دلبران را می برد از
توتیای غوره اش چشم دلها روشن و از دست افشانی رنگین چهرگان تاکش سراسر روزگار گلشن
صاحبی خراسان خط بندگیش داده و عسکری زی پیاده در رکابش دویده تندی شهدش دل کبک را
خنده میزند و شوخی حلاوتش ریش بابا را از بیخ میکند غوره اش از شهد هوا استخوان نیشکر را توتیا
سازد برسیده اش تا چه رسد و گلش از کیفیت بوسلسبیل را بیهوش میکند تا چکیده اش چه کند
خلیلی از نزاکت آن در آتش رشک نشسته از غیرت شیرینی آن در غورگی خشک گشته فخری را
کی میرسد که پیش آن فخر کند هر دو را بر سر یک خوان دیده ام مثقالی دران پله نیست که در برابر آن لاف
منی زند باهم شان در فصل بمیزان سنجیده ام شیرازی را آن قماش نیست که مینای می کیفیت آن
تواند شد و شرفی آنقدر اصل ندارد که بشرف پیوندش مشرف تواند گردید اگر طالع مستان قوت داشته
باشد که یک قطره شراب آنرا بچشد تا رسیدن به نشاء شراب طهور مدام سرخوش خواهند بود و اگر روزگار
قدر نادان آنرا سرکه و سکنجبین سازد و درمی ازان بدل شربت دینار بخستگان محتاج دهد هرگز صفرای
رنگ زردی احتیاج نخواهد دید از سرکه جبینی روزگار و امساک لیل و نهار عجب ست که اینقسم شهدی را
بر سر خوان کسان میتواند دید کام اهل کیفیت پیوسته از شهد آن شیرین و بزم ارباب عیش از وجودش
رنگین باد واضح تا خوشهٔ انگور زبان صدق بیان بدعوی صادق صاحبی کشاده عقد پروین
تمسک غلامی بخط خورشید و گواهی صبح صادقش داده طغرا بنور افشانی جلوهٔ انگور کوچه شاخ
سرشار روشنی بغلامی صاحبی فخری هرات بر مسند افتخار نشینی

صفت شفتالو

طغرا مردمک دیده از دیدن شفتالو تر و تازگی نه پذیرفت که مژه را همچشم فواره نتوان گفت قلم
بتعریف این ثمر چون نیشکر تراشیده بمزه گردیده و کاغذ بتوصیف این میوه چون اَنّناس ورق
کرده بلذت رسیده هر قطرهٔ مداد نائب مناب دانهٔ انگور سیاه تواند بود و هر بین السطور قائم مقام
خوشهٔ عنب سفید تواند نمود و میوه های دیگر از نزاکت این ثمر داغ اند و از رنج حسدش مردود درختان
باغ زردآلو را خشکی رشک درون تن ست و گیلاس را سرخچهٔ غیرت بیرون بدن بهی از شاخ نهال

INDIAN INSTITUTE OXFORD

چاشنی خوبان را چاشنی آبحیات رسانیده شیره اش همشیرهٔ جان شیرین و دانه اش چون حب نبات حلاوت آگین ریشه اش برشتهٔ جان سخت پیوندست و هر شکرلب جان پرور بدام محبتش پابند شیخ احمد منشی در آغاز بردمندی صانع حقیقی را بصفت مولائی ستوده بعد ازان از کمال حفظ مراتب لب بمنقبت انبیا کشوده در خامی سبز تلخی ست ملیح و دلربا و در پختگی عاشقی ست با رخ زرد و دل ناشکیبا محبتش ریشه در دلها دوانیده و میوه ها با بنته الله دعایش رسانیده باغ را ازو تزئین بازار را ازو آذین بظاهر از صلای ده دهی عزیزتر و بباطن از شهد و شکر لذیذتر کنج زر مفلسانست و کیمیای وجود بیماران گاه از کمال تعلق چون دل مجنون تبار زلف لیلی آویخته و گاه بمقتضای بی نیازی عقد مواصلت از اصل خود گسیخته صاحبدلانش ازان برگزیده اند که او را بصورت دل و سیرت روح آفریده اند گرسنه از یادش مفلسی ست بیاد گنج تونگر شده و سیر از تماشایست توانگریست بزعفران زار رسیده خسته اش با پسته عقد محبت بربسته و مغز خسته اش دوای دلهای خسته در ایران و توران بخوبی ثمرست و در هندوستان ازو در هر دهنی تنگ نباتی و شکرست گاه شیرین ست و گاه ترش گاه از کمال راست مزگی میخوش میوهٔ شیرینی ست و گل رنگین هم خربوزه است و هم سکنجبین مخلص در درجهٔ اول بآن سبزی که از زمرد تا او فرق کردن دشوار و در آخر کار بآن برافروختگی لون که گوئی طلائی ست دست افشار

صفت ناشپاتی

استغنا حبذا ناشپاتی که از رشک آبداری و سیرابی اش خون در بدن آلوی بخارا خشک گردیده و مرحبا ثمر پیش رس نخل نورستهٔ بحار که از غیرت رنگ مطلایش سیب ثمرقند برنگ شفق سراپا در خون غلطیده بتکلف اگر بتعریف حسن عذوبت گلوسوزش میپردازم لب بلب میچسپد و اگر زبان بتوصیف شیرینی دانهای خشخاشش برمیگمارم آب در دهن حب نبات می آید ذائقه را چندان حلاوت دست داده که اگر مائدهٔ عیسوی پیشش آرند آنرا حلوای شربت حنظل میشمارد و شامه را از رائحه اش بمرتبهٔ قوت دست داده که اگر نسیم خربزه ولایت بدماغش رسد بمنزلهٔ بوی کنار هندی تصور می نماید

صفت انگور

تنها تاکش از رسائی و شادابی رگ ابر بهار را هر قدم صد جامی کارد و میرسدش و برگش از

ز مرد کهن و سبزهٔ هر دو یکرنگ اند + ولیکن ازان به نگین دان برنداز ین بجوال + چه خاکمال
که نخورده و سپهر با انهمه نقش و نگار سراپا چشم گشته که سیرش به بیند با آنکه نمیتواندش دید + +

صفت سه برگه

ظهیرای تفرشی سه برگه بوسمه بختن دیگچه ها را بزار گذاشته

صفت خیابان

ظهیرای تفرشی عاشقان بشوق سراسر روی خیابانش از مذهب کوچه گردی جانان برگشته اند
محمد صالح رسته خیابانش مانند جاده های عمر دراز خوش آینده و عرضش مانند عرض شباب
طرب افزاینده

صفت فواکه + صفت سیب

واضح سیب که بگونهٔ سرخ و زرد در چهره طرازیست گویا گل رعنای حسن طرازی و عشقبازیست
سیبی بزنخ ماه طلعتان زنخ زن از فرط صفا تخم از سیب چون خال زنخ دلبران نمودار و از کثرت
لطافت عکس مردم چشم در و آشکار هر که نظر برین سیب افگنده دل از سیب زنخ دلبران برکنده
تا سیب بی آسیب او گل رعنا را نبظر در آمده از فرط خجالت دو فوراً نفعال از رنگی بزنگی آمده
انوار سهیلی سیب بی آسیبی که چون ذقن دلبران ستمگر دلها را صید کرده و بزنگ زیبا و بوی
راحت افزا عالمی را در قید آورده قاضی زاده سیب هر طرف صد چراغ روشن کرده مشهدی
سیبی در رنگ و بو بانار نیخ غبغب گل عارضان شبفتا لوگرو بسته

صفت انار

خان واضح انارش مهره چین ست و حقه باز و نهنگامه فلک حقه باز مهره چین برهم ساز انار که
بدخشان بدخشان لعل آبدار در دل نهفته گاه افشای گوهر راز بیک دهن خنده حرف تنگ مایگی
سیلان و گران سرمایگی خود پوست کنده گفته جلال طباطبا نمودار سپهر مینا کارست یا نسخهٔ غرائب
صنع آفریدگار که از روی ظاهر درج گوهر شاهوار و گر بچه آتشین لعل آبدارست باعتبار بان حقهٔ یاقوت نگار

صفت انبه

واضح انبه را تشیرهٔ جان شیرین درشت ست انبدلی ریشه که ریشه محبت در دلها داده و انیدهٔ مذاق

صفت آفتابی

جلال طباطبا گل آفتابی از بیتابی شوق صحبت کنان صبر ما بتابی نموده

صفت گل شبّو

مؤلف تلوین گلهای الوان شبو مرقع رنگ آمیزی مصور بهارست وعطر ریزی شمیمش هزاران نافه مشک ختن دربار ازینکه دیده ها را تماشایش فروغ نظری نبخشد اگر سرمهٔ صفاهانش رقم زنم کسی برجرقم خرده نتواند گرفت وبسکه مشام جان را معطر میسازد اگر بهار عنبر گیسوی حورش نوبسم هیچکس را انکار نتواند رخت گویا ازرنگ مانی ست بطرح اسلیمی قضائی رنجته یا نقش صفحه بهزادست به نیرنگ نقاش قدرت انگیخته هر برگش ورق بهارستان توان خواندکه معنی روح بخش نفحات انس بدماغ جان میرساند وهر ورقش را صفحهٔ یوسف زلیخا توان گفت که شمیمش ازبوی پیراهن یوسفی دیده ها را بمفهوم فارتد بصیرا روشن میگرداند بویش نزهت ارواح تماشائیانست ونسیمش مراح ارواح نظارگیان برگهایش ازتلون الوان متنوعه لیلی ومجنونیست باهم صحبت گرم کرده یا شیرین گلگون سوارست تماشای جوی شیر رواورده سوسن ازغیرتش خنجر بخود میکشد نرگس چشم شوق سرراه انتظارش چاردارد لاله ازداغ تخم مجتمش درسویدای دل می کارد بهواداری جنبش گل سوری شوری برانگیخته که تا یوم النشور از پا ننشینند ودرعهد نکوئیش یاسمین ازیاس خوبی رنگی برروشکسته که تا روز رستخیز بخانه نشینند سیم وزری که قارون باخود بخاک نبرده امروز این با دوست از زمین باخود آورده واز همیان شاخ برون کرده حاتم وار بجیب وداهن گلچینان میریزد وبا دوستانه چون زرنثار بهوامی آمیزد دیده ورانش چون سرمه بچشم جاداده اند ومنت بچشم گویان درپای گلبنش قدم کشاده اند هرکه درراه تماشایش بپای نگاه جاده پیما گردیده سرمهٔ بصیرت بچشم کشیده وکسیکه بروی نیکو وزلف مشکبویش بچشم دل دیده بوی پیراهن یوسف شنیده

صفت سبزه

ظهیرای تفرشی مخمل فرنگی خودرا بخواب انداخته همچشمی بصیرفه سبزه زارش ماهر خامه هرگاه نضارت سبزه اش نگارد چون قلم نرگس از سرسبزی گل بارآرد جویا زبان هر سبزه سرانیده کریمه فانظر والی آثار رحمة الله کیف یحیی الارض بعد موتها قاضی زاده زمرد در سبزه زارش بعلت این بیت

نصیرای همدانی لاله رنگ رنگین آفتاب از رشک صفای این سمن چندان شکسته رنگ شده
که سمن سیاگشته ظهیرای تفرشی بدشتی کنان پرتو ماه بدن سیمین سمن کبود واضح سمنی پنبهٔ
داغ داغداران

صفت زنبق

طاهر نصیرآبادی زنبق داغ آن ندارد که بنکهتی شام بهشتیان رانبوازد

صفت گل کوکنار

جویا گل خوش آب ورنگ کوکنار که حب افیون او خال عارض گلگون دخترز میتواند بود ریشه تصرف
در دل پیر وجوان فرو برده

صفت ارغوان

ظهیرای تفرشی ازتابناکی سهیل ارغوان رشته نظرها رنگ عقیق نما

صفت نسترن

ظهیرای تفرشی نسترن عرق از بهار شبنم در جام بلورین کرده

صفت ریحان

ظهیرای تفرشی لیلی وشان برشته حسن ریحان مانند مجوسی ملتان فتان تعظیم آتشکدهٔ لاله گردن نهاده

صفت عشق پیچان

جلال طباطبا عشق پیچان عشق بلندی میرساند

صفت گل اورنگ

ماهر گل اورنگ بچاک گریبان سوری تکمه بند

صفت گلنار

قاضی زاده گلنار در باغ آتش موسی در گلزار خلیل افروخته ظهیرای تفرشی اطلس رومی
رنگ باخته قمار نازک تماشای گلنارش

صفت عباسی

جلال طباطبا عباسی از گل محمدی چهره افروزی آموخته

رسا زبان سوسن درازست از بیان او جنات تجری من تحتها الانهار در شان او سوسن سیاه گوش چون عیار پیشگان عبا بر دوش دشنه در آستین بکیسه بری هوش جلال طباطبا زبان سوسن صفا طلبان را صفائی نظر میکند

صفت تاج خروس

جلال طباطبا تاج خروس گردنی برکشیده نرگس آسا دو چشم در راه انتظار چار کرده محمد علی ماهر تاج خروس از کل طره بجیغه هما سر بلند

صفت بنفشه

محمد علی ماهر ازان رو بنفشه برنگ آسمان جلوه گرست که زمینداری آن سرزمین باد مقررست لاادری بنفشه این باغ داغ رشک بر دل لاله گذاشته جگر غنچه ازین رهگذر پرخون ست اشک خونین از دیده ارغوان روان گردیده چهره نیلوفر را دود حسرت کبود ساخته چشم نرگس بی نور و یاسمن در حضور نصیرای همدانی گلزار سپهر بنفشه رنگ از غیرت شگفتگیهای این بنفشه چندان دست بسر زده که هر انگشتش چون شاخ بنفشه کبود گشته ظهیرای تفرشی بنفشه خطوط عنبرین بسر سوزن زمردین برداشته

صفت نرگس

قاضی زاده نرگس این باغ جهت عین الکمال از داغ لاله بر آتش شقائق سپند سوخته نصیرای همدانی نرگس سرش فرود نمی آید که به نرگسدان بهشت چشم التفات باز کند ظهیرای تفرشی شبنم فشانی نرگس فتان چون گریه ساختگی معشوقان خانه بسیلاب ده تاب و توان واضح نرگسی چشم و چراغ والا نظران

صفت سنبل

مرزا بیدل در شبستان طره سنبل پیچ و عتابی نهاده اند که جاده پیمای نزاکتش بی شمع مینا محالست قاضی زاده عمرها قلم امتحان را در چین زلف خوبان چگل کار فرمود تا جعد سنبلستانش چنانکه باید پرداخت واضح سنبلی مرهم کافوری دل فگاران

صفت سمن

ن بی حضور ای جنبیت اول ۱۲

میخوانند نافه اگر پیش نکهت او دم زند از خطاست و بلبل اگر خبر حکایت او خواند ناسزا گلبدن از رهنمای
او لباس نخجیرت پوشیده و بلبل چشم به نسبت چشم بلبلش در جهان روشن گردیده همچون نرگس خندین کس
چشم براهش نشسته اند و همچو لاله هزاران بداغ هوایش دل بسته ایزد بخشش رسا گل این گلزار از بسکه
لاله اسراف فی الخیر حالی خود ساخت تا سر از گریبان برآورده مشت زر خود بدامن محتاجان ریخت
مرزا خلیل نمیدانم برق حسن شعله زار که آتش در خرمن گلشن زده که دل هر گلی را بداغ تمنا سوخته
و بفکرم پرتو چهره آتشین عذار که عکس را بچمن افگنده که چراغی از گل برافروخته چراغیست که
دودش از بس رعایت صفای بزم طرب بصورت داغ در دل هر چراغ گره کرده یا سواد دیده حیرت
کشیده سویدای دل در خون طپیده داغ تازه ایست که پنبه اش را بمشک آلوده اند یا زخم پرخونی ست
که بفتیله عنبرش مداوا نموده مجمریست که برخوبی آن مجمر سپند دیگران توان سوختن منقلی ست که اخگر
یاقوت دران توان افروختن خونی ست که هیچکس از آن دامن نچیند آتشی ست که بآب ابرهای
بهار از پا نه نشیند آتشی برنگ آب لعل آرمیده شعله از اخگر یاقوت سر کشیده آتش او آب بشیر
افروز شعله شمع او جز بر پروانه نسوزد کاسه چشمی ست که مردمکش را ستم خوبان بخون آلوده یا پیاله لعل
که عنبرین مویان دران مشک تر سوده کربلائی ست که یک صحرای جگر پاره های سیراب دران جوش
و قتل گاهی که تبرغیب شهادت یکدگر محون گرفتها بهم پهلو و دوش میزند فصل سبز خروئی لاله کارانست
و موسم سیه مستی میگساران تا چشم کار میکند لاله زارست و تا بنظر درمی آید شقائق برروی کار بلبل درین
چراغان پروانگی کرده و پروانه درین گلستان زیاده از بلبل دیوانگی ایزد بخش رسا از انجا که در علم حق
ماضی و مستقبل حال ست آئینه آسمان را از رنگ نقوش صاف ساخت و بعکس چراغان شقائق این گلزمین
روشن کرده بگریه ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح پرداخت جویا غنچه لاله از پی هر هفت نوعروس بهار
سرمه دان یاقوت سامان داده

صفت صد برگ

رسا از بیم گزند صد برگ آسمان سپر ماه برروکشیده مرزا جلال طباطبا صد برگ بهزار امید
شاخ در شاخ ساز و برگ طرب ساز کرده صاحب نظران را بتفرد خویش میخواند

صفت سوسن

صفت شگوفه

مرزا خلیل چه نویسد از صفای شگوفه بادام این چمن و شگفتگی این گلستان باغبان در انتظار چنین روزی چه قدر روغن بادام در چراغ نظر سوخته تا شمع مرادش امروز تمنای خاطر افروخته چشم بدازین بهار بدل نزدیک دور که هر گلش چشم شوخیست که نگاه دزدیده در قفا دارد و از حجاب سیه چشمان پرده از روی کار خود برنمیدارد دیدهٔ یعقوب ست دور از یوسف خود سفید براه ناامیدی یا ابر سفیدیست پریشان از دوری خورشیدی هر نهالش صوفی سفید پوشی ست که از تحریک نسیم شوقی دست افشان ست یا شاهد سمن آغوشی که پراز گل و نسرنیش جیب و دامانست و حجره نشینی ست بگج سفید کرده یا شاهدیست لباس چاندنی پوشیده یا باغبان این چمن بعزم تسخیر آن چشم بادامی در ین حجره حله نشین شده بیادامی قناعت کرده یا صبح امیدیست در جوانی پیر گردیده یا ابر سفیدیست خون در رگش از مهر شیر گردیده نام نرم نه شنیدگان را خبر خوش که در پای هر نهالی نرم سیم خرمن خرمن ریخته و گل بادام ندیدگان را آزرده دلکش که هر برگش گلیست بابادام آمیخته حلقه چشم هر گلش برای صید هر دل حلقه گلدام ست و گلدام ندیدگان را در نظر گل بادام ست باغ از گلریزان شگوفه پراز عکس مهتابست روز بهار بختین بهارش نمونهٔ آب شدن برف از حرارت آفتاب هر گلبنش از موزونی چیز دنها آسمانیست که هر گلش مهچشم ستارهٔ تابان ست و هر درختش از فراوانی شگوفه هم جیب مجلس برانجم آسمان نیه محلوجیست که جامه های نوروزی را تار و پود از دوست حریر سفیدیست که رنگ آمیزی الوان چشم بهار بدوست **مرزا بیدل** شگوفه در جولان سبکروحی عرصهٔ صبح را تخته مشق می نماید

صفت گلها وغیره ۔ صفت گل سرخ

غنیمت گل سرخ روئی گلشن بهارست و سرد فتر روزگار خنده روئی ست کشاده جبین شگفته طبعی ست نازک آئین صبا بوی او در نگ و تمازست و عندلیب بهوای او در پرواز مردم چابر سر خود میدهند دوستداش را دست بدست میبرند بلبل بهزار زبان داستان گوی اوست و شبنم قطره زنان در جستجوی او غنچه اش دلبریست سبزه گلگون بلبلش عاشقی دلش چون غنچه پرخون دیوانگان را بچوب خود علاج میکند و گفتگوی طیور بگوش خود میشنود باغ را برای او گلستان میخوانند و دروازه اش را برای ارباب بوستان میدانند قدر او را اشعار پردازان خوب میدانند و او را از روی شان مصحف گل

غلامیش بکائنات مشهور وطوبی علیه الرضوان از زخم جدائیش چون دل دو نیم رنجور بید تا عشق آن لیلی قامت خود را مجنون قرار داده مرغ چمن از موی پریشان آن صاحب بکیر هزار سودا بیضه نهاده

صفت سرو

ظهیرای تفرشی بنام ایزد قوت نشو و نما که گردن سرو ش را بازوی هلال معانقه رعونت نموده وله قامت سرو آزاد که چار فصل مانند عباد قدم از سجادهٔ سایه بر نمیگرفت از جا در آمده کدام مژده غیبی ست که بفیض هنگامه مسرت پذیری بر صفت رعنا سبزان کشمیر شال الوان قوس قزح بر سر انداخته شنگرفانه گردن برقص اصول طنازی بر افراخته مرزا بیدل از کمال سرکشی اگر قامت سرو ستون خیمه گردد رواست محمد قاسم چندین هزار سرو قامت در سر ابستان عالم صورت نقش بست تا قامتی دلفریب موزون حرکات سرو انتخاب کرده سیاه قلم سرو ستانش شناخت جلال طباطبا

یکه بیت دو بالای سرو خورشید قدروش مانند مصراع آمده آمد

صفت سرو سفیدار

ظهیرای تفرشی سرو سفیدار اگر بر بنجیر کاکل سنبل پای خود بسته نمیدید در عشق لیلی وشان بید مجنون صفت چون گرد باد صحرا گرد جنون میگردید

صفت بید مویه

ظهیرای تفرشی سبحان الله بید مویه که مدام زاهدانه با سبحه هزار دانه بر آمدی امسال چه حال ست که چنگ قامت را مطربانه بتار ابریشم شاخسار کشیده محمد علی ماهر لیلی اگر بید مویه اش دیدی مجنون را سر بصحرا دادی قاضی زاده بید شادابش از رشاقت و بالیدگی دل صنوبر بدست چنار برده

صفت چنار

ظهیرای تفرشی دست چنارش با پنجه کف الخضیب مصافحه رفعت نموده قاضی زاده چنارش که در خور تمنای همت بلندان قامت افراشته سدره را سایه بر سر انداخته وطوبی را بدست کم گرفته مرزا بیدل چنار را از تردستی قوت نامیه سر پنجه آفتاب برسی تا بد +

صفت شمشاد

مرزا بیدل از تصرف آشفتگی اگر طرهٔ شمشاد دل از صنوبر رباید بجاست

بی تکلف اگر فکر رنگینش باین فن رعنا توجه نمی فرمود کمند وحدتی برای مرقع پوشان گلزار نمی بود

صفت اشجار

مرزا خلیل درختی به نشو و نمائی عالم موزونی رو آورده و طوبی نشان نهالی به شادابیهای نشاء بهار زندگی پرورده تا کیفیت سایه اش در تصویر پرتو اندازد خواب بهار باستقبال هوش میرسید و تا خرمیهای شاخ و برگش بسر سبزی گردن افرازد اندیشه در کنار خط خوبان می غلطید درختی که برگ برگش به شفقت گستری احوال برهنه سران پنجه رافت برافراخته و دستگاه بزرگش بسلامتی نفس دل سوختگان خوان عطوفت پرداخته بآسودگیهای دامن التفاتش مهد راحت خواب فراموش و به مهر پروری سایه الفتش کنار دایه نامحرم آغوش شاخهای اشجار از غنچهای شگوفه مروارید به رشته میکشد و ریشه های درخت از کیفیت هوای گرم خوئی صهبای صبوحی در عرق زمین میدود

صفت درخت انبه

مخلص مینا کار بهار برنگی به پرداز برگهای سبز نیم سیرش پرداخته که زمرد تراشان جواهر خانه نازک کاری را گرفتار گلدام حیرت ساخته نهالی که از هجوم زمردین برگهای باهم بافته چون بهشتی طلعتان حله سبز در بر داشت و هر شاخش مانند درخت فاصل بدعوی گره کشائیها علم می افراشت

صفت نارون

ظهیرای تفرشی نارون معمم که در هر هنگامه بسبز عمامه شجره سیادت برآمدی امروز چه شنیده که صوفیانه بر صوت نای فواره سرافشان رقص مولوی گردیده

صفت نخل خرما

عنایت الله نخل بلند قامتی که سر ببام فلک میساید و غیر از طیور هیچکس از ثمره اش بهره نمی یابد بی تکلف گوئی نردبان بام سپهر ست خرمایش خوشه خوشه چون حلوای تر آویخته و بغایت لذیذ و پر مغز و شیرین و خوشگوار برآمده

صفت درخت شیشم

صداقت همانا درخت صندل را اگر سوخته داغ رشک آن مشکین نکهت گویم راست باشد و عود کهنه را اگر خانه زاد دلسوزش خوانم راز پوشیده ملا گیر گردد سدره کهن سال فرتوت از داغ

چون باد سخن تازه و روح افزا و زمینش چون زمین شعر رنگین و دلکشا اگر دران زمین تخم شور ریزند گل آفتابی برآید و اگر لاله نعمان کارند نهال جعفری بنمایش گراید نسیم بهشت باد خوان او بوده و زمین فردوس خاک آستان او گلشن کشمیر از رشکش باد سرد برآورده و کارنامهٔ چین از شرمش رنگ باخته

صفت آب و هوا

ظهیرای تفرشی بسازگاری اعتدال هوا جنگ آتش و پنبه بصلح شگوفه و گل هم آغوش و بهموار کاری ملایمت نسیم خشونت مرقع بالینت گلبدن دوش بدوش جویا بوقلمونی هوا گلها را برنگی متلون بالوان مختلفه ساخته که اگر گلبن لاف همسری با طاوس بهشت زند زیبنده است رطوبت هوا بمثابه ایست که خورشید بدین گرمی قطرهٔ شبنم را چون چشم بلبل از روی گل برنمیدارد بلکه تا حدیست که در عین آفتاب بهم بیداری نمیسازد قاضی زاده از فیض هوای طرب انگیزش تار طنبور مانند نبض بی امداد مضراب متحرک و نغمه ریز نسیمش از همدمی دم مسیح گریزان و زلال خوشگوارش از نسبت آب خضر سر بر سنگ زنان مرزا بیدل در نزهت کدهٔ آب و هوایش خرمی ادایان شاخ و برگ بی مدد آبیاری سحاب طوبی نهال اندود در دبستان نشو و نمایش چمن زادگان سرو و گل بی افاده معلمی بهار موزونی کمال ظهوری آبش از چهرهٔ خاطر گرد غم میشوید و نسیمش از زمین بدل سبزه موی صحت جاوید می روید ❊

صفت جویبار

مرزا بیدل روانی آب از بحر طویل جویبار مستعد انداز باریدن

صفت باغبان

انوار سهیلی برومندی دستش در باغبانی تا حدیست که چوب خشک که بر زمین نشاندی مانند نهال بکمال رسیده میوهٔ تازه افشاندی و یمن قدمش بغایتی که پای بر هر خاک که نهادی بی آنکه تخم درو افشاندی بر وادی مخلص بی شائبهٔ اغراق اگر گویم که سررشته داری دفتر گل با او تعلق دارد بجاست بی دستاویز تکلف اگر دعوی کنم که عنان اختیار رعنائی فروشان بهار در قبضهٔ اقتدار اوست روا سودائیان سنبل و بنفشه را جز او که زنجیر میتواند کرد و وحشیان نکهت و بو را غیر ازو که بدام تسخیر می تواند آورد حمایلی که او ترتیب دهد رنگ آمیز جدولیست برای صفحهٔ چمن و هار گلی که او بنازک کاریش توجه گمارد گلدامیست جهت تسخیر نسرین و نسترن بهار به هار نرگسش چشم دوخته و لاله از داغ بدفع عین الکمالش سپند در مجمر سوخته

ازین عروس آراسته و نگار پیراسته که زانوی دعوی در برابر باغ بهشت زده می زیبدش و گلزار ارم را در پس
زانوی خجالت نشانده و میرسدش غنچه دل از گل هوای دلکشایش بشگفتگی هم گریبان و گل پیشانی
از پرتو فضای جانفزایش بکشاده روئی یکدل و زبان از چرب و نرمی که دست قضا بخاک پاکش
سرشته و از ملایمتی که طبع هوا در سنگ زمرد رنگش نهاده روغن بنفشه بادام را در عرض لطافت
مالیده ساطع سبحان الله این چه گلشنی ست که از پهلوی موج هوایش که زنگ از دلها می زداید مروارید
مروارید شبنم در درج یاقوت لاله برنگ زمرد میگراید در شگفتگی بر روی دل هوادارانش مثل غنچه نیم باز
باز است و از جوش سرسبزی سبزه اش را چندین هزار زبان طعن بر چمن زمردی فلک دراز
ایزد بخش رسا از بس رطوبت شعله شمع برنگ چراغ گل دیرپاست و از نهایت روشنی و درخشندگی
چراغان لاله در روز خوشنما تر از شب یلدا و دو فاخته بر روشنی شمع سرو دلیلیست روشن و مستی بلبل
بر سرشاری جام گل برهانی مبرهن چراغان گل از بس فانوس دیوار بهزار کیفیت عیان گلستان
با این همه تاکید تقوی برنگ مستان افتان و خیزان روان ظهیر ای تفرشی تعالی الله نزهت
این روضه بهشت بهجت طوبی طراوت که تا صیاد آفتاب دام عالمگیر پرتو دوش سواد هند گرد
امکان برآمده باین نقش و نگار طاوسی در شبکه شعاع نیفگنده و تا بوالعجب متخیله پرده خیال بازی
اندیشه در پیش چراغ ضمیر کشیده باین آرایش و آئین باغچه سلیمانی بنظر تماشائیان حواس در نیاورده
نسیم حدیث نظیرش بر گل نسترن گوشی نوزیده و سنبل رقم عدیلش پیش نرگس چشمی نه دمیده
محمد علی ماهر گلگشت صبح و شامش از آئینه دل زنگ زدا و بخوبی آب و هوایش بید و سرو
دو گواه پا برجا مگر ابر بهاری عرق بهار بصحن پاکش پاشیده که از نسیم جان پرورش مشام روح
بتازگی رسیده واضح نهالش از تحریک صبا چون موزون قامتان نازک خرام گل عشوه ریز
لاله اش از آبیاری ابر مانند رنگین چهرگان رنگ آمیز نرگس بآئین چشم خوش نگهان دلفریب نظر
و سنبل چون زلف مرغوله مویان آشوب گستر محمد علی ماهر اشجار طوبی نسبتش را از طومار غنچه
شجره در بغل و انهار کوثر لقبش بر حواشی گلستان جدول بلبلان بموسیقار بال در اوج هوا نوا
گرفته و قمریان بر سرو چون پر خدنگ جا گرفته ملا منیر بنام ایزد گلشنی که رضوان قطعه فردوس را
در اوصاف او نوشته و نکته طراز رنگین سخن از فیض وصفش خویشتن را فردوسی انگاشته بادش

صفت موش

محمد قلی سلیم داد ازین نوع گرگان روباه باز وخیل خرگوشان خانگی خانه برانداز که فلک مردم فریب غلط انداز ایشان را موش نام نهاده چون چاه کن همه عمر جای شان در چاه ولی بربام فلک چون خیل انجم شان راه فضای کلبه را بدستور آشیانهٔ زنبور مشبک سازند و هر لحظه ازان شبکات چون خیل زنبور خاک آلوده برمی آیند گاه در صحن سرا چون عقد پروین بجمعیت نمایان و گاه در سطح خانه چون اجزای سیماب پریشان بنظر درمی آیند چابکدستانی که چون بشغل خاک بیزی پردازند دائرهٔ زمین را چون غربال سازند شوخ چشمانیکه بنیه ازدماغ پلنگ بردارند و ببربوت شیر چسپانند و سنگ را بدندان آرد سازند تا بروی گربه افشانند اگر بعزم ترکتازی روبدریا آرند غبار از کوهپای موج دخانهای حباب برآرند و اگر برخنه گردون اساس کوهسار پردازند بیستون را چون سنگ سودا مجوف سازند چون بغارت گری خرمن و انبار دست برآرند دهقانان ریش جو و گندم شدهٔ خود را بدو دست نگاهدارند هرگاه درشیوه نقب زدن سرنجه حلاوت بکشایند چون ستارهٔ دم دار بیاس قلعه سپهر برآیند اگر بر صندوقچه افلاک گذار کنند خانه خازنان عرش را برخروس بار کنند چون حقه بازان فسون ساز زری را که بقارون سپارند از جیب افلاک برآرند چون تجار زیانکار هر متاعی که بزمین برند در معاوضه آن خاک برآرند شیر از صولت ایشان چون گربه بیدل زان پلنگ چون گربه بچه خود را بدندان گرفته گریزانست انوار سهیلی موشی کاز غایت شره دانه از خرمن ماه دزدیده و خوشه پروین را از مزرع آسمان بچنگال حرص در ربوده محتال طبع تیز دستی که بیک تامل هزار مشکل بگشودی و بهر نیم لحظه صد نوع حیله برخاطر گذرانیدی

صفت باغ و بستان ۴ صفت باغ

حسینی باغی آنچنان زیبا آنقدر خوشنما که گوئی سواد نقطه خالیست عنبرین بر بیاض گردن حور العین نگاشته یا سبزه خطی دلکش بر صفحه عارض غلمان بقلم ریحان نوشته عروسیست که از برگ سبز نشست آئینه در سوم گرفته و نگاری که از لاله مرخ سرانگشتان نگارین بحنا بسته ارم از تاب او آب و تاب خود پنهان کرده و بهشت از شرم هوای او بآرزو دران جهان بسر برده بقوت بازوی شاخ گل دست عروسان خلخ و نوشاد بر قفا بسته و خار رشک در دل مصر و چشم گلزار کنعان فرو شکسته تبارک الله

---

۱ سنگ سودا مفرح تعین نقله شی است متخلخل کو برادی اگب ایشد و فرو رود دیر بی عجرالا فروخواند گرتد گی عقرب را نافست ۱۲ ب

۲ سنگ سودا مجوف میباشد باعتبار خلوی مسامات ۱۲

۳ ای چنان خراب میسازند کو رفروس بار میتوان کرد ۱۲

۴ حسینی باغی آنچنان زیبا آنقدر خوشنما که گوئی سواد نقطه خالیست عنبرین بر بیاض گردن حور العین نگاشته یا سبزه خطی دلکش بر صفحه عارض غلمان بقلم ریحان نوشته عروسیست که از برگ سبز نشست آئینه در سوم گرفته و نگاری که از لاله مرخ سرانگشتان نگارین بحنا بسته ارم از تاب او آب و تاب خود پنهان کرده و بهشت از شرم هوای او بآرزو دران جهان بسر برده بقوت بازوی شاخ گل دست عروسان خلخ و نوشاد بر قفا بسته و خار رشک در دل مصر و چشم گلزار کنعان فرو شکسته تبارک الله

وزبان شاخ بید از پروردن گربه بر سر شیر افلاک دراز مونس پرده نشینان حریم نام و ننگ همچو آبهوی غزالان خفته روی پلنگ از نجابت بر سر خوان چون زاهدان روزه دار استغنا فروش و از اصالت در کنار سفره چون گربه چینی جاموش از نرمی مویش مور اندام سمور تیغ کشیده و قاقم چون خار پشت سر بگریبان خجالت دزدیده مرزا خلیل گربه کدر قبول خاطرها قدرش از گربه زباد زیاد تر و در مطبوعی و سطبری و کوچکی باموش خرد برابر سیاه یکرنگی که چون دانه سمور آشکار ابروی سمرو دوشش جا توان داد و ان دابلقی که بزنگ قاقم نهان از نظرها در بغل و آستینش نگه توان داشتن کوچکی که هنوز لب و کامش بشیر نیالوده بشیر مزغ توان پروردنش و از بس عزیزی جان آدم نام توان کردنش گربه بچه شوخ شیرین حرکات خوش ادا و پسند دلخواه و دلفریب و دلربا گربه خموش گویائی که از صدای جهر و خفای او رمز آوایان آوای جانفزای معیشت بگوش هوش مستمعان دور و نزدیک رسد و دیدن اداهای او بی اختیار دل از تماشائیان ترک و تاجیک برد اگر سیاه گوش در باریک کوشی لات هبشی باو زند کوش او باید برید و اگر میمون بچه در شیرین حرکاتی بدو دعوی همدوشی کند روی او نباید دید

صفت روباه

انوار سهیلی روباهی که در فریب ناکی شیطان را درس گفتی و به نیرنگ سازی و نقش بازی دهم فریبندگی وحیال را سبق دادی

صفت حشرات الارض + صفت مار

انوار سهیلی ماریکه آب دهانش زهر هلاک و سمات بود و لعاب بُن دندانش مبطل مزاج بقا و حیات ارقمی که وقت سکون بشکل دائره مشکل کردو خدنگ رفتاری که چون کمان کج بسر رود + +

صفت زنبور عسل

انوار سهیلی زنبوری بسیار منفعت اندک مضرت بحکم نظافت و لطافت که لازمهٔ ذات اویشانست شرف الهام الهی واوحی ربک الی النحل بیان آن میکند دریافته اند و بفیض عنایت بادشاهی فرمان ان اتخذی من الجبال بیوتا را کمر امتثال بسته و سلیمان وار بر مرکب هوا نشسته غذای پاک و جای پاکیزه اختیار کرده هیچیک را باسود و زیان دیگری کار نه و هیچکدام به نسبت انبای جنس خود در مقام ایذا و آزار نه

۱ گربه نیست از قسم
۲ شیر بر ۱۲ ای
۳ مشتمان خشت بجای
۴ گربه ۱۲ جاموش
۵ ای چون سمور
۶ شیر مزغ معرب
۷ ای بچه شاب او را
۸ آواز آشکارا و پنهانی ۱۲
۹ بگیرد از
کوهها خانه ها را ای
در کوهها خانه سازید ۱۲

عنایت الله آهوی مشکین موی گوهرین سم چون آهو چشمان سربسر بدلداری آغشته و بسان پاک سرشتان سراپا از آهو جسته شاخش بکردار طرّه گلرخان سنبل زلف تابدار و ساقش زیباتر از سیم تنان لاله عذار

صفت رنگ

واضح رنگی پابزهلال یکشاخه فلک بلابه پرداختن و بابزغاله سپهر در طرح بزبازی انداختن زمانه رنگ آمیز طرح درستی ریز صید اندازان را باین رنگ رنگ الفت افگنده و شکارجویان را در کوی محبتش پای بزا فگنده

صفت گاومیش

انوار سهیلی گاومیشی تازه دفربه که کام آرزو بشیر لذیذش چرب و شیرین شدی

صفت سگ

تاج المآثر سگ تازی از حرص شکاری چون باد آتشپا گشته و چون چرخ زمین پیما شده در یک حمله هوا از گرد ملالی میکرد و به نشتر ناب شیریان صید میکشاد و از خون نجرم خاک رنگ بقم میداد در تک برابر باد سبقت میگرفت و با آتش زخم فعل برق و صاعقه پیامی آورد و به نیش انسان ارواح صید میکشاد و از خون دیان چون هندی تنبول لعل فام میکرد و بر صحن شکارگاه عقیق مذاب میراند و رخ و سمه رنگ تیره بگلگونه خضاب میکرد انوار سهیلی سگ هر چند بنجست موصوف و بناپاکی معروف لیکن لقمه وفاداری خورده و رسم حق گذاری عادت کرده

صفت گربه

محمد قلی سلیم گربه شیر پنجه که پلنگ نمایشه صولت آن بر دوش دارد و براق برق حمله که طائران هوا را در قفس تنگ آغوش دارد و طنطنه بانگ او بر همزن کبوتر خانه افلاک و خیل موشان در عهد مهابت او از فراموشان زیر خاک مصلحت اندیشان حکمت خانه تقدیر که در طبع اشیا نیش و نوش نهاده اند خاک قدمگاه آنرا خاصیت مرگ موش داده اند کبک از بردن نامش پلنگ راه بکوه جهانده و طاؤس از تقلید صدایش شیر را در بیشه نرسانده صولتش هر جا کمین بصید و شکاری کشادی گرگ قوی پنجه در پله موش افتادی از نسبت او زباد خطائی نزاد در خیل آهوان ختن ممتاز

---

۱۱ بزبانی راقصاندن بزبانز قومیست از موگیران کابزد و بزیزه بام راقصانند

۱۲ و ۱۳ پای بزبازی راگفتگوی کنایه از بی طاقت و بی آرام شدن و این مثل از وی این سخن ست که گویند قصابان افسونی خوانده بر پای بزی بندند و آن پای بزنداد در هر جا که

بینداز که صیدان

زبان آهوی بزکوهی

گرفته بگشتن صبح رماح

گیاهای کردن صبح رماح

نقش چین

زیاد نقش ابای صبح رماح

بیدن سمور و غزال و جز آن

گرد آنرا از بسیار با جانوران

آن جانور گربه مانند

لیکن سر او از سر گربه

آن جانور

و آن جانور

و آن

و آن

نهان میکرد و آهوان مشکین ناف کا فوری شکم را از چپ و راست می انداخت و در سرعت حرکت مانند باد
بر صحن خاک میگذشت و در فراز و نشیب چون آب و آتش می شتافت

صفت گوزن

اعجاز خسروی گوزن چون خلق را بهره بر تریاک میدهد خدای یک شاخ او را صد شاخ میگرداند
طغرا گوزن را از شاخهای درختان کوهی بالای سر دمید ورنه چنین باری برگ درستی کمر چون خواهد دید

صفت گرگ

طغرا گرگ را چون یک صحرا علت جمع الکلب رود ادبی ملاحظه شبان چون گرد بعقب گله افتاد

صفت شغال

طغرا شغال بخوردن انگور دهقان فریب نخواهد گشت بادیش باتن لاغر از جستن دیوار باغ گذشت

صفت خوک

طغرا خوک هرچند در سرزمین خرمی دواچریده گیاهی که بکرختی کردنش نفعی کند ندیده

صفت گورخر

طغرا گورخر که از جزو نامش لفظ گور مفهوم ست در جرگه وحشیان معنی حیاتش معلوم ست

صفت خرگوش

طغرا خرگوش که تمام تنش بوزن نیم گوش او نمیتواند با گرانی سر بدنش را چه سبکی دست خواهد داد

صفت نیله گاو

طغرا نیله گاو در کسالت اگر بماتم خود نمی پرداخت جامه گو سالگی خویش را به نیل غم کبود نمی ساخت

صفت حمدونه

طغرا حمدونه تا بخوردن میوه جنگلی نشتافته ست کون زرد خویش را از خون شکم سرخ یافته ست

صفت آهو

واضح آهو سرمه سیاه چشمی بچشم کشیده و گردن کشی خوش چشمان را به بند بلا گرفتار گردانیده
خوش چشم نظر فریب گردن فراز دل بند یکسر و گردن از شنگولان گردن کش بلند سر بصحرا داده های
آهو چشمان قدرش نیکو دانند و پا بحلقه دام الفت افتاده های اطای رمیده غزالان می شناسد

در هم بست مفتاح تدبیر هیچ چاره جویش نگشاید در پیش تیزی چنگال آهنینش جامهٔ آهنی چون پیراهن حریر
بی ثبات ست و گرفتار سر پنجهٔ قهرش را نومیدی از خلاص و نجات تاج المآثر شیریکه با شتاب او
در حملهٔ زمین[1] بیدرنگ شدی و از غبار روی هوا چون پشت پلنگ نمودی در آوردگاه پیلان جنگی از زخم او
بیتاب شده و یلان کارزاری از کوشش او بستوه آمده از نهیب بانگش دل در برگاو گردون خون میشد
و ترک معربد چرخ از زخم ناخن خونریزش پهلو تهی میکرد و شهسوار فلک از بیم ناب پیکان پیکرش سپر
می افگند انوار سهیلی شیریکه بهرام فلک چون گور شکار او بوده و شیر سپهر از شکوه صولتش چون
گاو زمین تحت الثری قرار نموده شیر شرزه[2] اسد در مرغزار آسمان از هیبت او گام نتواند نهاد و پیل
از دهشت او پیرامون آن صحرا نتواند گردید مؤلف شیر شرزه که شیر فلک پیش او از هیبت دم لابه
کند و پلنگ فلک که پشتارهٔ داغ[3] نجوم بر پشت دارد در جنب سطوتش سپر افگند

صفت پلنگ

انوار سهیلی پلنگی که از هیبت او شیران شرزه در کنام[4] او گام نیارستندی نهاد و از شکوه او سباع
و وحوش اندیشه پیشه اش پیرامون خاطر نتوانستندی گذرانید

صفت گراز

وحید گرازیکه بعلت حداثت سن نورسیدگی سفیده صبح آسایش از تیره شب کام و دهان طلوع نمایانی نداشته

صفت یوز

وحید یوزیکه گلدام صیادان در خاک نشسته رشک نقش و نگار اوست با آنکه به بی نیازی و بدخوئی مثلست
در مکتب تعلیم همه تن چشم حیا و در میدان شکار همعنان باد صباست در عرض گاه سپاه شعور با انسان
که خلاصهٔ جهان ست ردیف[5] و در بزمگاه خوش نگاهی با رعنا غزالان غالب حریف ست ظهوری
اگر این یوز را بزنجیر رگ و پی صد جا بگل میخ داغ نه بندند بیم ست که بجلدی از جلد بیرون جهد
تاج المآثر یوزیکه از خونخوارگی چشم او بسان دیدهٔ کبک و خروس مسکن خون شده و چون چشم میخواره
رنگ لعل بدخشان گرفته و بشکل اطفال سرمه از چشم او سرخ فرود آمده گوئی شبه در زر ترکیب کرده اند
و یا بر ورق گل زر و خط بنفشه گون کشیده و خالهای مشکین چون پشیزها[8] بر پیکر زرین تو گفتی بر توده زعفران
مهرهای عنبرین نهاده اند و یا حریر دیبای[9] را بمداد منقط کرده هرگاه از کمین گاه میجست ماه را در گنبد گردون

[1] ای زمین چون بیدمی لرزید و یا بر جای خود توقف کردن نمیتوانست ۱۲
[2] شرزه با اول مفتوح بثانی زده خشمگین و پرقوت ۱۲
[3] برداشت داغها علامت کمال شجاعت ست ۱۲
[4] کنام بکاف تازی آرامگاه و آشیانهٔ آدمی و سایر چرنده و پرنده و بیشه
[5] چراگاه ۱۲
[6] نام درنده ایست
[7] شکاری ۱۲
[8] پشیز پل ریزه باشد بغایت تنگ و کوچک
[9] درم فلوس ماهی ۱۲

صفت نقره پا

مخلص نقره پا در عالم خویش از سیمین بتان بر عنانی دو قدم پیش

صفت شارک[۵۱]

مخلص ترکیب دلفریبش مانا بنفش لباش معشوقان پاجامهٔ کمخواب زرد پوشیده وچشم خوشش از خط زرد بعینه طلای انگشتری مرصع به نگین نیلم گردیده

صفت منیا

طغرا منیا در رنگ کلاغ بسیاهی کلفت غرق گردیده همانا دود چراغ لاله بر سراپای خود مالیده

صفت کنجشک

طغرا کنجشک بیفاصله درکشت زار مقید دانه خوردنست از تقسیم دانه چینی ناگاه در دامش مردنست

صفت موسیچه[۵۲]

طغرا موسیچه از خاکستر آتش تب رنگ بست گردید بوی صحت بآن عمده دودمان سوخته چون خواهد رسید

صفت خروس

طغرا خروس را کوفت حرص جاع چون بمیاب گردانیده مالکیان را برای دارو خود بخانه طبیب رسانیده

صفت سیمرغ

طغرا سیمرغ با قضا و قدر بلند پری میکرد لاجرم کوه قاف را لنگر براو ساختند تا پر کم نماید

صفت زاغ

وحید مردمان دیده زاغ که در عین روز روشن شب گردی میکند قبلهٔ[۵۳] نمای غرائب آثارست شیخ عنایت الله زاغی مطبوع مشکین بال چون نیک بختان از حریر سیاه پیراهن در بر کرده و از فرخ فالی طوطیان را گفتار مبارکباد بنیاد داده و عنادل را در راه نغمه نشاط دلیل گشته طوطیان زمانه چون او مرغ مشکین شمائل ندیده اند و بلبلان رنگارنگ مثل او طائر مطبوع شکل مشاهده نکرده

صفت سباع و بهایم + صفت شیر

وحید در وقع مضرت خصم از چرب[۵۴] و نرمی سپر آهنین بر دوش و در ترک طریق بصیرفه گوی مزار بند عا فلانه در گوش دارد و در هنگام گرم تازی باد را مجال نیست که همعنانی نماید و هر صید که تعقیل چنگال

---

۵۱ سارک یعنی اعلی نام جانوریست سیاه و کوچک از قطعات خطه مازندران و خوش آواز بعضی دارد و شارک یعنی بلبل بود و مرغ و شارک یعنی مشهور است نام جانوریست مشهور

۵۲ موسیچه یا اول مخفف مرغ دهدا و معروف نام جانوریست شبیه بفاخته

۵۳ ای قبله ایشای غرایب مانوده میسازد

۵۴ ای باد و صفت چربسته نرمی شکم وغیره کمی مبسبب عجب او ادرا بیفا نخواند رها نمیدهد

رستم هزار دستانست پابند رشتهٔ اخلاص اگر نباشد زنجیر میگسلد و گرفتار دام الفت اگر نبود چون هوش
تماشای خود می پرد هر بالش طبانچه ایست بر دهن مدعیان خوش آهنگی هر پرش رشته ایست حمیت
برمین زبان دعوی بلبلان جنگی در هنگامهٔ زور آزمائی اگر پای استقامت افشرده مانند چکش
تا کمر زمین فرو برده و در معرکهٔ حریف کشتی تا آستینش مالیده خاک را از خون همرنگ چمن گردانیده
بال بر هم زدن ستیزش سامان بر همزدن صفوف اعدا چهچه هنگام آویزش زمزمهٔ خوانی بلبلان بی محابا
چنگالش خوبان راکج بحث دانسته الزاماتاده و منقارش چون نشتر فصاد رگ گردن حریفان
کشاده پنجه اش از خون تیغ چنگ حنائی ست و بال عدو مالش در حریف مالی دفتر خودستائی
بلبلان نوای را عندلیب با مینی ساز کرده که اگر سر و جویباری رقص روانی آغاز کند برازنده است

صفت طاؤس

ساطع آسمانیست پر اختر پالچه ایست پر گوهر سینه عاشقی ست پر داغ یا رخسار محبوبی ست پر نگار باغ
آئینه دار باغ نشاط است یا چراغ شبستان انبساط در هوای علو همت هرگاه بال و پری می افشاند چه زرها که
نمی پراند نقول بال و پرش گل همیشه بهارست رنگین نگارست که قلم از توصیف این زرین بال
و پرزرین شعر معدن زر از سنگینی پرواز پشت رعونتش برگرده تمکین ست از ستایش این رنگین بال و پر
والاگوهر چون شمع زبان مرصع خانم زرین ست از پر و بالش تلون مزاج مجنون جلوه گر فی لیلائیست آراسته
بچندین زیور تاج خسروی اول اگرچه بافسرش همسری جسته آخر ازین بلند پروازی در خون نشسته و واضع طاؤس
زرین بالی که دادو قلمونی داده و در هر حلقه پش خورشید بامی فتاده تاج المآثر طاؤسی کی مانند نوعروس خوش آرایی
تا دان آسمانست گاه از صورت پر و بال انگار تیر و قوس هلال آشکار میگردد و از پیکر بزرگ فسر شاهان و پایه خسروان سمے نمود

صفت مرغ زرین بال

واضع مرغ زرین بالی با مرغ زرین خورشید هم آشیان

صفت قوئی گوی

طاهر دکنی طائر قوئی گوی روحی ست با چندین پری مانند پری جلوه گری میکند و بآن آواز پرسوز
و ساز بیمحجوبه طنازه دلبری مینماید عجب نازک بدنی ست که اگر بر برگ گل نشیمن کند گل بتحمل
دامن خود را بجنباند و او را چون قطرهٔ شبنم داند و اگر بر گ گل بهر دوش او افتد بانع گفتار و قاطع هوش او گردد

۱ چکن بفتحتین بهم فارسی و سین مهمله خوانچه باز و چرهٔ و امثال آن ۱۲
۲ بر جز با فتح یک نوعی از بحور شعر و شور ۱۲
۳ بر بفتح زیبائی ۱۲

صفت قمری

وحید اگر طوق قمری ملحوظ دیدهٔ اعتبار گردد روزن گلستان همیشه بهار حکمت ازلی داند +

صفت هدهد

وحید اگر تاج هدهد چشم کشایند هر خطی سطری از تاریخ سلیمان خوانند

صفت طوطی

وحید طوطی را برگ سبزی از شجر وادی ایمن که بتعلیم کلیم الله زبان آور جانیان ست تصور نمایند عنایت الله طوطی بگلزار نیک بختان جنت حلهٔ سبز پوشیده و چون نکته سنجان والا فطرت بسخنوری کوشیده زیرک مرغی بدانائی گرو از هدهد سلیمان برده و همایون طایری بدربابی از لعل نوشین حواصلین شکر خورده رب النوع طائران مینا بال سر دفتر طوطیان شکرین مقال و در مرغان جهان علم استادی برافراشته و بخجسته کرداری در انجمن سبز پوشان سرخروئی حاصل کرده مخلص منشی قدر بخامهٔ قدرت خط زیبائی هزار عندلیب اپر طوطی این بوستان بصفحهٔ روی کار آورده + +

صفت بلبل

وحید از بوقلمونی نغمات عندلیب کسوت طاؤسی مشاهده است اعجاز خسروی بلبل هندوستان که بر لاله منجر اند گوئی که در آتش سوگند هندوانه میخورد که اگر در دوستی گل صادق هستم نسوزم چون سوگندش راست ست نسوزد غنیمت بلبلی ست که شاهباز بلند پرواز اندیشه بگردش نرسیده و طائر روی بال خیال بگرد آشیان فلک سایش نگردیده شاخ گل بدستیاری نسیم رو بآشیانه اش کورنش و تسلیم میکند و غنچهٔ گلشن عشق بلند رسانیده بادل پرخون لاف محبت او میزند اگرچه خود را از جملهٔ عشاق سیه مست میشمارد سبز تر ته گلگون هندپیش او رنگی ندارد گر مخوئی ست که از شعلهٔ آواز آتش بجوب قفس در زده و شوخ طبعی ست که بقیه را پیش از میعاد شکسته جلوه گر شده در بزم رنگین نوایان رعنائی تخلص میکند و در مکتب سخن سرایان نوائی نام دارد کتاب گلستان را از بر میخواند و گلشن زار را از مصنفات خود میداند در حالت مستی بط باده را کباب کرده و هنگام زبردستی حریف خود را عنقا شمرده از بیباکی خاطرش مائل بردت مالی صیاد ست و از فارغبالی طبعش از قید آب و دانه آزاد اگرچه کابلی نیست اما فارسی زبانست هر چند زابلی نیست لیکن

ل ای لسب بوی مریان از وفا گاه و شیرند ۱۲

ع بردی کار آوردن ای ظاهر ساختن ۱۲

ی بلبل

ترتیب دهند میشاید زاغ از کمال رعنائی سیاه سیاهی میزند و دیدهٔ انجم از شوق تماشایش سیاهی
می آرد کبوتران حرم بگرداو نمیرسند و چاهی[۱] را پری پیکران از چاه ذقن آب میدهند پلک از نظر
والا چشم اوج گرانی دارد و چشم نظر بازان از شوق تماشایش پلک برهم نمیزند چرخ[۲] بازار چرخ زون
برسر می آید تا کاه از فرق انجم رباید و برپا هنگامه رعنائی برپا دارد گویا در بند آنست که کبوتران حرم را
بنده خود گرداند حسن کربلائی تماشا دیگر دارد و به اداهای رنگین نظر را حیرانی می آرد گره باز بهزاران انگشت
شهپر از رشته پرواز گره باز میکند پری پیکر از خلخال پا حلقه در گوش مرغان قدس می اندازد طاؤسان
جنت از رشک جگری جگری بازند و طائران قدس پرهای خویش با انداز[۳] عیسا زند نیزه[۴] باز در اوج
پروازی علم گردیده ریحان که شاهبالش بسان مصرعه بچیده و لفریست مرغ نظر را بدام خویش کشیده اوج
پروازی گره بدم بجائی رسید که اگر چرخ نامه سرنبته هلال را بپالیش بندد سزاست و مشتری حلقهٔ
انگشتری را خلخال پایش سازد رواست سرمه[۵] بمرتبه نظر فریبست که ارباب نظر چشم بر او سیاه
میکنند و سرمه[۵] وارش در دیده جا میدهند لا اعلم کبوتری بمشوقی ممتاز که معشوقان تدرو اندام
خود را بعشقبازی او باخته و شمع عارضان کبک خرام مانند پروانه بسوزش ساخته

صفت کبوتر باز

محمد صالح عشقبازی که در زیر پردهٔ بیضهٔ حسن رنگ کبوتر را مشاهده تواند نمود و از ملاحظهٔ تخم تواند یافت
که بکدام رنگ گل خواهد کرد از صدف بیضه پی می برد که گوهر کبوتر بر چه آب خواهد بود و باوج پروازی
فکر دریمی یابد که در چه مقام برقع[۱] ناز از رخ خواهد کشود و از موسیقار شهپر کبوتر آهنگ پرواز را فرا میگیرد
با معان نظر از رشته شناخت کبوتر گره باز میکنند و چون کبوتر بلند پروازی آغاز و هنگام صفیر از تار نفس
رشته بر پالیش[۲] می بندد و از صدای دست کبوتر را باوج پرواز در چرخ می آرد همانا صدای دستش خیل
کبوتران را که سفر عالم بالا در پیش دارند دستک راه است و گلبانگ صفیرش را که چون صیت حسن
صوت هزار داستان آویزهٔ گوش روزگار است سایر کبوتران بجان هواخواه

صفت بط

وحید اگر عقل[۱] را از بادبانی لنگر کشتی اباو امتناع باشد پای بط را لوح طلسم حیرت می شناسد
و بکزلک تحقیق نقاط شکوک و شبهات را از لوح اندیشه تراشند

۱ قسمی از کبوتر که بغلک میباشد
۲ کبوتر گره باز چرخ میزند
۳ ای بزرگ و بلند میشود
۴ نیزه باز قسم کبوتر که بقدر نیزه بلند رود
۵ سرمه قسم کبوتر سیاه است
۱ ای مرغان خوش الحان
۲ ای مرغان خوش الحان
۱ ای اگر عقل قابل نشناسد

مخلص سرخاب در هوا پر پرواز کشوده بکیفیت تر از عروج نشاء شراب —

صفت فاخته

عنایت الله فاخته چون درویشان معرفت کوش فغان کوکو برداشته قلندر مشربی بدلق خاکستری وجد و سماع آغاز نهاده

صفت قاز

ساطع جنداقازی که اگر بط میش خوانم سزاست و اگر گردن بلندش را صراحی عالم آب خطاب دهم بجاست دورهاست که بیضه ماه و مهر زیر پر طاؤس سپهر داشته اند تا چندان بوقلمون بال و پری بوجود آورند باین سینه فراخ و گردن بلند اگر شاهدان طراز سرفراز جلوه طرازی می بودند چه بلند پروازیها که نمیکردند گردن فرازی که چون ماهی از قعر آنها بر می آرد سمک را بسماک میرساند سربلندی ازان بالاتر نمیباشد که هرگاه باندازه دانه چینی گردن فرازد و نسر طائر فارغ البال نه که مبادا خلل در خوشهای پروین اندازد

صفت کبوتر

محمد صالح بی شائبه تکلف سطح هوا از پروازشان رشک نگارخانه مانی میگردد و چشم تماشائی از شوق پروازشان می پرد وقتیکه از اوج پروازی بچرخ می آیند از خوشه پروین دانه می چینند و از چشمه آفتاب آب میخورند صدای بال شان گوش زهره را نغمه آمود میسازد و موسیقار شهپرشان دلها را در رقص می آرد از اهتزاز پرشان عشقبازان مانند ارباب نغمه دست بر دست میزنند هر چند کبوتربازان ایشان را می پرانند و بازی[1] میدهند از بلند پروازی باز نمی آیند تو گوئی صوفیان صاحب حال اند که در عین سیر[2] طیر دارند و بهنگام دانه چیدن زمین بوس شکر بجا می آرند پری پیکر در برج کواکب بیضه می نهد و چون در چرخ می آید از بلند پروازی میخواهد خود را بر ماه زند دانه ربای انجم سیاه دم که دم زاغ[3] پیش او سفید میتواند شد همانا سیاهی چشم مردم ست بدنبال او افتاده و هنگام پرواز و اوج گرائی داده لب شکر در شیرین ادائی از نوشین لبان قصب السبق برده سپیده دم بر بیاض گردن خوبان هزاران نکته رنگین میگیرد و چینی[4] بر پری پیکران خطائی طعنه می زند سبز برنگ بخت سبز هرگاه باوج میگراید حرف بلند پروازان را سبز میگرداند اگر سبزان هند از حسن گلو سوز او کباب شوند جا دارد و اگر نکته سنجان جادو نفس در صفت دیوان بیگی که دو شهپرش مانند دو مصرعه برجسته اوج پروازی میکند دیوان

[1] بازی دادن و پرانیدن یعنی فریب آید ۱۲
[2] سیر و طیر طریقه فقراست اول آهسته روی ست و دوم زود رو ست در راه خدای ۱۲
[3] ای قسمی از کبوتر سراپا سیاه است ۱۲
[4] قسمی از کبوتر گره باز که سفید نقطه دار میباشد ۱۲

وحید گاهی بضرب صدمهٔ سرپنجه قوی زور نقاب زمین بنیان کلنگان میشود و بسا باشد که از غایت حرص و شدت قوت غضبی بریختن خون یکی از نیها نائره قهاریش منطفی نگشته بدیگر از انها پردازد و او را نیز در حوصله شگافی هم پیشه تحسین سازد محمد صالح شاهینی که کلنگ بآئینی بچنگ آرد که نوائین تدرو معنی را عنقای فکر سخنور و نگارین طاؤس سخن را باز اندیشه نکته پرور پنداری عقاب شه تیر از مشکین کمان جانان کشاد یافته بر جان عاشقان ناتوان رسیده و نگاه دلفریب یار دل فارغ را بیک اشاره در طرفة العین بدام خود در کشیده

صفت جره

مخلص جره نظر دوخته بکار سبکپائی چند یعنی کبک و تیهو معشوقی طره مقیش طرف کلاه و اوربسی[1]

صفت عقاب

انوار سهیلی عقابی که نسر طائر آشیان فلک از آسیب چنگل او ایمن نبودی و بوقت گرسنگی حمل وجدی را از مرغزار آسمان در ربودی

صفت سائر طیور غیر شکاری صفت کلنگ

وحید کلنگ مرغیست که ناقه گسسته مهار فضای آسمان ست و زمام اختیارش در قبضهٔ اقتدار شاهین که بحسب ترکیب حقیر و صغیر ست میباشد

صفت کبک

ساطع از سنگین خرامی پایش نگارین و از متانتش پشت بر کوه تمکین سرمست عشق او سیمرغ بکوه قاف افتاده قهقهش را کیفیت قلقل بط باده منقارش لعلی تر از لبهای پان خورده و دندان بر جگر افشرده بر گل ارغوانست یا مژگان خونین عاشقان نوک قرمزیش[2] دم تیشه ایست که بخون کوه کن رنگین کرده واضح سخنگویان جبلی فطرت کوه کوه معانی آماده در توصیف این کبک دری زبان بدری گوئی کشاده

صفت تدرو

وحید سبز پوشان غریبة الازهار سرشت تدرو تخم الوان ریاحین حیرت در گلشن دل خداشناس میکارد

صفت سرخاب

[1] اوربسی بفتح بای موحده لفظ هندیست نام زیور که زنان در گلو می اندازند ۱۲

[2] قرمز نام جانوریست که از ان رنگ سرخ میسازند ۱۲

مانند پریچهرگان فرنگی تمام بنا قوس نوازی مشهور و همگی چون لعبتان خیال بجلوه سازی معروف اند
نی نی صیاد انند که از نقوش بال و پر بقصد شکار مدام دام بر دوش دارند و سالکان تجرد شعار اند
که با پای در دامن سیر جهان مینمایند از لب سبکروحی پستی ها و بلندی ها در راه شان هموار است و به معلمی
وحشت فطرتی از جنبش ثرگان صیاد خبر دار نگاه اعتبارشان چون کسوت ادبی حجاب خیره نگاهی ست
و بستن دیده ظاهری سرمایه بینائی دیده آگاهی از غایت پختگی بخوردن غذای خام از منت طبخ آتش
فارغ نشسته اند و بی تکلیف توکل از ذخیره کردن رزق بمقدار چشم بسته سیاه چشمان را کلاه ادبی بر سر
و زرد چشمان را کرشمه نرگس شهلا در نظر شبی که بمکتب تعلیم معلم شان شکنجه بخوابی دهد روزش در صیادی سریع تر
و به پذیرائی فرمان مطیع تر اند از آزادگی چون سرو لباس زمستانی و تابستانی شان بی تفاوت و کشت زار
تجرد و قناعت شان بی آفت ست

صفت باز

طاهر وحید با آنکه بخطاب بادشاهی از سایر طیور ممتاز ست از مرقعه بال و پر خرقه در و یشان
در بردارد و هر چند معشوق شهریار انست الفهای عاشقانه بر سینه می نگارد عروج و دلنش سجده ست
که مانند سلیمان مسند بر هوا گسترد و قناعتش بمرتبه که سالی بیک لباس بسر می برد در حالت گرفتاری
سر بر غرتش روی دست شهریاران و سائبان دولتش سایه تاج سعادت بادشاهان ست عمرها
چشم دوربین از خواب شیرین میدوزد که شیوه سلوک با ملوک آموزد و با بیداری آشنائیش دمان پایه
که بعد از نور دیدن بساط وحشت اگر در آسمان باشد روی نیاز بر خاک الفت میگذارد و با ندک روی دلی
علی الدوام در غربت بسر برده یا دو وطن در خاطر نمی آرد تاج المآثر بازی کتهر کتازی عقابرا صید باید
و بیک کشودن بال سیمرغ را مرغابی مثال در عرق خجلت پنهان کند و له بازرده پوش که سواد
طره شب در بیاض عارض گلفام روزی آمیخت از مخلب و سینه لون کهربا و نقش دیبا می نمود از دیده
دانه زرگداخته و نقش سیم سوخته ظاهر میکرد و با آتش سرعت چون ابر از پستی ببالا میرفت و در پرواز
با نسر طایر همراز میگشت مخلص نهری باز بر سینه خطوط سفید و سیاه با ندار معشوق پوشیده قبای
راه راه غلط کردم نازنینی بود دو دامی یک تنی پوش چودهٔ مالیده بر دوش

صفت شاهین

سه ای سفیدی اش زیاده میکرد ۱۲
سه کهربا زرد میباشد و چشم بازهم نه زرد میباشد ۱۲
سه راه راه یا چ خطوط معروف براه دار گویند جامه راه راه و چهارخط راه راه ۱۲

گور را بچنگل بهرامی بردوخت و گوزن را به تیرهای پی در پی شاخ شاخ گردانید و چندان گور و گوزن
قسمے از کمان ۱۲ — پاره پاره ۱۲
را بالای هم انداخت که کرگس سپهر و شیر گردون طعمه یافتند مرغابی را شکره بشکار می پرداخت باشه
دورباش[1] میزد بحری هنر خود را بر روی آب می آورد و کهی سنگ خویش نمودار میساخت بحری گاهی
مرغابی را سرخاب میساخت و گاهی بربط چنگ میزد شاهین هنجار بلند پروازی می نوردید و بازنامهٔ
عمر غلیواز را بطی السجل می پیچید شکره بکردار قلندران از بلند پروازی بعشق تیهو هو میکشد و باشه
بآئین شعبده بازان از نیرنگ سازی با کلاغ لاغ میکرد محمد صالح بهله را رتبه همدستی بخشید و باز
بازی کردن ۱۲ — موزه چرم دست ۱۲
فرخ فال را که مانند عنقای نظر اوج گرا بود بر دست نشانید چون کله از سرش برداشت مرغ زرین
سپهر را موی بر تن خاست و نسر طائر از چرخ بزمین افتاد صفهای کلنگان از بیم تیز بالی شاهین
برنگ ابر از وزش باد در هوا پریشان شد و طومار عمر طیور از سهم ترکتازش طی گردیده بیسره[2] چندین
نام پرنده ۱۲
جانوران سره را بیک پرواز بی سره میساخت و بحری بموج بال و پر چندین مرغابی را در طرفة العین
بگرداب فنا انداخت شکره تدرو و دراج را چنان شکار میکرد که دلهای عشاق را نگاه دلبران
باشه سرخاب را چنان میگرفت که هوش را کرشمهٔ نازنینان گلبانگ طبل مرغان آبی را چون صدای
خویش بفلک میبرد و جره بجرأت ذاتی همه را بر زمین می آورد بر سطح هوا هیچ جانور تیز پرواز از دام
باز بیرون نمیرفت و بر اوج پرواز هیچ طائر ذی بال از چنگل شاهین بدر نمی جست مخلص غزال
بکمند افتاده بتلاش آهو گرفتن بر دنبالهٔ چشم بتان پلنگ برگرفته قلاده در آهنگ آویختن
با نیله گاو آسمان خان عالی شهباز بلند پرواز از نشستن بر دست مبارک سرفراز اوج اعزاز
گردید خوب گیریهای چنگل باز از گرفتن چهار قطع دراج بسان مژگان خوبان ناخن بر دل تماشائیان
زد و بهله میر شکار بر سر پنجه حنابسته محبوبان دست برد

صفت جانوران شکاری + صفت سایر طیور شکاری

وحید تبارک الله ازین بوالعجب شیوگان که هر یک در دیدهٔ ارباب ذوق بسماع و حال در پرواز اند
زهی مردان کارزار که یک تنه بر سپاه خصم میتازند و از هر پری در حین پرواز علم نصرت می افرازند
سیاه چشمان موزون حرکات اند که بشیوه بال افشانی ادای جلوه خوبان مینمایند و به نشتر هر پر خون
شوق از رگ دلها می کشانید بتحریک جناح هم دامن زن آتش شوق و هم مروحه جنبان نسیم ذوق اند

[1] دورباش نیزه باشد که آنرا دوشاخه میساخته اند ۱۲

[2] بیسره با ثانی مجهول بروزن شیفته بمعنی بیسر است که جانور شکاری شبیه به پیغوله که آن نیز جانوریست شکاری از جنس باشه و بمعنی استر که بعربی بغل گویند ۱۲ ب

در سبزه زار عالم خاک از نظیر و مانند بری ست جلالای طباطبا چشمه ساری که چشم پاک پاک بینان
از روی آن نسخه کتاب طهارت برگرفته و از فیض پاکیزه دامنی کوه دامانش سرچشمه سار زندگانی
صفای عیش جاوید از سر گرفته در سرچشمهٔ لطافت مانند لطیفه[1] آیان غیر مصنوع و تر زبانی دهان
فوّاره اش چون بدیهه بلند نمایان مطبوع آئینه آبش مانند آب آئینه صافی نهاد و تیغ سبزه اش
چون مرآت طبیعت آزادگان از بند زنگار کدورت آزاد نقوش موجه اش بنام ایزد سکه بر درم ماهی
زده و تبسم حبابش بهر چشم زدنی دم از اثبات توحید آلهی زده صوفی صافی نهاد کبود پوش آبش
از تلمع موج دلق هزار بخیه پوشیده و هاشمی شعار گوشه نشینان صنوبر جویبارش در عین سرگرمی
دماغ باظهار وجد و حال کوشیده بطاق ابروی موجش که محراب طاق ابروی خوبان را سرگرم
سجود دارد چشمهٔ خورشید پیوسته ساغر میزند و به پشت گرمی آب و تاب گلزار جویبارش که کچه پیشانی
آفتاب گل کردهٔ اوست شاه نهرش همواره با تحریر میزند صفحات بیاض آبش از زبان موجه در باب
اغتنام[2] فرصت عیش کتاب کتاب سخن ادا میکند و نونهالان سروستان جویبارش بتکرار سبق نشو و نما
بزبان خودنمائی حرف نما نما میزنند صفا مشربان بلورین حبابش چون آب یاقوت لعل گلرخان
سیراب فیض عذوبت و فیض بخش هوای طرب افزای فضایش چون صفای دماغ مستان
سرشار نشاء رطوبت

صفت صیاد

طاهر وحید صیاد سپهر را هرگز چنین تماشائی مشاهده نشده و نسر طائر را از روزیکه چهره پرداز
قضا بال وجود بقلم قدرت کشوده چنین سیری واقع نگردیده سیل خون غزالان روی زمین را
به پرنیان آل پوشیده و در هر سو فوّاره از آب لعل عشاق جوشیده دامان اهل[3] دائره مانند لاله
از خون رنگین بود و چشم سیاه غزالان دران زمین شنگرف گون چون داغ لاله مینمود صیادان
جادو پیشه از خدنگ[4] جان ستان زخم را با بخیه مقارن داشتند و از قطرات خون نخچیر تخم لاله و گل
بر زمین می کاشتند ملا منیر چنان بر آهوی مشکین تیر بیخطا انداخت که آهو هر چند جست نتوانست
جست پلنگان را که بر تیغ کوه بکردار جوهرهای تیغ حلقه زده بودند چون جوهر[5] به تیغ گرفت
و به غنچه پیکان از شاخ رنگ گلهای خون رنگارنگ شگفانید شیر را بآئین خورشید شکار کرد

[1] ای لطیفه که بی تامل بیاید ۱۲
[2] ای در وقت جوش محبت ۱۲
[3] کچه گل کردن کنایه از ظاهر شدن حلقه انگشت از زیر توده خاک بگفتن طفلی که چشم او را بند میسازند ۱۲
[4] اغتنام ای غنیمت گرفتن و یا شمردن ۱۲
[5] مردمان صیاد که پیرامون صیاد استاده شوند ۱۲
[6] ای آن زخم را به تیر دیگر می دوختند ۱۲
[7] جوهر عبارت ست از کشتن یا سوختن هندوان اهل و عیال خود را به تصور گرفتاری شان در دست غنیم ۱۲

بر چرخ نکشیده اش از پر گوهری کهکشان جوهردار گواه پا بر جای منزلت همت بلندان دلیل استواری رفعت
بخت ارجمندان هلال چرخ از گلشن خاری و هندوی فلک از داغ لاله اش نموداری از گرانباریش
بر دل زمین کوه کوه بار غم و کوهان گاوش از کثرت بار سر در شکم باستمداد پایداریش بنای تزگرای حیات
مستعار خارا پابست[1] و باستعانت استواریش چار دیوار خلل مدار ترکیب عنصری مصئون از شکست
گاه ذکر سنگ وقارش متانت در سخن پیدا و وقت شنیدن بیان حلمش گرانی در گوش هویدا
باشندگانش با ملاء اعلی در جوش و ساکنانش را آواز تسبیح ملائک در گوش وقت نظارهٔ شکوهش
رنگ بر رخ در شکست پرواز و گاه بال کشودن در راهش نظر بچشم در حیرت[2] انداز مرزا مهدی
نادرشاهی آسمان بنظاره رفعتش هر روز کلاه آفتاب از سر میگیرد و باز سرگردان آن امر محالست
و چرخ[3] مقوس هر شب بقصد قله اش ناوک شهاب انداخته تیر مرادش در پای آن بسنگ می آید
و باز سرگشته همان خیالست اگر پیاده گرم رو خورشید بر فرازش آهنگ صعود کند باید از سینه و دست
قدم سازد و اگر پیک سریع السیر ماه بر قله اش آغاز بالا روی کند خود را از درجهٔ اعتبار اندازد

صفت راه کوه

خزائن الفتوح هر جانب راهی از ابریشم[4] موسیقی باریکتر هر درازمائی چنان تنگ که اگر باد درو
آهنگ کند خراشیده بیرون گذرد و هر رودی چنان ناهموار که رفتن آن بر عنقا دشوار باشد بسیار
مرد جسته زن بدعوی راه شناسی چپ و راست سوی بلندیها آهنگ مینمود ناگاه می لغزید و در پیچان[5] کهی
چنگ میزد و بناخن گرفت میکرد گرفتش درست نمی آمد جائی بر می افتاد که زخمهایش تو بر تو میرسید
و دست بر دست میزد مرکبانی که ببانگ سهل بر روی هوا پا کوفتندی از بس کوفتگی پا در دست زدن آمده
بودند راهی پیش آمد که اگر باد از آن راه گذشتی چون آب در چاه افتادی و اگر آبش بران جاها دویدی
از مرکز خویش سوی خاک نگونسار گشتی محمد صالح راهی مانند مهر و وفای خوبرویان نایاب و جاده اش
چون کوچهٔ زلف بتان پر پیچ و تاب

صفت چشمه

محمد قاسم ازین سرچشمهٔ زندگانی که به نیابت چشمه کوثر از بهشت جاودانی بجهت آبادی عالم خاک
آمده چه نویسد چنانچه خورشید در چشمه سار حمی افلاک همچشمی و نظیری ندارد این چشمه جان فزا نیز

[1] ای بنیاد مثل خارا مضبوط دارد ۱۲
[2] ای حیرتیکه از اراده رفتن تا آسمان حاصل میشود ۱۲
[3] ای چرخ بقصد اینکه تیر بر قله اش اندازد هر شب تیر شهاب می افگند اما از رفعتش شیر در پای او سنگ خورده می افتد ۱۲
و چرخ حلقه کمان و کمان
[4] ابریشم
[5] ای مقام پیچیدگی یا سهاره ۱۲

بحدی بلند که کرکس کیکاؤس با چندان بلندپری هم در برفتن آن مُردار شود که بر تیغ رسد ملامنیر کوهی
چون اندیشهٔ دور بینان بلند و چون بخت اقبال گزینان اوج پسند پایه او نتادیافته و با قطاب[۵۲]
یار غار شده نقد کن فکان حاصل او علم معادن[۵۳] در دل او سنگ بر شکم بسته و پای در دامن کشیده
از ریاضت خوبسختی گرفته و در عبادت آئین قیام گزیده سنگش دندان کواکب شکسته تیغش دو پیکر را
دو پاره ساخته انجم گوهرهای تیغ او گشته و کهکشان چین دامن او گردیده آفتاب چون باوج رسد
پنجه در دامنش تواند آورد و کف الخضیب چون به بلندی گراید دست در کمرش تواند کرد تیغ خورشید از
سنگ او تیز شده و پای چرخ از بالائی[۵۴] او بسنگ آمده منطقه سپهر حلقه در بینی او افگنده و چشمهٔ آفتاب
تیغ او را آب داده بستونی که چرخ بستون را خجل و شرمسار ساخته گران سنگی که آسمان برین را بی سنگ
گردانیده قلهٔ او را باوج گرائی سر و کار سپهر رنگاری بر تیغش مشابه رنگار پلنگش برهٔ مرغزار سپهر را نخچیر خود
انگاشته و تیغش درست مغربی آفتاب را در دم وار برداشته خشمهٔ که از و بیرون تراود آسمان جبانش مشاید
دلالهٔ که از رو رویدسیای ماه دانحش میسز و سر کشیکه از پردلی تو پا برجائی پله اش سنگین بست خارا پوشی
که رویش از گلگونه لاله رنگین بست انجم آبله های پای ره نوردان اوست و ماه چراغی در دست
شب گردان او اکلیل ماه بر سر دارد و تیغ خورشید در کمر مرغانی که بر قله او آشیان می بندند از خرمن ماه
و خوشه پروین دانه می چینند و پلنگانی که بر فراز او آرام میگیرند با شیر سپهر پنجه میزنند خورشید از خطوط
شعاعی کمندها می تابد تا بر اوج قله او برآید و عرش کرسی را زیر پا می گذارد تا خود را بفرق او رساند
جلالای ملبا طبا تیغ کوه قاف قله اش سر کش ترازترکش کاف کهکشان ست و شه خار خلد بنا بمش
مانند تیر شهاب بر روی آسمان بلند دویده و برق تیغ آتش آمیزش تیغ تهدید بر سر تیغ تند خورشید
کشیده تیغ بیدریغش مجره نشان ست و تیغ پیکر بهرام در پای تیغش دو پیکر سان محمد صالح گوئی که فلک
از حیرت مشاهده عظمتش انگشت هلال بدندان گرفته و سپهر بلند مرتبه که دعوی رفعت بکرسی نشانده
از ارتفاع درجه والایش خود را دقیقه شمرده محمد قاسم کوه زمرد فامی از نخوت بلندی سر بگردن
بلاجوردی فرو نیاورده و طیلسان مشتری از چشمه سارش سماری شده و سجادهٔ مسیح بر دامن پاکش
افتاده پای نسیم هنگام رفتن بفرازش نفس زنان و ابلق ابر از آمدن نشیبش پای کشان و ناصح
کوه اوج گرای رفعت پناه حلقه دم پلنگ او طوق گردن ماه از همسری فلک گردنکش و الا اعتبار

---

۵۲ سلسلهٔ آبائی او مرتبا بادشاهان عجم
۵۳ چون کرکس کیکاؤس بعلم معادن و بعلم اکسیر کیمیا
۵۴ بلندی بحدی که بر تیغش آسمان نرسد بلند
۵۵ چون بر آسمان نرسد کوه از آسمان
۵۶ بلندی بحدی که خدا را نیز
۵۷ بر قله او پاره پاره شده
۵۸ قطب هم بسی از
۵۹ تیغ او آن دو
۶۰ دیوارهای خود
۶۱ علم صحرا و نبات
۶۲ از دفتره و جواهر و غیره
۶۳ ای از بالائی او
۶۴ بران رفتن نتواند
۶۵ خدا جانه سخت
و سنگ سخت
۶۶ حمله تیغ تیز سنگ با آبگینه
و نام جائی ست
۶۷ ای آسمان آبنه
بلندی او نشانده

۵۲ صاحب اقبال و نیاز درست
۵۳ ای حاصل و نیاز درست
۵۴ ای از کوه
۵۵ ای غیر ستون
۵۶ ای بسیار حقیر
۵۷ ای بآسانی برداشته
۵۸ آمیزش
۵۹ ای ساری
۶۰ ای آویزان

مسدس خانهٔ زنبور از جلوهٔ ریگ روانش گوهر چون شبنم در گداز و از حسن سنگریزه دامانش یاقوت فروشان را دیده از خون جگر لعل طراز از رشک پیچ و تاب راهش طول امل[1] با گسستن در کشاکش و از شوق فزای دلکشایش برگ لاله را نعل در آتش پای کبکش از خون طاؤسان بهشت در نگار و شاخ غزالش چون مژگان ترکان خطائی کرشمهٔ بازار صفائی آبهای روان دیده در سیر اطرافش کشودن طلوع صبح را از شش جهت تماشا نمودن از عکس گلهای الوان غبار از زمینش برخاستن پرواز پر طاؤس در نظر آمدن وحشیان کرشمه پروازش دل قدسیان را در کمند نگاه کشیده و مرغان نغمه طرازش از تار و پود ناله دام در راه طائران ارواح تنیده واضح مرغزاری گل از نزاهت طرف[2] بسته اش باسم یا لطیف در گوهرین سبحه گردانی خاکش از فیض ابر سیراب تر دماغ و فضایش از بس شگفتگی و دلکشائی گل گل و باغ باغ آبش با حسن شیشه آشنا و خاک مرطوبش دیده را آبرو افزا بادش مشک سا و لخلخه آمیز و عنبر آسا عود قماریش سیر آهنگ و رسا انداز و بلند نوا عندلیبانش بگل افشانی نغمه آورده و طوطیانش نوای سرور در سیر کرده

صفت گلهای صحرا

مخلص درخت ٹیسوی سرتاسر شگفته از دور کوهی مینمود آتش در گرفته خیل پریزادی داد گلنار پوشی داده در هوا بال پرواز کشاده اگر غلط نه کنم هر برگش رنگین بخون نشتری بود که در سینهٔ دردمندان میخلید و هر گلش حکم خون آلود ناخن شیری داشت که دل سودائیان محبت میخراشید گل سرشف گوئی رنگهای پریدهٔ عشاق ست یکجا خرمن گردیده تا خزانهٔ زر گل که بمرور دهور از جیب زمین سر بر کشیده چمن پیرای بهار که دست بآرایش زعفران پوشان صحرا کشاده این قطعهٔ بهشت را برنگ گلشن تصویر از طلای محلول آب داده سرتاسر زمین از دولتش یک ورق طلا و تمام روی دشت از کیفیتش جواهر خانهٔ یاقوت زرد و کهربا

صفت کوه

خزاین الفتوح اسپان پیل هیکل از بس بلندی کوه بحدی خرد مینمودند که گوئی تیغ کوه مورچه گرفته است و شیران کوه پیکر در شگاف هر غار بغایتی باریک بنظر می آمدند که پنداری در روزن خانه ذرات هوا زیر و زبر میگردند هر غار بغایتی نشیب که کیخسرو در وی با همه لشکر گم گردد که باز نتوان یافت و کوه

[1] ای طول امل که پر پیچ تابست در برابرش می گسلد ۱۲

[2] ای نزاهتیکه در اطراف او است ۱۲

زهره نوار قاصانش پرده درناهید از گردش چشم حلقه کن نام امید

صفت تبان

ملا منیر زیبا پیکران شنگرف از سنگ تراشیده که هریکی خود را بلورین ساعدی تراشد و چندین صورت دلکش که هریکی خود را رعنا صنمی سیکر دمانی اگر آن زیبا صورتان را به بیند از کمال رشک چون صورت سنگ بر سر میز ند و اگر کوهکن دران شیرین پیکران بنگرد از فرط خجالت بی سنگ گردد هر صورتی از سنگ بهره ور و از طعن ناتراشیدگی فارغ تر مؤلف بتی زرین پیکر سراپا نور خاک کف پایش سرمهٔ چشم حور سرخانه هواگیری اوج حسن سنگین زور آزمای زبردستی عشق چون آرمیده صفتان با تمکین از گران رکابی سنگ و وقار زمین گیر جلوه حسنش هنر مشق رعنائی تصویر سرمستی قیامش با خود ای فراموش چشم بیدار دلان باده در جام گران رکابی قعودش از رحل گران تمکین نازمی کشد مدام +

بیان تشکار وغیره + صفت تشکار

نواب وحید الزمانی صفحه صحرای تشکار لوح تعلیم آموز بادشاهی ست وکیفیت بست وکشاد آن بعنوان جزئی منظور دیدهٔ آگاهی حکم بر اطلاق جوارح تشکاری کردن نشانی ست از رهانیدن گرفتاران مبتلا و صید نمودن طیور علامتی از تسخیر سرکشنگان با دپیما مؤلف شبر شکاران ملک گیر وصید بندان هفت اقلیم تسخیر که عقاب بلند پرواز همت شان بصید لاغر سلطنت اقلیمی بال قناعت نکشاید و شاهباز فلک انداز عزیمت شان بشکار مختصر ملکی پرواز ننماید شاهین نظرشان به انداز نسر طائر فلکی در جلوه گیرائی باشد و پلنگ شبرنگ چنگ خدنگ شان بعزم شکار آهوی خورشید در قطره زن رسائی جرگه صید را ثمرگان بهم بستن تخیل تسخیر ملکی انگارند و دام در زیر خاک مهتن را تدبیر بر زمین افگندن اعدای شمارند خون کبوتر را باده چون خون کبوتر دانند بفتراک بستن آهو مقدمه بگیر آوردن خصم پندارند چنگال باز در نظرشان شوخ تر از ثمرگان دلاویز خوبان بود و ناخن شاهین نشاط انگیز تر از هلال عید گلریزان

صفت شکارگاه

تجلی صحرای وسعتش چون حوصله دریا کشان میخانه عرفان بی پایان و دراز یش چون رشته عمر ابد با سلسلهٔ زمان توامان در جنب امتدادش دریای محیط سواد و دیدهٔ مور و در عرصهٔ انبساطش جهات ستة

نزول مایه دون همتی اند چشمک حباب[1] چون آفتاب ساغرها تکلیف غواصیهای عالم آب و آثار گرد ساحل[2] چون تسلی
طبع عشاق سراب مطلبهای نایاب محمد صالح دریای مانند عروسان بصد حسن ادا برفتار آمده و موجش بکردار طرهٔ
خوبان دامی برای صید دلها پهن کرده زلال روح افزایش مانند عین الحیات خضر بجان نوازی داستانست
و آب صفوت ناکش چون رحمت الهی سازگار مزاج جهان هنگام تحرک امواج گوئی از یک بحر هزاران مصرع
پیچیده در موج آمده و حبابش که مصرع موج را نقطه انتخاب ست معنی سربسته به ارباب سخن نشان داده
بنام ایزد رودی که گنگ هندوی او سرود و جون چون جاریه[3] او میشاید فرات کشته اوست و زنده رود
مردهٔ او دجله بر طاق ابروی موجش پیمانه تا خط بغداد کشیده و جیحون از شوق آبرویش هر سو قطره زن
گردیده حبابش مهر[4] بر خط آب می نهد و موجش پهلو بر چشمهٔ آفتاب میزند آب حیات ازان در سیاهی نشسته
که پیش او سفید نتواند گشت و آب گوهر ازان خشک بر جا مانده که نزد او روان نمیتواند گشت بحر سخن فیض
آشنایان از شرمش تر گشته و رود ساز نغمه سرایان از رشکش خشک گردیده چون آبش کف بر کف
میزند حباب در چرخ می آید و چون حبابش کاسهٔ طنبور میسازد آب زمزمه[5] میسر آید رند مشربش میگویم
بدان معنی که چندین جاریه در کنار دارد صوفی مذهبش میخوانم ازین ممر که پاکدامنی شعار اوست
آشنای عالم آب ست و طبع مستان ازو کامیاب

صفت کشتی

انوار سهیلی خانه چوبینی که سقف در زیر دارد و ستون بر زبر ایزد بخش رسا زورقی که اگر ماه نو را
باو تشبیه دهند کشتیش گردابی وجد گردد و بیتابانه چندان چرخ زند که چون شعلهٔ جواله هلالش لباس
بدر پوشد دریا الف بر سینه از طرز خرامش مانند حباب همیشه بر روی بحر مقامش سفینه ایست مشتمل بر
ابیات عالی صاحب زبانی ست تخلصش زلالی کمانیست بی زه در کار تیرش فارغ از پر و سوفار تیر از کمان
می پرد این کمانیست تیر را با خود می برد ابروئیست چون نگاه میرود ناوکیست[6] چون تیر میدود بر جبین دریا
قشقه خوشنما از عکس رنگ آمیزیهای بهار فریبش چشم حباب نگارخانه چین ست و بر شک قامتش
قوس قزح در خون شفق نشین علو همتش از دریا لب تر نمیسازد با خشک مزاجان طرح الفت نمی اندازد

بیان بتخانه وغیره ❊ صفت بتخانه

مؤلف بتخانه نگارین صنمخانه رنگین رشک پریخانه چین بتانش سنگین دل و دلربا ساکنانش پریزادان

[1] ای حباب که چون آفتابست اشاره میکند که در عالم آب بغیر شراب غواصی باید کرد ۱۲
[2] ای بسبب رطوبت آب گرد بر ساحل آن نایابست چنانکه تسلی طبع عشاق و آب در سراب نایاب ۱۲
[3] جاریه بمعنی کنیزک و کشتی ۱۲
[4] ای بر آب بسبب روانی آب مهر قائم نمی ماند ۱۲
[5] ای سرود میسر آید بسبب جوش ۱۲
[6] ناوک چوبیست مجوف که ازان تیر سازند ۱۲

یک لخت سنگین سقف و دیوارش چون داغ دل دوران از وطن رنگین و نگارین خانه از دهلیز دوزخ
تاریکتر بقعر زمین فرو برده و چاهی از درک اسفل عمیق تر در میانه کنده گفتی مگر زهره خاک ست از هول
گداخته یا دل مهربان مادر زمین ست در مصیبت جگر گوشگان سوراخ گشته شیخ عنایت الله
مکانی چون دل زندانی تنگ و روز مظلوم تاریک مجاورانش را بسان اصحاب جهنم بر پا و گردن مارهای
آهنی پیچیده و ساکنانش چون گل شمع غیر سوختن و سر بتیغ سپردن چشم بهی از بهار دهر ندیده
شیخ ابوالفضل در آئین سلطنت و قانون نصفت زندان را از آن جهت مستحسن داشته اند که عیار
شوربختان فتنه انگیز گرفته شود چه آدمی که طلسمی ست بدیع نما و معمائیست بس مشکل کشا بیک ناخوشی که
ازو بظهور آید بعدم خانه نباید فرستاد که این بنای عالی نهاد جز بدست قدرت ایزدی تعمیر نیابد بنابران
دانش پیشه های انتظام بخش در انهدام و انعدام این کاخ والا اساس سرعت مستحسن نداشته اند

بیان دریا و غیره صفت دریا

طغرا کتاب را تا چشم بروی افتاده از رقص نه نشسته و حباب روزیکه پا در بحر هستی نهاده عهد سربازی
بهوای او بسته از چشم ماهیان همیشه در میان آبش چراغان و از صدفها در کنارش صد هزار دامن صبح
نمایان غواصان نفسها بر آب زده اند تا سر از پایانش بر آورده اند و شناوران دست ها از جان شسته اند
تا بسر خانه حبابش پیوسته اگر شوربختی بآبش در آید در نظرها شیرین نماید هر که دم را غنیمت شمرده
دمی ازین آب خورده که هیئت رقاصی حباب بنظر می آید و صفا بمرتبه که لذت گوارائی آب مینماید از سردی
آبش ماهی بر آتش بریانی دویده و از خنکی هوایش مرغابی بر سیخ کبابی پریده بطغیان رطوبتش برج خاکی
فلک آبی و بجولان تموجش ثوابت آسمان در بیتابی تلخ بیانی که ازین آب خورده بشیرینی کلام پی برده
بی جوهری که درین آب در آمده صاحب جوهر بر آمده امانی سبزواری کف دریا بر شاخسار امواج
برنگ شگوفه گل کرده آب از غایت صفا آئینه دار شفق گشته حبابش در رنگینی از گلهای دیدار نگار
ولاله های آتشین رخسار آب و تاب برده حلقه گرداب چون ساغر نرگس بیهوشی طراز و سلسله امواج برنگ
زلف مهوشان دراز مرزا بیدل به تعمق اندیشی ظرف قطره اش کشتی هوس گردابی بطوفان خیالی
رشحه موجش خانه اندیشه سیلابی تصور صافیهای آئینه آبش دست از سلامت شستن و تخیل انبوهی
کفش حامل سراغ عافیت جستن گردن افرازی مشاهده اوجش نشاء عاتی فطرتی سرنگون تلاش حضیضش

۱ اکثر قیدیان را در چاه بی آب بند میسازند ۱۲

۲ ای دم شان بسته شده هندی هونکنی لگی ۱۲

۳ ای بروج دوازده سه خاکی و سه آبی و سه آتشی و سه بادی اند ۱۲

۴ ای دیدن بلندی آبش باعث ترقی علوی همت ست ۱۲

۵ ای اگر کسی اراده دریافت عمقش سازد بسبب عدم دریافت دون همت خواهد شد ۱۲

محبت واند مفسر کریمه فجعلنا له ابکارا عربا اترابا میتواند گردید حقا که زلف محبوبانش را با سنبل تر سنجیدن کمال پریشان دماغیست و با وجود آن شیرین لبان شور انگیز بوصف تنگ شکر لب کشادن نهایت آشفتگی

صفت قهوه خانه

محمد صادق دست غیب درین خانه طراز یعنی قهوه خانه ساز که مسکن رندان پروانه مشرب و مجمع شمع عارضان شکر لب ست طرفه هنگامه و عجب صحبتی ست فصل فصل دلبران بعشوه های رنگین و مطربان به ترانهای شیرین بزم آرا و طرب افزا گشته هر فصلی چون فصل بهار نرگس چشم و لاله عذار و شمشاد قامت و گل رخسار و یاسمین جبین و نسرین بناگوش تربیت افزای باغ تماشا و لذت بخش کام تمنا هر طرف از شوق موی میان زرین کمری مانند شانه صد آغوش حسرت باز مانده و هر گوشه بازوی شمع رخساری چون پروانه صد دل سوخته بر خاک نیاز افتاده پری پیکران صنوبر قد گلرخان شیرین خد بطرز دلارائی رقص بلا هوش ربای پیرو برنا

صفت وزد

ظهیرای تفرشی شب گردی از تارک تنه کله ربا و شبگ روی گرد پا پوشش سرمه آواز پا انوار تهیلی دزدی فتنه انگیز خونریز که مریخ خنجر گذار از خدنگ سینه شگافش بر حذر بودی و سماک نیزه دار از هول تیغ جان شکارش سپر ترش برده کشیدی سراج منیر عیاری بار ها شب گرد فلک را بکند صبح مست بسته و دست بند خورشید را به پیغوله شام دلالت کرده سکندر اندیشه را بفریب آبحیوان ظلمت حسرت نموده و بهرام عقل را بهوس آهو نگبور حیرت افگنده شیخ عنایت الله دزدی در فن خود استاد و در هنر طرازی پر استعداد طلای خورشید گرم از بوته سپهری ربود و لعل را پیش از انکه بمشیمه معدن رسد از صلب آفتاب می دزدید و گوهر را که هنوز به بطن صدف نیامده از پشت نیسان می برد ماهی سپهر را از بحر اخضر شبت میگرفت عیاری که بکاخ سپهر برین نردبان نهد و از کنگره گردون کاسه باز دزدست مهر برد

صفت زندان

ظهیرای تفرشی چه خانه شهادنگاه چندین آشنا و بیگانه دور بندش چون دلهای بی رحمان

وآستان میخانه بدرجهٔ طویل نشده که فراش آفتاب در خاکروبی جاروب شعاع را درهم نه شکند
راقمی که مدارش همه جا بر شکسته نویسی گذشته است در تحریر وصف این بنا بدرستی خط مثل گشته است
نجار کارخانهٔ فلک دانست که این قصر محتاج ستون نخواهد گردید وگرنه تارهٔ بال ملک درخت سدره
وطوبی را در باغ قدس می برید معمار کاخ آسمان که بنای کبار را بر طاق بلند گذاشته بهمت ایوان کیکشان
طرح از رواق این عمارت برداشته دغدغهٔ ناک حوادث را چون دست پناه طلبی رش رسیده از حلقهٔ
صدای فمن دخله کان آمنا شنیده چون کتابهٔ نویسش طلای وصف رواق نشینان در دوات نخته
تحریر سقا هم ربهم شرابا طهورا کلک یاقوت انگیخته نقاش معنی رقمش را پایهٔ زور قلمی وسعت نداد
که اگر به نم شراب دیوار نشست کند تصویر نتوانست استاد چرخ بمشابهت خم بادهٔ فیفر سان خلق و دهر
و قمر مشاکلت قدح لبریز نورنجش ده و شبهر ناهید بدوق و خنرر زبردهٔ چنگ نسبه نگار ساخته عطارد
بشوق پسر مغ بزلف سازی سطرنامه پرداخته مریخ از نکهت شرابش علم تشیر گیری بشیشهٔ فلک و خورشید
از رائحهٔ کبابش دلیر در تیغ کشی گاو سماو سمک زحل بیک رنگی در بانش سیه مست رفعت گردیده مشتری
بیک جهتی مغانش باوج نشار سعادت رسیده واعظ منحرف طبع که استقامت راه میکند در از خلق
نهضت مشارالیه بهذا صراط مستقیم را بچه طریق تواند گفت کاخی که دریاها را مکان نتواند شد میخانه است
وظرفی که جیحونها را محل نتواند گشت پیمانه است اگر درین مصطبه شکستگی بنیا رسیده درستی از ذرالتماثیل
انفطرت هویدا گردیده وچون از خمی بقرابهٔ شراب روان گشته دانشمس تجری لمستقر لها بخاطر گذشته چشم صراحی بر دست میفروش
که بپای چچهٔ اش کی رساند وگوش پیاله بر آواز بادهٔ نوش کی بسر مشربهٔ اش کی خواند عطسهٔ شیشه را نشار صدای سلسبیل وصیحهٔ
ملک را مزه مدای جبرئیل تنها اکنون کی نسیم اندیشه را بگلستان میخانه گذر افتاد و خامه را از آشنائی جام با قلم نرگس
ساقی شمشی رود از ذری میخانه که ساقیانش مینای شکست خاطر را بر طاق نسیان نهاده اند و بطها از موج
شراب در پرواز بیخودی بال کشاده از غیرت شرنگ بادهٔ لاله نیز نگ خورده واز صدای بلبله بلبل راه
آهنگ برده باین نسبت که صراحی مدام در سجود دست میخانه را مسجد حرام گفتن محمود دست بر طاهر بنیان
باین دلیل که ساقیانش بادهٔ در مینا میکنند پری در شیشه کردن کاریست آسان بی تکلف بند گل
پیمانه در دست غنچهٔ مینا در بغل را اگر سیر محالاتش رود بمعنی وکاس من ماء معین و حور عین متواند مید
بی تصنع مجنون لیلی نگاه خیمه نشین فرنگان که نکهت زلف نازنینان نار پستانش را سلسلهٔ جنبان

صفت شطرنجی

واضح لمحه که رخ به شطرنج بازی آورده بطرحهای دلنشین برخورده و بمنصوبهای دلارام آرام از دل حاضر و غائب برده منیر چون شاه رخ در شطرنج می آورد و اسپ اندیشه را بر نطع تفکر میراند در بازی غائبانه بنوعی حاضر میگشت که هیچ یکی را چه صغیر و چه کبیر باو یارای لعب نمی ماند شاهانرا ببازی شه مات میساخت و هیچ شطرنجی باو بساط شطرنج نمیتوانست انداخت چندین منصوبه دلارام می انگیخت و آبروی لیلاج میریخت ظهوری چون آئین کشورکشایان ست در بزم مشق رزم کردن و حریفان را به پیش بینی پس نشاندن و دغابازان را دو اسپه بپای پیلمات دوانیدن و در علاج فرزین نهادن رخ براستی نهادن و از تدبیر عرائی عربده جویان عاری نبودن طبع همایون را از گستردن بساط شطرنج انبساطی تمام ست رساله که در منصوبه شطرنج رقمزده کلک اقدس گردیده حقیقت حال ازان معلوم می شود و دور بینانی که پی اینکار گرفته اند بهزار جد و جهد بیش از ده یا دوازده بازی ندیده اند و در رساله مذکور منصوبهاست که سی بازی و چهل بازی از روی همدگر چیده شده است اگر حافظه خلق را تاب برداشت آن بودی و از سنگینی شمار دوش از ته بار نذر دیدی چه جای دفاین محشرات که نقد خزائن مآت و الوف درین معامله بکار رفتی

صفت چوپڑ بازی

آئین اکبری حضرت شاهنشاهی بساط چوپڑ بازی را نقاب حسن معنوی گردانیده معرکه نشاط را گرم ساخته آئین های خاص درین بازی که صد حکمت در ضمن آن مندرج ست انتظام فرموده جمعی از ملازمان عتبه اقبال را پیوسته برای این کار حاضر میداشتند اگرچه بظاهر بازار بازی گرم بود اما در معنی عیار مردم گرفته میشد

صفت گنجفه

طغرا اصناف شمار گنجفه از هجوم خصل ورقها را چنان نینداخت که بفروش توان رسید ابواب الجنان اوراق گنجفه افراد دفتر سیاه روئی ست

صفت میخانه و قهوه خانه وغیره ❊ صفت میخانه

طغرا درگاه پیر مغان بمرتبه عریض نگشته که سقای سحاب در آب پاشی دریای عمان را خالی نکند

صفت کفش دوز

طغرا کفش دوز را از پاکیزگی هنر مصالح آب نه کشیده بخاطر نه گذشت والا بهر کفش مردم مطهره کیمختهای سبز افلاک صرف میگشت اعجاز خسروی کفشی که فلان کفش دوز میدوزد از بس زیبائی ثابت است که بر دست کرده دارند نه در پای کنند

صفت دباغ

طغرا دباغ از نهایت شعبه کار اگر بپوست دائره چرخ میدوید در کف سازنده روزگار خامش بمقام پختگی میرسید

صفت قمار

ابواب الجنان قمار شغل کودک مزاجان بی وقار ست و منصوبه پیش بینی ابلیس تبه کار بساط دین و دل بازی ناکسان ست و ششدر مهره دلهای بوالهوسان فتاحی قمار ارقم ست سر و گردن بر دنبال نهاده

صفت قمارباز

اعجاز خسروی مقامر را موحد نتوان گفت زیرا که حاجت از دو کعبه میخواهد یعنی از کعبتین +

صفت تخته نرد

طغرا تخته نرد در دولختی ست که از ان چون مهره بکوچه خزانه پری توان پا گذاشت ملا منیر تخته نرد از عود قماری بود و کعبتین از کعب غزال تاتاری

صفت نردباز

اعجاز خسروی نردبازی کعبتین وار درین شیوه بسیار غلطیده بلکه کعبتین با همه زبردستی بزیردستی او تن در داده همه جا بازنده فرمان بردار کعبتین باشد او کعبتین را چنان زبردست آورده که بر دیده غلطان و دوان فرمان برداری او میکند منیر آن فارد روزگار که حریف را چون خال زیاد موجود نمیدانست هر ساعت بسر طاس هزار داو میبرد و مهره امید لعب سازان را در ششدری می انداخت بهر منصوبه بازی طویل هزاران خانه گیر را کوتاه میگردانید و مایه لعب را زیاد می ساخت

صفت شطرنج

طغرا بساط شطرنج خواص پوره ایست که دران چون شاه خانهای اسپ و فیل توان داشت

همسر فیل سپهرش میساخت

صفت سراج

طغرا سراج اگر از روی استقبال در بازار اردو می نشست بجهت اسپ ایام بر زین هلال از تسمه شهاب و دال رکاب می بست

صفت تکلتو دوز

طغرا تکلتو دوز کار خویش را چسان بر طاق بلند گردون نگذاشتی که بهر دوختن تکلتو در دکان مصالحی غیر نمد صبح نداشتی

صفت نعلبند

طغرا نعلبند برای اسپان چرخ نورد چون باوج چکش زدن نعل رسید دستش از راه کوفتن آهن سرد گرم روپیه چینی اختران گردید

صفت شماعی

طغرا شماعی چون در شام این راه شمعی را بمشتری خود می نمود از رشک چون پیه چراغ ماه شمع کافوری صبح در گداز بود

صفت شیشه ساز

طغرا شیشه ساز را بسکه از فراخی دست هر دم سنگ مینا بکوره می افتاد اگر شیشه چرخ بسنگ او می شکست از دکان عوضش میتوانست داد

صفت کواز

کوزه گر ۱۲

طغرا کواز در سرزمین هنر اگر بساط کوزه و سبو نمی چید آبکش محلات قضا و قدر سبوی فلک را از پیش که میخرید

صفت خفاف

موزه گر ۱۲

طغرا خفاف روزی که بطاقهای دکان کفش خوش رخت الوان میگذاشت دو شاخه را از نزدیک سرطان بهر دور چیدن کفشها برداشت اعجاز خسروی فلان موزه دوز سختیان را چنان نرم و لشن میکند که نظر از دیدن آن بلغزد

۱ خوگیر دوزنده اسپ ۱۲
۲ ای چنان بزرگ رتبه و بلند حوصله است که مصالح خوگیر او بجز نمد صبح نیست ۱۲
۳ ای در کار بیهوده هم فائده بسیار بر میدارد ۱۲
۴ سنگ مینا سنگی که از آن گداخته شیشه سازند ۱۲
۵ دو شاخه چوبی بود که دو شاخ داشته باشد و بر گردن گناهگاران نهند ۱۲ ج
۶ لشن بفتح اول بروزن چمن چیزی نرم نغزنده و بی خشونت و بمعنی بی نقش و ساده و هموار و بسکون ثانی نیز و بفتح اول و کسر ثانی هم گفته ۱۲ ب

صفت چاقگر

طغرا چاقگر بزور باد و هوا تغار اخگر شفق را تا پیش نکشید خسرو آفاق قوس را چله تیر اندازی ندید

صفت تیرگر

طغرا تیرگر چون در کارخانه خویش بانواع و اقسام تیر پرداخت تیر شهاب را از ناقابلی کیش چون تیر خاکی بصحرا انداخت فتاحی سین سهام شست ست و الف او در میان هم یعنی سهام شست اهتمام بصید جمیع مرام میکشاید اعجاز خسروی تیرگر با تیری میسازد که ده پرداز را یکی میکند و در دوری داه منزل را یکی

صفت زره باف

طغرا زره باف از عالم حضرت داود در صنعت مرتبه اعلی پذیرفت زره چرخ که تیره ترست از دود برزه روشن او که برابر میگفت اعجاز خسروی دم گیرای آن زره گر همه را معلوم ست که پولاد را نرم گرداند در صنعت خود لاف کرامت بحدید میزند و میگوید که آهن بدست من آب ست و دست من در ساختن زره از باد روان تر چنانکه درین صنعت بر آب روان رقم و قدر توانم نگاشت

صفت سپردوز

طغرا سپردوز از تار مدارات انجم سپر را چنان مستحکم ندوخت که سایه اش را از قایمی بقیمت سپر کرگ نتواند فروخت

صفت تیغ ساز

طغرا تیغ ساز روزیکه بدکان شتافت آفتاب بهر تیغ بپایش افتاد بسکه بازار هنر را گرم یافت تیغ را خنک نکرده بدست او داد

صفت صیقلگر

طغرا صیقلگر افراز خود را آراست که آئینه شب را روشن باید کرد اگر خاکستر نمیخواست فلک را بدامن خاکستر چه کار بود

صفت بیطار

طغرا بیطار این مقام سیاه ابلق ایام را بدعمل شناخت وگرنه بحکمت خورانیدن گیاه

اثر کندی نمیگذاشت گرم جوشیهای دستیاری اتفاق دکان هزار شعله دود برهم می چید و گران سنگیهای ترازوی عدل بر صد بردباری وقار سندان می چربید

صفت نجار

طغرا نجار وقت تراش هنر پیشه در آسمان دسته تیشه هلال را شکسته یافت از بسیاری کار مردمان در دکان بساختن آن نتوانست شتافت عنایت الله نجاری در فن خود استاد و در پیشه نجاری سراپا استعداد تیشه اش کار قلم مانی کند و تراشه اش بر بتان آذری طعنه زند از چوب آنچنان لعبت شیرین تراشد که شاهدان خلخ بسان فرهاد گوهر جان نثارش کنند و بدانگونه قصر دلنواز بسازد که ساکنان قصور جنت از بهر طوافش بسر شتابند چوب را از رنده صیقلی نسبت بدان مرتبه صفای سجنجل بخشد که طوطیان شکرخای خرد زبان بتحسین کشایند و کارهای بالادست او آنهمه که دست فکر هیچ مهندس بدو نرسد خزاین الفتوح درودگران سبکدست آهن آبدار را تیز کردند و در حق چوب خسته و شکسته نیش نهانی میزدند بزخم زبان تیشه تراشش پیدا می آوردند

صفت سنگتراش

منیر سنگ تراشان هند که در صنعت خارا فرهاد را بی سنگ گردانند تیشه برداشته روی خارا بلطافت املس میکردند که اگر وهم بروی بگذرد بلغزد طاهر نصیر آبادی فن سنگ تراشی را بجائی رسانیده بود که هنگام خرده کاری در نقطه موهوم نقوش عالم امکان را می نگاشت و بوقت شیرین کاری فرهاد در ملاحظه هنرش مانند تیشه انگشت تحیر در دهان داشت

صفت معمار

خزاین الفتوح معمارانی که نعمان منذر را در ترتیب عمارت بی سنگ پندارد سنگ را با سنگ بهنجاری می پیوستند که اندیشه بهیچ راهی دران درزهای نهانی در نگنجد

صفت کمانگر

طغرا کمان گر اگر چون سریشم بکار نمی چسپید کمان سبز شاخ فلک را تبه سوهان کهکشان که میدید اعجاز خسروی سعید کمان گر که از سریش ماهی کمان میسازد آن سعادتی دارد که آن را جز مشتری فلک خریداری نتوان کرد زیرا که دو خانه او در بلندی از قوس و حوت حکایت میکنند

صفت

صفت کاغذ بُر

طغرا مقراضش اگر به بریدن خط دلبران کمر می بست قطعه حسن چنانچه میبایست دلخواه تر ازین بر کرسی می نشست هر که باغچه کاغذینش را دید منت گلش از باغبان نکشید

صفت خرده فروش

طغرا خرده فروش در خورد وسعت دکان این بازار اسباب نپذیرفت وگرنه چرخ را با جمیع اختران مشت سنگریزه بساط خود میگفت مرزا صادق دست غیب در بازار خرده فروشان که بآئینه خانه مشهورست دلدار لاله عذار چون ماه و آفتاب بآئینه داری و مانند گل و نسرین بخرده فروشی مشغولست که از گل رخسار و عقیق آبدارش بازار دلها یمن ست و از تمثال جمالش جهانی از ساغر آئینه مست باده ناز و خلقی مانند آئینه بصورت پرستی ممتاز دران بحر حیرت بسیار کشتی امید در گل نشسته و بسی حباب دل در موجه ناز شکسته مناسب بحال دیده ورانست که چشم پوشیده ازان منزل پرخطر عبور نمایند که هر که در طلسم آئینه او افتاد چون سیماب روی آرام ندید و هر که دل بسته آن بازار شد پیوسته در آزار ماند دلها به تمثال آن دلدار چون مردم دیده خانه از آئینه ساخته یا غرایم خوان حسن پری در شیشه کرده آئینه ها از عکس رویش بشیشه های مل و سبدهای گل بازار را آئین بسته بلبل مشربان را آئینه پرست و طوطی منشان را آئینه مست کرده از خیال آن جمال سینه ها چون حلقه زلف مجمع پریشانی و دیده ها مانند صفحه آئینه کارگاه حیرانی گشته

صفت حداد

اعجاز خسروی خواجه داود آهنگر گوئی سوره حدید در شان او فرود آمده خدایش کرامت احیا و اماتت بخشیده است و اگر این را ابلهان منکر شوند نگاه باید کرد که حبشی چند درم خریده دارد که هر بار شان میکشد و زنده میکند و این عجب تر که آب که مایه حیات است بدانسان میکشد و آتش که کشنده است بدانسان میرباند شمشیری میسازد و چون برگ بید که بی آسیب باد بلرزد و آب از سردی آهن گردد آهنگر با از گرمی آهن را آب میگرداند مرزا بیدل بتافتگیهای کوره دل گرمی سیاهی از زگال مزاجهای افسرده می زدود و بتاثیر سوهان اخلاق ناهمواری از طبعهای درشت می ربود و صدمات تیک اوزبج گرانی از مغز خوابناکان بسان غفلت بر میداشت و گردشهای فسان در ذهن های بی حس

۱ خرده ریزه ریزه هر چیز عموماً و بدل کردن روپیه با شرفی و پل سیاه بدمری ۱۲

۲ خرده گل ریزه گل را گویند ۱۲

۳ اینجا مراد از داود پیغمبر نیست ۱۲

۴ ای آهن ناکاره یا مردم غافل ۱۲

صفت اصطرلاب

وحید اصطرلابی که بجادوگری اندیشه وقت پیشه افلاک کلیه وجزیه وکواکب ثابته وسیاره را باتمامی عروض واطوال وهمگی تقاویم واحوال در مقدار کف دستی مندرج گردانیده الحق ازین آلت صنعت الساحت مانند آفتاب وماه ارتفاع شموس مضیه بفکر واضعان آن مفهوم وعلو مدارج دریافت شان معلوم میگردد

صفت کاغذ فروش

طغرا کاغذ فروش در سر چهار سو کاغذهای الوان را می شمرد ناگاه از یک طرف بساط او کاغذ سفید صبح را برباد برد

صفت ابری ساز

طغرا معنی گلستان بر کاغذ صورت دادن اختراع آن نادر الزمان ست وبرای بی برگان لاله زاری وماندن ابداع آن بی نظیر دوران کدام رنگ ست که در کارخانه او داد فروغ نداده واز آنچه در خم صباغ الارض بود بهتر نیفتاده کبودی سوسن وسرخی گل بهم کوبند صفای دیگرست وزردی صد برگ وسبزی سنبل از هم بسرشند جلای دیگر ظرف رنگ سائی را شمار از حد بیرون وکلک رنگ فشانی را حساب از مرتبه افزون زمین از کاسها بچشمه آفتاب گوناگون رسیده وبهوا از جامه ها رگ سحاب رنگارنگ گردیده هر جا بوی ابری ساختن او برآید نقاش بهار برنگ سائیدن درآید قلمش از پر تدرو جنت اعلی ست وقالبش از چوب درخت طوبی بالا حلبه اش از دانه خال حوران ست وشانه اش از آبنوس مژه غلمان دستگاه هنرش بپایه نیست که لاجورد فلک را نتواند سائید وطلای آفتاب را نتواند مالید طرح خاک چمن را بر آب حلبه می نگارد وگلستان بر قالب زدن را ابری سازی می شمارد

صفت سیاهی ساز

طغرا سیاهی ساز مهر والائی رقم مداد از دوده چراغ کواکب ساخت لهذا بوقت صاف کردن یک قلم دروش را در شیشه فلک انداخت

صفت صحاف

طغرا صحاف از بسیاری شغل در بازار کمی در کارخانه خود نمی نشست وگرنه بجهت قدرت نمائی کار جلدی بر مجموعه فلک می بست مخلص مخطط پسران صحاف را مرقع بهار ومصحف گل چیده بدکان

وصورتها چون اصحاب مرقع مهر خاموشی برلب نهاده درخطش جمال صورت بکمال و درصورتش کمال معنے
حسن وجمال آفتاب حلکار از حسرت مذهبش سوزان و آسمان نقاش درخیال تصویرش سرگردان طرفے
ازحسن صورت او نظر را سرمایۂ حیرت و سودا و جانبی از جمال خطش فکر را سلسلۂ دانش بر پا نازکیهاے
حروف آن موشگافی باریک بینان می افزاید و تیز بهای قلم دران انگشت خرده گیران قلم می نماید مزۂ
خطش بمذاق جان صاحب نظران سازوار و مغز قلمش مفرح روح هنر پیشگان اولی الابصار حرکات
قلمی آن درنظر راز دانان رموز نهانی کشاده و نخچگی و متانت خطی آن نقش سبکی بر کبوتر معانی نهاده
حالت خط چه توان گفت مگر خود نگری خط چه خط همچو نگارنده اش از عیب بری خضر اگر در وادی ظلمات
پی بآب حیوان برده خضر قلم از ظلمات او آب زلال زندگانی روان کرده روضه ایست مصفا و حدیقه

ایست مطرا	**صفت منجم**

طغرا چشم خامه تحریرش بر نظرات نحس سعادات تواند رسانیدن و نور صفحه تقریرش بر تحت الشعاع ضوء
خروج الشعاع تواند بخیت اختر شناسان سپهر فطرت عالی و دقیقه سنجان اوج بلند خیالی برای اتصالات
کلی الفاظ و معانی و اختیارات کواکب روشن بیانی اصطرلاب سینه را مهندسه دانش و کرۂ دماغ را
بهیأت بنیش مرتب و مکمل داشته شیخ محمد صالح منجمی صاحب قدرت و مهارت کلی که در دقائق
ابواب و حقائق این فن درجۂ علیا و ید طولی داشته و اصابۂ سهم الغیب طالعش در هر باب بهدف
صواب شهرت تمام گرفته مخلص منجان از حرکات فلکی واقف کار و رمز شناسان آثار سعد و نحس
ثوابت و سیار فطرت بلندان آگاه از حکمت سیر و دور هر برج و انجم و غواصان این بحر ناپیدا کنار

روز و شب در تلاطم

	صفت تقویم

طغرا بدلالت رقمش کواکب سبعه از خانۂ اثر و بال رو گردانیده و بهدایت قلمش بروج اثنا عشر
از منزل بدی حال پهلو دزدیده بیمنت ارقامش ساعت بساعت قمر زاید روشنی دیده و ببرکت
احکامش دقیقه بدقیقه شمس تبضاعف پرتو رسیده سفیدی کاغذش بدفع سیاهی خسوف پرداخته
و سر خیلش امر تیره فام را شفقی ساخته خطوطش اوتار کمان های زور مندیست که در قبضه اقتدار
سهامش تیرهای ترکش دشمن کشی چون شهاب ثاقب بهنگام کارزار

ل ۲ ت ۲ آن ثابت ۱۲ ل ۲ در
جعل متصلات ذکر فصل
س ۲ آب سیاه شود ۱۲ اختیارات
س ۲ کواکب سیاه باشد ۱۲
س ۲ اصطرلاب باران منجم
بمانی زده آنی ست که
بدان ساعات روز و شب
ارتفاع کواکب و حرکات فلکی
معلوم شود و این لفظ یونانیست
بمعنی آنی الصاد و نویسنده ۱۲ سر
تاند و اصطرلاب آفتاب ۱۲ ج
ج ۲ برج دنبالی زده
هندی ثانت ۱۲ ش ۵
ای قبضۂ اقتدار منجان یعنی
منجان اندرین آن عاجز
میشوند ۱۲

صفت تصویر

مرزا خلیل صورتی بکمال خوبی کشیده وجمالی که هیچکس آنرا ندیده گوئی مصور چین چینش را بموقلم
مژگان آهوی چین نگاشته وگرده آن چشم را از حلقه چشم آهوی مشکین برداشته غنچه دهنش کم بسته تر
از قلم مو وشاخ گلش برجسته تر از قلم عنبر بو بمشق پوست آهوی چرب اش پوست آهوی چین در
پوست نگنجیده وبذوق کاغذ دو پوشته اش مجنون پوست پوش پیراهن طاقت برتن دریده
چشم تماشائی چون دیدهٔ تصویر محو تماشایش ودیده نظارگی مانند صورت فرنگ حیران تماشایش

صفت مرقع

واراب جویا این نگارستانیست که از سطور خط پیچان تصاویر صفحاتش گیسوهای عنبرین برتافته
فروگذاشته وکارنامه ایست که خورشید برین از بالائی نور شمسه سرلوحش علم تماشا برساحت چرخ
چارمین برافراشته هر ورقش از نهایت صفائی حسن خط وحسن صفائی تصاویر مرآتی ست صورت
ومعنی پیرایا چون گلبرگ رعنا از تصویر دلکش گلرخان واشعار عاشقانه دردمندان آئینه دورویست
بهار وخزان نا گلهای تصویرش چون عارض صبوحی کشان از صاف لعلی آب ورنگ در کار برافروختن
وصور تهای لب فروبسته اش چون دیباچه نویسان مرقع خیال وفکر معنی اندوختن مداد خطوطش
از نفس سوخته سالکان طریقت سامان یافته وقماش اوراقش را انامل قدرت بتار وپود صورت
ومعنی درهم بافته نقاش قدرت جهت سبزی شاخ وبرگ تصویرش زرنگ ازدلها برده وغنچه لب
گلرخان از رشک رنگ لعلی که درین نگارخانه بکار رفته چه خونها که نخورده صورت بمعنی ربثیت گرمی
هم زینت بخش اوراق نگارنیش وهمین خلد برنگ لوح ساده نقاشان خطا از محاذات کارنامهٔ مصوران
چین فیض اندوز صفحات رنگینیش نشاط تماشائیان از سیر صورت ومعنی قطعاتش دوبالا ودماغ
خمار دگان از کیفیت تماشای پیاله تصویرش رساخیال تصویراتش در خاطر روشن ضمیران چون عکس
در آئینه دلنشین ومرغان اولی الاجنحه گلزار بهشت از سیر اوراق نگارنیش سرانیده گردیده فتبارک الله
احسن الخالقین هزار دستان باآن طلاقت لسان پیش زبان نگاه تصاویرش لال ولب فروبستن
باسرگوشی تصویراتش از مقوله مقال شمیم بهاری درجست وجوی گلبرگ تصویرش از نفس گداختگان
عبدالنصیر از شرم نور شمسه زرنیش ونه مرهٔ رنگ باختگان محمد عابد بر رقعه ازان دفتری از معرفت کشاد

۱ گرده بفتح اول خاکه نقاشان باشد وآن غبار سوده ایست که بر پارچه بسته آید ۲ دبکا فتنی سوزن زده طرحی کرده مانند تا ازان طرح دنقش بجای دیگر نشیند وآن کاغذ سوزن زده را بزگویند ۳ اراب چرب بفتح چرب وکاغذ باشد ۴ چرب ورنگ که نقاشان ومصوران بر کاغذ صفحه تصویر

سازد و دیگری باندازگوهران گاه آسمان پنجه یازد و صفت مانی و بهزاد که با دراک زبانش انفعال نکشیدند
اگرنه چهره روی هم میساختند نقاشان بالادست بزبردستیش میبازند و منت بر جان نهاده طرح طراحیش
میکشند بنظر خطا نرا مشاهدهٔ سیاه قلمش چه رنگ آمیزیها فرموده طراوت تصویریش عکس خوبان خوی کرده
در آب گر در شک نشانده نافه می نگارد و بوی مشک می شنوند و لاله می کارد و رنگ می درونند خرد مخرده کار
قلم بند نقش پردازیش و عقل رنگ آمیز صدف دار صورت سازیش طغرا چون از هلال صدف آب جست
بستن قلم طراحی پیش گذاشته سمور دور گرده آفتاب موی دم خویش را نزدیک بصدف او داشته روزی
که بقصد زرافشان کاری در قطعه خویش قلم مو برداشته خورشید طبقچه لبریز طلائی خود را پیش دست او گذاشته
آب در رنگ تصویریش اگر سبز سبزی کاغذ گرده می پرداخت تازگی آن کاغذ خاکه انگشت را خاکه فیروزه میساخت
تا روی که در وقت طراحی نهال نگارش آن قلم بصدف در آرد پیش از صورت یافتن پر و بال رنگ پرواز
در روی هوا در آرد کبکی که از تحریک همای قلمش بکوه و دمن تصویر شتافته است یک صحرا خنده را از فیض
رقمش کرده نیم قهقهه خویش یافته است نقاشی که یکسر سوزن بچره نمائی طرح او کف کشاده نانش از رهگذر
این فن چون کاغذ چربه در روغن افتاده اگر شبیه مقوای بوعلی را کشیده بزنگ خواجه سرای حضور دانای
خدمت گردیده طاهر نصیر آبادی نقاشی که از مردمک دیدهٔ غزالان سیاهیش روا و از گونهٔ رنگ
لاله رخان سرخیش سزا عنایت الله مصوری سحرکار جادو قلم صورت ربع مسکون و اشکال کوه و هامون
بر برگ سمن چنان نقش بستی که بیک نظر از معاینه اش بی رنج تردد سیر مهبت اقلیم رو نمودی و تماشای
حسن و قبح بلاد و آبادی و خرابی جهان چون خیال در آئینه مشاهده شدی و در پوست بسته مجلس بیکار
و هیکل هیلیان کوه تمثال و لشکری گران و انبوه مبارزان و صفوف گردان و وسعت میدان با آئینی
ظاهر ساختی که تردد رستم دلان و حمله دلاوران بر یکدیگر و تفرقهٔ شجاع از جبان هیئنده را برابر العین در نظر
جلوه کردی زمانه در زیر این نیلی سائبان زرنگار چنان جادو قلم سحر نگار بدیده تصور و چشم خیال ندیده
در روزگار کهن سال برین نطع صندل گون چون او استاد چابک دست سحر نگار نه شنیده ار اعجاز
خامهٔ ندرت طرازش طائر تصویر چون مرغ چمن مستعد صفیر بودی و بیاوری قلم سحر پردازش پیکر تحریر
برنگ ریاحین با نشو نما برآمدی بیغائله تکلف اگر مانی ارژنگ نگار بر صفحهٔ هستی نقش وجود داشتی
برگرد هر نقطه نوکر یزخامهٔ آن جادو آفرین سحرکار پیکار و ربای صرصر چرخ زدی

---

۱ مفت ابی صحت و صلاح گان
۲ در اصطلاح متاخرین بمعنی
۳ خفیت ۱۲ ۴ رسم نقش
۵ شیرینده شدن مجلات کشیدن
۶ آب ۱۲ ۷ بالا دست
۸ سیاه قلم تصویر یکه
۹ طراح نقاش طرح افکن
۱۰ از نقاشان عالم بمعنی
۱۱ رشته نرا استعمال کرده اند
۱۲ دانچه نقاشان اقبل نشانی
۱۳ ک ۵ سیاه قلم تصویر یکه
۱۴ از شاهده قلم او چه قدر تغیر
۱۵ آب گرد

ورق طلا تا فرتفل سیه جرده اش را دیده زر تمام عیاری او بمحک رسیده از رشک قلم دار مینی مطلایش
دل شوشهای زر آب و از آتش غیرت ورق طلایش خورشید تابان در تاب طبعها بنشای تنبول
نشاط خیزست و خاطرها از کیفیت جور و بساس طرب انگیز از فراوانی بخشش و افزونی نثار فصادرا
کوئی رگ گان بدست افتاده یا رشتهای پر از لعل و یاقوت کشیده بچنگ آمده اسباب عیش ها امروز
بکمال ست و خاطرها بغیم و دلها خوشحال محمد رضا وصول خبر فصد تهنیت اشکه انقضای موسم اعتدال
طبیعت بر مزاج و هاج ضرور کرده مانند تشتر تر زبان مراتب تهنیت و کوی منال و قف سجدهٔ ادب
ساخت سعادتمند فصادی که بتقدیم این خدمت مامور گشته نشترش آب از چشمهٔ حیات خورده باشد
و بمین قربت آیامی که بتحصیل افادهٔ اصلاح عنصر گرامی مقرر گردیده از سنین و شهور گوی سعادت برده
آب نشتر افزود و تنگاه حجام بلند شد کوی دستبوگشت تسمهٔ نقد شگفتگی در گره بست گوی خورشید
از خطوط شعاعی نشترها بجگر خورده آرزوی شرف اقبال این سعادت مژگان سوزن پلکان
بانشترکاری یک عالم دل در برابر این نشتر در جگر خار خار حسرت طشت فلک با تسمهٔ منطقه چه سحرها
درین هوس بشام نرسانیده لیکن با لودگی خون شفق قبول مزاج پیش قدمان عرصهٔ جاه و حشمت
نیامده ترنج آفتاب بتمنای دستبوسی رنگها باخته اما از صفراسرشتی بمذاق اعتدال اتفاق آب چشمان
حلاوت کده شیرین بیانی نتوانست رسید اینجا گوی بهی نصیب تر از سیب زنخدان پسته دهانان
و تسمهٔ نازک قماش تر از رگ جان باید لا ادری ادب گذار جادهٔ مبارکباد و تسلیمات بجا آر
پایهٔ عقیدت مواد با قلت اسباب استعداد و عدم استطاعت خط و سواد بکدام دستیاری
چند فقرهٔ تهنیت تقریب و چسپ خاطر فریب بر عرصهٔ تحریر کشیده سرخروئی بزم سخن طرازی تواند شد
مگر ورقی سبز و شاداب تر از برگ پان و مجرهٔ مشکین تر از نرگس آهو چشمان و قلمی خوشنوا تر از منقار
بلبلان دست دهد که بسان بادام دو مغزی بکار برده و پسته مانند چرب زبانی کرده حرفی از لوازم تهنیت
تواند گفت حکیمی که به نشترکاری حکمت بالغه از رگ مفلوج سنگ خون یاقوت کشیده و دستان این
دولت را شربت حلاوت عمر بجام دشمنان دادل چون شان عسل رخنه جای نیش زنبور آلام دارد

صفت مصور و منجم وغیره ؛ صفت مصور

ظهوری اگر میکائیل پیل بر پر پشه کشد و پیکر شیر در دیدهٔ مور نگارد و بزور قلمش یکی بر گوئی مین خم طوم چوگان

سلام نام دوائیست مقوی دوخبثود اسے جاوزی ۱۲

۱۲ ای از تصحیف قلم پیش پاشیده بصورت شیر در دیده مصلکه از روی روایت جاوزی تنگ از نشتر شیر تنگ نشتر نشتر نشتر

آب سیاه از چشم ماه بر می آورد

صفت جراح

طغرا اگر زخم گل رفو پذیری بود نسیم به بخیه کاری او رجوع مینمود اگر داغ لاله قابلیت مرهم می داشت صبا دست مزد علاج پیش او میگذاشت میل غفلت زدا اگر در چشم حباب باده گرداند از سبکی دست به پرده عنبیه اش آسیب نرساند حقه جراحیش لبریز مرهم سازش ست و نشتر فصادیش سرشار آب نوازش

صفت فصاد

مرزا بیدل فصاد سحر کاری که برنگ آمیزی صنعت از رگ برگ گل جوش بهاری نمودار سازد و از شاخ سنبل ارغوان زاری پدیدار آرد

صفت تهنیت فصد

مرزا خلیل درین بهار که از اثر لطافت هوا خون خاک چون خم مستان در جوش ست و از کیفیت فصل ربیعی ابر سیراب مانند سودائیان در خروش دامان کوه گوشه ایست از دامن بخون آلوده معشوقان ستمگار و کنار صحرا نمونه ایست از جیب و کنار عاشقان خونخوار از وفور لاله و گل دشت و هامون در نظرها طشتی ست پر از خون شاخ ارغوان رعاف آورده گل بنفشه تغیر لون کرده رگ ابر به نیش برق قیفال کشاده و شریان برگ گل تن به نشتر خار داده آسمان که تنش از افزونی خون فاسد نیلگون بود بفکر رگ کشادن کهکشان افتاده از ماه گوی سیمین بدست آورده و از آفتاب طشت زرین پیش نهاده بحکم آمیزشی که طبائع را باهم ست طبع فیاض صاحب عالم و عالمیان قبله جهان و جهانیان بفصد مائل گردیده و از خون زائد احتراز بگزید جوهر شناسان بفکر که در یک رگ کان اینهمه یاقوت نهان بوده و نقش پردازان بحیرت که در یک خط جدول اینقدر شنگرف بکار رفته نیشها امروز با نوش مبدل گردیده و مزاج فاسد روزگار باعتدال گرائیده امروز مزاج زمانه بی منت فصل بهار در کمال اعتدال ست و طبع زمانیان را بی اثر فیض ربیعی اعتدال بکمال زهی روز جهان افروز که در اختلاط با دلها گرم خون تر از عید قربانست و در آمیزش با جانها نشاط افزاتر از عید گلریزان خورشید رویان پیراهن شفقی در بدن چمن عذاران کسوت آل در تن اسباب این جشن عشرت فزا دلخواه آماده و سامان این سور سرور پیرا بکام جانها نهاده نارجیل طلائی نمونه ایست از گوی زرین هیل زر اندود گوی درج طلائیست پر از حب مشکین چین

چشم کشانید و نهال سمن چه مقدار ناز یوسفی در خلوت دماغ پرورد تا بچشم این بادامش راه اقبال وا نماید

صفت طبیب

طغرا معلم ثانی را در تذاکره قابل خطاب نداند و معلم اول را در مباحثه لائق جواب نخواند نسیم حکمتش اگر بچمن هزار جریب وزیده یک سبزه اش از بد هوای خزان کوفت پژمردگی ندیده پل زنده رود صفاهان که از باب چنگ خمیدگی قامت پذیرفت بقانون علاج او از مقوله نای راست قدش توان گفت به نبض گیری متشنج گردون سبابه اش در اوج مشهوریت جهان و بشریان فهمی مرتعش جیحون انامل در طوفان معروفیت گیهان مخلص خان نرگس بیمار چشم براه گوشه نظر التفات اوست و سنبل سودائی پریشان دماغ هوای ارقام مسوده نسخه افادات او قانون شفای اسقام در بند اشارات ابروی ایمای حذاقتش و گل بهار سرخروئی صحت در بغل نهال طبابتش ناتوانی دل را که جز شربت دینار علاجش نیست دوا در گره ذخیره اوست و بس طب یوسفی حسن معالجاتش شرح اسباب علت دائمی هر کس بالجمله حرکت نبض صحت در سر انگشت دستگیری بیمار پرسی درمان اوست واضح مبارک قدم طبیبی که اگر بوزیدن نسیم رخصت دل بباغ قدم رنجه ساختی چشم نرگس را از یرقان و طبع بید را از رعشه وا پرداختی دمش را در جان بخشی بیماران اثر اعجاز مسیحا در آستین هر نسخه اش در روح افزائی معلولان آب بقا را جانشین تاج المآثر طبیب روشن رای که بکمال علم و معرفت از چهره ماه برص ربودی و بوفور تجربت و ممارست از پیکر خورشید یرقان بردی مرزا خلیل اطبای حکمت پرداز این شهر را بسر انگشت نبض شناسی دستی اگر دستی بر رگ لعل گذارند به فیض توجه از غلت افزونی خونش برآرند اگر همت بر دفع یرقان نرگس بندند ناظران از گلگونی چهره نرگس بر روی گل خندند خان تنها مرکب سازی عطار خانه فضلش حواله محمد زکریا و نسخه نویسی دار الشفای افاده اش مرجوع بابو علی سینا آنکه بمعلمی ناخدای دانائیش بسفینه نجات در آمده در بحران شورش دریا از ملاحظه نبض موج قطرات عرق گوهرش را می یابد و کسیکه بدلیل هدایتش بادیه جهل را طی نموده از خشکی دماغ شاخ مقدار رعاف شقایقش را می فهمد

صفت کحال

طغرا کحال اگر از زبردستی حکمت شیاف ابیض صبح بکف در می آورد و بمجرد کشیدن آن بی زحمت

صفت شربت دینار

طغرا شربت دینار چون بمیزان ادویه سنج درآمده دینار کم خاصیتش زیاده از گنج قارون برآمده +

صفت قرص عنبر

طغرا قرص عنبر بسکه نور منافع خویش را باوج رسانید سایهٔ خود را نائب قرص کهربای آفتاب گردانید

صفت شربت بزوری

طغرا شربت بزوری تا از قوت چاشنی کماندار موج گشت خدنگ بی پر و پیکان تاثیرش از هفت جوشن گذشت

صفت گلقند

طغرا گلقند ظرف خرمی یافته همکاری صحن باغ انگبین

صفت عرق قرنفل

طغرا ساطع عرق قرنفل که مثل پریزادان سبزپوش از جوش شرم و حیا آب و عرق گردیده و به صد آب و تاب پردهٔ زجاجی بر رو کشیده سوزش بازار حدت آفتاب را چون ماه شکسته خشمگین پریزادیست بیشک شیرین در خلوت شیشه تلخ نشسته الله اکبر این عرق در مینا ست یا روح در دل لله الحمد از حدتش چون مواعظ تلخ منفعت حاصل

صفت عسل

ساطع اگر لب شیرین دهنان حدیث همسریش بزبان نمی آورد بی سخن خاکمال گرد خط نمی خورد حلاوت آیتی ست در شان او نازل گردیده توصیف طعمش نقل را مزه نقل بخشیده بی منت افسانه دیده وران را بخیال حلاوتش خوابهای شیرین و از مطالعه صفحه توصیفش خوبان را با زهر چشم حلاوت خنده نوشین مذاقم از و تلافی دیده که گویا تلخی روزگار هرگز نه کشیده نگار شیرین کاری که در مصر صفحه قلم مدائح نگارش نیشکر ست و در عرصهٔ حلاوت قضا را نسبتش بادای شیرین بتان قدر قانعی ست که در خانه یک طبقه روزگار بسر می برد گوشه نشینی ست که چون از خانه برآید کسر شانش می شود

صفت روغن سمن بادام

مرزا بیدل بتکلف نخل بادام چقدر انتظار یعقوبی در پردهٔ تصور چید تا باین بوی پیراهنش

---

۱ ای سایه عیش بر آفتاب افتاده ۱۲

۲ قرنفل لفظ رومیست ۱۲

۳ شان خانه زنبور عسل که در آن عسل باشد ۱۲ ج

۴ نقل چیزی که با شراب خورند ۱۲

۵ زهر چشم غضبی که از نگاه تند محسوس شود ۱۲ بهار

دانه نسیم سرکویش را پیرهن پیرهن رائحه پیرهن گل کنعان چمن در جیب و کنار بل قافله قافله نفحه صحرای ختن در پشته بار بنام ایزد عطاری که تا دکان عطریات فروچیده فلک گرد مثلثات خویش نگردیده و چون بوی بهی ازان نه شنیده از ناف پیچ غیرت بر خود پیچیده عنبر غلام زرخریده اوست و از کنار دریا رخت بدکان کشیده او چون دریا کشتی کشتی عنبر برسم پیشکش بدکانش پیش کشیده از عذر تهیدستی بخواستن ریش گاو گردیده مرزا خلیل دکان عطاری از طبلهای پر مشک اذفر و شمامهای عنبر گلستانیست پر از غنچه های رنگین و باغیست پر از سیب مشکین دران سرکو هزار نافه ختن بر باد داده دامن استغنا و ناز و صد چین مشک سوده در راه هر قدمی پا انداز درین بازار بیخودان شراب دیدار داشت گلاب بر رو می افشانند و ازین دکان از خود رفتگان شوق را قرص عنبر می چشانند

صفت ادویه

طغرای مشهدی درونج عقربی کم جان بزیادتی منفعت نخیان قوت یافت که بر مخالف خود چون کژدم کاشان نیارد شتافت مارچوبه خشک قاق بسکه از ترقی اثر توانا گردید بر معاندین چون زهر میتواند دوید اکلیل الملک اگر بتقاضای دیهیم خاصیت بر تخت می نشست ملک عنبر دکن با وجود جمشید خواصی بخدمت او کمر می بست عود قماری بسکه از کعبتین مراد بنقش عطر رسید نافه مشک مهره حریف نرادی او بر تخته نتوانست چید حب المشک اگر باین نکهت در خیال مجنون نمیگذشت از دلبستگی او بخال عنبرین لیلی مقید نمیگشت پرسیاوشان را بسکه شرافت ترقی دست داد بال هما بدریوزه سایه اش کف سعادت کشاده مردم گیا اگر از ملک چین باین دارو کده راه می برد بتاثیر ترکیب خاقان را جزو لاینفک خود می شمرد گاوزبان را بسکه برگ هم حرفی گوساله سامری در سرشت پیدا نان کلاغ را نمک هم طبخی مائده خلیل در خمیر هویدا زبد البحر روسفید طوفانی شدن جوش ماهی خاصیت لحم الصدف تنومند در بغل یافتن هجوم گوهر منفعت شیر خشت گل در آب گرفته همچشمی جوی قصر شیرین بیخ بنفشه نکهت انگیز ریشه دوانی حکیم پسند تخم ریحان عطر آمیز شاخ رسائی طبیب خرسند

صفت نوشدارو

طغرا شخصی که بتحریر صفت این نوشدارو پرداخته نیش قلم را بتاثیر حرف شهد آن مومیای شکستگی رقم ساخته

یعنی حقه تنباکوی همراز و همدم و ندیم و محرم فرماید جانها از لبش چون نی بانالهٔ دمساز و مانند تنباکوی تبقند آمیخته
سرگرم سوز و گداز نی تا بالعمل شکربارش دمسازی گزیده از خاصیت شیرین کاریش رشک افزای نیشکر گردیده
تبان طنبار نیرنگ سازکه بر سر دکانش به تنباکوکشی در کاراند ساحران افسون طراز شعبده پرداز اند که
از غنچه گل شاخ سنبل برمی آرند مژرا خلیل هوای تماشای این دکان سری نیست که درو نفتاده
در این دکان سوخته نیست که بر روی دل او نکشاده آسمان بذوق انبکار حقهٔ مینائی خود را با آب سحاب
ترکرده و با آمایش نی کمکشان پرداخته از هلال برگ تنباکو بدست آورده و سر حلیم از آفتاب ساخته
سالوی سرخ از دکان رنگرز شفق برده و تار بادله از کارگاه خطوط شعاعی خورشید آورده انگرا فروخته
از عقد ثریا دارد و دست پناهی از دو پیکر جوزا همانا صدای رعد آواز قلیان اوست و ابرهای تیره دود حلیم
سوز اوست فصل بهاران بعشق این دکان بر یکدیگر دکانی چیده حقه گلی غنچه کپوره را بگلاب شبنم تر کرده
از قلم نرگس نی و سر و چلم آورده بلبل بمقراض منقار تنباکو ریزه کرده نیشکر آن را بقند آمیخته آتش
ارغوان افروخته و انگشت سیاهی داغ لاله دران ریخته گاهی بخار این آرزو در دل دریامی پیچد و در سرش
شور این سودا حقه صدف را پر از آب گوهر میسازد و از گرداب نی بلغار دود از حباب چلم بامی آرد و از
پنجهٔ مرجان آتشگیری با خود دارد حاصل شور این سودا در سری نیست که نه بمچیده و برگ این آرزو از شاخی
نیست که نه دمیده

بیان عطاره طیب و غیره صفت عطار

طغرا مشهدی و تقیکه از هر سو بحمیت این بازار داروها برداشت حب الضرور بدل مار چو به عقرب گردون
به طبله خود گذاشت فتاحی عطار را اگر طای طیب اخلاق در دل نباشد کسوت عار مے پوشد
صادق دست غیب عطاری که شهری و بازاری دل بسته آن ستمگار و جگر خسته آن عطار اند
از ناز و عشوه و غمزه و کرشمه تراکیب ساخته و مفرحات پرداخته بشربت عناب لب و شراب سیب غبغب
تب محرق فراق و مرض مزمن مهلک اشتیاق را معالجه و مداوا نماید واضح تا عطار مشکین زلف دکان
عطاری کشاده مشک در و ماه از چشم والا نظر افتاده خال از چشم بد دور که در گوشه چشمش جاگزیده نافهٔ
بی آهوست که از ناف غزال ختن جدا گردیده بعد ازان هر صبح بکان عطاری کشاده و از زلفش هر جگاه
کاروان کاروان عطر بر باد داده خال سیاهش نجومی افسانه است و حلقهٔ نافهٔ زلفش را بجای مشک

۱۲ چلم انبار تنباکو
نیکاریان چلم چلمیر و چلمیر
پرورد خواند و منبریان
چلمیر نفخ خواند ۱۲
بخار با خمین نقطه دار
پیروان نگارند بر بیشتهای
زنگین خوشبوی موصدار را
گویند و آنرا تلاتین خوانند
۱۲ اب ۵۳ سر بین را
مشکنه گویند پس چهار مشکنه
شود و دوازده برج را و آن
خاکی و بادی و آبی و آتشی
است ۱۲

میگفتم قدش سرویست که به بر می آید و کسی بر او زبان طعن بی بری نمیکشاید در برابر شگفته رویش بهار شکسته رنگ تر از خزان و از سیب رنگین ذقنش تا سیب شکسته رنگ ماه فرق از زمین تا آسمان اگر فرهاد نظر از غیر شیرین پوشیده بدکان او گذشتی چشم از شیرین برداشته شهد ریز شیرین کاریش گشتی لا اعلم در دکان میوه فروشی نهال تمنا بر آورست و نخل مدعا مثمر بتمنای شفتالوی ارغوانی عالمی را دهان حسرت از آب آرزو نمناک و بآرزوی نار خندانی این دکان جهانی سینه چاک شوخان این بازار گردکانی از دور مینمایند و دستار از سر خریداران می ربایند

صفت تنبولی

مرزا خلیل تنبولی به بستن برگ سرخروئی دست بر آورده و لعل و مروارید بمخزن زمرد در آورده طغرا تنبولی وقت بستن بیڑه تا کف بجدا کردن آهک صبح نه کشوده سپاری سلخ ماه را بجهت آن با مقراض هلالی ریزه ننموده واضح بر دکان تنبولی جهانی خیال جان سپاری و اندیشه برگ عجز کاری در سر دارد و از بسر برگ شماری سر آن ندارد و حسابی از آن نمیگیرد و در شمارش نمی آرد سبز بختان را رشته الفتش چون بیڑه در گردن و گل عارضان بر بوی یک غنچه بویای بیڑه اش بصد رنگ در نیاز طرح کردن تا هلال لبش از گونه تنبول شفق گون گشته هلال از شفق غوطه در خون خورده تا گوهر دندانش از گونه پان همرنگ مرجان شده مرجان جان از شکنجه غم بدر برده تا برنگین کردن لبهای ماهرویان بیڑه برداشته هیچ لبی جز لب هلال بی رنگ نگذاشته هر که سینه ریش غم ست بزخم او از او گالش مرهم ست مرزا خلیل خریداران نقد جان را پیش دکانش چون نکشایند که جان سپاری را در ینجا روز بازار ست و چونه اش را سفید بختان خریدار

صفت مقراض تنبولی

واضح دلها از مقراض تنبولی که قطع پیوند میکند چون سپاری دو نیم ست

صفت تنباکو فروش

واضح بر دکان تنباکو فروش سر سرکشی از سر باید نهاد و بورد اسم یا ودود زبان نیاز باید کشاد تا از لعل رنگین او که حقه ایست از مرجان و از خال مهر عنبر بران صدائی بگوش آید و خوی آتشین او که خرمن صبر بی برگان سوخته دود از آن بر آورده و نظر بران ندوخته بر سر التفات آمده بیار دم ساز

ثریا نثارش خورشید رخان را بگردن چه پایه بخت بلندی و چه مایه طالع ارجمندی بدست آورده که حمائل گلش
دست در گردن گلرخان حمائل کرده پیوسته در رسته گلزار جاوید بهار دکانش خزان سرد مهر برچیده دکان
و هنگام گلبازی گلرخان گرم خو با هم از وفور گلفشانی راهش روکش راه کهکشان چون خرامان و دامن کشان
بصد ناز و انداز بر در دکان گلفروشی می آید گلشن برنگ پیشکاران بهزاران نیاز بمفتاح نسیم عنبر شمیم غنچه
قفل از در دکان میکشاید گلرخان که قدم بهار توام بهزار منت بهار بر فرش گلبرگ نمیگذارند گل منت چون
منت گلشن برچیده بفرق رعنائی کج نهاده و کلاه ناز بر سر زیبائی شکسته دارند در مجمع گلهای بیخارش
مهر چرخ گل خار دارست و از نظر افتاده اعتبار چشم و چشم اعتبار چون طراوت و شگفتگی گلهای شادابش
بخاطر آورده سبحه صد دانه در کف زاهد خشک بگاه اوراد گل کرده مرزا خلیل برگرد در و بام دکان گلفروشی
هوا گل کرده و صد رنگ گل از هر کف خاکی در صحن آن دکان سر از خاک بر آورده خم پیشطاق دکانش
محرابیست که از دسته گلشن گلدسته است و شاخ گلشن منبریست که موذنش بال شکسته است گل و بلبل را
(ای بلبل ۱۲)
درین چمن بر سر یک شاخ ماواست و هزار رنگ گل را درین گلشن در یک گل زمین جا ✤ ✤
(جای پناه ۱۲)

صفت میوه فروش

واعظ الوان نعمتهای لطیف برهم چیده و انواع میوه های دل گسل چشمک زن نظارگیان گردیده
غبغب هر سیبی در دست نگاه گرسنه سیه چشمی بوده و چهره هر بهی تقویت معده آرزوی
تهیدستی نموده هر امرودی را چون شکوفه دیده خواهش باز و هر خوشه انگوری مانند تاک کردن هوسی
دراز انار چون مجمر پر اخگر بازار رغبت ها را گرم مینمود و نارنج از غایت شادابی نخورده آبی بدهن ها
می آورد واضح بر دکان میوه فروش نو بر نیاز کردن باب ست و استغنای مشتریان مهر ورز
(واجب ست ۱۲)
مانند ثمر بید و بار سرو نایاب میوه اش چون میوه جان شیرین ست و خریداران را چون شاخ
پر میوه بر آستانش فرق فروتنی وقف زمین نخل قامتش نهالیست خورشید بار و بر رویش میوه ایست
ماه خریدار گلبندان گلشن نشاط را بی اندیشه بر رویش نو بر تمنا کردن امری محال و چمن پیرایان
باغ انبساط را بی خال سیب زنخدانش از گلشن امید بر خوردن محض خیال در گلشن سبز بختی کسی
برخوردار گردیده که در تصور شفتالوی لبش در گلشن عالم مثال ذوق یاب گشته و بکام مدعا رسیده
اگر از شکست رنگ بر چهره ادب نمی اندیشیدم و از ملاحظه شاخچه بندی پایه شناسی نمی ترسیدم

سله ای نعمت و افترا ۱۲

سبزان چمن را که در بازار بهار کدهٔ طراوت خودفروشی میکردند بشرط کار خرید نموده غمزدگان را رویت این برنگی در نشاط آورد که بیداری اعمی تلخی روزگار را کارزمرد کرده

صفت بادنجان

ساطع نازنینی ست که از بارگاه تماشائیان بدنش کبود گردیده سر بزیر بالش ناز بو نهاده بر مخمل سبز اوراق پالنی دراکشیده این ریحان عنبر فام ازان سبزی نماید که رنگ از دلهای تماشائیان میزداید این بادنجان را مادهٔ الحیواة میتوان گفت که بر حرارهٔ غریزی می افزاید مثل کدوی خشک خشک اختلاط باطبائع نیست همیشه با مزاجها گرمی نموده تاجر مایه داریست که هر چند گرم بازاریش زرصفرا سوخته مبلغی بر سودا افزوده مزراخلیل بادنجان این بازار تقبیت جانی از بس ارزانی

صفت کدو

مزراخلیل کدوی این دکان پر از شراب ریحانی ست

صفت بقناع

رسا قناعش مرغوب تر از زلف سنبل مویان

صفت ترب

رسا تربش خوش اندام تر از ساق گلرویان

صفت گلفروش

واضح تا دلبر گلفروش دکان گلفروشی چیده بهار از جوش غم بزنگ خزان حنا شکسته رنگ گردیده گل چهره اش در گلشن رعنائی بوجهی نیکوست که خون صد هزار بهار بگردن گرفته اوست گل از رشک رنگینی چهره اش در غنچگی چندان خون خورده که به بینی رسیده واز ناوی هیچ غیرت برنگی بر خود پیچیده که از غم بار دیگر غنچه گردیده گل اگر بر سر بازار حسن یوسفیش رعنائی فروشد در محکمهٔ انصاف مندان دسته شود و پای نازکش بزندان کده ناشگفتگی بسلسله جنون یعقوبی واندوه ریحانی بسته شود گلستان هر سحر صد گلدسته بهزار نیاز پیش او پیشکش آورده و نرگسش که جانب بیدلان نگاه ندارد از ناز پشت چشمی نازک کرده یوسف گل غلام زرخریدهٔ اوست واز کنعان گلستان بصد دکان سیدهٔ او در پیش دکان زمین آسمانش نیاز مهفته ماه طلعتان بصد رنگ در انداز گل کردن وحق بار انجم نگار

سلہ
بشرط کار خرید نمودن یعنی
که خریده و نیز از بعضی عم
خانی و بعضی بشرط کار
می خرند بجا رکسی را بعد
امتحان پیشی گرفتن ست
تاج

طغرا قلعی گر از راه وسعت دستگاه بسکه قلعی صبح را بدکان کشید دیگ سیاه چرخ را چون طبق ماه بهر خویش سفید میتوانست دید

صفت چینی گر

طاهر نصیرآبادی این پیشه را بمرتبه رسانیده که زبان چینی خطائی در تحسین کاسه اش مو برآورده

صفت سبزی فروش

طغرا سبزی فروش هر چند از باغ سپهر باز آوردن سبز مهیا دکان دار گشت آبادی نارنج و ترنج ماه و مهر مدار او درین دو رنگ نگذشت واضح برسر دکان نشاط آگین او بهای غمکشان بصد دبان خنده میخندد که سبزه اش مرهم زنگار بر زخم سینه ریشان غمگین می بندد سبزه اش را همسلک زمرد گفتن رواست که چشم افعی غم را کور میسازد و همرنگ بینایش خواندن سزاست که بزم نشاط را می طرازد و صفش خط ریحان بر ورق گل نوشتن لائق ست که در سرسبزی خط از ریحان گلرویان فائق ست زنگاریست که زنگ از دل آزرده می زداید و قفل زنگار بسته چپ[۵۵] افتاده قلب غمگین میکشاید قلمگاه و صفش از خم دوات باده ریحانی رسانیده اگر سرمست گردد و دست و از فرط سیاه مستی اگر از پا درآید از دست رود بجا تا سبزه اورا دیده اند سبزان هندو دکان خود فروشی برچیده اند سخنور چون قلم برداشته و صفش برروی صفحه لاجورد نگاشته مزرا خلیل دکان سبزی فروش را بهار مزدور پیشکار ست و سبزانش خریدار خضر را هر سحر بر در این دکان گذار افتاده و خریدار نهش را بسر سبزی جاوید بشارت داده جنس استغنا و نازدر ینجا فراوان ست زمرد شاه درین درگاه یکی از مزدوران بادام بر این دکان بسر سبزی در چشمها جا دارد و برگ سبز این بازار چنی روز نماید ایزد بخشش رسا سبزه باغ را با سبزه اش چه نسبت که آن جانشو و نمایش بپامردی دهقان ست و اینجا آب و رنگش بدستیاری صاحب طبعان

صفت اقسام سبزی ۞ صفت خیار

ساطع شکر خدا که از فیض توصیف آن خیار که بکام مخلص رسیده در پیش اهل زبان سخنم سبز گردیده سبز پوشی ست از پریزادان قاف بر پلنگ ڈالی و مخمل سبز اوراق گوی سبز بازار باش گلدوزی بفراغت نهاده شاه سبز وار ست که براو رنگ فیروزه رنگ بازار ملاحت سبزان شکسته یا شاهد زهره است که بر چرخ زمرد بن بساز و برگ نشسته باغبان چون لاله سودای ریاحین سرشت

حاشیه: ۵۵ چپ افتادن کنایه از زنگ گرفتن قلم است
چپ دادن کنایه از چپ دادن و زنگ دادن قلم

صفت روغن گر

طغرا روغن گر آن گذرگاه چون نور را در کارخانه نیافت بجهت مشعله فروزی ماه بروغن کشی کنجد سهاشتافت

صفت روغن

مرزا بیدل روغنی بگداز شما مهای عنبر آمیخته

صفت سکه

منیر بریده که خلاصه خورشهاست در برون دلها چرب دستی نمود

صفت خباز

انوار سهیلی نان بائی که گرده های چون قرص قمر از افق منیر او طلوع کرده طغرا خباز درین بازار بر آب وتاب بسکه نان بزی را خوب آموخت کالبد زعفران زرده آفتاب بقدر خسی در تنور او نسوخت خباز کریمانه خوان در سر راه نهاده ونیک وبد را بی منت نان داده

صفت مطبخی

طغرا آش پز این رفیع بازار گوشت بزرا قابل دکان خود نیافت وگرنه پیش چوپان سنبر حصار بقصد خرید کردن جدی میشتافت فتاحی طباخ نخجته کار روی خوان بسحر الوان می آراید تا مشتهی را بعلت امتلای معده وخلای کیسه در نماله آرد هم از نام این نشان بدان که آدلش طب یعنی سحر است وآخراج یعنی ناله وفغان

صفت قصاب

طغرا قصاب چون از مهر مشتری بذبح گوسفندان فرو کف کشود حمل را از نهایت لاغری با بره های شیر مست ذبح نمود

صفت گوشت

انوار سهیلی گوشتی که لذت چاشنی آن با شربت حیات برابری کردی ولطافت مزه آن با ذوق نعمت خوشگوار ولحم طیر مایشتهون دم مساوات زدی

صفت قلعی گر

درو بامش بپرواز و مگسان گرد شیرینی را درین هنگامه روز بازار

صفت بقال

اعجاز خسروی بقال را راستی از عمود ترازو باید آموخت که عمود هرگز کژ نباشد طغرا بقال چون متاع لذت اساس بانواع و اقسام در دکان چید برای وزن کردن آن غیر میزان چرخ ترازوئی ندید وله بقال ماکولات سبک و سنگین برهم چید و چون ترازو بهر متاعی سری کشید

صفت غلات صفت گندم

محمد صالح گندمی که آدم علیه السلام در بهشت خورده قدری برای اولاد امجاد بطریق تحفه بدنیا آورده

صفت شالی

اعجاز خسروی شالی یک مو در ریش دارد از انجا که عزت اوست خوشه در از ریش خود را ریش بفشاند

صفت برنج

فتاحی دندانهای برنج بر صحن لاجوردی طبق گوئی خوشه پرن ست بر روی چرخ مطبق ازرق +

صفت آرد میده

اعجاز خسروی میده چون سرمه سفید که در چشم توان کشید و خشکه چنان دقیق که اگر به بیزانند با دقیقه نه آسیا آمیخته شود مرزا بیدل آردی بحریر فکرهای دقیق بیخته آردی که گوئی نوریست از سنبله فلک زاده

صفت بعد صفت ۱۲

محمد صالح میده از پرده چشم پروران بیخته

صفت کنجد

اعجاز خسروی کنجدی که پنداری تخم خرمای هندیست

صفت نخود

اعجاز خسروی نخود از منقار طوطی سخن میگوید

صفت جو

اعجاز خسروی جوی که در سفیدی کافور جودانه بود

صفت تلخان

اعجاز خسروی پست جو لطیف تر از نوری که از جوزا زاید

۱ با اول و ثانی مفتوح پروین را گویند ۱۲ ج

۲ خشکه بضم اول و فتح کاف معروف ست که پلاو بی روغن باشد و آرد گندم نابیخته را نیز گویند ۱۲

۳ جودانه با اول مفتوح نوعی از کافور باشد کافور خوشبو بود ۱۲ ج

۴ پست بکسر بای فارسی آرد بریان کرده و آن را بترکی تلقان نامند ۱۲ ج

از بخیه کاری مروتش بالتیام بیخراشی پیوسته وحدت متاع دکانی دارد که آنجا چون نگاه در مردمک تصور غیر خودش نمی گنجید و تا از خود پهلو تهی ننماید جای دیگر خالی نمی دید

صفت قناد

طغرا قناد چون از خرمن نیشکر یک جوی شیرهٔ قند و نبات کشید از خوشه چینی اختر حلوائی بازار کهکشان گردید وله قناد لب بشیرین زبانی کشوده و شاخ نبات را ستایش ها نموده صادق دست غیب قناوی که اگر طوطی زبان بوصف آن شکرلب شیرین کار سخن پرداز گردد هر آئینه خامهٔ نیشکر و کاغذ حلوا شود شکر پارهٔ گفتارش لذت بخش مذاق احباب حلوای سیب زنخدانش کام بخش دل بیتاب غبغبش از خمیرهٔ صندل مقوی دل و جان از چشم با ناز آمیخته حلوای نیشکری در طبق هوس ریخته و از شکر خنده اش دل چون نقل در بحر قند غرقه گشته از شهد کلامش گوش مانند قالب پر شکر شده خان واضح نام خدا حلوائی که هر که وصف لعل شکر بارش شنیده پردهٔ گوشش غیرت افزای شیرینی گردیده سمند تیز تک اندیشهٔ معانی پیرا در راه دشوار گزار توصیفش شکر پا بتاثیر شیرین کاریش مرارت حنظل شیرین تر از عذوبت شکر اگر از شیرین کاریش چاشنی حلاوت و حلاوت چاشنی دریابد عبوس زهد سرکه جبینان ترش رو در چشم رندان شیرین نماید در دور دهان تنگش کار بر تنگ شکر تنگ و طوطیان شکر خا را شکر آب بمیان آمده با شکر شکر رنگ چون لعل نوش خندش به تبسم زیر لبی پرداخته قنا و جانهای لبریز شهد و شکر در هر کوچه زخم سینه ریشان انداخته دلها از هوایش آب گردیده و از شربت قند لبش بکام نرسیده در خیال لعل شیرین کارش پردهٔ زنبوری چون زنبور خانهٔ شهد سرشار و در اندیشهٔ دهان تنگ شکر بارش مور تنگدل تنگ چشم را برای ذخیرهٔ فراخ عیشی هزار تنگ شکر در کنار با چرب و نرمی لطف گفتار در دل بردن اهل نظر از شیرین دهنان چرب تر است و تنگ تنگ سخن نبات در برابر دو لبش که باهم برابر است و قند مکرر حرف نادر برابر طائران اولی الاجنحه گرد دکانش چون مگسان در پرواز و حوران سبز پوش بهشت برنگ طوطیان شکر خا در حوالیش بساط افگن سجدهٔ نیاز تا آن شیرین کار دکان شیرینی برآورده بر روی خریداران سرکه جبین نه گشته و ابرو ترش نکرده مرزا خلیل تا شوخ قناوی اقسام حلویات بشیرینی پهلوی هم چیده مردمک دیدهٔ نظارگی را از رشتهای نگاه چون مگس پا در شهد چسپیده طوطیان شکر خا بر گرد

از سرعت بخیه دوزی آن شکست مخلص خیاط پسران دلربا در قطع آشنائی انگشت نما اعجاز خسروی
درزی ماهر مندیست که بزخم مقراض یک موی را دو کند و بزخم سوزن دو موی را یکی عنایت الله
بسان مانی اژرنگ نگار بدان فولاد نهاد پر جوهر گلی چند با بریشم الوان که از رشک رنگ سرخ
و سیاهش رنگ بروی شب کحلی و روز قرمزی می شکست و از حسرت گلگونش گل چون باد مضطر
میگشت نقش می بست که بلبل از نظاره آن کارنامه ربیع فریب مدهوش گشته راه گلشن فراموش میکرد
و گلفروش بهار از مشاهده رنگ آمیزیش چون نقشبند چین غرق عرق تشویر شده خط خطا
بر عمل خود میکشند

صفت کلاه دوز

اعجاز خسروی کلاه دوز ما کلاهی میدوزد که از بس سبکی اگر بوی گل برد آسیب زند از جای
خویش ببرد

صفت سوزن گر

اعجاز خسروی این سوزن گر چندان در پیشه خود رنج برده است که از خار آهنش گل زرین میشگفد

صفت گاذر

طغرا گاذر چون برای شستن رخت تر دست آب کشیدن چاه گردید بزور سر رشته داری
بخت غیر دلو چرخ بارسن خویش ندید

صفت اتوکش

طغرا اتوکش در دکان فلک بساط بآتش افروزی نیارست پرداخت بجهت رخوت رسانی خیاط
اتوی هلال با خگر شفق گرم ساخت

صفت نداف

طغرا حلاج را اگر در کارخانه مشته چرخ شکوه بکمان نمیرسید کوه پنبه صبح از پنبه دانه بضرب کدام آلت
پاک میگردید

صفت رفوگر

مرزا بیدل رفوگری که جیب آدمیت بشیرازه مدارا آتش از دست برد تهمت چاک رسته دامن فتوت

سه سوزن ای اگر اتوکشیدن ۱۲

سه بالضم دسته نداف

از ناقهٔ صالح میتواند گذشت از جانب روی همشکل ست بحوضهٔ فیل بادشاه و از طرف پشت هم وضع ست بگاو تکیهٔ دین پناه حلقهٔ مستحکمش را بار بند عروة الوثقی شمارد طناب مضخمش را کرایه کش حبل المتین پندارد چون دلخواه سوداگران چرمهایش بهم پیوست بذوق بار کردن آن بی سفر جل برگاو توان بست

صفت بافنده

طاهر نصیر آبادی تا بافندهٔ روزگار از لیل و نهار تبار شعاع و پود شهاب در بافندگی ست مثل او بافنده صورت نه بسته اعجاز خسروی فلان جولاه در پیوند گردن تار استاد بغایتی ست که رگهای گسسته را پیوند تواند کرد و له کلک فلان جولاه گوئی نی تیر گرست که کاف کمال در سر کرده همه معنی های باریک می بیند

صفت صباغ

طغرا اگر هیزم کاهکشان بزیر دیگ قرمز پزی نمیگذاشت کرتهٔ بت سبزینهٔ آسمان از رنگ سرخ شفق بهره نمیداشت اشجار را بیگناه در سیه چاه هاون می اندازد و شال را بخیطا در دکان خود آویزان میسازد

صفت نیل

طغرا این نیل بمرتبهٔ خوش نیفتاد که متن وصفش در حاشیهٔ خاطر بوی شرح گلشن ندهد دهقان زمیندار صفا در سبز کردنش تخم ریحان خط کاشته و مزارع بیابان بقا در پروردنش ریشهٔ سنبل زلف در آب داشته اگر غمزهٔ بتان کمر بمیر آبی چاه زنخدان نمی بست از جوی رعنائی آب برکشت زار او نمی نشست و صباغ الارض اگر ازین نیل در خم گردون می انداخت معصفر شفق و شهاب کاژیرهٔ خورشید نمیساخت تا قبای گل باین سوسنی نگردد بلبل صحبتش را در لباس نپسندد و تا پیراهن سرو ازین نیلوفری نشود قمری با کرتهاش در برنه کشد اگر بقرمز گلنارش معاوضه کنند ظلم صریح و اگر به لعلی تاج خروسش مبادله نمایند ستم قبیح صافش وسمهٔ ابروی سبزهٔ مطرا و دردش سرمهٔ چشم نرگس شهلا

صفت خیاط

طغرا خیاط چون درزگری قبا را در دل خود برنگ دیبا نقش بست سوزن رشته افروز سها

واضح بافتهٔ سفید بوته از شارهٔ بوته دار بافتهٔ صبح را رشک می افزود و له در پیش این بافته بافتهٔ بوته دار صبح صفائی ندارد

صفت شمال

عرفی شیرازی جسته شمالی که نسیم جامهٔ عنبر بزناه کنعان و شمیم حلهٔ عنبر آمیز غلمان در رضوان بهوای دریوزهٔ عطر پیراهن دامنش سائر اند و زائر سبحان الله چه نرم قماشی ست که گوش و گردن معانقهٔ دوست را ازلمس و آمیزش ساعد سیمین و سینهٔ بلورین حوری نژادان کشمیر و طراز مستغنی دارد تبارک الله این چه شکسته رنگیست که از روی مشابهتش تخم برقان در ساحت رنجوری نرگس زار آهوچشمان هرات و شیراز میکارد مرزا بیدل اندیشه را در تصور شمال سیاه بلباس کعبه نازیدن و نگاه را بمشاهدهٔ این سرمه در آغوش مردمک نگنجیدن

صفت رضائی

مرزا بیدل رضائی های رنگین یکدست ابرهٔ شفق را پامال استرس تسلیم گردانیده

صفت کمربند

واضح فوطهٔ زربان منطقة البروج خورشید را غیرت میفرمود مرزا بیدل کمربند با آن رغبت کمر خدمت میان عقیدت استوار کرده که بضریب منطقهٔ افلاکش توان کشود + +

صفت مفرش

طغرا چرم گرمسیر فروز که مدارش بر صنعت دباغی گذشته است چون تخته مفرش دور عمرش بکار این چرم صرف گشته است مفرش کبود سپهر ازین مفرش نوآیین چگونه واقع نباشد که شفرهٔ هندی صرصر رنگ کهنگی را از چرم او نمی تراشد خرجین چرمی که معقولیت آن از باب جلد تن غلاظون ست بل نزد این مفرش چون کتاب خوان از فضل الزام سرش نگون ست اگر دوازده حلقه اش را بروج فلک اقمشهٔ خوانم بجاست و اگر شش تسمهٔ آن را جهات ستهٔ امتعه دانم روا ست اطلس چرخ بقدر سر سوزنی لیاقت استراد داشت ابره دوزش چون رشته در سلک مصالح کار نگذاشت مگاوی که چرم این تازه مفرش پوست تنش بوده خرطبیعی بسبب آواز الکنک قدس علت کشی نموده شتر بلوچی که حامل این مفرش تواند گشت در راه فرخندگی

۱ شکستن نیک
۲ نقوشش با رنگ آمیزی
۳ شفره
۴ خرجین بضم
۵ الکنک باول

صفت گزبزاز

اعجاز خسروی گزبزاز از انجاکه راستی اوست همه در آلتهای ستر می پیچد و قدم پوشیده مے زند وخفته ره می پیماید لاجرم نامش به بیداری بر می آید

صفت اقمشه ❊ صفت دارائی

واضح آفتاب که دارای فلک چارم ست تمام روز دارائی زرد پرتو شعاع بدست میگرداند از بیقدریش چون جنس بسیار یاب کسی بهیچ و مفت نمیستاند

صفت اطلس

واضح درجنب این اطلس سرخ اطلس سرخ شفق بهائی ندارد و در برابر این اطلس اطلس از انجم داغدار فلک چون متاع کس مخر از نظاره افتاده و از چشم افگنده نظر چشم و چشم نظر

صفت چهینٹ

طغرا چهیٹی که گل بجای قبای لعلیش در بر میتواند داشت مرزا بیدل جامه وار چهینٹ بر سراپای آرزو کیفیت بهار پوشانیده

صفت ڈوریه

مرزا بیدل ڈوریه بای سفید یک قلم بر بیاض صبح خط کشیده

صفت آلچه

مرزا بیدل آلچها با وجود دورنگی قماش غیرت از میان برداشته و بعبارت مسطور مختلف همان معنی یکتائی نگاشته

قسم پارچه ۱۲ — ترکیب قلب ۱۲

صفت پرند چینی

واضح پرند چینی او روکش پرند رنگین تو بر تو گل چون گل پرند چینی خود را به همچشمی این پرند آورده نرگس شوخ چشم خیره نگاه با لاله خونین جگر داغ رشک اطلس چشمک زنی سر کرده

صفت لوله پیچ

واضح در برابر لوله پیچش لوله پیچ غنچه گل از نظر افتاده بلبل ❊

صفت بافته

۱ اکثر از بید گز میسازند ۱۲ ۲ بر بمعنی پهنای پارچه ۱۲

طغرای مشهدی بزاز بچندین اقمشه گوناگون پرداخت و چندین هزار مختلف را یک جهت ساخت
وله بزاز هرگاه بچوب گر مخور قماش حریر دکان خود را پیمود از پهنای ثوب اطلس و مشجر درازی جان گزی
بسیار بود ماهر بزازش چون صفت خوبی کالا کند خریدار بد معامله را خوش سودا کند واضح دکان بزاز
سراپا ناز با طلس سرخ رنگین ادائی آراسته است و بجنس خوش قماش حسن پیراسته دارائی ملک حسن
بنامش مسلم است و مثل جنس پشت و رو یکسان خوبی او در دکان زیبائی از کم بسیار کم تا در کشور روز بازار
زیبائیش از انفعال بیرواجی رنگ خورشید شکسته هر شام چون خجالت زدگان باراده سفر بار بسته
عجب نیست اگر خیال دوروئیش در سر است که متاع دلفریب او را دوروئی هنر است نی نی چه میگویم
طرز دلدهی و دلداری خاصه اوست و کی بی صحبت آئینه با بیدلان جامه گل دوز داغ ببر دور دست
بهار فطرتی که وصف رنگین ادائیش شنیده پرده گوشش از فرط رنگینی همرنگ پرند نگارین مانی گردیده
در دکان حسن رخ ساده اش که رونق بازار خورشید ساده رو شکسته لعل نوخطان متاعی ست گرد کساد
بر رو نشسته آوازه زیبائی جنس خوش قماشش بچرخ اطلس رسیده و پری از عیب بری چون حور دور
از قصور در دکانش فرش گردیده اگر اطلس سرخ لاله داغدار نبودی در نظر چمن پیرای خرد پا انداز دکان
آن گلرخسار نمودی جنس حسن یوسفی در بار اوست و چشم خورشید حیران گرمی بازار او در بازار جنس بسیار
خریدار حسن یوسفیش زلیخای زال فلک را کلاوه خورشید در دست و در دکان سودای متاع قیمتی
وصالش هزار مشتری چون مشتری چرخ از روی مهر پالبست ارغوان شبنم لباس شرمنده اوست و گل
رنگین جامه عرق انفعال پیش افگنده او خریداران جان در آستین که بر آستان دکانش گوش بر آواز
و چشم در راه انتظار اند جنسش را بهزار جان خریدار هر جنس بالا دست او را دست بدست می برند
جز جنس دل که از دکانش بر نمیدارد مرزا خلیل دکان بزاز از عکس رنگینی پرند الوان چینی و خطائی
چشم نظارگی را برنگ دست گلچین رنگین کرده سهی قدان سرو بالا برنگ لاله و گل پرکاله ای از
اطلس سرخ آتشی و گلی در دست و گل پیرهنان مانند گل پرند چینی بر کف از متاع روی دست خود
نقد دل از کف خریداران می برند و از اسباب پس پرده یعنی نگاه پنهانی پیرهن طاقت بر تن نظارگیان
میدرند هر پرکاله شان از تاریست که یوسفی بهای کلاوه آنست و بشوق گردش چرخ ای صد عجوزه
چون زلیخا سرگردانست

عیب

ن خود ن خویش گل

ای کمال ۱۲ ای ظاهر سازد ۱۲

گل بمعنی آتش ۱۲

ل پرکاله بدال مفتوح بثانی زده و کاف عجمی دل معروف دوم اشیا سوم سامان و اسباب خانه ۱۲

در مهرگان رخ زردی سرخ قفای سیلی پشیمانی دیده نابینای مادرزاد هنگام اقتباس روشنی از یاقوتش هنگامه ماه برهمن و از شرگان پنجه در پنجه خورشید افگن رشک یاقوتش خون بهار ریخته و حسرت رنگش چشم گل بگوهر اشک شبنم آمیخته خزائن الفتوح یاقوتی بر آنگونه که آفتاب را قرنها دیده خیره باید کرد تا یک نقش بدان زیبائی از کارگاه خارا بکشد

صفت الماس

خزائن الفتوح الماسی از روی رخش[۱] و روشنائی بدان لطافت که پنداری قطره ایست از چشمه خورشید چکیده و له الماس چنان که از بس لطافت چون جوهر پولاد در دل آهن جا کند و بسبب مزاج نازک ازار زیر بشکند

صفت گوهر شبچراغ

واضح عکس آب و تاب گوهر شب چراغ در خانه چشم چراغ افروز و در جنب فروغناکی و نور پاشی او آفتاب عالمتاب بیفروغ تر از چراغ روز

صفت عین الهر

خزائن الفتوح عین الهر[۲] ازان نوع که اسد از دیدن آن چشمه خورشید را در چشم نیارد

صفت عین الدیک

خزائن الفتوح عین الدیک[۳] چنان روشن که عین الهر ازان چشم بزند

صفت درج جواهر

انوار سهیلی درجی چون برج آسمان بجواهر مزین و حقه چون گوی ماه در غایت صفا

صفت حکاک

طغرا حکاک از گوهر فروش زمانه درین بازار مهربانی نیافت وگرنه آن لعل تراش یگانه با الماس تراشی صبح یشتانت مرزا صادق نگین سلیمانی دل که از عشق کافرولان زنار ها بر روی هم وارد بدست این حکاک بیباک بدهد که بقلم الماس مژگان نام وفای خویشتن دران نقش کند تا دیگری از بنان انگشت تصرف دران نقش نتواند کرد

صفت بزاز

---

۱ رخش بادل مفتوح بثانی زده رنگ سرخ و سپید و با اول مضموم پرتو شعاع آن

۲ عین الهر بکسر ها و تشدید را جواهری معروف قیمتی که بصورت چشم گربه میباشد و در عرف هندوآنرا لسنیا گویند و فارسیان تخفیف استعمال نهایند از بهار در هر بالکسر گربه مجرد و جمع

۳ عین الدیک بر وزن خروس بصورت چشم خروس را

۴ چشم زدن اشاره

وازشرم تابناکیش خورشید روشن ضمیر وماه منیر گرم رخ بنقاب سحاب کشیدن نگاه مهر نگاه تماشای گوهر آبدار غلطان درچار موجه طوفان صفا لطمه خوردست حیرانی گوهر سیراب از چهرهٔ نورد صفا نقاب حجاب کشا گاه چشم کشادن بران مردم دیده بعینه چون مردم آبی در آب گوهر آشنا تا گوهر آبدار شاهوارش شاهوار از نگین بر تخت زرین نشسته بجرم خنده دندان نمای بجای از پشت دست ادب دندان پروین شکسته

صفت رشته مروارید

اعجاز خسروی رشته در مروارید پیداری گوهر پاکیست بر بسته عرق پاک

صفت زمرد

اعجاز خسروی از سبزهٔ او آب بینائی بیفزاید آما از آب وسبزه زمرد چشم مار کور شود و له چشم مار سیه است که از تاب خود چراغ را بکشد آما تاب زمرد که گوهر شب چراغ ست نیارد انوار سهیلی زمرد سبز ریحانی که دیده نظارگی در تماشای آن خیره ماند و مردم دیده را از مشاهدهٔ آن سواد روشنی افزاید خزائن الفتوح زمردی بدان لون که فلک زمردین اگر خود را پاره پاره کند بدان مانند نماید زمرد ریحانی از انگونه که آب سبزه بهشت برده واضح آب وتاب زمرد کهنه اش آب نوخطان برده وله نظر از موج رشته عقد زمرد سبزتر زمردش را فیروزه طالعان بصد جان خریدار

صفت فیروزه

انوار سهیلی فیروزه خوش رنگ وصافی که سپهر مینائی از لون آن اکتساب نور نماید واضح جوهری سخن تا به تشبیه چرخ مینائی با فیروزه حبابی پرداخته از کمال نشاط بچرخ آمده واز وفور انبساط حباب آسا قالب تهی ساخته چشم از عکس فیروزه حبابیش حباب بحر اخضر فیروزه اش را فیروزه بختان بهزار آرزو خواستگار

صفت یاقوت

انوار سهیلی یاقوت رمانی که دل انار از رشک رنگش پرخون باشد وجرم آتش از غیرت شعاعش در نهانخانه سنگ مختفی گردد واعجاز خسروی رشته در یاقوت نزدیک جوهریان بمعرفت گوئی رگ سنگیست در درون جگر واضح گل وقت ادعای همعنی آب ورنگ با یاقوت نوربار خورشید نثار

گوهر آبدار بخنده دندان نما صفای گوهر دندان آشکار ساخته و با خریدار شیوهٔ نیاز آغاز کرده گوهر تا در حلقه سفته گوشانش در آمده ماه دو هفته مانند خورشید در هوای دیدارش گرد بر آمده مرزا خلیل دکان جوهری از جواهر رنگارنگ آبدار و گوهرهای شاهوار آنقدر مایه دارست که جوهری شفق از رشکش بساط خود را بر طاق بلند قوس قزح میگذارد و از حسرت لعلهای پیکانی آن دکان کان بدخشان تیر غیرت بر جگر خونین میخورد و بدخشان باج خوبی عقیق آن دکان را بگردن دارد و کان یاقوت از رشک رنگینی این مرجان اشک بیجاده[1] رنگ از دیده می بارد

صفت جواهر لعل

خزاین الفتوح هر لعلی بدان رنگ که کان را روزگارها از چشمه خورشید خون باید خورد تا یک نگین بدان نمونه بدست افتد لعل آتشین ازان باب که از تاب او آتش در گوهر شب چراغ گیرد انوار سهیلی لعل رمانی که چون گلنار فارسی در نظر مبصران آتش افروزد واضح تا رخسار نور پاش این لعل شب چراغ دیده از فرط حیرانی چراغ[2] از چشم آفتاب پریده در برابر این لعل آتشین تابش برق شراره ایست اما مرده چون این لعل قطبی صد فلک شعشه و فروغ افشانده چشم قطب شمالی و جنوبی بسان چشم صرعی از مشاهده نور بیحرکت و حیران مانده محمد صالح لعل گرانمایه که در برابر رنگینی و درخشانی آن آب و تاب آفتاب بیتاب بود بی تکلف سخن سازی کم یافت جوهری بی بها از غایت صفای لون و رشک طراوت آبش اشک قرة العین عدن و جگر گوشه یمن جگری[3] گردیده و از حسرت جلاد شادابی آبش رود بار خون از دل یاقوت رمانی روانی پذیرفته و سیلاب سرشک لاله گون از دیدهٔ گوهر شاهوار عمانی به سیلان در آمده

صفت مروارید

خزاین الفتوح دری بدان آب و تاب که ابر را سالها از پیشانی خوی باید چکانید تا یک تحفه ازان باب بخزانه دریا رساند در مکنون که یتیمی ست و دعوی بلند میکند که از پشت ابر چکیده ام اکثر بر تاج بادشاهان می نشینم ازانجا که بزرگی اوست دعوی خود را ثابت میدارد واضح از گوهر صفا پرور که دریا دریا موج طراوت در جوش و صفای گوهر را که در صد پرده پنهان نمی ماند عریانی پرده پوش از غیرت شعشه فروغش صبح نورانی جبین از پنجه آفتاب در گریبان دریدن

[1] با اول مکسور و یای مجهول سنگریزه های سرخ رنگست که از جواهر فرومایه باشد ۱۲ ج

[2] چراغ از چشم پریدن و جستن و از چشم و دیده جهیدن کنایه از روشنی ست که آدمی را از رسیدن ضرب سخت پیش چشم بهم رسد ۱۲ بهار

[3] جگری قسمی از یاقوت ۱۲

صفت زرگر

انوار سهیلی زرگری که طلای کوره تفتان آفتاب برای گداز زر او لائق و بوته رخشان ماه کارگاه سیم پالائی او را موافق در جواهر شناسی بمثابه که بمجرد دیدن صدف قیمت دریکه درون او بود بداند و در عیار گرفتن بمنزله که بی تجربه محک از غش و صافی زر خبر دهد طغرا زرگر بمدد کوکب خورشید ضو اگر درین بازار دکان نساختی از برای حلقه گوش ماه نو بگذار نقره بدر چسپان پرداختی ✣ ✣

صفت طلاکوب

طغرا طلاکوب را از کل کثرت مشتری فرصت جزئیات کار خود نبود ازینجهت با قلم فولاد مسطری[1] ورق طلائی مهر را کتابی ننمود

صفت علاقه بند

طغرا علاقه بند چون از کار نمایان نام و آوازه استادی برآورده آفتاب را در حلقه شاگردان بجهت ابریشم تابی درآورده

صفت نقاش زرنشان

طاهر نصیرآبادی در فن نقاشی زرنشان بمرتبه که رخسار زرافشان دینار[2] را در عرق شرم دارد و اثر تردستیش از ابر تصویر گوهر می بارد

صفت جوهری

طغرا مشهدی جوهری تا در دکانچه زرنگار لآلی آبدار در بساط نچیده از عکس آن آئینه سپهر دوار بیاسمین زار کواکب نرسیده محمد علی ماهر جوهری که تا جواهر بیش بها دیده گران سنگی وزن و قیمت را بمیزان نظر سنجیده واضح جوهری کجکلاه که درة التاج سربلندی و جگر گوشه ارجمندیست گوهر دندانش را لولو بنده ایست لالا نام و لعل لبش را یاقوت یاقوت نام غلام صدف تا دهانش را بدیده خیال دیده چشمش از حسرت لبریز آب مروارید گردیده هر چند قوس قزح برو یافتن از آفتاب صنعت رنگ آمیزی را بر طاق بلند نهاده لیک در برابر رنگینی پیش طاق ملون دکان نگارینش از طاق دل آسمان افتاده تا دکانش بجواهر رنگارنگ بوقلمون نقش رنگینی بسته کمر کوه بدخشان از کوه کوه بار غم شکسته گاه عرض تجمل حسن و حسن تجمل چون در دکان رعنائی باز کرده پس از نمودن

[1] ای ورق مسطر کرده آفتاب را ننوشت ۱۲

[2] ای با وجودیکه زر در ذات دینار موجود است و آن سوای نقطه زر ندارد الا تا هم دینار از و شرمسار میشود ۱۲

وپاکوبان برصراحی سیمین سپهر وجام زرین آفتاب آهستین رد امن افشانند ماه ناگرفته سیم یک فلک
ظلمت گرفتگی ازدلهای گرفته برطرف سازد وگل بنجار طلایک بیابان خارخار غم ازخاطرهای غنچه گردیده
وا پرداز د ودرم سیم گونی بیضا درجیب دارد که تیرگی کلفت سزاغمی برروی زمین نگذارد درست
درمیان سیم گفتی ماه هاله دارست که ازچشم حاسدان بدگهر باران سرشک ریزد واشرفی عرق گوهر
نثاری گل شبنم آلودست که همین خاطر مهار طبعان به گلشن گلشن شگفتگی آمیز دسبر درست زراز گوهر
لبالب گلیست شبنم آگین بل آفتابی مطلع پروین هردرم سیمین برزآمیخته شبنمی ست باگل متقارب
بل ماهی باخورشید منشین عالی آنراکه چون بیدحاصلی ندارد خنجر طعنه زنند که مجنون ست وهرکه را
غنچه صفت مشت زری درگره هش باشد بوصفش لب کشایند که ذوفنون ست فوقی یزدی
اصل همه شادمانی ومایه جمیع کامرانی زرست هرکه صاحب زرست درین زمانه عزیز ومفتخرست اگر
کافری که زرداری عزت ومنزداری واگر مومنی که چیزی نداری بروکه تمیزی نداری مثلی ست مشهور زر قل
ودینارهٔ قل مقدارهٔ هرکه مال ندارد یارندارد هربنوائی که سیر شوره زار تهیدستی کرده باشد گل امید
ازباغ صحبت دوستان نچیند چه هرگاه کسی رامدار احتیاج مبالغه گردید جمعی که چون عقد ثریا
عقد صحبت اورا انتظام دادندی مانند نبات النعش متفرق گردند

صفت دارالضرب

طغرا انبریکه درین سجده گاه پتک دوانگشت یک جهت ساخته ازپی درپی گرفتن روپیها
بسجه گردانی پرداخته بوته نقره گدازی بسکه درخاک وجود خویش فیض یافت بهودارے
آبروی هنرازآتش سوزان رخ تنافت بوته پاک سازی نقره اش اگرینجا طرآفتاب میگذشت
طلای قرص وجودش ازغش کسوف خلاص میگشت

صفت داروغه دامین

طغرا چکشی که درعمل او برشوشه نقره وطلاخورده دم شناس کوره نقرش سرگرم ذکر چارضرب شمرده
سندان ازگفته او بسکه ثابت قدم صبوری گشته تلافی ضرب باشت خایسک درخاطرش نه گذشته
بدولت امینش صرافخانه فرش طلادارد چه عجب که اگرچون سکه پای خودرا برابراشرفی گذارد خرابی چون
ازاهتمام او بشغل نقره گدازی پرداخته مس وجود خودرا به اکسیر فیض طلاے احمر ساخته +

سله هرگاه شد دینار او خوار شد مرتبه اول ۱۲
سلهٔ ای دائره حاجت او را محصور کرد ۱۲
سلسه انبر بفتح اول وضم ثالث وسکون ثانی دینار قرشت آلتی باشد آهنین که زرگران و مسگران طلا ونقره ومس نقته را بدان گیرند و بجرانی کوبند ۱۲
سلسه پتک بفتح اول وثانی وسکون ثالث آلتی باشد آهنین که زرگران و مسگران بدان طلا ونقره را کوبند ۱۲
سلسه دست پناه ۱۲
سلسه هموار ۱۲
سلسه مبالغه ۱۲
سلسه ۱۱ و بهبود ۱۲
سلسه شوشه طلا و امثال او مصوغات طلا ونقره را گویند ۱۲
سلسه هموزه ۱۲
سلسه بکمال ۱۲

آرزوهای دنی و دنیوی بر شمارد و مردم زاد را در پایداری بتی از خورش و پوشش ناگزیران و آن بسیاری چندین رنج فراهم آید کاشتن و پروردن و درو کردن و پاک ساختن و سرشتن و پختن و رسیدن و تنیدن و بافتن و جز آن و سامان این کارستان بی فراوان باور صورت نگیرد و یک تنه بر دوش نشاید نیاید هر آئینه بزرا احتیاج باشد بنا بر استواری جوهر و سخت پیوندی دیر پاید و از اندک کار بسیار آید و نیز آدمی را سفر ها رو دهد و برداشتن غذای چند روزه دشوار چه جای فراوان ماه و سال نشان هر یکی از عناصر چهارگانه از چهرهٔ احوال او پیدا رنگ از آتش صفا از هوا نرمی از آب گرانی از خاک آگهی بخشد از انجا که فروغ هستی بخش فراوان دارد هیچ یکدام از آن خشیجان گزند نتوانند رسانید باتش نسوزد و هوا در و تاثیر ننماید آب بروزگاران دگرگون نکند و خاک نپوساند بخلاف دیگر فلذات که آزین رو در حکمت ناهمه پایستانی عقل را که تدبیر هر کار از و انتظام باید ناموس خوانند و زرنا که اسباب روزی بآن باز بسته ناموس اصغر گویند ارگرامی القاب او حافظ عدالت و مقوم کلی تقویم اشیا بآن رود و اساس معدلت بر و ایزد بیهمال برای خدمتگذاری او نقره و مس را روائی داد و سرمایه روزبهی مردم زاد گردانید اعجاز خسروی درم گوئی سیاهی دیده است که بی آن کور میشوند و برای تضییف آن احول جلال و والی احتیاج بمال در تدبیر معاش ظاهرست و در اظهار فضیلت نیز مدخلی عظیم دارد چنانکه در صحیفه سلیمان مسطورست که حکمت با توانگری بیدارست و با درویشی در خواب دانا را چون دینار نباشد خلق از و منتفع نخواهند شد بلکه خود نیز بسبب توجه بمصالح ضروری از بسی کمالات باز ماند طغرا سرمایه کسب کمالات سیم و زرست و سیم و زر نا نباشد نه کسب فضل میسرست و نه هنر بی زر معلم طفلان را قابل مکتب نمیخواند و بی سیم خطاط کودکان را لائق سرخط نمیداند فرقان مجید که سخن آفریننده لوح و قلم ست اگر نبوشتن آن زر بسیار خرج نه شود هدیه اش کم ست بموجب الناس مع اللباس انسان خوارست بی لباس و لباس موقوفست بر سیم و زر غیر از اساس پروانه از جهت قبای سیمین شمع خود را به آتش می افگند و عندلیب از برای دستار زرین گل بچراحت نیش خار میسازد معترف زر این دو حدیث را دو یک حجت بخوبی صرف نمود که منطقی بیقصور تصدیق نمای کلام او خواهد بود شرف الانسان بالعلم و شرف العلم بالمال نتیجه غیر ازین نیست که شرف الانسان بالمال و اضح زعفران زار طالب امید گرفته دلان را بنده آورده و مزعفر زر کام تلخ عیشان را شیرین کرده خمار آلودگان اهل از شراب زعفرانی زرد داغ رسانند و دست افشان

باستانی بیاد تمنای دیدن موقوف کند نفیر ۱۲

گوهر می شناسند اگرچه آن گوهر در نظر خلائق بی قیمت ست اما در بازار حشر قیمت آن کامثال اللؤلؤ المکنون نهاده اند

صفت تجارت و تاجر

واعظ تجارت سرمایه خرید متاع ارجمندیست و توشه سفر طلب سربلندی بندر قماش بی نیازیست و کیسه خرج درویش نوازی در قطع بیابان زندگی مرکبی ست رهوار و در عبور از قلزم خونخوار حوائج روزگار سفینه محکم و استوار در باران نوائب دهر خیمه ایست از سفر دور و درازش طناب دار تند باد مکاره عصر حجره ایست کشاده روی بیابانش فتح الباب حجله پیمایان راه کسب معیشت را هر کجا ده و محمل قصر جهان نمائیست و چار ستون قوائم مراکبش اساس راه نوردان بوادی سیاحت را دامن صحرائی چه گلهای اعتبار که این گروه سعادت شکوه از پست و بلند اوضاع روزگار بدست امتحان میتوانند چید و چه گوهرهای تجربه که این طائفه بسر انگشت نگاه بصیرت برشته عمر میتوانند کشید بختیار این قوم جوهر شناس که بخرید امتعه و اجناس هر دیار خود را از فروختن گوهر آبرو مستغنی میسازند و در و سفید این فرقه صاحب دید که بخاکستر شام غربت آئینه حرمت خود را از زنگ منت دونان می پردازند

صفت صراف

خزاین الفتوح صرافان تنگهای سرخ و سفید چون گل سوری و صد برگ تو بر تو نهاده چه از آن جنس که از پشت پیل ابر چکیده و چه از آن نوع که از شکم کوه ابر مانند زاده بدست شان افتاده طغرا صراف بتوده کردن پیسه و روپیه دست برده و خود را مالک رکاب سیاه و سفید شمرده وله صراف این خجسته بازار بسکه مدار بر سرخ آفتاب گذاشت سیاه و سفید لیل و نهار پیش او یک دینار اعتبار نداشت محمد علی ماهر صراف این بازار آنچنان در ناقدی بصیرست که بر عیار زر گل خرده گیر دکانش از اشرفی مشرق زر مغربی واضح آنقدر از زر سرمایه دارست که در دکان زرداریش درست مغربی آفتاب در کدام شمارست

صفت زر و سیم

آئین اکبری شهری و صحرائی را کار از خواسته برآید و هر یکی باندازه خواهش برستاند آزاد دست مایه زاد گرداند و دل بسته آنرا سر منزل مراد انگارد و ناگزیر همه را بدان سر و کار خرد منش آنرا سر چشمه برآمد

سله نائبه مصیبت نوائب الدهر جمعها ۱۲ ص سله فتح باب ابتدای فصل بارندگی و باران آن و کشادن کار ۱۲ ج

سله سوری رنگ سرخ و از نیست که هر گل و لاله سرخ را سوری نامند ۱۲ ج

سله خواسته با واو معدوله مال ۱۲ ج

جوهر بافش انتظار سر راه رخنه گر خود کشیده پاک کوهریکه با آب گوهر دست از آلایش شسته و پا بدامن تقدس پیچیده و سر بگریبان تنزه کشیده دست اندیشه بدامن ثنایش نرده و طریق ذکر خیرش بپای ادب سر کرده دستش مرنجاد و پایش مرزاد و قدسی نژادی که بهفتاد آب کوثر وضو ساخته بزبان صدق بیان عایش گفته زبانش بکام باد

صفت حرفت

رفیع واعظ از جمله طرق کسب معاش که آدمی را از ذلت طلب و منت اهل منصب می رهاند و بدیهیم خودسری و بی نیازی سرفراز ساخته بر سریر آسایش کونین می نشاند حرفت و پیشه و ریست که استاد صنعت خودسازیست و خلیفه دکان رنگ ازدل پردازی نقشبند کارخانه وسعت ست و مخمل باف چاپلوش خواب راحت خیاط جامه عافیت و وجاهنیست و علاقه بند دستار سرافگندگی و پریشانی قماش پنبه ملامت و ناهمواریست و خسر باف حریر نامرادی و کم آزاری حداد آهن سختی و دوران ست و نجار دوراهی امن و امان سپر ساز امنیت درویشی ست و کمان گر خمیدگی و سر دوزپشمی زره سازدهای بیخوابیست و تیر گرناوک دعاهای مستجابی سیاف شمشیر نفس کشی ست و روشنگر آیینه دلخوشی رسن تاب رشته روزیست و خیمه دوز سراوق فیروزی شکر ریزه مزه بی سامانیست و گلاب کش عرق پیشانی شیرازه بند اوراق برگ و نواست و رنگرز سرخروئی دنیا و عقبی

صفت محترفه

رفیع واعظ این قوم پاک درون چرکین قبا و این طائفه بزرگ قدر کوچک نما تبقاطر عرق جبین آتش جان سوز احتیاج خود را فروشانند و بعرق صحت آبله دست محنت پرست خود را از مرض جانکاه طمع و سوال می رهانند اعجاز خسروی پیشه وران رنج کش که انگشت آهنین ایشان کلید درهای روزیست و پرده دل را بکشاد آن بربسته تا کدام وقت از خزاین رزق فتح بابی پدیدار گردد و عرق جبین ایشان که بزمین میچکد درمی میشود که الکاسب حبیب الله نقش آن درم بدان درم سیمین مس پاره چند گردی آرند و ازان کیمیای معاش نانی زرین و گرده برنجین بر صحن گلبن و کاسه چوبین مهیا میگردانند بعضی از خار سوزن گل زرین می شگفانند و بعضی سنگ میکاوند و زر بیرون می آرند بعضی در مزدوری خشت و سنگ از عرق پیشانی گوهر آبدار میچکانند و در نیم پهنا

ردیف ۱۲ ... ردیف ۱۳ ... ردیف ۱۴ ... ردیف ۱۵ ...

ویران کنند و اگر بسرمگی در دیده کشند آنچه تا حشر از زمین خواهد رست به بینند فی المثل اگر هم خریطه دارا
بودی بدلش بضرورت آبرو بودی مرزا خلیل چشم مهر و ماه هنگامه باین رنگینی و خوبی و هیچ دوری ندیده
و تا آسمان دکان مایه داری چیده اشیائی چنان از چار بازار ارکان نخریده هر شکر لبی را هزار تنگ شکر
در بار است و هر شکری را صد هزار خریدار قیمت جنس[1] کاسد عیش بنرخ بالا دست رسیده و متاع دلخوشی
(ای جنس که پیش ازین مفقود بود و الا موجود شده ۱۲)
چون جنس مزید دست بدست گردیده هر کس در گوشه ناکامی حجره داشت امروز بر سر بازار امید دکانی
گرفته و از چاک سینه در دکان بر روی دل گشاده هر کرا متاع دل و جانی بود جهت بیع بدست دلالی
(باعتبار عشق ۱۲)
داده از هر جنسی که دل خواهد درین بازار بسیار است و هر متاعی که خریدار را در کار باشد خروار خروار لا ادری
الحق بازاری چون باغ بکمال صفا ترتیب یافته و متاع رنگین چون برگ گل آراسته جوهریانش از
بلند نظری جواهر را چون اعراض وزنی نمی نهند و صرافانش از خرده گیری نقد روان کواکب را ناسره
میدانند با متاع تازه بزازانش زربفت بوم و طلا[2] و نقره ماه و آفتاب مستعمل و بکالای قیمتی روی دست
و دلالانش پرنیان شب و حریر روز متدرس[3] مشتریش تا چون سرو آزاد نباشد از راستان نیست و بسان
چنار تا تهیدست نگردد از بلند دستگاهان نه اینجا چون صنوبر دل صد پاره بایست و چون بید مجنون
شکستگی و آشفتگی در کار برنگ لاله داغ دل باید و چون غنچه گریبان چاک خان واضح سبحان الله
بازاری که مسبحان ملا اعلی چون درو میگذرند در حسن و خوبی او که چشمش مرساد چشم پوشیده می نگرند صحن
صفا آگین کدورت رفته اش مانند پرتو مهتاب پیرایه نور نظر و هر کوچه اش از گذار دو رویه ماه طلعتان
شبیه شق القمر پاک نظری که بچشم دل تقدس منزل یک نظر در خوبی این بازار سراپا نگار دیده نگاهش
چندان سرمایه سیر چشمی آب و رنگ برگرفته که بهنگام عرض بهشت نزهت سرشت چشمش مستغنیانه از خانه
بهار کاشانه دریده یک مژه بیرون نخرامیده هر دکان وارش بساط با تزئین و فرش نظر فریب رنگین بی عار
خود فروشی در دکان برنگی چیده که در برابرش نگارخانه ارژنگ بل کارگاه چرخ بوقلمون رنگارنگ از رنگ
آمیزی خجالت بساط دکانداری خود آرائی و خویشتن ستائی فرو چیده در تعریف طولش طول مقال معنی پیرایان
کوتاه و بتوصیف عرض او عرض دستگاه هنر نکته سرایان عذر تقصیر خواه دیریست که قرة العین صدف
بامید بار درین بازار آبرو گرو کرده و نقد صفا در گره بسته و از غم گره گشته و گوهر چشم سفید کرده در آرزوی
دستگیری زود از دو غواص نشسته عمریست که جگر گوشگان کان را جگر از الم خون گردیده و بتمنای قبول

[1] ای جنس که پیش ازین مفقود بود و الا موجود شده ۱۲

[2] ای زمینش از طلا و نقره ۱۲

[3] درس کهنه شدن جامه ۱۲

صفت عزلت

رفیع واعظ باریافتگان خلوت توحید پای کامجوئی در دامن ترک و تجرید پیچیده اند و پاشکستگان گوشهٔ انزوا از اندیشه روز جزا در تحصیل مراد نفس اماره دست بر خاطر نهاده اند و خانه بر دوشان طریق بی علاقگی سر منزل رستگاری مقصد اصلی شناخته خانزادان مقتضیات طبیعت را خط آزادی داده و تیغ ملامت بر روی خود کشیده اند و نفس اماره را بخنجر قطع علائق سر بریده سراج منیر خلوتی که نه پروانه گمان را بشمع ضیایش راه بود و نه فیلسوف وهم از نکته سرش آگاه فکر هرزه گرد را دور باش هیبتش پاشکسته و اندیشه جهان پیما را حاجب دهشتش در بر رخ بسته

صفت قناعت

نزهت الارواح در کنج خانه فقر و قناعت گنج بیکرانست جوی از آن بجانی چون بیابی مگو که گرانست درازی اهل نشان کوته نظریست و بسیاری طمع دلیل کم هنری باز تا بخود چشم باز است صید را بتکلف از و میکشند چون چشم از خود فرو دوخت طعمه بی تکلف در دهان او میکنند اگر عقل با خویشتن داری هیچ چیز به از خویشتن داری نیست کوه با شکوه را چون قاعدهٔ خویشتن داری و ثبات از بنیاد است صفت قطب داده اند اگرچه یکی از او تا دست سنگ بر شکم نهاده است و همه گنجها در بر او کمر خدمت بر میان بسته است و تیغ بر سر او ابواب الجنان عالی همتانی که همسفره قناعت گشته اند با فرعون و نمرود همکاسه تنعم نتوانند بود و درویشانی که از مطبخ قضا به نعمت رضا و تسلیم آسوده اند دریوزه لذت از ناز و نعیم دنیا نتوانند نمود سیر چشمانی که بر سر خوان فقیر نمک پیش شوربای قناعت گردیده اند دیدهٔ رغبت بمائده شبهه ناک نگشایند سراج منیر قناعت ملکیست از ازدحام مشاغل آسوده آئینه ایست از زنگار تعلق زدوده

صفت بازار و محترفه

ظهوری در هر دکان راسته بازارش که تبار شعاعی طنابی گردیده کار هزار سود و سودا راست آمده قاعده راستی و درستی بآن مرتبه که کج بیعان از سر رشته راستی بیرون نتوانند رفت چنانچه آسمان از کهکشان میان در بندگی محکم کرده زمین نیز کمر بنفع رسانی بسته سزد که تجار مایه دار این خاک پاک را کالا ساخته بایران و توران برند تا در ترکتاز فتنه و آشوب گل کرده تربیت دلهای خراب و تعمیر سینه های

ن اندوخته

ر تبعان

۱ طعامیکه در آن شک حرام و حلال باشد ۱۲

۲ ای طناب این دکانها از رشته شعاع است ۱۲

و یاقوت آب در دیده میگرداند و از غیرتش نسیم آنقدر کاهیده که بکهربا شکسته رنگی وام داده و از شوق شنیدن نامش صدف همه تن گوش گردیده و نشنیده و در انتظار نشانش چشم همه گوهروار سفید گردیده و ندیده در آرزوی دیدنش دیده شبه آب سیاه آورده و شعلهٔ شوقش در دل در نجف آتش افگنده و از غیرت رنگش زمرد همچو افعی بر خویش پیچیده و فیروزه از رشکش آنقدر زهر خورده که مرده خون در تن یاقوت ازو فاسد شده و متاع جوهریان ازو کاسد گشته بویش بصد قافله مشک پهلو زده و خاکش با خون هزار شهید برابری کرده

صفت نعلین فقرا

طغرا چوب نعلین فقرا صندل درد سر گمراهی ست و خاک قدم شان اکسیر کیمیای آگاهی

صفت صوفی

اعجاز خسروی صوفی از تصفیه وجود بغایتی روحانی شده است که از بس روشنائی روح او مینماید و جسد او از غایت صفا نمی نماید نفحات الانس این طائفه کاملان مکمل اند که فضل و عنایت ازلی ایشان را بعد از استغراق در عین جمع و لجه توحید از شکم ماهی فنا[1] بساحل و میدان بقا خلاصی و مناصی ارزانی فرموده تا خلق را به نجات و درجات دلالت کنند جذبه عنایت قدیر هستی صوفیه[2] را بکلی از ایشان انتزاع کرده و حجاب خلق و انانیت از نظر شهود شان برداشته لاجرم در انبان[3] طاعات و صدد[4] خیرات خود را و خلق را در میان نه بیند +

صفت وجد صوفیه

مؤلف هرگاه صوفیان صافی نهاد بنا بر ناخن بدل زنی اشعار عاشقانه و نشید[5] عارفانه طرح وجد میریزند و خونابهٔ دل از حریر مژگان می بیزند بی سخن دست افشانی آن جماعه بر دنیا دست افشاندن و پاکوبی شان برین عالم ناپایدار پشت پا زدن ست آهنگ نی بآواز بلند ترغیب از خود شدن و بانگ رباب بطریر[6] باب بهشت سامعه افروزی جان و تن می نماید اصول مطرب اصول دین بیاد می آرد تیر بر کمانچه رساندن نشان مقصود میدهد از آواز چنگ دلها چنگ بدامن مطلوب میزنند بالجمله صفای وقت و حضور قلب نقد حال آن جمع صاحب حال و کف زدن اهل وجد کف بر کف سائیدن اصحاب قیل و قال

[1] ای از فنا آورده برتبهٔ بقا رسانید ۱۲ [2] ای ایشان را از خیال هستی باز داشته ۱۲ [3] انبان معروف و خریطه که در آن چیزها کنند ۱۲ [4] صدد بفتحتین نزدیکی و مقابله و برابر چیزی ۱۲ [5] انشاد شعر خواندن نشید هو الشعر المتناشد بین القوم ۱۲ [6] صریر بانگ در و قلم و ملخ و بانگ کردن ایشان ۱۲

طغرا پوست تخت درویشان تخت سکندریست منزه از پایه مخلص خان پوست تخت را که مسند نشین بزم افتادگیست آن بلند پایگی رو نداده که حرف بیمغز اورنگ شاهی در لاف برابریش بر کرسی نشیند

صفت کشکول

طغرا کشکول فقیران قدح جمشیدیست مبرا از پایه مخلص خان کشکول از لب نان قناعت آن آبرو نیافته که کشتی پر آب و تاب هلال را که بر سر خوان اقتباس انوار مهر گردون مدار مانند صبح آب در شیر کاسه لیسی ست بر خشک نه بندد و ثمره سرشاری باده اعتبار دور جام جم را از گردیدن آب در دهان چون چشم گریه آلود حلقه گرداب نکند بازار شکستگیهای رونق کشکول که از خرده چینی خوان قناعت فقرا چرب پهلوی اعتبار شده آنقدر شکست در کار چین انداخته که کاسه سر فغفور را مو دار ساخته

صفت عصا

طغرا عصای تجرد لوای ظفریست خوابیده مرزا خلیل عصائی که تماشای آن جوانان موزون طبع مشکل پسند را بحسرت زود پیر شدن و خیال عصا بدست داشتن اندازد و دل هوس منزل پیر طفل مزاج را از خواهش عصاهای دیگر وا پردازد

صفت کمند وحدت

طغرا بی کمند وحدت آهوی اقبال صید نتوان کرد

صفت سردستی

مخلص خان اگر گویم که بزور سرپنجه قوت بازوی فقرا سردستی را آن مرتبه دست داده که تواند سردست و کتک توزکچیان بزم خسروی را شکست دهد درست ست و چنانچه دعوی کنم که قامت چوب خشک عصای حجاب سرادقات سلطانی از بار تعظیم او چون نهال بارور و تازه و پرخم شود راست ست

صفت تسبیح

واضح سبحه نگارینش مرجان را کجا هم پنجه خود می شمارد که با هزار دست و پا زدن تاب هم پنجگی او ندارد نصیرای همدانی تسبیحی جلبی نژاد خوش دانه که بر عقد مروارید طعنه بدگوهری میزند و از حسرتش عقیق خون میگرید

خزینه اش از داغ بدل نهفته دفینه اش مجردی از چپ اندازی عجوز دنیا پان خورده بر شادی و غم جهان پشت پا زده بخیه جبه اش شبنم گلزار وحدت گریبان پیراهنش مقراض قطع تار و پود کثرت

صفت گودڑی

مرزا بیدل سبحان الله اگر گودڑی انیست بر هوسکدهٔ خیال بافان مخمل و دیبا خواب غفلت که میخندد و اگر پاره دوزی این صورت دارد بحسرت آباد التفات پرستان اطلس و زربفت آشفتگی های حرص که می پیوندد و بهار آن همه چشم برین مرقع ندوخته که بچاک پیراهن گل توان پرداخت و رنگینی درینجا آنقدر آئینه نچیده که از سیر بال و پر طاؤس خود را متهم هوس باید ساخت نفسهای آرمیده در هوای جمعیت رشتهایش از خود گسسته یک گره پیوند یکتائی و دلهای بی مدعا در حسرت سایهٔ توبهایش طپش فرسودهٔ یکمزه جام خواب پیمائی طراوت بخیها با شبنم بساط صبح گرم انداز چشمک بی نیازی و لطافت رقعها با رنگ بهار شفق شوخی آهنگ استغنای تماشای گلبازی کیفیت حوضش تشنگیهای نظاره را بهزار قدح مستی آب میرساند و سیر انبساط حاشیه اش هوسهای افسرده را بصد رنگ بیتابی گرد سر میگرداند در انجمن شوق رشته نگاهی که نسبت تحیر بسر تار پودش نرساند از فتیلهای چراغ سوخته است و در مجمع تمنا لخت دلی که بمحویت لاله زار رقعهایش نپیوندد از داغهای چشم برهم نادوخته ننگ کج بینی مرکز پرکاری که در ربط این رقعه ها سر موئی تجاوز توان یافت و داغ کوردلی مردمک دیده که بر همواری این بخیها رشته تابی تفاوت تواند یافت اینجا بوقلمونی های بهزاد خیال را در پردهٔ هر رقعه صد پشت دست بزمین گذاشتن است و رنگ آمیزیهای مانی تصور را در سایهٔ هر برگی هزار تخم حیرت کاشتن

صفت خرقه

مرزا خلیل چه خرقه که هر بخیه اش دانه از برای صید دل و هر تارش در راه دلها بند سلاسل اعجاز خسروی خرقه هزار میخی درویش بارگاهیست برای نزول ملائکه

صفت کلاه

اعجاز خسروی کلاه صوفیان آسمانیست بر سر ایشان و سر ایشان از آن کلاه بآسمان رسیده و له کلاه مشائخ در سر آمدگی گوی از دستار علما برده است

صفت پوست تخت

سلہ بسبب کمال علو مرتبه خرقه و دنو مرتبه دیبا و مخمل قابل خندیدن هم نیند ۱۲ سلہ ای خوابند که دران آسایش گیرند ۱۲

سلہ ای سیرش هوس افسرده را تازه میکند ۱۲

سلہ خرقه هزار میخی خرقه که از رشته های دراز دوخته باشند ۱۲

و بسان مغز پسته خندان قبای پوست را گران پنداشته و بدست شوق صد چاک بر گریبان انداخته
انداخته اند و بجای پیراهن بدن نما بدن پیراهن نما ساخته اند دست را از آستین بر آورده اند
و گریبان وار پا بر سینه جامه و لباس گذاشته اند سراج منیر عابدی عبادت پیشه طاعت اندیشه
صوت نغمه تسبیحش محفلیان ساحت لاهوت را برقص آورده و نوای[1] دستان سرای تهلیلش عندلیبان
گلشن ملکوت را بی آرام کرده عقد ثریا از شرم انتظام سبحه اش به پراگندگی موصوف و دائره سپهر از رشک
بسیط سجاده اش بداغ جگر معروف نسیم انفاسش چون باد بهار روح پرور و شمیم اخلاقش چون نکهت مصر
فیض گستر واضح پیری شب زنده دار خورشید[2] سوار مانند صبح روشن جبین صادق نفس فیض
عامش برنگ نور آفتاب فلک گرد گیتی نورد همه جا رس پیشانیش آفتابیست از مطلع صفا
سر کشیده چهره اش صبحی ست از مشرق صدق دمیده خمیر پیکر قدسی طینتش از گل جنت و آب
کوثر سرشته اند و تفسیر سورهٔ نور بر بیاض عارض روشن تر از سفیدهٔ سحرش بخط آفتاب نوشته
آدمیست فرشته سیر ملکی ست در لباس بشر در کنج خلوت تنها با یار نشسته و از غیر گسسته و با دوست
پیوسته دنیا و ما فیها را قطعاً در نظر نیاورده بکرته یک تهی و لب نان تهی قناعت کرده بقدم دل
راه بسر منزل توحید برده و درین طریق صعب گذار نقش پی برکرده خاری درون پا نه خورده
طغرا بمقراض لا ریشه نهال تعلق را بریده و چون تشدید الله از شاخسار تجرد گل چیده مرزا خلیل
خوشا حال اهل الله که هر چه گویند از جلال آن ذات گویند و هر چه شنوند از مراتب کمال او
شنوند هر قدم در راه او پویند و از همه عالم او را جویند و صفحهٔ دل را از ذکر غیر او شویند تا بعلمی
که متعلق به تکمیل صفات نفسانیه از جهت تخلق باخلاق الله باشد آگاه گردند و بدرجهٔ تلقین و
ارشاد طالبان راه برسند پس از آن بزلال کلمات چون آبحیات خود مرده دلان را بزندگی جاوید
رسانند و برشحات گلاب انفاس خود خفتگان را از خواب گران غفلت بیدار گردانند قال شان
عین حال باشد و حال شان بری از قیل و قال مؤلف درویشی که از لمعهٔ طیلسان نور افشانش
جیب و دامن آسمان و زمین لبریز شگوفه صبح سعادت ست و از پرتو ماه جبین بینش هالهٔ آغوش
دعاها سرشار مهتاب اجابت ارواح قدسیان بدام تسبیحش اسیر و خاک گل زمین سجده گاهش
گریبان ملائک را عبیر سلطانی صحرا پای تخت آه سحر علم خسروی اشک سپاه ناله حشم از نقد روان اشک

[1] نوای آواز و قسمی از راگ ۱۲
[2] خورشید سوار کنایه از مردم صبح خیز ۱۲ و کسیکه پیش از طلوع آفتاب بیدار شده بندگی سازد ۱۲

گرد

مانند شمع روشن ردای حریری غیر حریف و نرمی که از تار و پود هواری طبع سلیم بافته شده پوشیده اند
و از لذات جهان بجز مائده چرب زبانی بی موم عسلی که بشیرین کاری خلق کریم است لقمه بکام خود ندیده اند
سر بالش سبک مغز گران خواب پر اگر همه از بال همای شهپر بلند پرواز مهمای دولت بیدار ست فرود
نیاورده اند از گرانی لقمه ثقیل و زهر هضم سنگ قناعت در کاسه اشتهای کاذب گرسنه چشمی طمع گذاشته
چون بنجیلیان نان به شیشه مال سائیدن جبهه بر درگاه اصحاب ثروت و جاه بر رو لها نهاده اند
و از لب نان بگزیدن لب افسوس قانع شده حباب وار برای انباشتن حوصله آبرو را بر باد نداده اند
چراغ بینائی به پرتو بیداری در قندیل دیدهٔ این سوخته جانان روشن روان که در دودمان دیده وری
را چشم و چراغ اند بر روغن بادام چشم روشن گردیده است و دود سودای چراغان بزم سلطانی در کاخ
فانوس دماغ شان که پروانه پر سوخته شمع فکر عقبی ست نپیچیده از شیوهٔ دورنگی که شیوهٔ دوررویان
رعنائی فروش این عرصه ست بشابه رو برتافته اند که چنانچه چهرهٔ گاهی از اشک گلگون رنگ بگیرد
گل خودروی در باغ تعجب نشگفد و در زاویهٔ تمنائی در آمد و شد را چنان بر روی خود بسته اند که اگر
عکس چهره دست رو بر سینه آئینه بجای یاد در خانه اش گذارد نقش تازه سروی کار نیاید بر چهره سراب
آب نمای اعتبار در روزه این دو اربیدار بهر طرف ندوند و بر سیمان بوسیده خیالات دور و در از طلب
جاه بچاه نروند بنجیال اینکه آبی بروی کار آید گردخواری بر سر همت نریخته اند و بگمان آنکه گلی در آب
گیرند زلال آبرو بخاک نریخته اند و نگاهای رنگارنگ آرزو دسته بسته اند و نبوته خاطر را بنجارخواری
خسته از شوق آبلهٔ سینهٔ این قوم سوخته دل آب در دهان صدف گرد آمده گهرنامش شد و از رنگ
رنگینی بساط اشک این جمیع خونین جگران راول خون شده لعل بدخشانش خطاب گردیده روزی
دو سه اگرچه محبوس این خانه پر گرد و غبار شده اند اما مانند زلال از سبوی گل در قطره تراویدن و
نفسی چند اگرچه نظر بند ظلمت آباد دهر دون گردیده لیک در رنگ نگاه از روزن دیده بی آرام
در برون خرامیدن پشمینه پوشانی که نور نگاه دیده همچشمی آن روشندلان آگاه سیاه ساخته است
مدت العمر ردای از موبافته مژگان را بدوش انداخته آئینه وار پیراهن بدن نمای عریانی را شعار
نموده اند در رنگ لباس را بصیقل دامن افشانی سراپا زدوده بلای عمامه را از سر وا کرده اند
و خرقهٔ پیچیدن دستار سر از افسر شاهی نچیده مانند بادام همه سر چشم در پی لباس نداشته اند

۱۲ ای چرب زبانی بستری تا میخ
۱۲ ۳ بخیلی روغن زرد
در شیشه داشته نان
بآن مالیده میخورند ۱۲

۱۲ ۴ اگر چهره گاهی از اشک
گلگون خواهد افتاد و البته
در رنگ خواهد شد الا
در بخارا در رنگ نیشود ۱۲

۱۲ ۵ گل در آن ترکستان
بسیار اول بهار گاهی
میشود ۱۲

سورهٔ یوسف نه تواند بود

صفت خانقاه فقرا

محمد صالح بنام ایزد عباد تکدهٔ که اگر مرغان اولی الاجنحه از پرهای خویش حصیرش سازند روا است و اگر نورپاره روشن ضمیران صبح نفس قندیل دل خویش را چراغ محرابش گردانند سزا صحنش از نهایت صفا چون سینهٔ اهل عرفان نورانی و حجرهای سعادت آیاتش فهانخانهٔ فیض جاودانی قدم سنجان کوی تحقیق از زمین تا صیه سائی آستانش راه بجادهٔ معنی برده و خطوهٔ پیایان کعبهٔ تصدیق از طواف سجادهٔ حال بعین الیقین مشاهده نموده

صفت فقرا

مخلص خان وارستگانی که بپامردی همت عالم نورد بیک چشم زدن از خارستان جهان به سبکباری نگاه از سر شرگان گذشته اند و جادهٔ کاروان رفتگان را خط بطلان صفحهٔ روزگار دانسته عرصهٔ نیستی را چون قلم بیک دم در نوشته از آرهٔ کشاکش فقر و فنا سر نه پیچیده اند و بازوی امل را که مصر گره سنگی تاراج کردهٔ اوست تا بیده اند بلی شمشاد چون شانه شود پنجهٔ زلف را پیچد و دست نیروی کاکل سرکش را بر تخته نبندد در میدان تسابق بامداد سکباری تمهید ستی حمالان مال و منال دنیا را چون نقش پا میخ دو روز واماندگی نموده اند و در بزم تفوق قدم بر بست و بلند زمانه گذاشته از پادرگلان علائق جسمانی قصب السبق بالانشینی ربوده آری صفیر بی سرمایه که پابست گرانباری سر و سامان نیست از همعنانی تجمل فروشان امجد ادچه پای کم آرد و بادهٔ ناب که زلال صفا گل آلود غبار آلایش نگردد از دور سراسر لوث آلودگی قدم فراتر گذارند کلاه ندرا از سر بلندی افسری بتارک گذاشته اند که تاج کیانی را آن پشیم در کلاه نیست که دعوی همسری با او بسر گیرد اگر گفته شود که گردن کشی همت بلند شان سر بقبول کورنش ارباب دولت فرود نیاورده تسلیم متوان کرد چنانچه در میزان برابری سبکباری کفه تهی کرده گران سنگ مقدار حمالان مال و منال دنیوی را در پلهٔ سلام نمانند در حساب فروتنی مجرا میتوان داد نقش بوریا از پهلوی شکستگی افتادگی شان نه چنان درست نشسته که بانگشت دور از کردن دست طمع چشم آلوده بخواب پوشیدن نظر از فرش قالی و مخمل رانوان مالیده و کار روائی بازار قبای تمام قد بانداخته و عریانی از بالای همت شان نه بدانسان راست آمده که هوس افسته الوان گریبان خاطری را توان کشید

۱۲ عطف بالفتح ۱۲ انعطاف ۱۲ الفات ۱۲ اص ۱۲ اص ۱۲ اص

ز رفی فلک دولابی چون چرخی بر سر آن نمودی واگر رشته سفید و سیاه روز و شب تا فتندی بقعر آن نرسیدی

صفت دلو و رسن

صداقت دلوی که آب چاه زنخدان یوسف برگرد کسادیش نخیت و زلف دراز لیلی از شرم رسن او بر خاک عجز می نشست

صفت نردبان

مرزا خلیل نردبانش سلّم عروج بر معارج استقامت پایهای نردبان هم نسبت باو ندانهای سین کاست

صفت موذن و مقری

واعظ ناله مقربان صبحش نخجیان بارکش تکلیف را در طریق اطاعت شرع شریف حدی ست وگلبانگ موذنان شامش سالکان مسالک عبادت را مبشر وصول سر منزل سعادت ابدی

اعجاز خسروی سبحان الله این چه خواندن تسمیه[۵۱] بود که در هر مجلس که بدو گفتند اقرء[۵۲] باسم ربک هر که خواندنش تمام بشنید سجده کرد بلکه هر که در خواندن او جمیع قرا[۵۳] را در همه قرآن آیه سجده[۵۴] بود از بسکه او میخواند و ایشان سجده میکردند

صفت خطیب

اعجاز خسروی محراب و منبر بدین خطیب آراسته است زین[۵۵] المحراب بخطبه ابدا وله فلان خطیب چندان کوشید که پایه پایه بر منبر حضرت بر رفت

صفت حفاظ

اعجاز خسروی فلان حافظ از دور خوش حلق رهت میکند زین[۵۶] الالحان بحسن الصوت حلقه وله هرگاه آواز فلان حافظ بلند میشود فرشتگان آسمان در شیرینی آن آواز چون مگس در شهد گرفتار میشود صداقت حافظی قرات[۵۷] سبعه اش مانند کواکب سبعه در هفت اقلیم روشن و مشهور وجودت ادای الفاظ از بهر نزدیک و دور حروف دار انگشت نما و مذکور طغرا لفظ مشدد را بقانونی بخواند که قاریان چون تشدید ناخنی بند[۵۸] توانند داشت و حروف ممدود را بقاعده بشنوانند که حافظان چون الف انگشتی توانند گذاشت از صحبت صحیح خوانی حرف علت را مقام گزین حرف صحت گردانیده و از برکت خوش ادائی حروف حلق را بشعبه کامیابی مخرج رسانیده حسن صوتش در آیات نه چنان سرایت نموده که هر سوره مصحف

---

۵۱ تسمیه نامیدن بنام خدا و نام نهادن ۱۲

۵۲ اقرء بخوان بنام پروردگار خود ۱۲

۵۳ کلام ربانی قرآن نهادن

۵۴ سجده فروتنی کردن و الا بسر بسجده بالکسر و سجده بالفتح ۱۲ من

۵۵ زین آراسته شد و زین المحراب آراسته کرد آذار با خوبی

۵۶ زین الالحان آراسته کرد آذار با خوبی

۵۷ قرات بکسر اول و ۱۲ خواندن قرآن را بصفت قرا

۵۸ بند گره ای عقد فارسی انگشت

عرش نخورد و منارش قدی نیفراخته که قامت مؤذن بگوش ملائک نرسد هر دیوارش آئینه است حقیقت نمای آفرینش و هر حجره اش فهرست فیضرسان اهل بینش خوشش از خوردن شراب وحدت مست گردیده و بر روی چار بالش خاتا به پشت خوابیده از رشک پرتو چراغش مشعل طور سوخته و از داغ آویزه طلا قندیل حرم برافروخته محمد ماه صداقت لیلی سیه خیمه عرب یعنی کعبه مشکین سلب مباغ سودائیش مجنون وار صحرانشین شده و بیت المقدس که سواد شام بفانوس گنبد او روشنی دار و از گرمی رشک فضایش چون منار شمع گدازش یافته

صفت مینار

خزائن الفتوح بیک اشاره والاجلگی گردون های سیاره که دوکان گاو فلک در زیر داشتند بکار آمدند و مشتری بخریدن سنگ و آهن با نارگرم کرده مه براندن ثور شرف نمود آری بجائی که عمارت بیت الله بود کواکب گیشتند که سنگ بر سر نه کشند و اگر ایشان از مقام خود فرود نیایند مینار تا آنجا مصرع بدهد سنگ بر سر ایشان + مناره بلند مسجد جامع را که یگانه دهرست دوکانه گردانیدند و شهر را بدان عمارت عالی شرقی از زانی داشتند که ازان بالاتر نتواند بود محمد صالح مینارهای والایش چون دعای مستجاب از سینه پاک رو بآسمان نهاده هر یک از فروغ آتشین رنگ سنگ چون تیر شهاب بر روی آسمان دویده نی نی نردبانی ست از یاقوت احمر سرش ببام سموات رسیده مرزا مهدی

نادر شاهی میناری چو برین راعمود دویده مهر و ماه را میل زراندود

صفت گلدسته

مرزا خلیل هر گلدسته اش الف ایمان ابدی +

صفت محراب

مرزا خلیل خم محرابش خم دال دولت سرمدی شیخ محمد صالح شکل محرابش کمان بازوی اثبات است که تیر دعای پاک نهادان بمدد گاری آن همواره بآسمان روانست +

صفت چاه

مرزا خلیل چاه زمزمش بجدته چشم بسیار مانا ست آبش اگر چون آب دیده شور ست روبهست خورد نیش فائده بخش چون آب حیوان غسل کردنش سبب شفای از دردی درمان انوار سهیلی چاهی که از عنایت

۱ ای آواز قرأت امت اصل آواز مؤذن
۲ خانا سنگ تخت و
نوعی از بافته ابریشم از ابریشم و زر
مانند صوف مربع موجدار
۳ باشد و اوج سلب
نقشین بالون بالش
۴ ای آفرینش
۵ شمع موم با پشم و نخ
بیان روغن کنجد و
مثال فانوس که نماز گزاران در راه
بلند کرده مساجد برای
دور افتن بانگ مؤذن
سازند و قصر مناره چهل گز است ۱۲

آهوان صحرایش را سبزهٔ زمرد سپهر برین بر مجر الاسودش از بس هر کس چشم بادب مالیده همرنگ مردمک
دیده گردیده و سنگ محک ست که زر دین را از مس شک جدا میگرداند شبه آنست که آبروی سفید انبیا را
بمرتبه آب گهر میرساند هر کس خود را باین سنگ محک رسانیده زر ایمان خود را بر محک زر و مکال عیار
گردانیده خال رخسار دین مردمک چشم یقین سوادش چون سرمهٔ نور بصر افزا و چون سیاهی شب قدر
نور ظلمت نما ایزد بخش رسا الله اکبر این چه مکانست که باکثر از جانست تعالی شانه خانه خداوند
که منزه از مکانست بسنگیش واهما از سویدا غدار و به نمیش گلزار سینه ها از شوق تجلی بهار
اجابت معتکف محرابش طهارت وقف خاک و آبش وسعت صحنش زیر قدم بصر نگنجد و برفعت
کنگره اش سند مبالغه نرسد فضایش عالمیست که دریای جون چون نهری از و گذشته بلکه همچو رشته
در گوهرش جا کرده از نجا صفا را دریاب که گهر را از دریا آب ست و از نجا دریا از رشک صفایش چون
رشته در پیچ و تاب از انجا که خانه حق عزوجل و اعلی ست فرشش را اگر عرش گویند روا ست پیشگاهش
از کوتاهی سقف فلک خمیده پا همچو راکعان ایشت بتواضع خم گردیده هر کرا برین مکان گذر افتاد
چون سایه سر بسجده نهاد اگر ابلیس درین زمین امری شنید هرگز سر از سجده نمی پیچید خزائن الفتوح
بفرمان اعلی در رورا از گردون سنگ مهر آورند و در شب از زمین سنگ براه برند بر لوح سنگ آیات
محکمات قرآن چنان نقر کردند که بر موم نقش توان بست و بدرجهٔ بالا رسانیدند که پنداری کلام الله
بر آسمان خواهد رفت و باز بجانب دیگر فتوحی فرو آورند که نمودارش با نزول قرآن باز خواندند
بارتفاع این کتابه میان آسمان و زمین فقاعی پدید آمد که هرگز فرو ننشیند مسجد را باستحکامی نهاد فرمودند
که در زلزله قیامت که نه بام هزار چشمه فلک بیفتد گوشه ابروی هیچ محرابی خم نگردد و مساجد کهن دیگر
که دیوارهای شان راکع و ساجد گشته بود و سقف را وقت قعده اخری شده دست نهایش را چنان
در قیام آورند که قواعد الصلوات عماد الدین در وی از سر اقامت یافت و ارکان اربع بسان اینیه
خمسهٔ مسلمانی ممهد و موید گشت و درون و برون آن را بگچ نورانی تنویری دادند که از نور آن گونه گنبد
کبودی برگشت ظهوری پشیطاقش نه بهنائی ست که درازی سخن بسخن آن وفا کند سایه سنگینش
اگر لنگر اندازد تخته پشت گاو زمین را کشتی سازد طغرا شمسهٔ ایوانش مقابل گوی آفتاب را بر طاق
بلند گذاشته و ابروی محرابش همچشمی هلال را در درجهٔ اعلی داشته منبرش پایه نگرفته که سر خطیب بر سپهر

دل هم خانهٔ خدا ست الهٰی
دل ما را از این شک کدورت
خانهٔ خدا میباشد دادار
محروم ست از خداوند ۱۲
سه آیت برد و گواه
میباشد شما را بحکم مشابه
آنکه احتمال چند معنی دارد
و محکم آنکه احتمال معنای
یک معنی ندارد ۱۲
سه از اینجا است که در
صفحهٔ ۲۲۱ بیان
دیوانه بنای اسلام
ص ۲۲۲ بنای اسلام
ص ۲۲۳ نماز
ص ۲۲۴ مسجد
ص ۲۲۵ مسجد
ص ۲۲۶ مسجد
ص ۲۲۷ مسجد
ص ۲۲۸ مسجد
ص ۲۲۹ مسجد
ص ۲۳۰ مسجد
ص ۲۳۱ مسجد
ص ۲۳۲ مسجد
ص ۲۳۳ مسجد
ص ۲۳۴ مسجد
ص ۲۳۵ مسجد
ص ۲۳۶ مسجد
ص ۲۳۷ مسجد
ص ۲۳۸ مسجد
ص ۲۳۹ مسجد
ص ۲۴۰ مسجد
ص ۲۴۱ مسجد
ص ۲۴۲ مسجد
ص ۲۴۳ مسجد
ص ۲۴۴ مسجد
ص ۲۴۵ مسجد
ص ۲۴۶ مسجد
ص ۲۴۷ مسجد
ص ۲۴۸ مسجد
ص ۲۴۹ مسجد
ص ۲۵۰ مسجد
ص ۲۵۱ مسجد
ص ۲۵۲ مسجد
ص ۲۵۳ مسجد
ص ۲۵۴ مسجد
ص ۲۵۵ مسجد
ص ۲۵۶ مسجد
ص ۲۵۷ مسجد
ص ۲۵۸ مسجد
ص ۲۵۹ مسجد
ص ۲۶۰ مسجد
ص ۲۶۱ مسجد
ص ۲۶۲ مسجد
ص ۲۶۳ مسجد
ص ۲۶۴ مسجد
ص ۲۶۵ مسجد
ص ۲۶۶ مسجد
ص ۲۶۷ مسجد
ص ۲۶۸ مسجد
ص ۲۶۹ مسجد
ص ۲۷۰ مسجد
ص ۲۷۱ مسجد
ص ۲۷۲ مسجد
ص ۲۷۳ مسجد
ص ۲۷۴ مسجد
ص ۲۷۵ مسجد
ص ۲۷۶ مسجد
ص ۲۷۷ مسجد
ص ۲۷۸ مسجد
ص ۲۷۹ مسجد
ص ۲۸۰ مسجد
ص ۲۸۱ مسجد
ص ۲۸۲ مسجد
ص ۲۸۳ مسجد
ص ۲۸۴ مسجد
ص ۲۸۵ مسجد
ص ۲۸۶ مسجد
ص ۲۸۷ مسجد
ص ۲۸۸ مسجد
ص ۲۸۹ مسجد
ص ۲۹۰ مسجد
ص ۲۹۱ مسجد
ص ۲۹۲ مسجد
ص ۲۹۳ مسجد
ص ۲۹۴ مسجد
ص ۲۹۵ مسجد
ص ۲۹۶ مسجد
ص ۲۹۷ مسجد
ص ۲۹۸ مسجد
ص ۲۹۹ مسجد
ص ۳۰۰ مسجد
ص ۳۰۱ مسجد
ص ۳۰۲ مسجد
ص ۳۰۳ مسجد
ص ۳۰۴ مسجد
ص ۳۰۵ مسجد
ص ۳۰۶ مسجد
ص ۳۰۷ مسجد
ص ۳۰۸ مسجد
ص ۳۰۹ مسجد
ص ۳۱۰ مسجد
ص ۳۱۱ مسجد
ص ۳۱۲ مسجد
ص ۳۱۳ مسجد
ص ۳۱۴ مسجد
ص ۳۱۵ مسجد
ص ۳۱۶ مسجد
ص ۳۱۷ مسجد
ص ۳۱۸ مسجد
ص ۳۱۹ مسجد
ص ۳۲۰ مسجد
ص ۳۲۱ مسجد
ص ۳۲۲ مسجد
ص ۳۲۳ مسجد
ص ۳۲۴ مسجد
ص ۳۲۵ مسجد
ص ۳۲۶ مسجد
ص ۳۲۷ مسجد
ص ۳۲۸ مسجد
ص ۳۲۹ مسجد
ص ۳۳۰ مسجد
ص ۳۳۱ مسجد
ص ۳۳۲ مسجد
ص ۳۳۳ مسجد
ص ۳۳۴ مسجد
ص ۳۳۵ مسجد
ص ۳۳۶ مسجد
ص ۳۳۷ مسجد
ص ۳۳۸ مسجد
ص ۳۳۹ مسجد
ص ۳۴۰ مسجد
ص ۳۴۱ مسجد
ص ۳۴۲ مسجد
ص ۳۴۳ مسجد
ص ۳۴۴ مسجد
ص ۳۴۵ مسجد
ص ۳۴۶ مسجد
ص ۳۴۷ مسجد
ص ۳۴۸ مسجد
ص ۳۴۹ مسجد
ص ۳۵۰ مسجد
ص ۳۵۱ مسجد
ص ۳۵۲ مسجد
ص ۳۵۳ مسجد
ص ۳۵۴ مسجد
ص ۳۵۵ مسجد
ص ۳۵۶ مسجد
ص ۳۵۷ مسجد
ص ۳۵۸ مسجد
ص ۳۵۹ مسجد
ص ۳۶۰ مسجد
ص ۳۶۱ مسجد
ص ۳۶۲ مسجد
ص ۳۶۳ مسجد
ص ۳۶۴ مسجد
ص ۳۶۵ مسجد
ص ۳۶۶ مسجد
ص ۳۶۷ مسجد
ص ۳۶۸ مسجد
ص ۳۶۹ مسجد
ص ۳۷۰ مسجد
ص ۳۷۱ مسجد
ص ۳۷۲ مسجد
ص ۳۷۳ مسجد
ص ۳۷۴ مسجد
ص ۳۷۵ مسجد
ص ۳۷۶ مسجد
ص ۳۷۷ مسجد
ص ۳۷۸ مسجد
ص ۳۷۹ مسجد
ص ۳۸۰ مسجد
ص ۳۸۱ مسجد
ص ۳۸۲ مسجد
ص ۳۸۳ مسجد
ص ۳۸۴ مسجد
ص ۳۸۵ مسجد
ص ۳۸۶ مسجد
ص ۳۸۷ مسجد
ص ۳۸۸ مسجد
ص ۳۸۹ مسجد
ص ۳۹۰ مسجد
ص ۳۹۱ مسجد
ص ۳۹۲ مسجد
ص ۳۹۳ مسجد
ص ۳۹۴ مسجد
ص ۳۹۵ مسجد
ص ۳۹۶ مسجد
ص ۳۹۷ مسجد
ص ۳۹۸ مسجد
ص ۳۹۹ مسجد
ص ۴۰۰ مسجد
ص ۴۰۱ مسجد
ص ۴۰۲ مسجد
ص ۴۰۳ مسجد
ص ۴۰۴ مسجد
ص ۴۰۵ مسجد
ص ۴۰۶ مسجد
ص ۴۰۷ مسجد
ص ۴۰۸ مسجد
ص ۴۰۹ مسجد
ص ۴۱۰ مسجد
ص ۴۱۱ مسجد
ص ۴۱۲ مسجد
ص ۴۱۳ مسجد
ص ۴۱۴ مسجد
ص ۴۱۵ مسجد
ص ۴۱۶ مسجد
ص ۴۱۷ مسجد
ص ۴۱۸ مسجد
ص ۴۱۹ مسجد
ص ۴۲۰ مسجد
ص ۴۲۱ مسجد
ص ۴۲۲ مسجد
ص ۴۲۳ مسجد
ص ۴۲۴ مسجد
ص ۴۲۵ مسجد
ص ۴۲۶ مسجد
ص ۴۲۷ مسجد
ص ۴۲۸ مسجد
ص ۴۲۹ مسجد
ص ۴۳۰ مسجد
ص ۴۳۱ مسجد
ص ۴۳۲ مسجد
ص ۴۳۳ مسجد
ص ۴۳۴ مسجد
ص ۴۳۵ مسجد
ص ۴۳۶ مسجد
ص ۴۳۷ مسجد
ص ۴۳۸ مسجد
ص ۴۳۹ مسجد
ص ۴۴۰ مسجد
ص ۴۴۱ مسجد
ص ۴۴۲ مسجد
ص ۴۴۳ مسجد
ص ۴۴۴ مسجد
ص ۴۴۵ مسجد
ص ۴۴۶ مسجد
ص ۴۴۷ مسجد
ص ۴۴۸ مسجد
ص ۴۴۹ مسجد
ص ۴۵۰ مسجد
ص ۴۵۱ مسجد
ص ۴۵۲ مسجد
ص ۴۵۳ مسجد
ص ۴۵۴ مسجد
ص ۴۵۵ مسجد
ص ۴۵۶ مسجد
ص ۴۵۷ مسجد
ص ۴۵۸ مسجد
ص ۴۵۹ مسجد
ص ۴۶۰ مسجد
ص ۴۶۱ مسجد
ص ۴۶۲ مسجد
ص ۴۶۳ مسجد
ص ۴۶۴ مسجد
ص ۴۶۵ مسجد
ص ۴۶۶ مسجد
ص ۴۶۷ مسجد
ص ۴۶۸ مسجد
ص ۴۶۹ مسجد
ص ۴۷۰ مسجد
ص ۴۷۱ مسجد
ص ۴۷۲ مسجد
ص ۴۷۳ مسجد
ص ۴۷۴ مسجد
ص ۴۷۵ مسجد
ص ۴۷۶ مسجد
ص ۴۷۷ مسجد
ص ۴۷۸ مسجد
ص ۴۷۹ مسجد
ص ۴۸۰ مسجد
ص ۴۸۱ مسجد
ص ۴۸۲ مسجد
ص ۴۸۳ مسجد
ص ۴۸۴ مسجد
ص ۴۸۵ مسجد
ص ۴۸۶ مسجد
ص ۴۸۷ مسجد
ص ۴۸۸ مسجد
ص ۴۸۹ مسجد
ص ۴۹۰ مسجد
ص ۴۹۱ مسجد
ص ۴۹۲ مسجد
ص ۴۹۳ مسجد
ص ۴۹۴ مسجد
ص ۴۹۵ مسجد
ص ۴۹۶ مسجد
ص ۴۹۷ مسجد
ص ۴۹۸ مسجد
ص ۴۹۹ مسجد
ص ۵۰۰ مسجد

تجلیات فیض جاوید شامش بعطرسائی چون طرهٔ خوبان حلقه گردن خورشید هر فصلش مانند فصل گل
پیرایه آب و رنگ روزگار هر کف خاکش برنگ افروزی سرمایهٔ آرایش ربیع و بهار غبار چارسویش
چون خط خوبان آرایش رخسار گل ست و خاشاک کویش چون سبزه گلشن مژگان دیدهٔ بلبل دکانهای
روی بازارش از هجوم سبزان ملاحت پرور نمکدان محبت گشته و قصرهای زیبایش از جلوهٔ لاله عذاران
شیرین اندام مانند قصور جنت نزهتکدهٔ حسن گشته

صفت حصار و در شهر

خزائن الفتوح حصاریکه از سنگ خارا سر بر آسمان افراشته و آسمان شیشه خود را از سنگ کنگره اش
بهزار حیله دور داشته در زخارایش به پیوستگی باهم دوخته که سر سوزنی و روی نخرد و روی دیوارش
بشیرینی که اگر مگس بروی نشیند از بس لطافت که در آب و گلش سرشته اند متین را زیان کار نکند
که در حق او پیش آرد و از غایت متانت که در سنگش نهاده اند مغربی را دل نشود که در باب او زخم زند
گوئی روئین دژ ست که مورچه از بر رفتن او چنان فرو ماند که در طشت روئین یا قلعه نامی ست که باد
درون آن چنان گم شود که در نای چوبین کنگرش در هوا ایستاده و تا ماه دویده و بنیادش از آب گذشته
و بماهی رسیده حصاری که ساعد برجش با صابع کنگره بکف خضیب ثریا پنجه کرده و بازوی شاقولش
مریخ زبردست را زیر بغل فرو مالیده بالای بلندش آسمان فیروزه را کمر فیروزی خویش ساخته محمد علی ماهر
با وسعتی که گردش حصار اوست بسیط زمین مرکز دائره پرکار اوست نظر بمتانت این حصار حصانت
ارکان سد سکندر چون دیوار آئینه شیشه تنان

صفت مسجد

مرزا خلیل وصف این خانه چون صفت صاحب خانه بتقریر در نیاید و صفت این بقعه چون
وصف خداوند این بقعه بتحریر در نیاید درونیان آن مکان بحکم من دخله کان آمنا از خطرات براه
دین مامون و بیرونیان آن مقام چون آهوان حرم از حادثات مصئون سجود درش چون سجدهٔ
در صلواة واجب بر اهل زیارت ادعیه زیاراتش چون تلاوت قرآن بعد از نماز مثمر سعادت گرد
آستانش سرمه ایست دیدهٔ یقین بینا کن غبار درش اکسیریست مس وجود طلا کن خاکی در عالم بپاکی
آن خاک نیست دامنی که بآتش تر نگردد پاک نیست کبوتران در و بامش از خوشهٔ پروین دانه چین

که چون بدلفریبی می پردازند برهمنان بت پرست را از مهربت مانند خانه غارت زده پاک می پردازند خوبان
خانه برانداز هر گاه در نیرنگ سازی و فتنه طرازی میکشایند یک شهر خان و مان صبر و شکیب بغمزه
تاراج مینمایند از نیم نگاه گرم شان که جانسوزی سرکرده آتش در مبدم از شعله انگشت زنهار برآمده
محمدیا ه صداقت خطه لاهور[۱] لازال لانور در جنب هر خرد خانه آن بهشت پرسرور اعتراف بقصور
دارد و از شرم شهرت نام او بمین عبد اقل بر عقیق نگین می نگارد و فرنگ از رشک ملاحت سیمین بدنان
آن کان نمک مستغرق دریای شور و شام[۲] از شرم صباحت خورشید جبینان آن معدن حسن چراغ مرده دار
بی نوروزی دارالاحتساب که بازار خطه جام[۳] چون توبستان شکسته و حی قبة الاسلام که زرنگار سبزه زار
از آئینه روزگار زدوده مصر بنگ خال نیل بلاگردانی او ممتاز و حبش بسان لاله خطائی بداغ غلامی
او سرافراز تا بقدوم مخدوم درس استادی خوانده بغداد مسکن جنید خلیفه اوست و تا بنشر علوم علم
شهرت افراخته بخارا داخل خانصه شریفه اوست تنگی فضایش چون دهان یار خوبی زبان زد و رنگینی
نبایش مانند بیت متین بجای خود سند شیخ محمد صالح زهی مظهر اتم جلوه صفات کاملهٔ الهی و مصدر
اکمل کمالات نامتناهی که از ریگذر کثرت کوه و برزن و کمال عظمت با نسحت آباد گیتی برابر است
و بدلکشائی فضا و پاکیزگی آب و هوا و نور جمعیت و فرط جامعیت و نزهت و رفعت منازل و قصور
بمراتب اشرف دائرست و شهر مدینه را در کار و مصر را از وجود آن ناچار است همه بوجه اکمل و اتم در آن
مصر جامع خوبی یافته مشهود و نفائس امتعه هر دیار و نوادر جواهر هر کنار بجویندگان بکمال آسانی
دست بهم میدهد هر چهار طرف آراسته بازاریست راست بمسطر چندانکه نظر کار کند و ستاسر دکانهای
نوآئینش چون خانهٔ چشم متصل هم دیوار بدیوار ربتبه سنج نور و صفا گردیده یکپایان هفت اقلیم از هر
طبقه و ذوفنونان عصر در هر فن بکمال خواهش در سوادش وطن گزیده در هر گنج محلاتش سور و سرور
رحل اقامت جاویدانداخته و در هر گوشه بزنش فیض خرمی و جمعیت بمنی وطن ساخته وله
زهی خطه فیض آفرین که هوایش سرمایهٔ نشاط است و حی شهر دلنشین که خاکش پیرایهٔ انبساط
بهشتی ست که ثناطرازش فردوسی متوانداندشد و گلستانی ست که مدح پردازش شرح گلشن متوانداندوشت
سوادش بتازه ادائی نزهت آباد جنت را هم آغوش حسرت داشته و لطافت انهارش چشمه سار
کوثر و تسنیم را بجوش انداخته صبحش بدلکشائی مانند روشن جبینان قدسی نهاد انجمن آرای

---

۱ لاهور و لاهُنور نام شهریست از ملک هندوستان باهوا و اشتهار دارد و آن را لوهاور و لوهور و لهاور نیز گویند
۲ قم السلام امیر بیش تاریکی در روشنائی بر شبانگاه قصور شبانگاه شون قصیر باغ تاریک و کوتاهی کردن قصور زنی که در خانه باشد و نیاید تا آید اوص
۳ جام

سپهر برین هر منظرش مرکوب دریچهٔ آفتاب آسمان نشین گوهر بخش با سفیدهٔ رخسار سحر آغشته اند و سر خیلش را
باگلگونهٔ عذار شفق سرشته اند هر سنگش در طلب دیوانه بی خورد و خوابی هر خشتش طالب خان و مان خرابی
هر کنگره اش کمند نگاه نارسیده و هیک خیال گرد پای حصارش نگردیده محمد علی ماهر زیبی شهر عالی اساس
که از کمال عظمت دار الخلافت بادشاه عالم است و از نهایت بزرگی بشاه شهرهای جهان بودن مسلم
همانا تا جران ایلچیان امصار اند که تحفه هر دیار بحضرتش پیشکش می آرند و در جنب معمورش معمورها ویرانه نما
و نسبت گرسنگیش فضای دهر تنگنا تو طنش تا غریبان را براحت وطن رسانیده جز معنی غریبی در عالم
نمانده شوق اقامتش از بس دامن مسافران گرفته بغیر آوازه خوبی ازان بیرون نرفته اعیان هر ملک
تا باین شهر نشتابند شهرت شهری بودن نیابد با آنکه اینجا متاع حسن را به عشقبازی میخرند صاحب نظران
هرگز زیان نه بینند و دلبر جان تابسته نقاب ناکشاده اند خریداران نقد جان به بیعانه داده اند از میان
چون بسودای خوش پردازند سوداگران نیاز را پاک فروش سازند محمد قاسم سعاد صفهان دامن دامن
سرمه مصحوب سوداگران صبا فرستاده و از خاک پاکش یک گرد توتیا الناس نموده شیراز در بهار از رشک
ایام خزانیش که سیاه و لاله بهاری و خزان پائیز بیست در کوه و دشت از لاله زار آتشش زده مصراز غیرت بوی
پیراهن یوسف طلعتانش که مشک فروش نسیم بدانجا برده جامه در نیل کشیده و ولایت شام از حسد
صبح دلکشایش بروز سیاه نشسته و مسمی بشام شده مگر از مجمر لاله زارش دودی به ترکستان رسیده که نجار
پندارد از دماغ بخارا بیرون گردیده لا اعلم اگر حور العین این نگارخانه چین را دیدی از رشک شاهدان
شیرین شمایلش در کانون سینه هزاران شعلهٔ سوزنده افروختی و اگر فردوس برین تماشای این بهشت
بروی زمین رسیدی بر آتش غیرت چون فروغ تابنده بسوختی شمیم عنبر آمیزش معطر و نسیم عنبر بیزش جان پرور
روح روحانیان را بطلاقت هوا و لاوزش دلپذیر که عروسی زیبا که روایح ابر نیسانش بصد هزار ناز در دامن پرورده
و مشاطهٔ فصل بهارش بدستیاری غازه فروشان لیل و نهار هر هفت کرده و دلالهٔ طبعش با هزاران
غنج و دلال از حجرات غیب بیرون آورده علی رضای تجلی هندو دولت از عشق شعله خیز و سیاه
قلمیت از حسن رنگ آمیز شمع نورانی حسن در بین شب تار فروزشگری یافته و برق روشن عشق
ازین تیره ابر تافته نکهت دلاویز عشق ازین گل شبو نهفته است و گل خورشید حسن در بین سیه بهار شگفته
در هر طرفش سحر غمزه جادو نگار جلوه گر و در هر جانبش ماهی انجم سپاه عشوه گر بت رویان دلربائی سر بالا

۱۱ ای تاجران ... بزرگی
۱۲ بلبل ایلچی اند
۱۳ زینت نفتحین
۱۴ جای ساختن تو طنین
۱۵ جای ساختن تو طنین
۱۶ علاوه شتی علی نسب ...
۱۷ بفتحین ... ۱۸

۱۹ جامه در نیل زدن کنایه از تمام داشتن ...
۲۰ عین جمع عینا به معنی نفس فاعل چشم ۱۲
۲۱ آمایش هنگامه که آن علاوه تمکلونه پسیوکب فلک خالیه ...

تیر چون فتیلهٔ چراغ قندیل را برافروخت و قبضه دست تیغ زنان مشبت تیغ گردید پیکان مانند غنچه صد پاره
شد و سپر بکردار گل از هم ریخت سر از اشغل گردن زنی بگردن افتاد و دلیران را هوای بلند پروازی
در سر بفیه کرد چشمهای زره در جستن آمد و آب روان تیر بر بدین گرفت در شانه مردان چندین تیر بکردار
شانه فراهم آمد و مهرهٔ پشت قوی پشتان مانین مهرهٔ تفنگ از هیبت بیرون افتاد تیغ در اغراق
بود و تیر در مبالغه و حمید قدر اندازان نادره کار که بر چشم مور در شب تار حکم می نمایند مهرهٔ تفنگ
وجود عدو را از شش در هستی خلاص میدادند و کمانداران صافی شست با آب پیکانهای دل دوز
در بنای عمر دشمن نشست پدیدی آوردند پیکان را از خون گرمی در خلوت بیدردلها راه بود و عقدهٔ
سر در گم مهرهٔ تفنگ گره از رشتهٔ هستی میکشود هر تخمی که در زمین ابدان از مهرهٔ تفنگ کاشته شد
جز اجل ثمری نه بخشید و هر خدنگی که بخون ریشه پرورده شد غیر از فانی ساختن بری نیاورد
شیخ محمد صالح خود بر سر زرم آشنایان از باد حمله حکم حباب پیدا میکرد و تیغ بر کف رزم آزمایان
از پیچ و تاب جوهر خاصیت موج همرسانید خنجر در جوشن برآبی فرو میرفت که ماهی در آب فرو رود و تیر
در دل برنطی جا میگرفت که خار در پای جاگیر در گوهر خنجر حلقه در گوش بهادران می انداخت و آب
تیغ از سر رزم آشنایان در میگذشت خدنگ دلدوز سپر را چنان می شگافت که بدر را انگشت بینی
و ناوک جگر دوز تن را چنان میدوخت که دو پیکر را تیر خرخ بعضی را بکمان اسیر میساختند و زه کمان
شان کار زه گریبان میکرد و مشتی را به تیغ خون میریختند و دم تیغ شان جای دم حیات میگرفت
چاشنی کمان دلاوران شربت مرگ آماده میساخت و سنان در دست یلان شمع وار از گرمی جنگ
میگداخت و تیر از نارهٔ غضب خدنگ افگنان فتیله کرد اور در قندیل می افروخت و زهر آب پیکان
جان شیرین را تلخ میگردانید بر چم علم ریشخند زندگانی اعدا میکرد و سوفار تیر نصرت پردازان را
از خنده دهن باز می آید و تیر از ترکش در پوست پوشی بود و زه از کمان در خانه بدوشی آب
رزم آزمایان از آب تیغ روشن میشد و نبرد گرایان را از خون خویش سرخروئی حاصل می آمد شاخ کمان را
از پیکان تبر برگ میدید و گل سپر را از ناوک خار دست میداد اعجاز خسروی در مصاف تیغ بشدتی
میزدند که روی تیغ در روی تیغ بسختی در می نشست چنانکه از تشدید حروف در حرف

	صفت شجاع	

۵۱ اغراق در تیر کردن و رفت
کشیدن کمان را و مبالغه
کردن در موضع نظم و نثر
آن ۱۲ ص مبالغه نثر
پیوستن در کمان ۱۲ ص

۵۲ چاشنی چرخی کردن
و پیکان را از ان چشیدن برای
دریافت کیفیت آن چاشنی
خوردن و زه چون کمان را
برای دریافت زور دوبیدن
پاره بگشودن و نوشیدن چاشنی کرد
کمان را ۱۲ ص

۵۳ خون
گرفتن و تیزی تیر ۱۲ ص

هزار ابدیل پیل تنی را بمناسبت هیاتش کمال برخورد بالیدن لشکر شکنی را بآئینه داری هیاتش جمال برخوردش نازیدن حجت زورمندان باندیشه استقامت بازویش قوی فهم وقت پسندان بادراک دقیقه فکرتش صاحب طرز نوی تیغ مریخ را بمهابت لمعه خنجرش از فلک پنجم بنیام جستن و شعشه آفتاب بمقابل برق نیزه اش از خون شعاع دست شستن کمانش چون قوس قزح از دست آسمان آویخته خدنگش چون نفس صبح بغربال زخمها بخته در عرصه بی پروائی زرهش کشاد آغوش حلقهای مسام در وصف بیباکی سپرش سینه صافی آئینه انتقام حلقه زنگیر چشمی جمال مدعا در نظر ترکش تیر سینه لبریز آه اجابت اثر خانعالی اندیشش چنان شجاع شود و جماد بحرکت در آید فی المثل اگر بباغی رود اثر قدمش غنچه را سراپا دل کند و بخونریزی تامل نرسد سوسن تیغ کشد و گل سپر بر سر بید خنجر گذار گردد و نرگس نیزه دار صد برگ گزر بروش بمیدان آید و تاک کمندهای حلقه کرده بدست گیرد و شمشاد زجوهر زره پوش باشد و سرو طوغ بردوش چار چمن سیراب شده چار آئینه بسته از هر سو جلوه نماید و جوی آب تیغ برهنه در کف سپر طرف جولان کند

صفت خیام

محمد صالح این بارگاه همانا نسخه فلک اطلس ست که در سایه آن خرگاه های عالی که سبک های سیماب در شبلهای آن بجای چوب بکار رفته و بپوشش مخمل زربفت و زردوزی آراسته اند و جا بجا چتر های مرصع بجمیع جواهر گرانمایه مزین بسلسلهای مروارید و لآلی آبدار و علاقه های در شاهوار بر افراخته روکش قبه فلک ثوابت و مرسله مجره و خوشه های ثریا و نثره ساختند

صفت شامیانه

محمد صالح شامیانه زرنگار مطرز بانواع نقش و نگار و مسلسل مروارید آبدار قلم جادو رقم در وصف رنگینی بوم و شگفتگی گلهایش چه مایه معنی در لباس تحریر جلوه دهد که تماشای صورت هر گل سیرابش هوش اهل معنی می رباید و مشاهده دستبرد پرواز نازک نسّاج که مانند قوة مصوره هزار گونه نقش دلکش بر بومش نمایان ساخته بر اطراف آن بوقلمهای نوآئین و گلهای نگارین از تار زر بر بروشی سلک های مروارید دوخته اند که گوئی اطلس پرکار سپهر بگلهای انجم چهره افروز گشته بل سپهر مرصع از حسرت آن رنگ جواهر و لطافت پرند نگارش هزاران شعله سوزنده در کانون سینه افروخته

صفت اسپ

محمد صالح والا اسپی که چشم فلک نظیر آن بخواب و خیال ندیده هما از زین سپهری تو پرتوی این اسپ نیلوفری کهنه کشیده شده دست استاد دانا از طراحی و گلریزی بومش بدیضا نموده و فطرت بلند شعر باف در شگفتگی و رنگینی زمینش معجزه را کار فرموده از بسکه دیده وران روزگار چشم تماشا نقش ریایش بسته تو گوئی جهان چون گل نرگس از تصویرش شگفته و از بسکه دهای سر و قدان ریاض خوبی بنظارهٔ نگارش از دست رفته پنداری نقش صنوبرش دل بار آورده حاشیه اش از هجوم گوهر مانند حاشیه فلک از کهکشان نگارین و دورش از سلک مروارید چون دامنه سپهر از عقد ثریا آذین طنابهای گوهر بارش در رنگ خطوط شعاعی نورافشان و علاقه زرتارش مانند خوشه پروین رخشان پرند چینی نگار فلک را با ابره اش برابر نمودن آفتاب را بگل اندودن و اطلس پیکار رخ را با استرش ستودن جا بر ماه از کتان دوختن

صفت لشکر فتح

لادری المنة لله تعالی که سعادت عظمی و موهبت کبری که من المهد الی اللحد مطلوب اصلی و مقصود حقیقی ضمیر خیر اندیش و رای صواب کیش بود درین ایام خجسته فرجام از ممکن عواطف حضرت ملک العلام روی نمود یعنی فتاح بی منت و فیاض بی علت بمفتاح فتح ابواب فیض بر چهرهٔ آمال نواب نصرت آب کشودهٔ اسامی نامی افواج با ابتهاج در دفتر غزات گرامی ثبت گردید و لوای عظمت و جاه بامداد لشکریان ظفر انجام باوج رفعت و ارتقا رسید

تهنیت فتح

میر معز عرضداشت بندهٔ قدوی معز موسوی بموقف عرض حجاب فلک احتجاب آستان والا و بسامع ایستادگان درگاه جهان پناه معلی میرساند که هر چند آستانه و قصائد مبارکباد فتح و ارتجاد کافرستان غازیان لشکر اسلام و در رشته کشیدن این گوهر شاهوار بیرون از صدف حوصله این بنده گمنام ست لیکن جمله هواخواهان دولت عظمی ذره وار دعاگویان خلافت کبری را استماع فتوح بی درپی چنان بسماع در نیاورده که اگر درین حال دست از حفظ مراتب بردارند تا پا از پایه خود فراتر گذارند شحنهٔ ادب را منعی و قهرمان غضب را زجری رسد ازینجاست که این حلقه در گوش بندگی ابد

گستاخانه مبارکباد فتح چنین معروض جناب مقدس میگرداند آلهی تا بقای عنایت ازلی فرمان فرمای
عرصه بسیط امکان و اقتضای مشیت لم یزلی صاحب لوای قلمرو زمین و آسمان ست طغرای
خلافت آلهی بنام نامی آن پادشاه دین پرور و منشور اقبال نامتناهی باسم سامی آن خسرو عدالت
گستر باد محمد علی سندهی درین ایام عیش آغاز عشرت انجام بیمن اقبال جهان کشای
شاهنشاه عالم پناه و حسن تدبیر نواب مستطاب عالیجاه فتحی که طغرای فتوحات تواند بود نصیب
اولیای دولت قاهره گردیده ازین نوید جان پرور و بشارت راحت اثر هزاران شکر و سپاس
بدرگاه خداوند نصرت بخش بجای آرد و فراوان تهنیت و مبارکباد معروض میدارد اگرچه آب
جویبار شمشیر خونخوار افواج ظفر آثار همیشه در چشمه سار تارک اعدای نکبت شعار جاریست و این
کاریست که برسم معهود سمت وقوع یافته و در جنب کارنامهای شگرف آن رکن السلطنة الکبری
محل تعجب نمیتواند بود لیکن منتظران ظهور این قسم امور جان بخش را که بتازگی از هبوب نسیم این خبر
مسرت گستر چمن چمن غنچه آرزو در گلشن جان شگفت و گلشن گلشن نشاط در چمن خاطر بردمید امید
که همواره بتوفیقات ربانی و تاییدات آسمانی و امداد اقبال بیزوال خلیفة الرحمانی بر اعدای دولت
مظفر و منصور باشند مرزا بیدل اسرار فتوحاتی که ساز اندیشه بیدلان محفل صمدیت لایزال مترنم
تمنای آثار اوست بظهور سامعه نوازی مژده آهنگ مبارکیها باد و بر جمیع پیش آهنگان مقام جانفشانی
زمزمه میمنت دوام رساناد تایید ایزدی ذات اقبال آیات آن قبله غربا را بکرامتی ممتاز اعیان گردانیده
که در مقابلش هرچند بنیاد مخالف سراپا آهن باشد جز بغبار ناله پیچیدن ندارد و اگر همه طینت خصم
طوفان آتش ست جز در نقاب خاکستر سر از جیب بر نمی آرد

صفت وزرا و عمال که سررشته داران نظام سلطنت و بنایان قصر مملکت اند ❊ صفت وزرا

مرزا جلال طباطبا زهی وزیر عطارد دبیر که از طلوع ماهچه لوای والایش اختر سعادت ارباب استعداد
باعلی درجات استسعاد رسیده و از فروغ کوکبه جاه و جلالش کوکب اقبال نامرادان در بیت الشرف
مراد از وصمت زوال ایمن گردیده و از کل نعال مراکب مواکب والای این ارسطو رویه افلاطون رای
روی زمین اغبر صفای سینه آئینه سکندر گرفته و از منجوق رایت عیوق فرسایش آسمان از لب
هلال و زبان آفتاب خوشامد عالم آب و خاک کرده ساطع بتقویت پایه امارتش سلطنت بکرسی نشسته

واز سنگینی لشکرش رنگ روی مخالفان شکسته دشمن الزام نصیب سر به پیش افگنده برهان قاطع شمشیر اوست که علم اژدها پیکرش زهر چشم اجل در کار اعدا نموده بدخواه بکیفیت بدمستان بر خاک مذمت تا قیامت باحوال خراب افتاده مگر جهت سیر فرمائی آن نشاء ساقی اجل بکام او از تیغ جام شراب پرتگالی پیموده کشتی خصم که از چار آئینه در چار موجه خطر افتاده بود از تیر باران مبارزانش چرا تباهی نشود که بی اغراق بحر کمان[1] آب پیکان طغیان نموده +

صفت دبیران[2]

نفائس الفنون اصحاب قلم بنابر آنکه در حریم حرم علم قدم زنند در معارف و حکم علم شوند و اصحاب تیغ بحکم ان[3] الملوک اذا دخلوا قریة افسدوها بهر طرف که در آیند و روند از ظلم و ستم خالی نباشد اصحاب تیغ[4] بوقتی کار جز محاربه و گیر و دار ندانند و اهل قلم بیک تدبیر هزار فتنه و تشویر فرو نشانند و اصحاب تیغ بنابر کثرت تیغ و شوکت پیوسته هوس بادشاهی و ملک داری کنند و بوقت فرصت مخالفت پیش گیرند و تیغ بر روی ولی نعمت خود کشند و از اهل قلم هرگز این صورت نه بندد اهل قلم مرکز خزینه دخل ملوک باشند و اصحاب سیف محل خرج طغرا بدرجه تحصیل مراتب علم سیاق پذیرفته که نشانی از فرد مناقب او توان گفت عطارد که باستیفای ممالک سپهر انگشت نمای آفاق گردیده در باب وارسیدن روزنامچه مهر محرر و پیشدست او نرسیده بمناسبت میزان حسابش ترازوی گردون قلب[5] نیفتاده و بمشابهت مد افرادش خط محور فلکی داد راستی داده علم تحریر دلپسند بخانه زادی قلمش سرفراز و فن سیاق خاطر خواه بسایه پروری رقمش ممتاز

صفت صدر

ابو الفضل کسیکه متصدی مهمات وظائف و ادرارات فقرا و علما و ارباب استحقاق و احتیاج باشد آنرا صدر گویند باید که سیر چشم باشد تا این منصب عالی را وسیله اخذ و جر نسازد و در مال فقیران دل نه بندد و کاردان و مردم شناس و شناسنده مراتب دانش بود تا بسفارش ستمگران و مشاطگی مردم و نافهمیدگی خود ترجیح مرجوح بر روی کار نیارد و میرزا طبیعت نباشد تا اوقات شریف را به بطالت و کسالت گذارد و مهمات فقرا در پرده توقف افتد بلکه جد آوری باشد که روز از شب نشناخته انجاح مهام مسکینان و محتاجان را گزیده ترین عبادات شناسد اعجاز خسروی محفل صدر[6] اسلام را دیدم از انبوهی صدور سینه بر سینه میمالیدند

[1] بحر کمان فاصله کمان که بعد کشیدن کمان میان زه و ذات کمان بهم رسد ۱۲ بهار

[2] دبیر منشی و نویسنده ۱۲

[3] هر آئینه پادشاهان هرگاه در آیند دهی را تباه سازند آنرا ۱۲

[4] تیغ پس رود پس روان واحد و جمع یکسان ۱۲ ص

[5] قلب العقرب منزلی از منازل قمر ۱۲

[6] صدر سینه صدور جماعه و اول هر چیز و پیشگاه و گروهی از هر چیز و بازگشت ۱۲

صفت قاضی

فتاحی سپس سجل قاضی اسلام شرف تاج است بر سر جل یعنی معظم امور دین وحای حکم او طراز طیالست
بر آستین خلعت شریعت متین اعجاز خسروی قاضی ماهم صاحب صدرست وهم صاحب جل
شیخ عنایت الله عمامه مولوی بر سر و جامه محتشمی در بر محاسن سفید چون عاج بشانه آراسته
و چشم حق بین را بسرمه سیه مست گردانیده عصای آبنوسی بدست کرده ساطع چهار بر تقدسش
تقوی نماز د که از رشک پاکی دامنش شبنم گل دندان بر جگر افشرده

صفت مفتی

فتاحی مفتی کر لب و دامنش بمی آلوده شود در دلش خرقت آفت نباشد اعجاز خسروی
مفتیانی که در عین شریعت نامی شده اند هر یک شجره طیبه دین اند کثر الله فروع اقلامهم فی اصول الهدایه

صفت وکلا

فتاحی وکیل را که کیل یعنی پیمانه اهل در زیر نعل باشد اگر کان کفاف دلش را مانع شود حاصلش خر دجال نباشد

صفت محتسب

منیر از بیم نهی احتسابش صرصر پرده در بستوران خار و رشته اشک تا گریبان رسیده بلبل
در رفوکاری چاک بجیب و دامان افتاده گل

در بیان منع منهیات ✤ امتناع استماع سرود

محمد صالح فرمان شد که پردهٔ گوش را با پرده ساز آشنا نگردانند و ساز و نوا را نوازش نفرمایند
و صحبت های نغمه کوک نه کنند و گوشه خاطر با زمزمه نداشته باشند و در مقام خویش راهشگر انرا
راه ندهند و گوش را کشتی رود نغمه نگردانند و پرده گوش را با دبان کشتی چنگ نه سازند قانون شناسان
بزم ادب و نوا سنجان بستان اخلاص و طرب در تقدیم مراسم این امر چنگ زده و اطاعت
و اطاعت حکم شرعاً و طبعاً از مفروضات شمرده پردهٔ نغمه را بدرند و آب زمزمه را بر خاک
ریختند کمانچه را با تیر رگهای جان پاره کردند و رگ جان طنبوری را بناخن خراشیدند تیر کمانچه را
که چون تیر شکر زخمه نغمهای شیرین خاطرنشان میکرد زنجیر دریا انداختند و کاسه طنبور را بجرم
در یوزه نغمه کاسه شم خرگردانیدند و نغمه را از خرک طنبور بر خر سوار ساختند دایره را پوست

از تن برکشیدند و جلاجل را تخته بند گردانیدند رباب را چون رعد در نالہ آوردند و طنبور را ریسمان در گردن انداختند و کاسہ بر سرش شکستند و اگر نشنوند کہ قوال در گوشہ بر قول خویش عمل نمودہ و پند ما را کار نہ بستہ ہمان ساعت دستش از چوب بر طنبور می بندند ساز عشقا گردید و نغمہ حکم کیمیا پیدا کرد موسیقار الفہا بر تن کشید کمانچہ تیر بر جگر خویش نہاد اگر پی برند کہ مطرب بے مقامی سر آہنگ نغمہ سرائی کردہ و قول ما را حرف و صوت انگاشتہ ہمان نقش از سرمۂ سیاہ بختی نفس را در گلوی او میکشند القصہ نغمہ چنان از ساز افتادہ کہ ہنگام گریزی ہم او را کوچہ نمیدہد خانعالی درین دولت پر نعمت کاسہ کہ تہی ماند کاسۂ طنبور مغبنانست و خوانی کہ بیکار شدہ دف مطربان ارباب نغمہ را از تار رباب سر رشتہ بچنگ نیاید ازین تاسف دست بر دست میزنند و اہل طرب را طالع سازگار نشد تا بقانون خویش عمل نمایند ازین حسرت چون قانون الف بر سینہ میکشند گویندگان را سیہ بختی سرمۂ آواز است کہ از اوج اعتبار افتادہ و نوازندگان را دائرہ مرکز سرگردانیست کہ کارشان از پرکار افتادہ رقاصان کہ پای کوبی را دست بسر کردہ اند بزنگ شان کر شد و دستک زنان کہ پا از کار خود کشیدہ اند کارشان ابتر مردنگ ازین ننگ کہ حرام ست بطپانچہ روی خود سیاہ میکنند و بین از دور بینی کہ محتسب خواہد شکست خار بناخن میکند فی الحقیقۃ التذاذ از مناہی طفل مزاجیست نفوس کاملہ را نہ سزد و ارتکاب مناہی جبلش طبعی عقول بالغہ را پسند نیفتد چہ عشرت حقیقی دل خوش داشتن ست نہ کردہ ہی را مرغوب پنداشتن

منع شراب

طاہر وحید فرمان ہمایون شد کہ دختر رز کہ از بی پدری و خود رائی با نیک و بد و خوب و زشت رابطہ اختلاط درست دارد پای در دامان کشیدہ از جملہ بی روزن انگوری قدم جرأت بعشرت آباد خم و آئینہ خانہ مینا و ہو ج پیالہ و خیابان گردون صراحی نگذارد و بسر کہ جنبی و ترش روئی دندان آزردہ وسیع مشربان بی تکلف را کند سازد مینا را از اضطرای انیعنی قالب گردید و پیمانہ را پای گردش از کار ماند سبو ہر دو دست بسر چسپیدہ بر ریختن اشک خونین ندامت عذر خواہ گناہ شد و بطک در لجہ بی پایان حیرت چون کشتی طوفان زدہ قرین اضطرار و بیقراری گردید پستہ را کہ رفیق شبانروزی بادہ ست ازین وحشت خندہ انتقاش بر لب خشک ماند چشمہ سار رود را کہ کشتی عیش میکشان بران

جریان داشت تف سموم این حکم نافذ هم آواز موج شراب ساخت و نوعروس دن که از قطایق
ای روان بود ۱۲
ضرب و لطق سر حلقه ارباب اصول بود گوش از گوشواره جلاجل پرداخت کمانچه بدن تیر تغافل
پیمانه از خجالت هم رنگ ساغر گل ست زادهٔ تاک نبک محتسب قسم خورد که گر دستی نه گردد و کباب
با شک خون آلود التیام نوشته که داخل بزم میگساران نشود از بسیاری ریزه شیشه و پیمانه پیک خیال
لازم گرفتن ای برخورد کرده ۱۲
مدتها تبو هم آنکه مبادا افکار شود از سیر وسعت آباد شهر باز مانده در زوایای تجاویف دماغ از دوا
گزیده بود و دل عاشق از نگاپوی طلب معشوق در تنگنای سینه آرمیده هوا از تراکم شمیم باده لعلی که
بر خاک بی اعتباری ریخته مانند سحاب شفق پوش و سنگ ریزه را بر دیبای عقیق بر دوش نسیم شمیم آلود می
از بیم آنکه مبادا به تهمت مستی گرفتار شحنه احتساب شود از قلعه بیدر جباب سر بر نمی آرد و انار با حتیاط
اشتباه صورت آب فراغت نمیخورد محمد کاظم در نیولا از ورود خبر توبه خدام شیشه جلبی خاطر ها شکسته
شکسته دل تر از ان ساغر بلورین ست + که در میانه خارا کنی زدست رها + از دل سردی این سانحه
خمخانه افلاک از جوش افتاده نزدیکیست که جام جمشیدی خورشید از دور شبانروزی بیفتد و میکده آسمانرا
در بسته شده یاران هم بزم و محبان صافی مشرب که شراب زده ساغر کدورت اند باده زمستان را آتش
ای الیوقت در کدورت اند ۱۲
تابستان پنداشته اند رشیشه شراب را چراغ شب مهتاب انگاشته بی تکلف رنگ از چهره مستان رفته
و بنگ از سر مخموران بریده حریص شرابان بجای جام صبوح مهر توبه نصوح بر لب زده اند و شاهد
پرستان یا دچشم مست و لب میگون بباد فراموشی داده بطاکه مزغ روح می پرستاران بعد ازین
دخشت قالب تهی کرده و کشتی امید گدایان کوی خرابات که دریاکشان خمخانه فیض میدارند
بخشکی افتاده خواهی نخواهی گرگ میخواران درین تلخ حادثه چون ترکیان بیکابی حلوا در ساخته پیمانه نسیم بجانه
دایه اهل تسلیم گشته پیر زنده دل چرخ که پیوسته ساغر سرشار مهر بر کف داشت اکنون بنابر احتساب توبه
دایه حاجت و مراد تهتی
ملازمان ردای گلکشان بر دوش گرفته از پرتو صبح نمک در شراب شفق میریزد و مطربه عشرت پیرای
زهره که همواره با آهنگ زمرمهای دلنواز مستی ساز طرب کوک میکرد بدل خراشی مضراب این نغمه
خارج تار قانون نشاطش گسسته نوای عیشی ازو بر نمیخیزد از خجلت این تیره روزی که جام باده گلرنگ
از طاق دل فیض منزل افتاده تاک غمناک بچه رو در گلشنی سبز تواند شد و باور داین تلخ کامی که شاهد
شکرین عرق مرد در محفل خلد مشاکل شده نیشکر بی نوا بکدام امید در مجلسی سفید تواند گشت

ای چنانکه در موج شراب
آوازی نمی ایستم همچنان او دوم
بی آواز شد ۱۲
ای شیشه را گویند خارا
ازان هم شکسته دل تر است ۱۲
بنگ بفتح با و سکون ها و دو
نشان را گویند چنانچه گویند
از فلان کس بنگ نمانده
اراده آن باشد که نشان
نمانده ۱۲ گرگ
بیچاره که همراه شراب خورند
خمخانه شیرین بخانه نیکنامی
ای در پیاله
ای الیوقت در کدورت اند ۱۲
بنیکه شیرینی شراب میخورند
علاقه قدیمی دارند ۱۲
در خمخانه میگیرند ۱۲
شیرینی که از شکر میسازند
شود و آنرا بازاری شب
گسیختن و گلگاه شدن
بجذبه نیض نشاط فضای
ای بیچاره ۱۲

اعجاز خسروی شحنهٔ رعیت را ازان چون گل برکف دست کرده دارد که از و سیم و زری حاصل کند
چنانکه قصاب در شکم گوسفند برای آن کارد که لاله دارد

صفت ناظر

اعجاز خسروی خواجه ناظر بنائیست که نظرش هیچ گاه از عین معاملت بیرون نرفته است و خشمش
در غور شرع خیان فرو نرفته که عین درته شرع

بیان شهر و مسجد وغیره ✣ صفت شهر پای تخت و ساکنان سعید بخت

تنها حکیم قضا چار فصل را چون عناصر اربعه بهم آمیخته تا کیفیت هوای این شهر باعتدال حقیقی
رسیده و مهندس قدرت بر صفحه مسطح آبش با خط موج و نقطه حباب شکل لطافت روح کشیده تموزش
چون آتش یاقوت از سوز و گذار بیخبر و خریفش با ربیع در میزان اعتدال برابر ظهوری و در بالا بردن
قصر و ایوان و کاخ و منظر و زمین برداشتن مصالح آنقدر تبه افتاده است که پشت گاو زمین از سنگینی
و گرانی خمیده گردیده هر چیز بمقتضای طبیعت خود کامران و کامیاب حسن دران خودنمائی عشق
در عین بیباکی در سودائی مخلص خان ملاحت بنمک حسن سیرابش قسم ها خورده و مصاحبت بمصحف
جمال ساده رخانش سوگندها یاد کرده چمن چمن سرو آزاد با در گل موزونی صنوبر قد دانست و صحرا صحرا
رم آهو بیابانی نازخوش نگاهان گلشن گلشن گلعذاران چون برگهای غنچه بروی هم ریخته پشت دست
خار هوس بدامن دلها در آویخته از رشک چهرهٔ غنچه لبان گل داغ بر سینهٔ لاله زارها دامن دامن در هوای
عارض سمن عذاران در باغ دلکشای خاطر گلشن ها خار خار آرزو خرمن خرمن مگر بزلال آبگینهٔ گل بنای
این طرفه چمن در آب گرفته شد یا آبروی صفای عارض نوخطان سرشته گشت که اگر غباری از دامن
صحرایش برخیزد بجز می چمن جلوهٔ زنگار سبزه است چنانچه گیاهی بیجاده بر خاطر دامن دشتش غبار
از جام جهان نمای گردش روزگار بکام خرمی این دیار میتوان دید کرباج و خراج از سبزه زار طراوت خط
مهوشان نیکو منظر و وجاهت حسابی از صفاهان صفای حسن مهرویان گرفته و میگیرد و بیاچه نویس قضا
رقم مسوده همه ساله موسم سبزی چمن و گلزار همیشه بهار حسن را بنام آبادی این مرز و بوم بریاض برده است
مرزا خلیل شهری چون کشور حسن دلپذیر معمورهٔ مانند ملک عشق خاکش دامنگیر عمارتش از بلندی نمود

ل ازین حال شارت بهاری
دوم بود و دوم کیفیتی باشد
در عجب که بقرینه دریابند بودن
نوش آنرا در توان یافت
۱۲ ح

اکنون سررشته دوستی با سبحه چنان درست کرده اند که یک مو در میان نگنجد و با سجاده کشی چنان خو گرفته اند که ترازوی اندیشه نسنجد حریفان پیاله زن که یک زمان از سر مل پا بر نمیداشتند و یک لحظه از نظاره افواج امواج دیده بر نمیگرفتند این زمان در مساجد از آب چشم شب زنده داران بوریاها مانند زنده رود موج زنان و طاق محرابها با طاقهای پل یکسان شده است نحمد الله ثم حمد الله که اکنون اینهمه شادی و نشاط که در قدسیان می بینی و اینهمه عشرت و انبساط که در روحانیان مشاهده مینمائی منشاراش اینست و سوگواری زهره که سرکرده ارباب طرب و پیشوای اصحاب لهو و لعب است علتش همین

منع شاهد بازی

طاهر وحید چون پیوسته باده گساران و میکشان را سلسله عیش بدستیاری زلفین شاهدان بازاری و هنگامه آرایان محفل پرکاری ناپرهیزگاران آراسته میباشد ازین رهگذر فواحش را رواج و رونق تمام بهم رسیده و در حجرات خانات و محلات بشغل مقرر علانیه اشتغال داشتند جمعی کثیر و جمی غفیر گرد آمده هر یک مبلغی خطیر بسرکار دیوان بصیغه مال و عنوان ترجمان میرسانیدند همت والای اعلی حضرت جهان مزبور را سهل انگاشته امر فرمودند که آن بدکاران را از امر مذکور نهی فرموده نگذارند که من بعد مرتکب افعال شنیعه گردند امید که پیوسته ارکان شرع متین و ملت مبین بتقویت رای اصابت قرین این خسرو بی قرین مشید باد

صفت اهل کار مستوفی

نفایس الفنون مستوفی را باید که شریف نفس و کریم اصل و متدین و راست قول و صاحب فضیلت بود و لغت عربیه و انشاء و نجوم و مساحت و حساب نیک داند و در صناعت خط ماهر بود تا مدها را راست کشد اعجاز خسروی مستوفی ما که مفتی معاملت ست از بسکه معاملتش توامان شریعت ست قلمش که در خط میگردد گفتی در دل شب تکرار علم شرع میکند

صفت عارض

اعجاز خسروی ملک عارض صدری دارد چنان وسیعی که قلب بادشاه دران نه گنجد و له خواجه عارض که در تعیین نان خلق آب قلم می چکانید گوئی ابریست که آب او خمیر مایه نان ست

صفت شحنه

ربال موج باده پرواز کردی واز حباب می بفیه نهادی کباب شد دختر زرکه چون سبزان تاک حسن گلو سوز
داشت واز رو پای او در حنا بود و پیوسته در حنا رقدح نوشان رحی آمد و در جمله شیشه جلوه گری میکرد
بخاک ذلت نشست سرو بیتاکه از چمستان مضبطه میرست و در رو نظری پرستان بروی بال افشانی میکرد
واز فیض عالم بالا آب نشو و نما نمیافت و از بنیه حنا یه گل ابری بر سر داشت شاخ شاخ شد الحاصل مے
آنچنان بی آب شد که بروی شیشه بستند و شراب بدانگونه فساد خون مبر سانید که کدو بر و چسپانیدند
تاک به بی برگی رو نهاد و از خوشه هزاران گره در کارش افتاد بنت العنب چون هندو زنان خود را
زنده با آتش سوخت و ساقی با آب دیده دست از زمزم مشاطگی شست مینا چون شمع مرده بیفروغ گردید
ساغر چون گل چراغ بر آتش نشسته و ساغر از خط زنار رنج باریک مبر سانیده خون باده را سبیل گردانیدند
و شیشه می را سنگسار کردند آقا حسین خوانساری حکم جهان مطاع واجب الاتباع و فرمان والاشان
واجب الاذعان محتوی برین مضمون خیر اثر و مشتمل برین نکته سعادت مظهر شرب نفاذ یافت که خواص

و عوام بحکم انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان دست هوس از دامن کام و لب
کوتاه دارند و اجتناب از دختر زرکه مادر همه فتنهاست واجب شمارند عقل و هوش را که سلطان مملکت تن
و فرمانروای قلعه بدن اند مغلوب سرهنگ طبیعت نسازند و گوش و چشم را که زبده اجزای ترکیب انسانی
و عمده قوای هیولانی اند دست خوش خواب غفلت و مستی نگردانند و ناخوش و ناخوش چاشنی باده خوشگوار
را از کام بدر کنند و کام ناکام هوای آن آتش آبدار از سر بیرون آرند بنابر مضمون اشارت بشارت
امین ان الله یحب التوابین و یحب المتطهرین باد طهور را نابت نوش معصیت را زاد دامن عقوبت
فرو شویند و بآب چشم اعتذار از نقطه سیاه کاری از صفحات رخسار اعمال بردارند شبها بروغن اشک ندامت
چراغ استغفار بر افروزند و روزها به برق آه حسرت خرمن گناه برهم سوزند پیر مغان را خانه خراب بسازند
سراپای خم در هم شکستند دست و گردن سبوی بر گردن یکدیگر بستند از بس ساغر و مینا بر سنگ زدند
دل سخت خارا از شیشه نازکتر شد و از بس خم باده بر زمین ریختند لعل ریا قوت با خاک برابر گردید
دوران جام بآخر رسید و پیمانه صراحی بر گردید جوش و خروش شیشه فرو نشست گرمی بازار صراحی در هم شکست
نماز شراب دار سر بگریبان فرو برد و طفل حباب در چشم و دل پیاله مردمان باده نوش عمر بادبود که پیمانه
پایمان درست کرده بودند و به پیر میخانه ایمان آورده دست بیعت بسبو داده مهر سوگند بسر خم خورده

ع چنان بفتح تیم فارسی بروزن
مانند و وزنی مشهور و بمعنی
طفل تیم آمده و ازینجا زنان
ازغند بردست و پا
می نگارند و اب ع
مضبطه یعنی جایگاه ضربا
ع شاخ شاخ پاره پاره گردید
شاخ شاخ پاره پاره دیز
شاخ شاخ طرفی باشد که بران
شراب نوشند مهر
ع شیشه بندی که در آنرا
دران ابرام حلقه کردند و

مزراصائب فرمانی ازجانب نواب سکندرمکان درباب منع شراب وآزار شراب خواران رسید
رندان باده نوش که آماده انمعنی شده بودند که باشارهٔ ابروی هلال عید بدست سبو بیعت نمایند
وباشادبان سبزه گلگون مینا دست درگردن کنند وچهرهٔ زعفرانی ازغوانی نمایند ازاستماع این نجم برسراشک
ناسف بندان گزیدن گرفتند وبه آب دیده باوست ازدامن دختررز شستند هلال عید که نافهٔ برپای
ارباب طلب میزد درنظرها بعینه حکم نافهٔ[۱] سمپر سانید بزرگان خم وخردان شیشه وپیاله که ازمستی درجوش
وازنشاط درخروش بودند همگی شکسته خاطرشده ازاشک عقیق رنگ چهرهٔ عقیق گون ساختند پیاله
ازدست بدررفته وصراحی ازپا درآمده تاک راازدواهمه خون درگلها خشک گشته ازخوشه گریه درگلوگره دیده
دستوره بست الغب که چون نورديده درپرده زجاجی صراحی بسرمیبرد جهت اجرای حکم آبرودحرمتش
درکوچه وبازار ریختند شمع که محفل افروز رندان باده نوش بود ازمشاهدهٔ این حال دوداز نهادش برآمده
جهان روشن درچشمش تاریک شده حباب کاسه سرنگون که چشم ازروی پیاله برنمیداشت چون عیش
ازخانه زادان ساغربود کشتی عمرش دریائی گشت نای که درعهدی ارباب طرب انگشت نما بود بنداز
بندش جدا ساختند وکمانچه که تابت قدم بزم میخواران بود خاک درکاسه سرش کرده به تیرش زدند
دائره که حلقه بندگی نغمه درگوش کشیده بود واز شادی درپوست نمیگنجید بضرب طبانچه ازدائره
نشاطش برآوردند چنگ که همیشه جادرمیان زهره جبینان ماه طلعت داشت بحبت ضبط قانون
موکشانش ازپرده بیرون کشیدند وپرده ناموسش را بناخن بی اعتباری دریدند طنبور راگوشمالی ندادند
که دیگر هوس نغمه پردازی نماید رباب را انچنان توانختند که بعدازین حریفان سازگاری نمایدا گر بوئی برند
که عود برعشاق نوای مخالف خوانده فی الحال چون عود قماری میسوزند واگر بشنوند که موسیقار باکسی همنفس
گشته شراب درگاویش میریزند شیخ محمد صالح منشور عالی درمنع سوداخوانی خط جام باین مضمون رسید
که هیچ یکی ازرندان لاابالی دست ارادت بدامن پیر جام نزند ودعای قدح درود خود نسازد ازین خبر
میکشان دردی کش تزویج دختررز راحرام دانسته بکنج تنهائی نشسته ودست ازآب انگور شسته ازاجرای
خمخانه لب بربستند برقدح جوری رفت که شرح نتوان داد وساغرها باشراب نکری شکرآبی افتاد که
نتوان گفت کشتی شراب که همواره در رود نغمه روان گردیدی وپرده ساز بادبان او بودی نائی لشکران
تبراو کشتی بی آب مانده وبط باده که پیوسته درعالم آب بال کشودی وآب کاران راآشنای خود گردانیدی

[۱] نافه بضم اول وفتح ثانی وتشدید فا بمعنی مشک است
[۲] قدح بضم اول وفتح ثانی وتشدید حا بمعنی جام است
[۳] جوری بضم اول وفتح ثانی وتشدید واو بمعنی کوزه است

رانم اگر سخنم بی منت سیاهی رقم پذیر گردد میشاید از غبار لشکر بیم آن بود که آب تیغ گل شود و از گرد موکب جای آن دشت که آئینه جوشن تیره گردد طاهر وحید روی زمین از نشان سم مرکبان زره پوش گردید و نسیم را از ازدحام و کثرت خلائق نفس حاصل شد طول زبان را از عرض آن لشکر رشته امتداد کوتاه و دیده دوربین آفتاب از سواد سپاه سیاه گشت گذشتن روز از ان تنگنا بنوعی دشوار شد که بعد از غروب خورشید روشنائی بر جا بود و تراکم غبار بجائی رسیده که آمد و رفت انفاس بر سطح هوا جاده باجی نمود اسپان تازی را که وسعت گردون از شوخی رفتار مانند چشم خانه تیز نگاه تنگ بود بمثابه دل عشاق بر یک مکان جولان دلتنگ میشد از صفوف آراسته خیابانها که مبدا و منتهای آن نمودار ازل و ابد تواند بود بهر سیده نقیب گرد و خروش کوس چون امواج دریا ازان معرکه قیامت اثر راه بیرون شدن نمیافت از تنگنای سوار و پیاده اسم را جای صدق مسمی نمانده بود طیور در فضای هوای آن صحرا از تراکم غبار چون تیر از ترکش بال کشوده بر یک مقام آرام داشتند اعداد اول نگران و خاطر پریشان بوده که اگر کار سپاه بشمار کشد بیچه عنوان از عهدهٔ تعداد بیرون آید زمین از هیچ غبار بر خود می بالد که جابران آن ازدحام کشاید کره خاک از کثرت سنان درخشان سواران نمودار قرص خورشید جهان افروز گشت مابینیان را از شوق تماشای آن هنگامه بینائی رفته بچشم خانه رجعت می نمود اعجاز خسروی بزرگ لشکر آرائی که هرگاه از جا بجنبد از غبار سپاهش آسمان و زمین کم شود چنانکه زمین در آسمان و عجب غرابتی که چون بر کفار شمشیر راند زمین در خون فرو رود چنانکه خون در زمین محسن فانی سپاهی لشکریش روز رسپاهی بر سر دشمنان آورده که تا فردای قیامت از ظلمت کده محنت نتوانند کشید و گرد سپاهش عالم را در چشم معاندان بر نگی تاریک کرده که شب رحمت را تا صبح ابد در خواب نخواهند دید

صفت جنگ

منیر هر دو لشکر پایان را در عرصهٔ نا ورد صبا رفتار ساختند و از خون چکانی تیغ حمائل گل در گردن نگیدیگر انداختند هواداران شاه گل چنین از گلگون فرود می آمدند و چون گل پیاده میگشتند و بتیغ سوسنی خون ریزی میکردند و هر گل زمین را گلرنگ میساختند زمین از خون نوشین لبان خضابی میگردید و با فسوس صدق بدهن میگرفت مورانندام دلیران صاحب جوهر تیغ شد و تیغ را از جوهر مورتن برجاست بآن عنبرین رو در راه هوای آتش در سر افتاد و آتش سنان علم طوس شمع کیخسرو بالا گرفت

سطر ۱ باعتبار بودن آمدن نگاه ۲ سطر ۳ هرچند که صدق غیر محسوسات که الفاظ اند بجائی نه رسد لیکن از راه مبالغه میگوید که صدق اینها هم در اینجا محال بود

سطر ۴ تنبیه بر مطابقت بودن آن و آسمان

سطر ۵ گل بمعنی گلگونه و گل نیلوفر و گل آتش و گل زخم و گل سرخ و گل نیزه و گل خنجر و گل تیر و گل سپر و گل خاک و گل زمین و گل بمعنی شکفته و گل بمعنی شکوفه و گل بمعنی شکوفه و گل بمعنی شکوفه

از صولت و صلابتش چون گربهٔ روزه دار ناخن هیبت در پنجهٔ پنهان کرده صداقت شیر زور گاوی
که ثور گردون به تیغ رشکش جوزا وار دو نیم مانده

صفت گردون

منیر بنام ایزد چه گردون سر باوج برافراخته و در گردن ثور رسن انداخته زنگلهٔ زرین کاوش آفتاب را
در برج ثور رسیده و میل سپهر اوتادش پنداری تیر در دو پیکر منزل گزیده حکیم منشی که گرهای چوبین باستداره
آورده آسمان فطرتی که اختر شناسان را از سیر خویش حیران کرده پائی که از چوب بود نمیتواند جنبید طرفه
سحر سازی که پای چوبین را در مرحله پیمائی می آرد بر گردون بیش از یک گاو نیست نادره گردونی که
دو گاو دارد طغرا گردون را از ده کده قسمت یک گاو داده اند و جهت این گردون از شیار زار نصیب
دو گاو فرستاده اند اگرچه فلک را نه چرخ از بخار قضا میسرست نه چرخ او مثال دو چرخش کجا باهم برابرست
چون از صدمهٔ رفتارش طبقات زمین برای شکست لرزیده دکت الارض دکا دکا در شانش از آسمان
نازل گردیده

صفت پالکی

طغرا سریر پالکی را پایهٔ چرخ برین ست و بانس او را رتبهٔ ساق عرش حضرت رب العالمین از چترش
زینت سقف گنبد افلاک پیدا و از علاقه اش پرتو قندیل چرخ هویدا چون مدار کهارانش بر اقتدار
سماوی گذشت تحمیل عرش ربک فوقهم در شان ایشان نازل گشت طغرا اگر تمام نی کهکشان به طلای
مهر ملمع می بود در جنب بانس این پالکی از کم رتبتی رفعت نمی نمود نجار کرسی فلک چون آله این
عرش پایه را تراشیده از تیشهٔ عیسی دم صدای ذکر اره در کارخانهٔ قدس پیچیده صندل صبح نشاط از
رنگ تختگیش سفید روی آفاق گردیده و عود شام انبساط از بوی پائگیش بعطر جهانگیری رسیده بس
سیمین هلال اگر قابل میخ این بودی مهر به برمهٔ شعاع طرفینش را سوراخ نمودی حلقهٔ زرین هاله اگر لائق
بند آن می افتاد ماه بسوهان ارتفاع ضخامتش را تخفیف میداد از دیبای چترش اطلس کلاه خورشید طرح
شرافت اندوخته و از تارهای علاقه اش ابریشم پرده ناهید نقش سعادت آموخته

بیان جنگ و لوازمهٔ آن + صفت کثرت فوج

ملا منیر چون وصف غبار آن لشکر سر کنم اگر خامه در دستم تیر خاکی شود می سزد و چون سخن از سیاهی آن لشکر

لا اعلم شتری که شتردلی پیرامونش نگردیده وبار را چون دلهای عاشقان که بار امانت را بذوق تمام میکشد بکشاده روئی کشیده قانعیست که از گلزار جهان بمشت خاری ساخته وچون بروباران تحمل پرداخته گاهی بار محمل لیلی میکشد وگاهی بوادی مجنون میبرد با این همه سربلندی وسرفرازی آنقدر در حفظ مراتب ظاهر مقید است که همیشه باادب می نشیند مگر بمصرع تواضع زگردن فرازان نکوست ونشستن اوست وعظیم الخلقتی ست که افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت گوئی در شان او آمده است درویشی ست پشمینه پوش صوفی ایست پرجوش وخروش کاه چون می کند برلب می آرد وگاه ازمستی ذاتی بخوردن وآشامیدن سرفرو نمی آرد همانا سیمرغ قاف قناعت ست که لب بسته نخواهش نمیکشاید صاحب تحملی ست که با این همه تردد کسی آواز پایش نشنیده ورفیع قدریست که دست کوه البرز بکوپانش نرسیده مؤلف زهی شتران تجرد منشی چند بار عالم بردوش گرفته وعریان تنی چند پوست پوشی تن درداده خانه بردوشان سلوک طریقت گزیده صوفی مشربان طریق سلوک وریده از هموار وضعی همواره راههای ناهموار بهمواری درنوشته ویکسر موشتروی نکرده راست روانی که با آنکه از گردن کشی کلاه کج نهاده اند بار منت بردوش طریق فرمان پذیری بزرگ وکوچک سپرده وبقدر سزاخنی گران جانی نموده بسکه از ریاضت پیشگی بقناعت خوکرده اند خار وخسک در کامشان گلشکر مینماید واز بسکه اسم یا حلیم ورد خود گرفته اند هر چند بارگران برپشت شان گذاری باری بخاطر ندارند وروی بزبرگی خود نمی آرند واز نیکه معنی لا رطب ولا یابس دریافته اند بخشک وتری که میسر آمده از بس صبر ورضا چون قانعان بدوخو سند گردیده با وصف زیاده طلبی دگردن فرازی از کوچکدلی نیک روئی چون عاشقان حسن پرست سر در پی کودکی گذاشته اند وسررشته کار خود بدو سپرده قافله حاج را در فنا سلک حج بر سر کعبه صفا داز حقیقت گزینی در مژده تسلیم قربان رضا

صفت گاو

آئین اکبری در آباد بوم هندوستان این جانور را فرخ دانند وفراوان بزرگداشت نمایند کشت کار به نیروی او شود ومایه زندگانی از و بسامان پذیرد ماست در روغن مایده آرایند وبار برداری گردون کشی تنومند اعجاز خسروی این گاو ثوریست که گرد آسیای خرمن ماه راه کهکشان پیدا کند انوار سهیلی گاوی که با ثور گردون از یک مادر زاده بل ثور گردون با قوتش طاقت مقاومت نداشته شیر فلک

شتردل کنایه از بردل
دنی بگر ۱۲ ب ۵۴ خلق
آزردن و آزرده خلقت
با لکسر آزرخش ۱۲ ص
۵۳ ای این طریقه را
ممنون خورد کرده زیرا که
کسی این طریقه را مثل
انسان نزده نکرد ۱۲
۵۴ گلشکر کبی که از نیز
شکر و برگ گل ساخته ۱۲
۵۵ نسبت تری و خشکی
۵۶ قرانست
سبک روحی از اول و شانی
منصور کنایه از کسی ست
سر از شیر با نمک مبالغه
خشان قبول کند ۱۲ ج
۵۷ نمک بمعنی عبارت
۵۸ گلشکران با شکلی ۱۲
کرشب دزدان بیاید آورد

INDIAN INSTITUTE OXFORD

گوئی نور مهتاب در شب درخشیده

صفت کجک

ملا منیر کجک برفرقش چون ماه نو در سر شب طلوع کرده یا قوس قزح برفراز ابر جلوه گر گشته کجکش چون هلال سر بآسمان سوده مرزا خلیل ابریست که کجکش برق آن ابر طوفان خیزست

صفت حوضچه و عماری

مرزا خلیل حوضچه اش حوض بالای کوه عمارتش آفتاب آسمان شکوه حوضه برفراز فیل خیال مینمود که بمهاوج آسمان چشمه مهر عنایت الله عماری اورنگاری که خورشید خاوری آتش رشک قبه اش میسوخت

صفت استر

آئین اکبری تیز روی اسپ و شبگیت خربالاوست اگرچه بزیرکی آن نرسید کودنی این تیز از و نیاید راه رفته گم نکند ازین رو کاروان همه اش دردست دارد و در پرورش فرماید در بارکشی و کره گیری نورد نی نرم رو کم همتا انوار سهیلی استر راه واری چون برق جهنده کوه گذار و مانند عمر گرامی خوش رفتار

صفت شتر

تاج المآثر عجب از دست تیر گردارش که برخم پی بر رخسار زمین شکلی گیلی سپر پیدا میکرد و شگفت ازپای چوگان مثالش که بتعجیل چون برمیدبا و بر میدان خاک و چون مرّاق برق بر روی زمین هوا میگذشت تر دمه برفراز کوهسار چون عیسی باماه دانقاب قران میکرد و بوقت فرود آمدن بسوی نشیب مانند یونس باگاوماهی قرین میشد منیر زهی صوفی پشمینه پوش که بخار و خسک سے سازد زنان صبر برشکم می بندد و پهلو برخاک می نهد و گرد بالش با خود دارد و زمام اختیار بدست دیگران میدهد هر سوکه میکشندش میرود در صحرای ریاضت کشی ازین دندان صحبت او دنیش فرنی برگزیده و بالا نفق منصور پیغمبر گشته گذشتران افلاک را مهار کشیده تقدس ذاتی او از خطاب فرشتہ پیداست رشان او از نزول آیه کریمه افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت هویدا تحمل بارهای گران کرده بمشک و تذرو قانع گشته در راه های شتر گربه کام فرسائی سیکند و از شتر گربه روزگار می ندارد و از پاک نهادی پندار فرشته ایست که همین دم می پرداز نیک نهادی گوئی صوفی است که همین نفس در وجدی آید نقش پالیش آئینه بنیش راه شناسان است و کاروبارش سرمایه عبرت ناشناسان

ستر گ تیز و در آبادی سیاه و ملک والا و ست آویز شناسندگان هندی بوم برابر با نصد سوار برشمارند
و بهمعنانی دلیران تیر انداز یک تنه کار هزاران کنند در تندخوئی و سبک عنانی چون تازی با گی در فرمان
پذیری در مغز دانی بسان زیرک مردم در شورش مستی دا آشوب کینه وری از مردم بیشتر باو ه فیل
گزندی نرساند با آنکه دست مایه گرفتاری میکرد دو بحر در فیلان در دنیا و یزد و اهل شناسی تیمار دا
خود را نیازارد همواره خاکبازی کند و در سواری ازان باز ماند کمان کشیدن و تیر انداختن و افتاده را
برگرفته به فیلبان دادن خو کند اکبر نامه فیلان کوه پیکر که هر کدام در تیز پائی و جربدستی علم بود
و در مستی و دلیری کارنامه دویدن این قوی هیکلان سبک روح را دویدن نتوان گفت که اسپ
عراقی دونده هر چند گرم روی کند از پیش این فیلان بدر نتواند رفت الحق هر فیلی ازان
فیلان نامی برهم زدن فوج گران را بسند بود تخصیص برهم زدن هجوم سوارانیکه اسپان شان
هرگز چنین صورتی مهیب و پیکری بدیع ندیده باشند وصف این جبال دونده کجا برشته باریک
عبارت درآید عمارات عالی را بجنبشی ویران سازند و درختان قوی را ببازی از بیخ برآرند و در
هنگام نبرد بحر طوم تعبانی اسپ را با سوار از زمین بردارند و بهوا اندازند

صفت خرطوم

تاج المآثر خرطوم ثعبان شکل گفتی چوگان هلالست از میدان سپهر گوی مهری ربوده و پای بند
نسرین چرخ و دام حرمت فلک عیشد و منطقه ترک معربد گردون و طوق هندی پاسبان آسمان میگشت
و بسان رشاح و قلاده از سر جوزا و گردون شرامی آویخت لاادری هرگاه خرطوم را علم سازد
متاع طاق فلک بچیند و چون درهم پیچیده حلقه کند رخنه در بنیاد هستی نماید مرزا خلیل
هیأت خرطوش را دیست از کوه بلند بزیر افتاده و پیچ و خم خرطوش کمند گردون پهلوانان پلتین
خرطوش اژدهائیست سهراز غار دهان برآورده یا رودیست از بحر نیل سر برکرده

صفت یراق فیل

لاادری سازنقره و پیکرش گوئی کهکشان و شب یلداست و پوشش زرد و ش گوئی بهشت
گنبدی مطلاست مرزا خلیل هرگه براقی تنگهای زرنیت افزای پشت و کمرش گردیده پنداری
پرتو آفتابیست جابجا بر کوه تابیده و گاهی که زیور سیم زینت افزای بر و دوشش گشته

تازی بر فتنه بازی بر خ
عربی باشد چه از زبان تازی
نبان عربی و از مذهب تازی
اسپ عربی مراد است یعنی
تازنده آدمی هم هست و
از سگ شکاری باشد ۱۲ اب
بدن گی نوع ثالث
بر و دن خاکی اسپ گویند
و عربی فرس و بعضی گویند
نوعی از اسپ باشد و
بعضی اسپ بالاتی بداند
یراقست اند بمعنی قدرت
و توانائی ۱۲ اب
فیل را بگرفته اند بمعنی
بهای موصوف بقیمتی بزرگ
۱۲ اب
یراق کنایه از زین
و لگام و ساز اسپ ۱۲ اب
یراق کنایه از اسلحه
جنگ و ساز و برگ رزم ۱۲
علاوه بالگام و زین
کنایه از اسلحه و ادوات
جنگ و ساز و برگ رزم
و ادوات شکار ۱۲ اب
یراق بمعنی ساز و
سامان و اسباب ۱۲

پا بر نمطی بزمین فشرده که چاه از زمین بیرون تراویده خرطومش پر آبی بهوا برده که عرق از مسامات هوا
بیرون چکیده پیچ خرطومش بلای جان تهمتن[1] و نقش پایش نمونه چاه بیژن[2] طرفه شبی که دو صبح در آستین
دارد و شگرف خاکستری که آتش دار چوب میخورد خرطومش اژدهائیست که از بالای کوه بزمین آمده پیشانیش
سنگ پشتی ست که از زمین بر بالای کوه رفته کوهش گویم اگر کوه چون ابر سبک سیر باشد ابرش خوانم
اگر ابر چون کوه گران سنگ بود مرزا خلیل زهی فیل کوه پیکر آسمان منظر که شطرنجی روزگار در عرصه
گیر و دار شطرنج عاج و آبنوس چون دندان و تنش ندیده و مصور تقدیر بر لوح آفرینش صورت
بشکوه تری از و نه کشیده از دندانش اگر بساط شطرنج سازند پیاده اش فیل را از راه برگرداند و فیلش
را فرزین از جای خود برنخیزاند روز روشن خصم از سیاهی رنگش شب دیجور دیده موالیان[3] از سرمه
تماشایش پر نور آواز نهیبش رعدیست غرنده تر از ابر سیاه برق کجکش برابر بودن او گواه پیچ
خرطومش گرداب دریای نیل طوفان بدمستیش بر وجود دریا بودن او دلیل کوه تنش را از سر بلندی
قله هاست آسمان بدنش را از چشم خروسها سرش هرگه بشنگرف گلگون گردیده پنداری لاله زاریست
بر فرق کوه دمیده در روزگه رزم که سراپا غرق جوشن فولاد است کوهیست که در دکان آهن ست
در هنگام بزم که سرتاپاش پر از سیم و زر ست گوئی طلا و نقره را معدن سیه خیمه ایست از ستونهای قوائم
خود قائم و برقرار ست کوه وقاریست که دریای طوفان بر کنار ست از مستی او سیه مستی پیداست و از
هشیاری او فراست هویداست طنابهای دور و گرد کمرش خط جاده ایست که از کمرگاه کوه پدیدار ست
زنجیر پای صحرا سیرش ماریست که از نقش قدم او را غار ست و از کشش زنجیرش روی زمین خراشیده
و هر قدم تخم بلای دران پاشیده بلندیها در پیش بلندی او پست و بزرگیها از پهلوی او با کوه همدست
محمد صالح فیل کوه پیکر هلال دندان اژدها دم نهنگ نفس شفق پیشانی کوه کمر با اینهمه مور را
نیازارد و در مستی کار هشیاری سر کند و در هشیاری مستانه پیش آید گوش بر سخن نیوشی پهن داشته
چشم از خودبینی تنگ ساخته تنگ چشمی باین فراخ حوصلگی که دیده چون نفس از خرطوم باز گذارد گر باد
پدید آید که هلال دران چون برگ کاه هواگیر نماید چون نفس بجانب خود کشد کره هوا ناقص گردد
وصف آن بخامه سخن گداز نگنجد و ستایش آن بتقریر نه پیوندد آئین اکبری این شگرف جانور
در تنومندی و استواری کوه آسا و در دلبری و جان شکری شیر کردار در شکوه افزائی و کشورکشائی

پای کوبی جولانش کرده کروه وکاسه سر مبغیران را دست انداز حمله اش پرورده کرده از نهال خرطومش چون
عدو چون برگ گل بر خاک ریزان و بشاخ دندانش سر دشمن برنگ گل از شاخ آویزان از بالای تخته
پشتش آسودگی به پشت افتاده و بهوای بادپایش سر دشمن رو بر خاک برنهاده از غبارش چشم روشن
میشود که تو تیای چشم بصیرت ست و از رفتارش قیامت میخیزد که سیر کوه دلیل قیامت لا اوری
تعالی الله ازین فیل آسمان پیکر کوه تمثال که از وجود او هندوستان بسواد اعظم مشهور ست و از نمود او
شب یلدا به ظلمت معروف اگرچه از دندان شمع کافوری افروخته شام سیاهش روشن نشده و با آنکه
ازین خیط ابیض و صبح سفید کی کرد تیرگی شب واخیش نرفت شراب خواری که در هنگام سیاه مستی خون
از دماغش چون میریزند دور یاکشی که در عربده سازی فتنه از بنا گوشش میچکد چون بآن شکل مهیب نظر کنی
بلای عالم بالا در حشمت سیاهی کند و هرگاه به هیئت هولناکش بازبینی عالم در نظرت تاریک شود کانه ذره کسوفی نیست
که از شنگرف صندل سرخ برجبین مالیده نی نی مردم کشی که خونهای ناحق از بستره اش گل کرده غلط کردم لاله
از قله کوه دمیده و شام از شفق گلگون شده از بسکه بلند بالائی را باوج برده فیلبان بارها کجک را غلط
بر سحاب زده اگر نه بار روزگار سر جنگ دارد از ظلمت شب این همه دور چیست و اگر نه با فلک سر و کله
میزند چرخی شهاب چراست لنگرش سنگینی نکرد که در حمله کوه را از جانه برد و زنجیرش گران نه بود که سلسله
نظام عالم را برهم نزد محمد علی ماهر در میدان هیجا آن سراپا صلابت بهابتی بر سر دشمن دویده که دشمن
اجل رسیده از سراسیمگی بجز دویدن خرطومش کوچه سلامتی ندیده هوای گریفت و گیری در سر گندیچیان خرطومش
افتاده که از گیرائی هرگاه بخصم پیچیده تا جانش نگرفته سر نداده با وجود مستی در جولانگاه وغا از خرطوم
علم دعائی برافراشته که خصم از طاق دلها افتاده را جز برای انداختن برنداشته منیر نبام ایزد
نادره فیلی که هم عاج دارد و هم آبنوس اما عاجش از آبنوس فارغ ست و آبنوسش بعلاج مغرور
هم آئینه وارد و هم زنگ لیکن زنگش بآئینه نزدیک ست و آئینه اش از زنگ دور در نظرها سرمه گون
می آید خرطومش تا سرمه مینماید هیکلش گنبدیست که بر چار مینار جا گرفته یا کوشکی که بر چار پایه اساس
پذیرفته پنداری که کوهی را بر چار دیوار برداشته اند یا دیوی را بر چار گواه گماشته دندانش در فتح را کلید
و ایام فیروزی را هلال عید زنگله زرین ازوی چون آفتاب از آسمان پدیدار و حلقه زنجیرش چون منطقه
فلک اعظم اوج گذارنی نی غلط نه فیل ست بل دریای نیل باوج هوا رسیده یا ابر سیاه دهن بزمین کشیده

ای از آسودگی بلای تخته
پشتش آسودگی فیل شد
ای هنگام ظهور یوم نشر
چهال فسوخ خواهند شد
یلدا درازترین
شبها او در تمام سال
بشره نخستین بوست
روی مردم
کوچه سلامت مشتاق پوشاک
از فقرات ساز نغمه دیو
غلطکها تعبیه سازند
خاصه
با تبار

صفت نعل

تاج المآثر نعل گفتی قوس هلال است که از شرار ناوک زرین می اندازد و فرش زمین ازوی نقش دیبای چین میگیرد و بساط خاک چون آب از باد بشکل زره می پذیرد تنها اگر هلال شبیه نعلش نمی بود کجا ماه منازل آسمانرا باین سرعت طی مینمود

صفت فیل

تاج المآثر فیلی ابر پیکر که در میدان جنگ و پیکار چون باد و آتش میشتافت و از خون مبارزان بدندان بلور نمایا قوت مذاب میراند خرطوم را بر جد صفت بگونه نعل و مرجان میکرد مقیمای حسینی فیل دیو بندی که در فضای مستی دیو باد دست از تندی نجود پیچیده در هوای مستی تیره ابری عرق گیر از رو چکیده فشار تنه اش فرق کوه را هم گریبان خاک نموده و باد دلگدش از کره زمین جوی آب کشیده در نظر حوصله فراخ میدانش عرصه جهان دو رنگ بزنگ حلقه چشمش تنگ و از بیم زخم دندان جانستانش دل مغنیم بصورت دندانش دو نیم زمین معرکه را گوئی که از بیل تیغ و تیر از جا نشود و خانه فتح را ستونی که از باد گرز و شمشیر بی پا نگردد و از دست انداز صدمه اش زمین خاک خواری بر سر پاشیده و از فرکتاز حمله اش آسمان داغ حسرت بر دل چیده در انداز خاک دشمن بباد دادن مشغول خاکبازی و بخیال خون خود بر خاک خدم ریختن گرم آب پاشی خرطومش بکره کشائی ملک علم و موی پیشانیش بران علم سرچم بلامیت جلد دلکش و در شیشه ملکی زبان نرم و باسنطهار قوایم ستبرش لشت لشت روی زمین گرم برقله بیستون تمکنش قاف قدرت را چون سیمرغ بر قله قاف جا و از چار ستون دست و پالیش کوه بیستون هم برابر و هم بی پا پیکرش بر روی زمین رنگ گردون ریخته و از بره دوشش بزنگ زنگ ستاره لغو خا آویخته آسمانها چه خورنا خورده که خود را برنگ او برآورده اینک جامه نیلش در بر و کجک هلالش بعینه بر سر دست بی آستینش با طلس چرخ سر در نیاورده با آستین بی دستش دست از آستین بدر کرده حلقه چشمش بشوخی انجم عرصه را تنگ ساخته و پرده گوشش از رویی کار ناک پرده بر انداخته و دو لاب خرطومش آب روان در چاه تن تیره دلان نگذاشته و با دستش سر آن چاه را بخاک بسته غشور را آماشته باریک بینی است که تا چشم بر همزده موشگافی دهنش از نکته مجهول پیکر خصم سر برآورده تیز هوشی است که تا پایش ننهاده کجکاوی حدسش معمای سر حد و را حل کرده از روی ماهی ماه ناخنش بهم گاو زمین جبر دل خون کشوده و بر پشت فلک گرانی زورش از مهر و ماه سنگ بر سنگ بار نموده خاک تن بدرد ما

سر و را بهم گرفته یکدیگر را
تاریک سازد و روح
نشان بودن نظارش بی شرف
پاشیدن و بیرون آب
تن و تنه اول شانی
ای بنیاد بلا بیت
جلد و دشتی لبان نیم
شیر ۱۲ شیر
دل بیرون و مغز بیرون
دگنده و لک و پک
و غلط باشد و سبز با لک
حاصر به آن ۱۲ بیت
بیا بلند کرده و اگر از رو زان
پیدا آید در آفتاب ۱۲ ص
مبالغه با نیکه در های
خون نشود ۱۲
ای بر آسمان از طاقت
او در شک میاندازد ۱۲

فا لمور[1] ربات قدحا از غایت سرعت سیر آتش از نعل قمرهای فلک فرسایش برافروزد اشرار را خرمن هستی بسوزد رسا اگر گویم آتش ست آتش این سرعت کجا دارد و اگر گویم باد ست باد این حرکت از کجا آرد از بس عضو عضوش بقرار بلند پروازیست این کلیه را باطل کرده که انتقال مائل بمرکز ست دمش بال هماست که سایه سعادت بر سر سوار خودی اندازد و پایش چوگانیست که ببرد بردن گوی سر اعدای تازد اهم قلم هر چند تند و توسن[2] ست لیکن در فضای دمنش چون خر در رو جل[3] مانده و اصبح سبک عنانی چون بوی گل بر بسط هوا گام سپر چابک خرامی از شوخی باد صبا در رکاب برحرکت دل راکب عنان جولان پردازیش عنبش عزم سوار تازیانه زن از فلک بدر تازیش هرگاه پای جلدروی سر کرده مانند بوی گل از جامه رنگ سر بدر کرده از کمال سرعت چشمش نرسیده و هر که چشمش مرساد گفته خجل گردیده بر چشم خواب آلود حباب برآبی گذشته که چشمش مقدار نیم قطره اشک آشنائی بیداری نگذشته سوارش گاه پویه چون بکشاد تیر پرداخته از هم زخم کاری خوردن خدنگ روبرو نمیداخته گلگون نژادی رگ گل تازیانه باد پای نصبا رفتاری افسانه کبک رفتار طاؤس نگار صراحی گردن کاسه سم خم خسروانی شکنه لیلی جمال شیرین شمائل فرس ها ذ جمال

صفت اسپ عنابیه

واضح دست و پای نگار آشنا ربای دیوان حنا وقت تماشای نقش و نگارش نگاه آشنا بیگانه چشمه

صفت زین

تنها بوی گلی که در دامن زینش شگفته از دماغ افلاک گذشته و آب گوهری که در بحر مش قرار یافته مانند اشک عشاق در رفتن قرار نیافته دست کسیکه بدامن زینش رسد از آسمان امید گذرد و بر آنکه بر کابش آشنا شود مهر و ماه را از چشم می اندازد کاتب در وصف خانه زینش اگرچه دست دوانیده باشد هر جنبش را به دو جهان میتوان گرفت طغرا طاؤس زین مرصع بسکه باین کوه پایه تعلق دارد رکاب پایه مرصع از سر او هیچ وجهی نمیگذارد

صفت پابند

تنها بنیه صبح را خورشید جهت پابندش می تابد ×

---

[1] لمور ربات قدحا ای تقوح قدحا پس پیاپی

[2] توسن آتش بادنده ایم گر آتش

[3] رو جل باد آتش برادوطی را

دمی آتش جستن

انا آتش ز ۲۴ ص

قوح آتش زدن و طرز زدن

زدن و نسبکی ۱۲ ص

[4] قرن فوج فوج تاتی قرشت

دیدن بان فقط بهدن

کردن و شی دوام نشونده

لمواد و پسم کرکش دوردن

[5] دنبه نصر سا عرب

[6] دل اوا روحانی

بنشین کل اوای و صل

معنی کا آتش ان ۲۴

سیکشید میوه که باو تندیش رابآن رساند پیش از وقت بدعا میسرد تقاضش منه صورتش رابی تامل و آرام
کشیده باشد شبیه آنرا بجان نمیتوان خرید تجربی راکه این سبک عنان از عقب شتابد مانند نقش
پی اولین گام ازپا اندازد و مرغی راکه این برق جولان سر بر دنبال گذارد نفس اول بعدم آشیان
میسازد و نسیمی که از کل دماغ رایش بو برده در مغز افلاک قرار نمیگیرد و گردی که از سرعت رفتارش
برخاسته تا دامن محشر بجانمی نشیند شاطر زمان پیش ازان بمنزل نرسیده و قاید دوران برگزیش از عقب
خود ندیده مقیمای حسینی سمند سر بلندش رامردمک دیده بدبین میپندند که فلک حنائی خورشید بروسته
و نعل ماه بدست و پایش پیوسته پروین در اندیشه اینکه منج صفت خود را به نعلش دوزد فکرهای
پریشان راجمع کرده و کهکشان در بند انکه چون تنگ طرفی از زینش بندد و سری درمیان آورده
شیهه اش بیانگ بلند تعلیم پرواز بر عندلیب داده و پویه بر وزرد شن سرمشق گرم روی پیش مهر نهاده
برق غاشیه رفتارش بردوش میکشد و نسیم صبح بگرد جولان نرمش نمیرسد از آرزوی دیدن پایش
خیرگی در چشم خورشید پیدا و از حسرت حلقه رکابش هلال برنج باریک مبتلا چون بالا دوی کمر بندد
ابر سرگردان اوست و چون وی در نشیب آید سیل در عنان او باد تا بجائی رسد چون گرد سر در پیش نهاده
وماه تاشکسته خود درست سازد در رنگ سایه بدنبالش افتاده هنگام پویه تندسیلی ست در خروش و گاه سکون
خم باده در جوش شوخی طبعش زلزله در نهاد کوه و صحرا انداخته و بیقراری سیرش کره خاک راکنده سیماب ساخته
خاک از صدمه سمش چون نعل سینه چاک و از گرد آن خاک تن مرده دلان زنده در خاک عرب نزادی حسن
لیلی مجنون و لربائی او صرصر نهادی انداز و هم مقتون رسائی او از شرم بانش طره لیلی گرفتار پیچ و تاب
و از پیچ و تاب کاکلش موی مجنون در شکنج انقلاب میان لاغرش با نزاکت موی دست پیوند داده
و سرین فربهش بر روی بالیدن آغوش تمنا کشاده از حسن کفلش سیرین آهوی خطا داغ بر دل و بهوای
زفتارش نسیم باد صبا پای در گل فضای ساحت ماضی و مستقبل عرصه گاه میدانش وطومار امتداد
ابد و ازل در هم پیچیده جولانش از خانه زینش آوازه فتح بلند و در کوچه تنگش راه گریز در بند
جلال و والی فلک الافلاکیست که آفتاب را بیک روز از مشرق بمغرب رساند یا نسر طائر نیست
که یک شبانه روز گرد جهان برآید چون در میدان جهاد برطبق والعادیات ضبحا با عدای دین جولان نماید
فلک غبار ظفر آثارش را که بشرافت ما هو مکتوب فی السموات والارض مخصوص ست تو تیای چشم خورشید یابد و قتی که بحکم

درهوا ویدن وام درراه سیلاب نهادن اگر برق چون اخگر خاکستر شود روست چرا با پویه اش لاف
همسری زند اگر جلدی کرده تصویرش چون سیماب خود بخود درجست وخیز واگر تندی کرده سایه پرگان
راکب برا عضایش درمرتبه مهمیز درفرار پائی برجاده خطوط شعاعی مهرو ماه گام زن ودورنشیب پیرا
برشاهراه قطره باران لنگر افگن محمد علی بادپائی که هرگاه گرم جستن شده یا برق ازخشان ارطاب
الفعل بالنعل دم زده ازان رونا خدا صورت نعل مراوش ابرکشتی نصب کرده که باین دست آویز
ازریسمان سرکشتی عنان مراد بدست آورده خان تنها این خوش عنان را با آنکه عنان داری کنند
ورشتاب برخلاف سمند عمر هرگز بسر نمیرود واین آب حیوان درظلمات شب تا بهر چند آئینه نعل
نداشته باشد سکندری نمی خورد ودرمکتوبیکه وصف سرعتش باشد قاصد نفسی بمنزلی میرسد ودرراه
دوروزه ماری که حکایت تندیش گذرد باندک فرصتی بسر میبرد واین کمیت عربی نژاد هرگز قلب وگمگیر
نبوده مانند سرخ مغربی هرجا حاضر درشود بی تعب میرود واین بی بهاتوسن خیان جلد وچالاک ست
که مانند گوهر هرطرف خواهی باشاره میرود وکاسه چشمش کاسه سرفغفور را ازبینوائی ودموداری بخیری
نمیخرد وموی دمش ودود ملک را ازمغز دارد مانند کاکل بیرون میکند کفل پیش درتمی ساختن
هوش ازسانغر سرجمشید قطره کمی نموده دست وپای باریکش قلم نرگس را مثال کندوی آسمان از
بی وجودی شکسته بال وکاکل نازکش دست اوستاد خط ریحان وسنبل را ازشکستگی مانند خط اطفال
بی تخته بسته اگر رنگ حنا بدست وپای آن خجسته پی رسد بی وشکیری خوبان درومی ازهند تا بایران
برمیگردد واگر سفیدهٔ صبح پیشانی ابروی مبارک را ببیند بروغنی خورشیدی خند چشم رکاب راحت
ازپهلوی او دیده وخانه زین باب حیوان ازو رسیده بادکجا بگردد او میرسد که گرد بدامن زمیش
نتواند رسید وگوهر مهرو ماه کی بچشم رکابش درمی آید که چرخ پیاده درپیشش تواند دوید درولی که باد
سرعتش مانند جلوه معشوق جاکرده صبر وطاقت قرار نیافته ودرسری که خیال تندیش مثال سرکشی
دلیران راه یافته هوش آرام نگرفته اگرخیال جلدی آن مرغ سبک پرواز درول دانه گذرد مانند
شرار ازسنگ آسیا میجهد چون سبکروحی این برق تانگاه را بتیاب سازد بادیوارش بادمی مرادتندی
وجلدی نپندارد که برق وشهاب نژاد درطویله وآخر آسمان مرده واین آب ورنگ گمان میکند که گوهر
ولعل راازبحروکان آب برده ازدانه عرقش سبزه که ازخاک دمد مانند نوال رگ دبره دردم مرا خاک

ای مقصود یعنی مردمان
قصد اوندارند ۱۲
سکندر یسکندری بسر
درآمدن سکندر بزبان
روسی سرا گویند ۱۲
هنگر بهروزگاه فارسی لفظ
فارسی دودر عربی خودن و
بهندی ایل ۱۲ نفس
ای موی دمش چنان
گران بهاکه بمقابله آن
ملوک ملک را ترکیبا زند ۱۲
دودر دوشی دارد
اول معروف دوم از دوده الخ
سر دودرشان دارد یا
گردنبند او بیت بیتین
ای نمیزند ۱۲
دوبیت از شعلی بای ساخته
سایه پیما زند ۱۲
آخر بیاض لطف خدا
آسمان ۱۲

طرۂ تاب برده مقیمای حسینی کمند همت بلندش بخصم کوته نظر فائده طول امل نموده جلال طباطبا

کمند مرمنج بندش کیوان تسخیر

صفت نیزه

اعجاز خسروی چون خطی پادشاه در مرکز استقامت برسان خط استوارست بالیده دائره چشم

چشم دشمن نقطه موهوم گشت تنها شمع سنان جان ستان در بزم رزم قدر اعلم نکرده که مرغ روح اعدا

پروانه وار گرد آن نگردیده مقیمای حسینی شهاب نیزه اش زبان سرزنش بخصم دیو منش دراز ساخته

طغرا تارای رمحش انگشت نما نگردیده هلال سپهر فتح را کسی ندید مقیمای حسینی شیر علمش راستی

برافراشته که خورشید را در خانه خود نگذاشته

صفت لوای

محسن عالی لوای گردون آسا در عرصهٔ مردانگی پا برجا کشجرهٔ طیبه اصلها ثابت و فرعها فی السما

صفت دواب و مراکب

ابواب الجنان را بامر عاطفهٔ آلای الهی و حسب الامر نعم نامتناهی بر بندگان خلقت اصناف چارپایان

که به برکت بعضی از آنها ضروریات معاش خود را سرانجام میدهند و بسواری بعضی از رنج پیادگی

میرهند بچار ستون قوائم بعضی قصر حیات خود را برپا میدارند و بآب عرق ریزی بعضی بذور

آمال و امانی در مزرع زندگانی میکارند به پشم آن یک جان خود را از تعب سرما و گرما میرهانند

و بشیران دیگری زبر نگین جوع را از عروق خویشتن بری آنند بچار موجه دست و پای آن روزق

وجود دشمن را غریق لجه هلاکت میگردانند و بکشتی پشت این متاع جان را از بحار خونخوار بیابانها

بساحل معمور رسانند مسافران طریق طلب معاش را بحمایت اتساع توانگری خوشترین مایه ایست

و مجاوران دیار مسافرت را در مصر جهان نمای مسافت بهای آسایش بدن هر مرکبی چارپایه

صفت اسپ

تجلی تبارک الله برق جولان مرکبی که بر عدت شیهه سیلاب را از روش انداخته و بشیر از نعل امیدرا

چون کاغذ آتش زده مشک ساخته خنجر گوشش به پهلو شگافنده شیران مرج چار عمود دست و پایش

مرغ سائیده منقار دیران گاه بوته نقش نعلش بر زمین یا فتن گره برباد زدن و طرهٔ کاکلش

صفت تفنگ

محمد علی ماهر خوشا تفنگی که هرگاه بمیدان رزم و صحرای شکار رسیده دلش از وفور نشاط و سرور در سینه نگنجیده در صید وحش و طیر بخطا از دو شاخه بر صدق انمعنی دو گواه پا برجا محمد صالح تفنگی مانند قدر اندازیهای قضا از خطا مبرا و بکردار سهام غیبی بر نشانهای دلنشین بجا میخورد جلال طباطبا بندوق رعد آهنگ برق اندازش با اژدهای دمان هم نفس +

صفت بان

ایزد بخش بسامانی خط بر مد شهاب و شد برق کشیده یا جاده ایست سراسر رو بعدم گردیده

صفت گرز

تنها گرز گرانش دهان زخم عدو را از شکست استخوان پر دندان ساخته ماهر گرزی که در کار شکست غنیم قسم درست بسر دشمن خورده و در فوج مخالف بجز اجل کسی جان بسلامت نبرده طغرا از سایه گرزش سر گردون را همنشینی نقش پا وله سر گردون اگر باد گرز آویختی مغز صبح از دماغش بیرون ریختی مقیمای حسینی از باد گرزش وقار اکبر چون کاغذ باد هوا گرفته جلال طباطبا گرز گران سنگش گرد مهره بلا

صفت زره

اعجاز خسروی زرهی که ملک اژدر پوشیده است گوئی پوست اژدهاست بر تن اژدها تاج الماس جوشن خطائی از غیبهای سیم اندود پشیزهای ماهی سیم آشکارا میکرد و درع داودی از دام تنگ چشمه حلقه مشکین و سلسله عنبرین ظاهر میگردانید و مانند رقوم هندی و خطوط عبری نقشهای غریب می نگاشت و به شبیه سینه باز و پوست مار شکلهای بدیع پدید می آورد و از غایت لمعان چون آئینه جلبی و تیغ الماس پیکر صبح عکس بر زمین ناورد می افگند و بسان سراب فریبنده و آفتاب تابنده چشمها خیره میکرد جلال طباطبا غمزه چشم زرهش چون حلقه زره پرچم دلیران در ربودن دلهای اسیران نامهربان

صفت کمند

طغرا سایه کمندش اگر بتار عنکبوت می افتاد دام غیرت بگرفتن هزبر می گشاد وله برسائی انداز کمندش کنگره عرش را نشان خرابی ظهوری کمند شیر بندش از کمند

بسان سوزن از برگ سمن میگذشت و در دیدهٔ گور مانند تار ریسمان در چشم سوزن میرفت و بر چشم شیر
بصفت موسوزنهای اهداب میزد و سوزن وار از التباس جذ شانه پلنگ بر سرین گوزن میدوخت
و بشکل نشتر فصاد در بریدن رگ شکاری سر تیزی میکرد و جهان فراخ بر چشم وحوش و سباع چون چشم
سوزن تنگ میداشت طغرا در قلاج زنی کمان بآب تازگی زورش چشمه زهگیر لبریز و در تیر افگنی
نشان بآتش تندی گنبدش نی پرخانه دود خیز عقاب تیرش چون از شاخ کمان به بوته دل عدو
سری کشید پر سرخاب پیکان را بجهت نثار در پای خود ریخته دید صیدی که از پیکان خدنگش زخم
بردارد و زهر تیر مار را مرهم راحت میشمارد چون مشت قبضه گیری بمرغ هوا بسته پرنده از کمانش غیر تیر
نجسته اگر جیب بال تدرو بگزاو نمیرسید دکان شکارگاه روی خریدار نمیدید چون کف به صنعت
تیراندازی کشوده تیر آخر بر تیر اول سبقت نموده طاهر وحید هنگام کمانداری اگر بطائر وحشی نظر
بندد از پرواز باز ماند و بزور صید افگنی بمحض کشیدن کمان پیش از انداختن ناوک جانستان صید را
در خون نشاند بناوک موشگافی تار نظاره مو را مانند نگاه احول از هم جدا میساخت طیور را در روی
هوا بهنگام بال افشانی به تیر هوائی آتش در خرمن هستی میزد و در انداختن تیر بوته که در حقیقت
بوته گلهای شهرت بی اندازه است آن مقدار قدرت تحصیل نموده که جوزا را بالوان مختلف رنگ کرده
بطریق دائره بر روی خاک آماج در پهلوی یکدیگر نصب نموده از بیست قدم مسافت حکم میفرمود
که نخست جوزهای سرخ رنگ را که مثلا ده عدد باشد بده چوبه تیر شکسته بعد از آن زرنگ و غیره
بهمین نسبت از لباس قشر بر آرد محمد علی ماهر در حکم زدن نشانه بطالعش سهم الغیبی ست که هرگاه
بقصد عدو بازو کشاید ناوکش چون تیر شهاب خود را بآتش گرم روئی تاب کشی کرده رجم آن
دیو سیرت نماید واضح دمی که تیر آن کمان ابرو براست قامتی کمان را آراستی بیگمان از چرخ
مقوس هزاران زهازه برخاستی

صفت توپ

وحید توپهای اژدر مهابت که زمین را از تصادم ایشان خلل در ارکان و بروج قلعه مانند بروج
چرخ گردان از آن در دوران وله توپی صاعقه باز دوزخ شرار ثعبان آثار که زمین از خروشش در تزلزل
و جبال از صدماتش در تحول و تبدل

امامی سبزواری کمانیکه طاقت محراب طاق از اشتیاقش ابروی بتان در گرد و سمه از فراقش
قوس قزح از شرم او رنگ میازد و فلک هر دم خود را بیاد او خم میسازد **مرزا بیدل** زهی مرد آزما
کمانیکه زور بازوی شجاعت از تاب بندهایش پیداست و استقامت رنگ تهور از هوارهای
روغنش هویدا و از تماشای خم حیرت پیکرش بازوی طاقت ناتوانی فروش ست و در تصور ابروی
هلال ورزش شخص اندیشه حلقه بگوش

صفت ترکش

طغرا قوس قزح از ترکش بدل نزدیک او دور بود و الا در قربان شدن کوتاهی نمی نمود ÷

صفت تیر

اعجاز خسروی احسنت ای تیر راست چون ماری که از کزش ساخته اند و پیکانش گوئی از
دهان مار بیرون آمده است سبحان الله چوب بود و یا نبات شیرین نباتی که از شیشه بیرون نماید و لیکن
بقندیل ورشود سوفارش پنداری که دهان باز کرده راه فتح می طلبد در لطافت آن تیر نظر کردم
گمان بردم که نخواهد پرید و بچشم در خواهد رفت تیری چون الف انا فتحنا ملازم فتح **تاج المآثر**
تیر جگر دوزی که از سینه دشمن ترکش میساخت و چون بهبر رسیده و خرد در دماغ جا میگرفت و در زی صفت
سوار را بزین و پیاده را بر زمین میدوخت **جلال دوانی** مرغیست که اجل نامه اعدا بر پا بسته
یا پیکی ست تیز رو که بر سم سفارت از ملک الموت با حضار مخالفان آمده معنی ست باریک از دل
تاریک خصم سر بر زده خیالیست راست در دماغ حساد جا گرفته ناوکش راست الفی ست در میان
جان اعدا نشسته پیکانش جوهریست در گنجینه سینه مخالفان جا گرفته **محمد علی ماهر** تیرهای
ترکشش نشان از راست کیشان میدهند که پیوسته در خدمت کار فرما پرورش یافته و در علم
خصم افگنی هر یک صاحب غوریست که معمای سخت بسته دل بدخواه بی جگر را بآسانی نگاه فته

صفت پیکان

مقیمای حسینی غنچه را ذوق مناسبت پیکان موشگافش از پوست برآورده

صفت تیر انداز

تاج المآثر نوک پیکان دو شاخ او در شاخ پنجه چون سوزن ابا حریر گذاره میشد و بر جوشن کرگدن

رسیدن به تیریکه ازان جسته باشد از حوصله تیر سحاب و برق چندانکه نفس سوزند افزونست خیال قاصران
کی بآن میتواند رسید و کشیدنش از قبضهٔ اقتدار جمشید و سلیمان بیرونست کسیکه از مور ضعیف تر باشد
کجا آنرا میتواند کشید جهت اصلاح اگر بزنجیر جنون محبوسش کنند خواهد گسیخت و اگر در سختی سنگ بستیزد
به پشت آن نسبت دهند تیشه فرهاد دم خواهد ریخت نقاشی که نقش آنرا کشیده چه سختی ها که نکشیده
و استادی که بقوت فکر چله اش کرده تیر تدبیرش بهدف مدعای خوب رسیده آه آتشین عشاق دم آنرا
نرم نمیتوان کرد و از آتش دل مهجوران پشت آنرا ملائم نمیتوان ساخت ایزد بخشش رساچشم بد دور
طرفه طلسمی ست که گاهی چشم و گاهی ابروست طاقش ابروی ناوک نگاهان و آماجگاه تیر سینه اوست
زهش از ابریشم ساز زهره است با آهنگ ترنگش از خود نرفتن کرا زهره است کشاد در جان و در بندش
سر سران بحلقه کمندش شاهد ظفر در خانه اش دید هر که دید گل فتح از شاخش چید هر که چید چله نشینان
که بهدف حقائق اشیا رسیده اند در قبضهٔ قدرت هم قوتش ندیده اند راست گویان را یاریست جانی
قربان ساده کاریش رنگ آمیزی بهزاد و مانی زاغش هزار مرتبه از هزار داستان میگوید از شاخ خشکش
گل مراد میروید در دوست نوازی محکم پی ست و در دشمن گدازی هم زور حلقه ساغر می هلال دورست
چرا موزون نباشد گوشهٔ آهن دارد چرا سینهٔ مخالفان نخراشد تیر اندازش با هر که گردست سپهر برد
هر نخت برگشته که رو برویش گشت زخم کاری خورد تیر هوائیش از جگر شیر آسمان جسته و چون برگشته
برگرده گاو زمین نشسته کمانداش از حرکات و سکناتی که در تیرش ضرورست بی نیاز برروی خدنگش
سختیها در جوش نازد در سپهر قوس کسیکه گل و شگوفه ندیده و رخانه این قوس سامان هزار بهار چیده
زبان ناوکش گوش سازسینه ها افسون ترنگش علاج کینه ها دریائیست که در هر موجش نهنگ ست
نهنگی که کامش فرنگ ست اگر بر گور ببرام گذارند شیر شکار میشوند و اگر در خواب برستم نمایند برویش
تیر میکشند هر تیر فکری که از زنگیر ضمیر در وصفش بکشایند بر معانی دلنشین می نشینند و هر ناوک اندیشه
که از شست خاطر بتوصیفش سر دهند بر الفاظ خاطرنشان میخورد گروهی گمان برند که در وصف کمان
برسم منشیان و شاعران مبالغه کرده باشم و مرا یقین آنکه هزار قدم از مقصد دور افتاده ام و هر چند
بالا رفته ام چون تیر سرنگون بر خاک آمده محمد علی ماهر کمانی گذرگاه بر بهای خدنگ زرفشان
تیرش از راه راست روی نگیرد تا زهر میدان اعجاز خسروی کمانی چون نون جعل یکی بحساب پنجه

۱ ای با وصف صفات معشوقی آثار ماشقانه بهم میرسد و خود دارد ۱۲
۲ ترنگ نغمهٔ اول پردهٔ ضربی مصدر و آواز از زه کمان بلند شدن و صدای تیر از زه کمان بلند شدن و صدای تیر از کمان بیرون رفتن ۱۲
۳ ای چنانچه شاعری بهوش و بخودی ساز د ۱۲
۴ ای بهرام گور که او گورا شکار میکرد و او را برگ این گمان نبود شکار چیتوانند کرد ۱۲
۵ کنایه از نوشتن و نقش تیر ۱۲ بهار
۶ از جواب کرانان تیر سازند ۱۲

لا اعلم سبحان الله این چه شگفت تیغی ست که آبش با وجود آرمیدگی در روانی آبروی دریا برده و خوبی پیچ و تاب جوهر تابانش گرداب را آب حسرت در دهان آورده اگر تیغش را تیغ آفتاب خوانم تیغ زبان را بعبث برکشیده باشم چه از تیغ آفتاب دیده ها را خیرگی حاصل ست و از تیغ نورانیش چشم را ضیا و اصل جنداوسته بلورین نور آگینش که بروز آفتابیست در نمود و بشب چراغیست بی دود بل آفتاب از شرم شرافتش چون ماه نخشب در تک چاه و چراغ را ازین غم دود دل با نفس همراه خوشا پهولکتاره زمرد پاره اش که چرخ زمردین از حیرت صفائی رنگش بصورت ساغر هلال قالب مینائی تهی ساخته و سبزه خط مهوشان سبز فام پیش خوبی رنگ سبزش به بی برگی خط نگاشته تنها شیر ماهی قبضه خنجرش امواج آبحیات مخالف را از حیرت خشک تر از نیسان ساخته طغرا خنجرش برقی ست راست ادا ظهوری دشنه تشنه بخون خصمانش با تیغ غمزه در یک کارخانه آب خورده مقیمای حسینی گوهر خنجرش در چار موجه دریای حرب آب طوفان نوع برده تاج المآثر خنجری که مقناطیس ارواح اعداست گوهر بر صفحه نیلوفری او چون عکس ثریا در آب می درخشید گفتی مروارید ریزه در مینا نشانده اند و یا پارهای الماس بر روی پرنیان ریخته

صفت جمدهر

خان آرزو خوش اندام جمدهری که تا زبان بدعوی شجاعت کشاده خنجر مژگان بتان از حسرت خاک بر سر خود می ریزد گواه این سخن سرمه کافیست و تا باظهار آبداری خویش داد تر زبانی داده برگ بید از خجلت آب میگردد شاهد این معنی عرقش بس از یکتائی در اثبات جوهر فرد برهانیست قاطع و از خوش ترکیبی در ثبوت خوبی صورت دلیلست روشن برگ گل غیرت ست یا پر پرواز اوج حمیت بر سر مائده میدان جنگ شیره جان اعدا را چون حلوای آشتی نوش جان میفرماید و در بزم آرائی زرم باده خون جگر دشمنان را بساغر زخم می پیماید عجب آنکه بهایش را جز عدو کس نداند که زخمش بجان بر میدارد و طرفه اینکه قدرش غیر مخالف کسی نشناسد که در حسرت یکدم آبش می میرد

صفت کمان

خان تنها کمانی که کمان حلقه افلاک از بیم دم آن پیش از آنکه چله شود بلرزش و رعشه در آمده مانند کمان حلاجی پنبه برف میبارد و آفتاب از بیم نسبت همتائی از آن از برج قوس مثل تیر می گذرد

آب برده و از آب آتش شمالش اخگر برق و در خاکستر ابر افسرده صفای رخشان پیکرش مهتاب کتان هستی
بدگوهران و خیال پیچان جوهرش هزار پای مغز کینه آوران از تار حدقش قطره چون شرار داز اخگر تیزتر لیش
یکسر موچون الف هزار تار شیر گردون حلال عقده تراشش خوانده و عقرب چرخ از بیمش چون خلاف
قالب تهی مانده در دام جوهرش مرغ روح اعدا اسیر و از سیاه مار سایه اش پای جرأت خصم در زنجیر
جلال دوالی تیغش آفتابیست که چون عدو آنرا بسمت الراس بیند وقت زوال خود داند
و آبیست که شرار آتش شرارت و حقد از سینه مخالفان بازنشاند بل آتشی ست که چون در صحرای
رزمگاه درگیرد دشمنان را گیاه صفت تر و خشک بسوزاند آئینه روشنی ست که گوهر عروس حسنی ملک چهره
خود را جز در صفای آن نتواند دید و پاک گوهریست از خاندان و انزلنا الحدید جهیب پیکری سطوت او
فیه باس شدید انوار سهیلی تیغی گوهر لآلی قیمتی آراسته گفتی مگر صفحه سبزه را بقطرات شبنم مرصع ساخته اند
یا ساحت سپهر را بر بهای شاهوار کواکب مزین کرده جوهر اصلی او بر صفحه الماس شکل پای مور مینمود
و بر تخته مینا نشان پرگس نظهور میرساید

صفت سپر

ابر دو بخش رسا سیاهی سپرش چون مردمک روشنی چشم دوستان و مشعر بر ستاره سوختگی دشمنان فنائی
هرگاه سپر بر رود کشد تقابل آفتاب با ماه است ابلهان را گمان آنکه سپرش سیاه است سایه رحمت است
بر دوستان و ابر بیه بلا بارست بر دشمنان خان آرزو سپریکه مانند سویداست پهلوی دل جاداد نیش
بجاست و جانشین خال محبوبان دلنشین گفتن رمایه فام تی ست با همه کس دست در آغوش
نی نی دارالامان کعبه است سیه پوش ماهی ست گرفته ابر سیاهی ست بر روی آفتاب آمده شبی که لیلة القدر
از شرمش ازدیده ها نهان گردیده و شامی که صبح بهار از شفق گلمایش بخون محبت غلطیده سواد اعظم
شجاعت شعارانست و پشت پناه یکه سواران سیه جرده معشوقیست گل بسر سینه کباب عاشقیست
داغ بر جگر سیاه پرورد ش سرفرازان دست گرفته اش یکه تازان در مطبخ ندرم خوانیست برای زخم خوردن
اعداد رمحفل انس آئینه ایست بدن نما طغرا چشم انجم بذوق گل سپر فلک مدار سواد خوان صفحه شب
ولد سپرش ابریست ستاره نما مقیمای حسینی آسمان سپرش راهن مجالت بزم آفتاب تیغ زن انداخته

صفت خنجر

که در گذشتن نام آن بر زبان نفس قطع و از رسیدن وصف آن بگوش هوش از سر بریده می شود
و در راه دور و درازی که حکایت تندی آن سر شود مانند راه عدم بیکدم بریده میگردد و در شب تاری
که حرف جلای آن بمیان آید در یک نفس مثال صبح روشن میشود مگر آتشی از آن بخرمن افلاک رسیده
که ستاره اهل این روزگار گرم سوختن ست و خیالی از آن مگر بدلها گذشته که گریبان خلق محتاج دوختن
بذکر تندی آن فرزند را از پدر میتوان برید و عاشق را از معشوق جدا میتوان ساخت بدیدن اندام
خوشش قطع نظر از هلال عید میتوان کرد و مهر ابروی بتان از دل میتوان برید کسی که او را بر میان بست
عدویش کمر نه بست هر آنکه آنرا حمائل ساخت دشمن در میدان او گوی سر را باخت از درخشندگی بغلاف
شب تار نهانش نمیتوان کرد و از صفا با دم صبح نسبتش نمیتوان داد مقابل صبح حشر ست که عالمی را
این کشته و آن زنده میسازد تا حرف تندیش در میانست زخم دهان خلق را نمیتوان دوخت و تا حکایت
حدتش در کار ست گریبان اهل روزگار را رفو نمیتوان کرد اگر اسم شیر جزو نام او نبودی چرا از تندی
و حدتش توهم باید داشت اگر مار نشان پیچ و تاب آن را نداشت چرا از ضررش خوف بایست نمود اگر
بامتحان روزگار بموی شبش زند دیگر چشم روی خواب استراحت نخواهد دید و اگر زمانه در جلا به صبحش برابر
گیرد هرگز از خجلت رو سفید نخواهد گردید از حدت و تندی هرگز احتیاجش بچرخ نیست بزره و زنجیر
علائق بسیار رسیده و قطع کرده در حدت و جلا سر و کاری بفسان ندارد تیک و سندان سختی های روزگار
پر بر خورده است و گذشته از خط جوهرش چه خوش سرگذشته ها میتوان خواند و از زبان تندیش چه زار
دلها میتوان شنید تندیش بمرتبه ایست که اگر خیال نسبتش بر روی جامه رنگ بست کنند در دم رنگش
می پرد و حدتش بحدیست که اگر بمخیله جان سختی بگذرد رشته دلبستگی زندگیش بیک نفس قطع میشود
از وصف آبش یک نیزه خون از سرها میگذرد و از ذکر حدتش منار داری شعله از دلها زبانه میکشد
بیشی ازین حرف تیغ بی زنهاری که چرخ جنگجو پیش آن سپر انداخته در میان نتوان داشت آلهی
دارنده اش همیشه زنده و بدخواه او ندام سر افگنده باد تجلی ذوالفقار نسب شمشیری که اگر آئینه خورشید
عکس پذیر پیشانیش گشتی پرتوش بر ساحت زمین چون خطوط شعاعی التیام نه پذیرفتی و اگر هلال
از لمعه برق افروزش کسب نور نمودی فروغ مهتاب در چشم اعدا بجای سوده الماس بکار رفتی جانسوز
اژدهائی در لباس افعی نمودار و دریا گذار نهنگی بصورت موج آشکار از آتش آب هیاتش خاک الماس را

فاقه را از تماشای گنج شایگان سیر نموده و سائل بی خانمان از گنج عطا بخشیش در سایهٔ کوه پنهان شده درهم و دینار
از تابش نور خورشید بیرا از کاتب برات احسانش خط نسخ بر آثار تمام کشیده و صیت زر پاشیش چون فروغ مهر از
مشرق تا بمغرب رسیده خان عالی درین روز عالم افروز که دست سائل از درم و دینار در رنگ
شاخ شگوفه پر گل ست از پا افتاده که تهیدست نشسته تاک ست و بی بهره که پریشان مانده سنبل پیچاک جوی
آب از برگ سوسن انگشت حیرت بر لب دارد که سبحان الله موج دریای سخا چه قدر ناخن بر دل میزند
و نرگستان بدیدهٔ تحسر می نگرد که واحسرتا هرگز اینهمه سیم و زر بچشم من در نیامده که اینجا دست کرم بخشش میکند

صفت اسلحه صفت شمشیر

مرزا خلیل زهی شمشیر شیر صولت و تیغ بیدریغ اژدها هیأت بخون آشامی ها علم آتش نفس برق دم
خمش با خم ابروی یار همچشم و هم پهلو دمش با خوی دلدار هم نفس و هم زانو آفتابیست از مطلع نیام
سر کشیده و سحریست از مشرق اقبال دمیده دریائیست از موج جوهر خود در جوش ماهی ست خون عدو
چون آب نوش دستی باشاره سر خصم شکن انگشتی بایما گردن عدو افگن خلوت نشینی ست دعای سیفی
ورد زبانش پردلان روزگار از کمر بستگانش در صاف دلیها تیز گوش صاحب دمیست پوست پوش
جوهر همت را تنش کان زر نشان بودن قبضه اش برین معنی نشان برقیست خرمن سوز آتشی ست
هنگامهٔ جنگ افروز آبش گاه از سر دشمن میگذرد و گاه تا گلوی عدو میرسد دیده ها خیرهٔ مصقلهٔ
شعله تابش آتش جان دشمن آبش تیغ کوه (بلندی کوه ۱۲) از نسبت همنامی او سر باوج فلک کشیده شمشیر برق
از شادی مناسبت او در پیراهن ابر نگنجیده تیغ ابر فرقی از دوست و دشمن ندارد و این رگ
ابر بلا همیشه بر سر دشمن میبارد و از آهنش اگر آئینه سازند عکس دشمن دران بی سر مینماید و اگر
در آبش تمثال خود بیند صورت او دو پیکر در نظر در آید نیامش آستین دست اجل غلافش را
از خون عدو مخمل دعای سیفی ورد زبانش سیف قاطع دم برانش تمام جوهر نیک گوهر حکمش
بدگوهران را بر سر با همه کس یک پهلو با همه کس یکرو پیش زبانش سپر همه تن گوش از بیم آبش
ماهی دریا زره پوش تنها اگر خامه از سر گذشته وصف تندی شمشیر بی نظیر تحریر نماید اثر طرفه
از آن بر صفحهٔ روزگار خواهد ماند قلمی که نام آنرا بر زبان راند تعویذ بر بازو بایدش بست و کاغذیکه
تن بنگاشتن وصفش دهد دعای جوشن اول بران باید نوشت سبحان الله این چه تند شمشیریست

۱ ای زر چنان میتانست که احتیاج مهر خود ۱۲

۲ اثر بالفتح گوهر شمشیر و نقل کردن سخن ۱۲ ص

نی نی ارغوانی می بود بجام بلورین شور رنگینی انگیخته

صفت تنقلات

مخلص پسته گرفته در قند مکرر از لب مخطط سبزان شیرین تر و بادام در نبات خوابیده چشم معشوقی بشکر خواب مائل گردیده

بیان اچار وغیره صفت اچار

ایزد بخش رسا اگر ترنج آفتاب را در عسل بهشت اندازند باین چاشنی بر نمی آید و اگر خوشهٔ پروین در خم افلاک بگذارند سرکه باین آب و نمک نمیشود نعم نعم الادام در ماده این سرکه واقع ست و در باب اشتها همچو سیماب نافع اگر نه آب حیات ست سیه پوش چراست و اگر نه شراب طهورست فزاینده هوش از چیست تا مذاق عقل ازین سرکه چشیده در مقام مذمت سرکه جبین گفتن نه پسندیده هر چند آسمان شلغم ماه با سرکه شب آمیخت در برابر این اچار از شبنم خوی خجلت ریخت داراب جویا اچاری که هزار طعن بر حلوای شکر پاره میزد و تلخ کامان صفرای مهاجرت را شیرین تر از شیرهٔ جان و گوارا تر از شربت روانست ترشیش بر سرکه پیشانی نصیحت پیشگان مهربان ترجیح دارد و رائحه سیرش باعتبار تجنیس شیر تربیت بکام جان طفل طبیعت میچکاند

صفت سرکه

طغرا این سرکه بمرتبهٔ خوبست که مینا را از گرفتاری خویش گداخته و بدرجهٔ لطیف ست که صراحی را در هم آغوشی ناپدید ساخته ابروی ترش موجش از شیرین ادائی خم خسروی را پابند نموده و چشم خود بین حبابش از نهایت نازپروری بر جام جم چشم نه کشوده از دیدن رنگش سبو انگشت حیرت بدهن برده و از شنیدن بویش کدو سر بشور و شر سپرده دختر رز بهمشیرگی او مینازد و پسر یعقوب بپاکدامنی او عشق میبازد

صفت انعام و بخشش

طاهر وحید در در صدف از شوق گوهر پاشی دست جوادش چون دل در سینه عشاق بیتاب و دل کان از بیم جود کیسه پردازش مانند دریا آب ست حاصل عرق پیشانی دهقان در ایام جودش چون ابر نیسان گوهرست و کیسهٔ باغبان از زر پاشی ایادی کرمش چون غنچه پر زر مائده کرمش گرسنه چشمان

گنج شکرست و مسکه آن از شیر گاو و عنبر آن از شیر خجلت پیش او سفید نگردیده که مشک از سبب دوری
فریدالدین عطار ۱۲
که باین حلوا دارد آنقدر بر خود بالیده که در پیل برهمن و کرته و لنگری نگنجیده ماست از رشک نزاکت
و لطافتش از ماست که بر ماست میگوید و برای چاره زخم حسرت مرهم کافوری میجوید بی تکلف و تصنع
نکالی ۱۲
هم غذای روحانیست و هم دوای درد جسمانیست مداوتش هم خاصیت با معجون مسهل مسمن یعنی پرورنده بدن
خشکی مزاجها را دانم و چون شیر مادر بهر طبعی نافع

صفت جلقچی

فتاحی جلقچی بر خودی پیچد با حلقه چین چین لی تابان زنجموی بستی یابد واضح تلخ حرفان تلخ عیش
بوصف جلقچی شیرین کام نیل تمنا و گر سنه چشمان در حلقه مدحش کامیاب ذوق استغنا *

صفت لوز

ساطع مرحبا حلاوت این لوزها که ریزه خوانش در سر زمینی که ذخیره نهد نباتی که انان بروید از نباتات
مصری نتوان شناخت توصیف الوانی این نوز زبانم را بوقلمون ساخت با وصف شیرینی
نمک دارد که چون شاخ نبات حافظ شیراز شور در عالم انداخت

صفت کعب غزال

واضح کعب غزالش را غزالان شیرین کار پابند و آهو چشمان شکر بار را بدام گیرائی افتتش پیوند

صفت حلوای مغزی

واضح مغزی که دست هوس آسان بدامنش نرسیده و من حلاوت آرزیت از اندازه زیاده بخشیده

صفت ساق عروس

مخلص ساق عروس گرفته در ورق طلا چون معشوق با جامه زربافت پوشیده آتش اشتها
مشتعل نما منیر ساق عروس جانها را پابند خود ساخت

صفت مربای

عالی اوانی مربا موصوف با نهار من عسل مصفا رسا مربا شیرین تر از سیب عذار مه جبینان
مخلص مربای به که ما به الربطی با شیر که جانش بوده در احیای ذائقه مرده طبعان مسیحائی نموده وله
مربای تمر هندی سرخ که در ظرف شیشه جلوه افروز گردیده لاله روئی بدن نمایک تهی دودامی پوشیده

شیرین تر از شهد کشاده از پای بندی گرفتاری راه بدر آمدنش چون مگس باشهد چسپیده دست بهم نداده
چرب و نرمی حلوا بمذاق شیرین کاران آشنا ناسور دهان شکوه تلخ گویان را مرهم و در برابر رونق هنگامه اش
هنگامه رونق حلوای بی درد لعل ساده رویان برهم نی قلم چون راه مدح خوان حلوایش سپرده در صحن
میدان شیرین گوئی از نیشکر قصب السبق برده اگرچه شیرین سخنان را در عذوبت شهد خاموشی
سخن نیست لیکن در برابر شیرینی این حلوای شیرین تر از جان جای دم زدن نیست خاموشی که
از عذوبت شیر پنیش لب بلبب چسپیده از حسرت چاشنی این حلوا لب بدندان تاسف گزیده

صفت حلوای سوهان

واضح حلوای سوهان از بس هوس انگیز ست بر دندان کند طمع باده خواران تیز ست

صفت حلوای مقراضی

واضح حلوای مقراضی از شکر لبان نوشخند بیدلان نکند گیرائی محبت پای بند را باعث قطع پیوند

صفت شکر پاره

واضح شکر پاره شیرین کاران را چاشنی آمای کام و دهن و حلاوت پیرای ذائقه شکر پاسخان
شکر شکن جان شیرین مگس ران شکر پاره اش شکر پاره نوشین که بشیره جان پرورش یافته از
نیش هوس دل لذت طلبان را چون زنبور خانه هزار جا بیش شگافته

صفت کله قند

واضح دماغ کله قند ازان رو بلند ست که دلپسند شکر لبان نوشخند ست

صفت قند مکرر

کوزه قند ۱۲

واضح شکر لبان یکپاره دل از دست داده ذوق قند دوباره اش

صفت حلوای دراج

مرزا بیدل گوشتی با سفیدهٔ تخم مرغ مخلوط نهادم او ستادیهای رکابدار را از دراجی
که کباب نمکین را باب ست حلوای شیرین ساخته و با آب و نمک صنعت کاربدازی شناختن حلوا پرداخته

صفت حلوای بادام

مرزا خلیل مرهمی ست کافوری که داغ محرومی مزاجان شوق را چاره بدان کرده اند باداش نظر یافته

لله شکر لبان زمزمه حلاوت
دلنشینان سازند ۱۲

باکله قند سر و کله زده و از شرم هر پاچه تا بنده موکنده سفید ناکش ساق پای محبوبان رود در نقاب پاچه تنبان پنهان کرده اگر از کله اش سخن پوچ گوئی دم زند سخنش مغز دار برآید و اگر از پاچه اش درشت گوئی سخن گوید چرب زبان و نرم گفتار نماید از کیفیت لذتش چه رقم کند که ارباب ذائقه از هزار یکی و از بسیار اندکی قبول کند آری بقوت سامعه لذت اطعمه فهمیدن شیرینی حلویات را بگوش چشیدن ست

صفت نخود آب

فتاحی نخود آب رقم نیستی بر سر خود زده تا عاقبتش آب حیاتی داده اند

صفت بغرا

عالی بغرا را هر بر گی لبی گردیده قلیه عبد و رب هذا البیت الذی اطعمهم من جوع و آمنهم من خوف میخواند

صفت هریسه

عالی شکم پرستان دار ا بجماد فاقه را که بزخم گرسنگی از جان سیر شده بودند هریسه مرهم میشد

صفت کشک

عالی کشتیبان کشکول کشک را بمجداف همچه بساحل مراد می آورد

صفت نمکدان

رسا نمکدان شیرازه مجموعه طراوت و شادابی

صفت ماست

خان عالی پیاله پسر خوانده انهار من لبن لم تغیر طعمه

صفت شیر

عالی کاسه شیر برادر رضاعی لبنا خالصا ساغا مرزا بیدل مشت خونی بود در کسوت شیر نمودار شفقی ست آئینه صبح در کنار هاده رنگی این خون شیر نما رمزی بود فهمیدنی و صفا جوشی این شفق صبح تمثال معنی دشت شنیدنی منیر شیر سپید کاری خویش را آشکارا ساخته ✣

صفت حلوا

ارادت خان جویا چاشنی حلوای کام و زبان بعذوبت آشنا بجدی تندست که دندان از شکم بنده گرسنه چشم انان مانند دندان رشوتیان از شیرینی کندست چون مردم چشم نظر بحلوای

وازدکان کبابیان بازار انگشت چند بنسیه آورده تا به سینه سوزان را بآه گرم نگاه میدارند و بجای سیخ نالهٔ مستانه از جگر بر می آرند و بباد نفس سرد آتشی بر میفروزند و بصد خامی از همدیگر کباب پختن می آموزند از بی استطاعتی که دسترسی بمصالح ندارند اشک حسرتی از دیده میریزند و لخت جگر بهزار خون دل می آمیزند بذوق آب و روغن بگرفتن روغن از بادام و طلب آب از سراب شتافته اند عالی مرغ کباب تفسیر لحم طیر مما یشتهون بقلم استخوان می نگاشت رسا از شوق کوفته کباب حلوان[1] را کارد باستخوان رسیده

صفت سنبوسه

لا ادری نمیدانم کدام سحرسازی این چنین نیستی را صورت هستی داده و وجوئی را که محض خیالست در عالم تشخیص و امکان آورده تا در نظرست موجود است چون بکام و زبان رسیده مفقود تا صنعت بالادست استاد باورچی متاع نازکی بر روی هم چیده چرب دستیهای او بر نازک خیالی سخنوران چربیده گل در نثار قیمه اش خرده زر می آرد و برگ گل از شرم نازکی ورقش در غنچه پنهان میشود تنکهای[2] ورقش لاغر حلال شده را صد پیرهن گوشت می بخشد و لذت و مزه غیر مکرر آن سیر چشم بالیده را از حسرت چون هلال لاغر میسازد تو بر توش پردهٔ چشم حلاوت یا ته بته لباس حریر بر قامت نعمت مخلص ورقی سنبوسه های چیده در طبق زر در عالم خویش از غنچه گل یک پرده نازک تر فتاحی سنبوسه بر لب دندان میکشاید تا از دهان تنگ خوبی بوسه رباید لا اعلم در مجلس شراب بدون کباب که تاب دارد سنبوسه

صفت کله پاچه

عالی کله دعوی همسری با نعمت بهشت داشت یحیی کاشی اگرچه با وجود خامی طبیعت زبان بتوصیف کله سرکار آن ولی نعمت که نعمت غیر مترقب عبارت از انست کشودن کله درازی و با عدم پختگی فصاحت و بلاغت تعریف این پاچه کردن موجب دست و پاچگی[3] در عبارت پردازیست چون هر نعمتی را شکری ناچار و هر کله پاچه را نمکی در کارست بدو سه فقره نمکپاش مائده شکرگذاری میشود و بچند کلمه در توصیف این دعوت اشتها نواز روح یستحق[4] اطعمه را ضیافتی میکند اولا بنازم سر و کله اوستاد کله پز را که در پختن کله پاچه نهایت پختگی بکار برده چنانچه هر که یک لقمه از ان خورده طعام استادان چرب دست را پاچه پلا و بازار گنده پزان شمرده هر کله کوه شکوهش در ذائقه نوازی و روسفیدی

[1] حلام و حلان بچهٔ گوسفند اما در عرف حلوان گویند و اصح حروف اول اند ۱۲

[2] تنکه شی مدور را گویند ۱۲ ای پاره های مدور ورق دار ۱۲

[3] دست و پاچه شدن و کردن کنایه از مضطرب و سراسیمه شدن و کردن ۱۲ بهار

[4] نام شاعری که ذکر طعام بسیار میکرد ۱۲

گفتی برگ گلیست در آب هر قراضه سیمین آواز درست زر خوبتر و هر پارهٔ او از شکر پاره مرغوب تر
سینه ایست در نظرها براه بادام چشم چاک چاک عاشقی ست از هوای رخسار گندم گون خود هلاک
در خواهش بی اختیار او آدمی زاد معذور آدم فریبی های حسن گندم گون او حرفیست مشهور
همانا بر شیرینی او افسون محبت دمیده اند که هر که یکبار از آن خورده بصد جان گرفتارش شده
از شکل بریدنهای او گوی نقشهای مربع پر کرده اند که هر که یک نظرش دیده بهزار دل مبتلایش
گردیده حکایت تازگیهای او شنیدنیست و ماجرای دلچسپی او دیدنی نقاب رخسار شاهدان چینی
و خطائی ست یا مقنعه رونمای عروسان گلشن رعنائی شاهدیست کسوت بدن نما در بر رونمای یک
نظاره اش تنگ شکر از خطوط پر نقش و نگارش دامیست براه صید دلها کشیده و از زیرهٔ بادام دانه
بر روی آن دام پاشیده ابر تنگی ست که دریا دریا حلاوت در وست ابر تاریکیست که لذت شهد
و نبات در شان اوست

صفت پنیر

عالی قرص پنیر وقتیکه از افق سفره نمایان شده ماه از غم انفعال قالب تهی ساخته منیر پنیر ادای
نمکین سر کرده شکوه ارباب مذاق را شکر کرده

صفت کباب

مرزا خلیل چه عرض دارد از خوبیهای کباب که نمک لطافتش شور عجبی در مطبخ روزگار انداخته
دلها را چون نمک از رشک خود در آب گداخته کبابی آسمان نثر طائر را پاک کرده و سیخ کباب از خط
کهکشان آورده بسرخی شفق آتش افروخته و اخگر اختر در مجمر پروین سوخته ماهتاب نمک بر دو
آفتاب ترنج آورده هلال قلم دارچینی داده و قرص ماه نان تنکی بر طبق نهاده نسیم تابوئی ازین کباب
بطرف چمن رسانیده باغبان سرخوش شراب نظر بر صید تدور انداخته بامداد باوزن صبا از ارغوان
آتش افروخته لاله از داغ در مجمر شفق گون خود انگشت میگذارد گل از خار سیخ کباب می آرد شبنم تر
نمک افشانده عباسی از دانه های خود فلفل رسانده مشک دانه الائچی می آرد زعفران بهوس آمیزش
پیاز می کارد بیخ زنبق زنجبیل بر می آرد نارنج آب لیمون افشرده در صحن انجمن مستان بی سر و سامان
بطمی را سر بریده اند و نمکی از پسته شور بزور کشیده اند سبوی شکسته گلین و قدح سفالین بگرو برده اند

صفت بری و برا

منیر بری بدلبری پرداخت عبا بایا را بفریفت عالی کسیکه مزه بری دانست انی بری من المشرکین خوانده شریک را از خوردن باز داشت و هر که لذت بره یافت براءة من الله گفته توبه از سیر شدن کرد

صفت کوکو

رسا در هوای کوکو بیضها به پر بالقوة در پرواز تا بوی کوکو بدماغ قمری رسیده لب از کوکو گفتن نمی بندد

صفت شست رنگا

رسا تخم مرغ از شوق شست رنگه در پوست نمیگنجد

صفت رشته

فتاحی رشته جلاب پوش چنان آغشته عطرست که اگر در نه او بنگری جز رش گلاب بر روی او نیابی

صفت خشکه

مخلص چینی سفید خشکه دودی کشیده نازنینی بود ته بدن نمانگهتی چوده مالیده گیلانی خشکه در طبق سرپوش دار پهلواری کبوتری بود پرافشان در قفس زرنگار خان عالی خشکه سدرمق سے نمود ولاف سکندری میزد

صفت شیر برنج

مخلص شیر برنج از شیره جانها شیرین تر بلطف شربت مروارید جلوه گر

صفت فرنی

مرزا خلیل بی تصنع در شیرش شیرینی شکر نهانست و از شکرش سفیدی شیر عیان از شرم سفیدیش شیر سر خجلت پیش انداخته و از رشک چرب و نرمیش دل مسکه گداخته کجاست دلی که در هوای رکابی از ان مفتون نیست آری لذتهای عالم از دائره پرکار او بیرون نیست بذوق شیر و شکر این فرنی طفلان را دایه بشیر پرورده الفت کسی باو چرا مادرزاد نباشد مخلص ورق نقره گرفته فرنی دفتر همچشمی در برابر ماه و انجم کشوده ولی محمد از رشک خوانچه فرنی در ورق نقره گرفته دل ماه تیرگی گرفته ✣

صفت فالوده

مرزا خلیل حبذا پالوده دلنشین بی شک شیرین که هر پاره اش در شربت ممزوج با گلاب

انوار سهیلی کاک با فروغ سماک قدم بر ذروه خوان نهاده

صفت کماج

مخلص کماجهای اشتها افزا خمیر کرده از شیر شیرهٔ جانها +
قسمی از نان مدور ۱۲

صفت نان آبی

مخلص آبی نانها در نظر بمراتب از آئینه خوشنماتر

صفت دسترخوان

عالی کشادگی دستارخوان بر همگنان ظاهر ساخت که یرزق من یشاء بغیر حساب در شان کیست
روزی میدهد هر کرا میخواهد بسیار ۱۲
و معنی ان الله یبسط الرزق لمن یشاء چیست

صفت خوان

ساطع حبذا خوان که آسمان بر گردش نتواند گشت

صفت آش

منیر آش ماهیچه آب حیات و عمر درازی داشت که بخضر برابری میکرد
قسمی از آش ۱۲

صفت دوپیازه

مخلص دوپیازه های سیر نمک شوری در قلمرو ذائقه انداخته که هر یکی را از اهل محفل نغمه پرداز
مصرع من از لب تشنگیها سوختم ظالم و می آبی + ساخته ملا دوپیازه اگر رخت ببادیه عدم نمیکشید
امروز که بشرف همنامی فلک بمرادش میگردد بکام خود میرسید

صفت پلاو

عالی پلاو را هر برنجی زبانی شده مضمون کریمه انما نطعمکم لوجه الله لا نرید منکم جزاء و لا شکورا بگوش حاضران
میرساند رسا نرگسی پلاو دلچسپ تر از نرگس شهلا سبز پلاو چون خیابان سه برگه رنگین و بالیده مزعفر پلاو
برنگ و بوتر از گل رعنا

صفت زیر بریان

مخلص از زیر بریان کشیده به سینی های مصفا کیفیت طعام دوبالا سوخته جانی که از ته کار خبر دارد
در قاب های چینی ۱۲
در پایه اش از حسن برشته یک برنج کمتر نمیشمارد

۱ هر آئینه خدا کشاده میسازد روزی را برای هر که میخواهد ۱۲

۲ جز این نیست که طعام میدهیم شما را برای ذات خدا نمی طلبیم از شما مزدی و شکری ۱۲

صفت نان

محمد صالح نانی که نخست در تنور مانند هلال در شفق جا کرده تن به پختگی داده و از کدورت های جسمانی پهلو تهی ساخته چون نقاب از رخ کشاده دعوی مزیت بر گرده مهر انور و قرص ماه منور نموده نان پنجه کش مهر انور از رشک آب و تابش تفتان گشته و قرص خورشید بر دکانچه صبح از کار رفته هر که دید بی اختیار بر زبان آورد که هیچ مه روئی این رنگ و لطافت بر رو ندارد و هیچ نان گندم گون روی خوبان حرف دعوی برابری آن بر زبان نتواند آورد درست مغربی مهر انور اگر بقیمتش دهند می شاید و اشرفی آفتاب اگر رونمایش خواهند میباید خان عالی نبان نانی رسید که کمال خوبیش قوم موسی را در تبدیل حطه بحنطه عذریست دلکش و از رشک سیاه دانه اش خال رخسار خوبان سپندی بر آتش خمیرش جوهر روح با آب زندگی سرشته مصداق نوراً علی نور آتش از غیرت لطافتش آب گشته و فار التنور بیت خوبیش از حد بیان بیرون + نمکین تر ز حسن گندم گون رسا نان که آئینه جهان نمای خوانست لذت طعام در و عیانست مخلص نان ها در لذت عدیم المثال همه بسان نان ماه شیرمال از بسکه هر یکی بود در نهایت آب و تاب اگرچه پنجه کش خورشید پیشش سفید نگردد چه استعجاب از کیفیت دانهای خشخاش بهم چشمی صفحه افشان زده گرم تلاش یا نو عروسی چند از حجاب بر رو کشیده گهر دوز نقاب

صفت رغیف

عالی رغیف چون از فلک خوان طلوع کرد آفتاب از خجلت نقاب سحاب بر رو انداخت

صفت شیرمال

منیر شیرمال با وجود شیرخوارگی پختگی اظهار کرد

صفت سنگ پخت

منیر سنگ پخت از بردباری سنگ خویش نمود انوار سهیلی شور سنگ پخت گریبان نان تنک دریده

صفت کلیچه

رسا کلیچه ها عینک چشم اشتها

صفت کاک

واضح خورشید پیوسته از غم خون جگر میخورد تا مشابهت باین انیدوی زرین درست سازد مؤلف
این چه لعبتی ست دلفریب و چلگیری همه زیب گرداب دریای نور ست و شعلهٔ جوالهٔ آتش طور مرقع پوشیت
کمند وحدت بر کمر نمد پوشی بست پوست تخت در زیر پا اگر به ہالهٔ ماهش نسبت کنم ماه از شادی صد چرخ
زند و از سربلندی سر بچرخ رساند اگر بخلخال لیلی مشابهش خوانم مجنون بی سخن تسلیم نماید حلقه چشم غزالست
یا بارگاه دست زلیخا طوق دامن معشوقیست که جامه گلبندی دربر دارد و نام خوبی نکویان جهان حلقه میکند
مندیل عزائم خوانست یا دیوانخانه پریان حلقه انگشتری سلیمان ست یا طوق فاخته جنبان ست
با نگین ضمنی ست با نگین قالب تهی کرده عاشقیست از خود رفته و رو مندیست از عشق حمن برشته
دل خالی کرده خونین جگریست که جامهٔ جان را بزنگی چاک زده که مصرع هزار حلقه فزون جیب را رفو
کرده است و له حلقه گلدامیست که گلرویان را بدام کشیده دائره ناهیدست که حجاز و صفاهان از عشاق
خود گردانیده نی نی گردنامه اعجاز طرازیست که نشاط گم شده را در نفس زنی پیدا سازد پرکار جادو سازیست
که دائره عیش طرازی را به بهمی پرکار برطراز د که غیرتش ہالهٔ ماه را از پرکار اندازد چشم بلبلی ست جامه گلبندی
در بر گلبد نیست کلاه بگرش شفقی بر سر گردش چشم خوبان برگرد سرش گردیدن آرزو دارد و حلقهٔ زلف
خم اندر خم مشکین مویان در حلقه بگوشی او سر مو تصور فرو نگذارد راستاد صنعت گر برای بی برگ و سازان
برم عشرت دائره کشیده و حاشیه نشینان حلقه صحبت را به برگ و نوا رسانیده

صفت حقه مینا کو که از چوب بصورت خربزه سازند و اهل هند آنرا نایل گویند

غنیمت دست صنعت گران بر چوب بسته و با خربزه آفتاب در مقام دعوی برابری نشسته خربزه ایست
که بکارد بر نخورده رو در شیرینی از قند گوی برده انیکه گاه گاهی مانند مستان از دست رفته هر طرف میغلطد
بوی آن میدہد که گویا در پنهانی ورد شراب میکند گوئی دو ساغر اند چشم بر یکدیگر دوخته و دل شان بر حال
همنفسان سوخته یا نافه ایست پر از مشک اذفر یا طبلهٔ عطاریست لبریز عنبر چون از هم جدا شود گوئی
دو گلیست از بهار عنبر شگفته و هر گاه بر یکدیگر بسته آید گلهای بهار عنبرست در غنچه نهفته

صفت مطعومات و مشروبات

طاهر وحید مطعومات و مشروبات بیرون از قیاس کشیده شد و تنقلات و حلویات از حد حصر
افزون حاضر کرده

ل ۱۲ طوق بندگی بر گردن و خیر
حلقه در حلقه باشد جواهر
چنین در آورده اند که در
ل ۱۲ شعر بر سر و بر دوش
باز بند حلقه حلقه آویخته
مندیل بر گردن حلقه حلقه
مندیل بر گردن حلقه حلقه
بازی حلقه حلقه مندیل
سر بند حلقه حلقه بر سر
مندیل حلقه حلقه بر سر
پای تا زانو حلقه حلقه
دمین حلقه حلقه تنی از
تنقلات کلاه و بازانی ساز
۱۲ دائره شعر بارگاه طرب
باده ستان ابرست +
شفق بر گی بارانی باران
ابرست ۱۲

بسرکشی و شوخی سر برآورده زلف آتشین رویان از رشکش جا در آتش کرده وقتیکه دودش زلف عنبربار
مشک فام بر چهرهٔ سرکشی فرو هشته سنبل بار از روی نیاز عبده و فداه نوشته غنیمت دودش اگر بدماغ
پشه برخورد از بلند پروازیها سری بشوکت نمرود فرو نیارد دودش چون طرهٔ مشکین برافشاند گرمی دماغ هواداران
سر زند دودش با زلف عنبرین مویان شنگ در پیچش بلندی آهنگ صائب زلف عنبرین دودش
کمند رغبت در گردن جان انداخته هر نفسی که فرو میرود ممد حیات ست و چون می آید مفرح ذات ❊

صفت آتش تنباکو

غنیمت گنجائی آتشش اگر بنظر خلیل الله جا کند گلزار شدن نار را دوست ندارد آتش او شعله رو
در گرفتن صحبتهای یاران پیدا شد

صفت آتشگیر

غنیمت مرغ آتش خواریست دست آموز گردیده یا بلبلی ست گل آتشین از منقارش دمیده بشوق
برداشتن اخگر ستارگان در خاکستر شب چشم بر راه و از غم بی توجهی او آتش رخسار خوبان از خط نامه سیاه
لاله در منقل تدور خود انگشت داغ برای او اندوخته و گل آتش بی دود خود بجهت او در صحن چمن برافروخته

صفت چلم پوش

لا ادری این چه لعبتی ست خوشنما و اعجوبهٔ نازک ادا نرگس دان ریاض دولت و کامرانیست یا سپهر
پر انجم جهان عشرت و شادمانی سیمابیست سیم و زر بخود کشیده یا آب صافیست عکس کواکب در و افتاده
نی نی چلم پوشیست که آسمان ستاره بر طبق سیمین ماه نهاده نثار تنباکو کشیدن او میسازد و روزگار
بر فرق حقه از سعادت همنفسی او چتر اقبال میگرداند گویا معشوقه ایست رعنا که لباس دودامنی بوته دار
در بر کرده و برای معطر ساختن بعود تنباکو دامن از هر سو بران پیچیده یا نازنینی ست دلربا که بمسلسل آویختن
جوره فرنگی پوشیده و از غایت ادب دامن کشان میرود اما آئینه اش از آتش محبت جمال جهان آرای
تنباکو کش دود میکند و بآهنگ حزین در غم او نالهای زار سر بر میزند برای آنکه سوز درونی را معلوم احباب
سازد ظاهر سینه را در نظرها پر گل ساخته و بهانه گرد سر گردیدن حقه در تماشای حسن عالم افروز معشوقان
از هر چهار طرف چشم حیرت باز داشته

صفت ایندوی

صد دسته ریحان دمانیده مرزا صائب بی تکلف اگر مهر گیاهش خوانم سزاست که سرپنجه تصرف در دل
خاص و عام دوانیده بی خوشامد اگر زرین گیاهش گویم رواست که شغل دلفریبش زرطلبان دنیاپرست را
از فکر کیمیا رهانیده تخم محبت دلنشینش سویدای دل را سپند آتش غیرت ساخته زلف عنبرین دودش
کمند رغبت در گردن جان انداخته طوطی آئینه روشندلان ست یا طاؤس ریاض جنان قبله نمای
آتش پرستانست یا برگ عیش تنگ دستان زهر سردی هوا را تریاق ست و چون عشق به گرمی
مشهور آفاق با میخواران هم مشربست و با صومعه داران هم مذهب خاکسترش مرهم ناسورست و دود
عنبرینش سرمه کش دیده حور غنیمت حبذا عاشق ژولیده موئی که بشوق چاشنی شیر دهنان بسوختن
ساخته و معشوق آتشین خوئی که با حسن عالم سوز بکام بخشی تفسیده لبان پرداخته کو هوشیاری که دمش
نمیخورد و کجا می پرستی که دلش بآن نمیکشد تلخی او چون دشنام شیرین لبان شیرین ضمائر و تندی او بسان
خوی نازنینان جاگیر خواطر رنگش با رنگ عاشقان در شکستگی همرنگ و دودش را در دماغ بیدماغان نشه
بنگ تنبول پیش برگش سرسبز شدن ندارد زرین گیا نزد بوته اش خود را از جمله خاکساران می شمارد و قند
برفاقت او سوختن اختیار کرده و بجهت آواز دست مردم مالشها خورده بویش تسلیه فزای می پرستان ست
و صوتش هیولای روزی تنگدستان مانند لای باده مطلوب شراب خواران ست و بسان دُرّ می خمیرمایه
نشاط یاران دودش چون خط پشت لب شیرین دهنان ریشه تصرف برآورده مانند سبزان هند شیرینی
است تلخ خو و بسان خوبان طراز آتشین مزاجیست پیچیده مو مؤلف خوی تند و تلخش را اگر تلخ شیرین لبان
خوانم دهان دوات پر شکر کردنی ست و اگر حسن برشته اش را گلوسوز نویسم زبان قلم چون چوب نبات در نبات
گرفتنی هندوکیشی ست که خود را بسوختن میدهد و آتش را عشق بلند میرساند پایه تخت تریاک ست و گرم ساز
هنگامه قهوه زلالی مشربی ست بشعله دیدار تر زبان و در اظهار حسن گلوسوز گرم بیان تا نم در جگر دارد
دل از سوختن برنمیدارد و چون نوعی سوز و گداز از بر دارد و بکردار وحشی فکر را سوخت در سر +

صفت دود تنباکو

واضح دود پریشان روزگار سودا بسر افتاده مجنون ژولیده موی سر در هوا دودش چون پشت گرمی
آتش گرم بازار گردیده خط نسخ بر خط ریحان خطان کشیده دودش در کوچه نی سنبلستانها دمانیده زلف
دود سلسله در سلسله اش مصرعیست بلند پیچیده که جز جگر سوختگان گرفتار کسی معنی آن نفهمیده دودش هرگاه

چوبش در آب گذاشته اند نیش خود سرناست مهرورزی که بهر حفظ عهد دمسازی همدمان چندین رشته
بر انگشت می بندد و چندین گره به بند قبا میزند طرفه گلبنی ست که هم گلنار از شاخش گل کند و هم نوای
بلبل از و سر زند زلف سنبل از و تاب میخورد و حلقه بنفشه از لبش موج میزند مطربیست با ساز و نوا
تر نوازیست بعمل گیسو تر صدائی نوازیست که کمانچه اش بی ناخن زنی مضراب دمبدم بفریاد می آید
و چندین مقامات اوج و حضیض طی میکند بزرگ و کوچک دلسوخته ادای او عراق و عجم عشاق نوای او
زبانش با دل موافق ست و دلش با زبان مطابق اهرچه میگوید از دل میگوید حرفش سرسری نیست
شنیدنی ست و دودش دیدنی نیست کشیدنی و عارض آتشینش که حسن گلوسوز دارد دیدنیست و بوسیدنیست

صفت چلم

واضح قلیان ما از چلم بر فرق زرین افسرست از ان پیوسته چون تاجداران خیال کرسی نشینش
در سرست اخگر پارها بر سر چلم گلستانها رسانیده اند اخگر پارها بر سر چلم جا کرده بی غبار کلفت یاران
جگر سوخته چهره از تاب غم افروخته با هم سرگرم الفت مرزا خلیل در هوای این چلم جگرها آتش انگیز
است چلم کلاهی ست که حقه بر سر خود کج نهاده و یکسر و گردن در گوشه کلاه کج کردن از کج کلهان زیاده

صفت تنباکو

واضح تنباکوی تلخ بمذاق شیرین ادایان آشناست و تلخی او چون تلخی خوی شکرلبان بکام جان
گوارا تلخی او در بزم طرب شیرین تر از جانست و در محفل نشاط بی حضور موفور السرورش مذکور قهوه
از سنگینی بر دلها گران با هر شکرلبی شیرین کار از گرم خوئی و گرم اختلاطی مجلس سرور آراست و بغیر از
تشریف قدوم مسرت لزومش حرف جا بیجا چنان برعایت جانب هواداران هوا خواه خود
می پردازد که خود را میسوزد و انجمن عیش احباب بگرمی تمام گرم میسازد بعد سوختن نیز در فکر ناسوریان
دلریش ست از ینجهت مرهم کافوری خاکسترش را در علاج زخم ناسور نفع بیش از بیش ست چون در دائره
مجلس سرور بقانون عیش سازی پرداخته گاهی بی تکلفانه بانی دمساز گردیده و وقتی به بی ساختگی
با عود در ساخته ریحانش را که تندی او چون تندی خوی ریحان خطان خوشنماست از گلشن
شگفته روئی و کشاده روئی هزاران دسته ریحان رونماست سخنور سیاهی را بمشک و عنبر سرشته و صفش بخط ریحان
بر صفحه ورق نوشته قلم وقت مدحش نشه باده ریحانی رسانیده و اندیشه گاه تعریفش از زمین سخن

گویا آئینه دار حیات ماشتی خاک ست که پاس انفاس معدوده را چنانچه باید دارد دروازه دلهای پاک
آگاه ست که بر سخن زیر لبی همنفس خویش کوشی گذاشته تا بگوید داگودم برنمی آرد قلندر یست که تا با او گرم
برنخوری دم و دودی از نهاد پاکش برنمی خیزد محققی ست که با هستی موهوم خویش هر نفس با آهنگ دیگر
می ستیزد مشت خاکیست که با دراورگره می بندد قطره آبیست که هوای آسمان سیر سرش حلقه بردر
آتش میزند مزاجش آتشی ست که سرد مهری ایام را بخاطر نمی آرد و هوای گرم جوشی تا دم آخر در سر دارد
مؤلف قلیان یار دلسوز یست مذهب صلح کل برگزیده و با آشنا و بیگانه بگرم جوشی پیش آمده با همه
کس از ته دل میجوشد و با هر کس و ناکس گرم برمیخورد روصاف مشرب سینه صافیست با آب تاریک
قناعت کرده و بخشک و تر قانع گردیده حقه بازیست آب و آتش بهم جمع نموده دودهٔ افگنی ست دود
از آب برآورده واضح حقه گلکار کلاه ناز بسر کج نهاده رو کش لیلی رعنا چون دل نور بار صفا کار روشن
نظران باصفا ازان روو ست التفات بر سر حقه سیگون چرخ نه کشیده که در پیش حقه سیمین بهمن برنیش
رو سفید نه گردیده فلک همیشه از الم بر خویشتن می پیچد تا بموقلم خطوط شعاعی آفتاب خود را بر نگ حقه
بوته دار طلا کار طراز د

صفت نیچه

مرزا صائب هزار داستانیست در هر چهار موسم نغمه سرا مرغ دست آموزیست با هر دست آشنا
سمندریست کلاه گوشه آتش بر سر شکسته پروانه ایست نامه شمع بر بال بسته بلبلیست نغمه منقار گلی ست
بلبل گفتار ژولیده مؤیست که آهو چشمان را بدام کشیده یا مصرعه بلند یست در عالم دوبیه آتش زبانیست
طومار دعوی کشاده معنی پیچیده ایست در افواه افتاده از هر لب چاشنی مکیده و چون شیر بعور شکر با آب
رسیده در تنهائی دمسازست و در انجمن هم آواز عندلیبی ست در گلشن مرغ نواسازیست در بزم چمن خامشی
سخن سر گنگی ست گویا علم گادیانی از و سر افراز ست و کوس صاحبقرانی از و بلند آوازشکر آب از میان
آتش و آب برداشته تخم خون گرمی چون شرر در مرزع دلها کاشته ارادت خان واضح نیش از
عمر دراز با عیش گذاران خوشنا تر انیمه فریاد و نالهٔ نیش از شور خالی نمی نماید مصرع آتشی هست که دود
از سر او می آید ۞ مؤلف خوبان لب بر لبش میگذارند و دم خود با و میسپارند اگر دمسازان نفسی
لب از لبش جدا سازند دم و دودی ندارد با آنکه مرغ بر سرش سوخته انداز شوریده سری بی پروست با آنکه

گویا نیچه نمازست با شد
شوره اش خط ابهوشد ۱۲
دمودگمن قسمی از
با حران با شکر عود نیچه
بزانیش خنده و افسون
خط نیچه با چی جا فرشده ۱۲
با عتبار در زنی
بچه پیچیدن ۱۲
بلوز سیون ای
با بیست تکا دریافت
کردن ۱۲

دنیا با بلوک
بچه لچی ابود و با شد با شد ۱۲ سه دا کردم

دست کلالش مریزاد که باین اسلوب مرغوب حقه ساخته که اگر زال چرخ صد چرخ زند و هزار چرخ مهیا کند یکی
چون او راست نتواند کرد و از کتم عدم مثل آن عدیم المثال نمیتواند برآورد گرمی بزم دل سوختگان منفس
گرم او وابسته و همدمی گرم جوشان بمجلس آرائی او بادپیوسته غنیمت گلیست همیشه بهار یا ساغریست از
بادهٔ آتشین سرشار لاله ایست که از منبا کوی مشکین داغش ناسور شده یا چشم خونبار عاشق است از لخت
دل سوزناک لبریز گشته گلنار را از غیرت او آتش در نهاد افتاده دلاله از رشک او داغها بر سینه نهاده
خندان روئیست که اگر اخگر در گریبانش کنند برهم نمیخورد و شگفته خاطریست که اگر آتش در خرمنش زنند
آزرده نمیشود سرپوش چشم خود بر دوخته و آتش محبتش در دل اندوخته ایزد بخشش رساطاسمیست
که هم گل ست و هم بلبل و هم نقل ست و هم مل خمی ست شرابش از آلایش خمار پاک صراحی ست بادهٔ اش
نور زاده تاک مینا نگیست ساغر بر سر زده مجنونیست از خون گرمی آتش در خشک و تر زده عجب گوهریست
که بحر از دلش میجوشد و طرفه حبابی ست که دریا در کنارش میخروشد حقه ایست از مهر بی نیاز و مهره ایست
باحقه باز و ساز فلکیست از هجوم نجوم زرنگار کره ایست مرکز خاک و باد و آب و نار هدمیست گرم نفس
مصاحبی ست فریادرس مرده ایست بدم عزیزان گویا و همدمان خود را از مسیحائی رهنما قالبش از روح دیگری
گرم گفتار نمودش محققان را آئینه اسرار خان آرزو موقلم باریک بینی در اندیشه توصیف نویسی پرداز
نقاشی حقه که بوقلمونهای فلک حقه باز بهزار نیرنگ سازی گرده تصویر بهارش نمیتواند بست و عشوه
لاجوردی زال دنیا بچندین رنگ آمیزی فسون سفید در برابر او نتواند شد بد و صد کاهش موی کم خوبان
در شکنجهٔ رنج باریک افتاده در نصورت اغراقی که متعریف آن نماید غیر این نیست که خامه انشا پردازی
بطوفان عرق الفعال نارسائی خویش سیلاب داده سماک بامع قلم نقاشش را زبان طعن بر مژگان
ترکان دراز و کف الخضیب صدف رنگش را باوست نگارین بتان صد رنگ کنایه داند از شعلهٔ دیدار
گلهایش تمد نظر موی آتش دیده و تماشای آبداری نهالانش پردهٔ چشم کاغذ نم کشیده سرحی حنا پیش
شنجرفش دست تاسف سوده و سبزی و سمه بمقابل رنگارش رنگ آئینه نموده از حسرت سفیده اش صبح
در خون طپیده شفق گواه است و از خجالت نیلش شام چهره بناخن خراشیده هلال شاهد سیر عبد الصمد سخن
حقه که اگر محبوب جمالش برویش خوانم منتی بر سواد شناسان خط نوخاسته عالم پاکبازی گذارم و اگر چار برگ
سبزش را بسه برگ باغ تضمین کنم نوبهار را یکی از هوادارانش شمارم بدم گیرائی اهل معنی در خلوت و انجمن

۱ رفع نهادن و سوختن و فروختن هر سه بر سه رفع دادن ست ۱۲
۲ ای سرپوش چشم فرد ۱۲ برای دوخته ۱۲
۳ نقل الایچی دانه کلان و نیز چیزی که بعد شراب خورند ۱۲ دعقه را هم بمعنی شراب خوری و تناول طعام میخورند ۱۲
۴ ای از فورتاک زاده و آن انگور باشد ۱۲
۵ باعتبار گل و بوته
۶ رنگ سیاه ۱۲ باعتبار چادر سیاه
۷ ای مباشد ۱۲ ای مباشد ۱۲

طغرا معجون لولوی چون ظرف خود را از موج گهر عمان دید بزورق معجون کش رخت هستی از میان برکشید
آله برآوردن معجون ۱۲
غنیمت قلمی که بتحریر اجرایش پرداخته خود را همتای ماهی سقنقور ساخته و زبانی که پیغامش بمصر رسانیده
صورت دیبا را از جوش شهوت بیخواب گردانیده نسیم بیامردی بویش بکر غنچه را در پردهٔ شاخ شگافته
و صبا بهمدمی گفتگویش بنت العنب را در حجلهٔ مینا خونچکان یافته نامش بگوش صدف گفتند دوشیزه
گوهر را بی مثقب سفتند حرفش در گوش صورت دیوار رسید دیوار از حلق پنجره گردید عنین اگر یک صبح ازو
خورده گوی مردی از میدان مردان برده مرد اگر نیم دامی از آن تناول فرموده خود را طوفان خیز ماونی نموده

صفت حبوب

باقر علوی حب نیست بلکه خالیست از چهرهٔ شاهدان معنی که در عالم صورت به این کیفیت جلوه نموده
عجب دانه ایست که مرغان معانی را فریفته خود کرده و غریب گوهریست که جوهریان دار العیار سخندانی
را حلقه بگوش خود نموده اگر محبوب القلوبش گویم رواست و اگر بحبة القلبش منسوب دارم سزا این نه دانه ایست
دانهٔ دل ۱۲
که لآلی مکنون در سلک آن توان آورد و این نه مظهریست که زبان بیان اسرار آن تواند کرد و لعل در کان
مردهٔ خواهش لقای او آب حیوان در ظلمات زندهٔ نور جان فزای او روحیست مجسم صورتیست سراسر معنی
اگرچه در ظاهر خرد ست اما در باطن بزرگیست اسرار کروبیه آسمانی در تدویر آن مندرج و خفایای معراج عرفان
در عروج آن مندمج ایزد بخش رسا عجب دانه ایست که آب و نمک معجون اشتها باوست و طرفه اخگریست
اے مزه ۱۲
که اشتعال آن عزیزی از وست عناصر اربعه اش در نهایت نفع و اعتدال نارش چون آتش جوع مایهٔ
گرسنگی ست و آبش مانند آب حیوان سرمایهٔ زندگی بادش هوای عیسی سمات خاکش نمکی ست در شهر بند حیات
صفات ۱۲
هر کس مداومتش کرد تمام سال به کیفیت رمضان گذرانید چه تا بیدار شد در فکر طعام بود هیولی وجود بی ماده اش
صورتی نه بندد و چاشنی زندگی بی نمکش پر بیمزه است

صفت قلیان و لوازم آن ٭ صفت قلیان

محمد صالح رنگ آمیزی این حقه اگر چون نی سراپا زبان شوم و مانند چلم همه تن دهان گردم به بیان نمیتوانم آورد
و جز قلقلی پیش حکایت نمیتوانم کرد آسمان از رشک این نگارین حقه که گوی رنگ آمیزی از نگارخانهٔ چین برده
از آفتاب در آتش نشسته است و ماه نو از مشاهدهٔ نقش محرابی آن که چون محراب پرستش گاه احباب ست
سینه را از ناخن حسرت خسته آئینه است که زیر رنگ خوشنما می نماید و زنگ کدورت از آئینه دلها می زداید
باعتبار سیاهی ۱۲

۵۱ ای موجیکه گهر را بر کنار می آرد ۱۲ ۵۲ ای نامرد ۱۲ عنینی نامردی ۱۲

۵۳ کروبی بفتح و تشدید را فرشته مقرب و تخفیف آن اصح ست ۱۲

بخت و اقبال مالک شهر سبز ست و حاکم دیار بنگ حرفش همه جا سبز ست ازین رو بدیهه رنگیش
بر بیاض چشم مینویسند طوطی سبز پوش ست با بخت سبز تن داده مجموعهٔ مژگان را بتار نظر شیرازه می بندد
و در بلند پروازی برگ سبز همکاری بدست طائر خیال میدهد برگ و ساز بزم نشاط ست طوطی زمردین بال

صفت کوکنار

محمد صالح مستی کوکنار اگرچه سرمایهٔ هشاریست و پیرایهٔ بیداری اما در آخر حال چنان در پوست می افتد
که بقدر یک دانه خشخاش ازو شکیبائی نمیتوان ورزید و از خواب و خور جسمانی باز داشته سرانجام کار آنقدر
بر خود نیرو می یابد که لاعلاج قطع زندگانی باید کرد و از دنیا باید برید

صفت افیون

مؤلف تریاک حبة القلب نیکوانست (ای معشوقان ۱۲) و خال رخسارهٔ خوبان داغ دل عاشقان ست نقطه مرکز زمین
و زمان با شیر و شکر گرم میجوشد و با قند و نبات مدام برخورد حریفان را آئین مراقبه می آموزد و در تصور
حسن ازل (ای حسن او تعالی ۱۲) سر بجیب خیال فرو می برد گاهی چون مجردان بر پوست تخت تجرد می نشیند و زمانی
چون عروس آهنگان عالم بالا بر شبرنگ نشاء هوا میگیرد شب زنده داری شعار اوست کاهش جسم
و بالش روح از آثار او چون بسیر عالم نشاط سری میکشد در پوست نمیگنجد و از نهایت وارستگی از پوست
بر می آید قابض شهرستان طبیعت ست و فرمانروائی دیار دل و دماغ بآئین ریاست کیشان نفس دشمن
کمخوار و کم خوابست و کیمیای روح شیخ و شاب

صفت مفرحات و معاجین صفت یاقوتی

طغرا مفرح[1] یاقوتی اگر باین رنگ سرخروئی تفریح گردیدگان لعل را در پلهٔ رنگ با حقه اش نتوان سنجید
مرزا خلیل یاقوتی جوهر داروئی که هر چند ادراک خواص خاص او از احاطهٔ تجربه حکمای روزگار بیرونست
و از حوزه وصف ما ناقصان ناآزموده کار افزون چه از عالم حلوای لسد ترست یعنی تا نخوری قدرش
ندانی ساطع من که در ربع مسکون مرصع خوان این یاقوتی ام ثنایش را خط یاقوت خوانم هنوز شرمندهٔ
تلاشم که از داستان توصیفش ثلثی بیان نکرده باشم خاطر جواهر زواهر را انبساطی می بخشد که عشاق را
از کامرانی با یاقوت لبان میسر نیست

صفت معجون

[1] معجونیکه در آن یاقوت افتد ۱۲

مزرا بدیل کیفیت رجاجی پیاله ساغری بگردش آورده شیشه جانها صرف تعمیر او نواب
اخلاص خان سبحان قدح پیاله آب صبح در خمیرش بکار رفته و سواد شام در تحریر گلهایش
صرف شده از وفور صفا و ضیا میتوان گفت که از چشمه خورشید شش بار معین لبریز ساخته اند
واز شائبه کدورت ساحت وجودش پرداخته اندفی غلط گفتم مجنونیست در عشق لیلی طلعتان
نحیف گشته قلندریست مشت خاکستر یا از آتشخانه شوق عبیر وار بر بدن مالیده صاحبدلی که از بس
در تصفیه باطن کوشیده ماصدق علیه این بیت گردیده بیت بس که تن صاف تر از آب زلالست
مرا + میتوان دید که در تن چه خیالست مرا + استغفر الله شب غربت زده ایست از سیلی غم نشانهای
نیلی بر صفحه نقوشش هویدا هلالیست نخافت سرشت بدرنا شده صد داغ کلفت از چهره اش پیدا
مسافریست گرد راه از رو نیفشانده تهی کاسه ایست در فکر آب و نمک درمانده

صفت معاجین و کیف و غیره صفت بنگ

غنیمت گنجائی گیاهیست که بنحو دیهای مستان گروه وجود او ست برکش بزنگ بخت مقبولان
بسنری موصوف دانه اش چون خال خوبان بهوش ربائی معروف دیدنش یادگار تماشای سبزان
دلنشین خوردنش نثار هزاران خیالات رنگین پنجه برگش مستعد مالیدن گوش هوش تصرف نثار
زبان بند دعوی اهل جوش و خروش مردمی را که با دو چشم آشنائی ست نشان میدهند که رنگش
حنائی ست طرفه حنائی که او را میخورند و چشم ها را سرخ می بینند اگرچه پارسایان تصحیف بنگس میخوانند
لیکن صافی ضمیران اهل مشرب قدرش نیک میدانند چنانکه پای شراب را بر سرش جاست
سر کوکنارش در زیر پاست محمد صالح اگر کسی مفرح دارتن بجنه الخضرا دهد و از فیض نثار روح فزایش
مسیحی تخلص کند در ابتدا بخیالات رنگین و فکرهای نوآئین طبیعت را قرین هزاران مسرت
گردانیده شیفته خود میگرداند لیکن عاقبت بهت و نسیان و بیهوشی فراوان بار آورده از ضمم
وفراست بغایت دوری اندازد مولف صافی نهاد لیست صوفی نژاد خضر لباسی ست خضر نهاد
بهار عالم ناسوت ست پولی سبز دیار ملکوت سرسبزی سبز کرده اوست و سبز بختی برآورده او تا در مجلس
سبز میشود سبز بختان بجسن سبزش چشم سرخ میکنند و برغم دست می افشانند سبک سران آئین حلم
و تحمل می آموزد ازین رو تن بسودن میدهد و نفس برنمی آرد جزو اعظم مفرح یاقوتی است زمرد سبزی

۱۲ سطر ۱۶ و بالضم حیران
کردن و حیرانی ۱۲ هم بهت
ناگاه گرفتن و بهت الرجل
افتاد بیهوش و بیخبر ۱۲ ص
۱۲ سطر ۱۸ ای با سبان می نالند
۱۲ سطر ۱۹ ای تنگ ظرفانند
۱۲

باده خواران هیچ باقی نمیگذاشت گردش چشم نازمست نشاء[1] باده باندازش پیمانه پیمای جنبش مژگان
درازدست کج اندازش در تاراج شکیب و خرد رستم ترکان یغمائی

صفت شیشه

طغرا قاری مصحف گل که رفعت سرو مینا را میداند اصلها ثابت و فرعها فی السماء را در شان او میخواند
سایهٔ قرابه شعاعی بزمین نینداخت که هر ذره خاک را آفتاب نتواند ساخت ایزد بخش اگر گویم بلورست
شیشه ناموس تشبیه را بر سنگ زده باشم و اگر نویسم شبنم ست قصد استعاره کرده باشم شبنم از آفتاب
کی تاب نگاه دارد و این شب و روز خورشید را در آغوش نگاهدارد تنها تا سپهر مینائی مشغول نازک ساختن
دل میکشان ست باین کیفیت شیشه تصور نکرده سبحان الله چه زیبا شیشه ایست که از نزاکت و صفا
شیشه دل عشاق وفاکیش را پر از داغ رشک میسازد و چه رعنا مینائیست که اگر رو بدلبران جفا اندیش
نماید آئینه را از طاق دل سخت ایشان می اندازد سخت شیرین اندامیست از سنگ بیستون ساخته
و پر نازک و با صفائیست از گداز آئینه دل فرهاد پرداخته کور مادرزادی که عینک بصیرتش سازد
مستقبل احوال خود را میتواند دید و پی میتواند برد بیدل بیهوشی که بدل دل در کنارش گیرد اسرار
دقیقه را خواهد فهمید و بحافظه خواهد سپرد تاجر آسمان هرگاه خواهد لذت از کسب نور و ضیا برد نان
خورشید و ماه را باین شیشه میمالد و دکاندار روزگار چون هجوم مشتری خواهد رو نماید آنرا پیش دکان
میگذارد آئینه تا وصف صفای آنرا شنیده در حیرتش پشت بدیوار داده و مینائی می تا کیفیت
رعنائیش دیده صد بار گردن خود را شکسته که چرا به بزم آمده اگر این آئینه حلب را با جام آفتاب
در صفا مقابل دارند پنبه صبح مانند شفق شام آتش میگیرد و اگر این غیرت پریخانه شیراز را
در صفائی گهر با صدف ماه برابر گیرند بیک شب از نشاط برنگ فیروزه در گنجه[2] فلک میرد کجا در کیفیت
و صفا جام جم و آئینه سکندر بآن نزدیک ست تفاوت درمیان از شیراز تا وندیک ست دلبری که
ازین آئینه رو دیده با آبرو و آن پری که درین شیشه اش کرده اند در حقیقت پریزاد اوست این قسم
گوهری بخرید و فروخت بدست نمی آید سنگ خود آنرا نمیتوان برداشت قیمت سنگی بر بالایش کی توان گذاشت

صفت جام

طغرا تا خطه بغداد بخط بغداد جام[3] نسبتی دارد دران عیش آباد هوا آب را بی نشاء نگذارد

[1] ای نشاء او میل نشاء باده مستی ست ۱۲

[2] گنجه نام شهر که دشمنان بوسحاق اند و بوسحاق کان فیروزه برآورده بود ۱۲

[3] اسامی خطوط جام جم که هفت اند خط جور خط بغداد خط بصره خط ازرق خط واشکر خط کاسه گر خط فرود سیه ۱۲

هرگاه پیر گردون را از صبح کف بستی بر دهن ست بقدح شراب جهان آرا صحیح ساز وجود خویشتن ست اگر
افلاطون در سر زمین صاف کردن می عبور مینمود از دولت پا فرو رفتن به لای در سر قدمش خمی می بود
پسته دهانی که تماشای می عنابی پرداخته بادام چشم خود را پذیرائی نشاء ساخته زهادی که بدین محیط فیض
پی نبرده اند رتبا ظلمنا انفسنا را صالی خود شمرده اند چون از خمی شراب زرد بقرابه روان گشته دانشمندی محرم
لمستقرا بانجا طرح گشته منیر بنام ایزد باده که سواد موجش سر مشق امیدست وخط چاپانه اش خط خورشید
خمارش چون خمار چشم خوبان عین مستی ونشاراش چون نشاء معنی مایه هوش پرستی اگر آب لعلش خوانم
جوهر شناسان سنگ بر دهنم منیزند ومرا آب شنگ میسازند واگر بآتش یاقوتش نویسم گوهر شناسان
خط بر سخنم میکشند ومرا در خط میکنند خط ساغر از آب دنابش خط یاقوت گشته وکشتی مستان از فیض
نشاء راش سفینه بسخن گردیده کشتی نشینی بعالم آب معروف مردافگنی بدجزر زمر موصوف مصفا جوهری بصورت
لعل ناب صافی گوهری بمعنی آب چشمه آفتاب از سر عزت جا در سر کرده ودماغ را بنکهت عنبرین پرورده
اگر از پوست پسته اش پیاله سازند اثر کیفیت در بادام چشم پدید آید واگر پنبه از سر مینایش برگیرند تا غما
عطر آگین گردد محمد صالح رندان صاف مشرب پیر خامس میدانند دو جای قدح در وصفش منجوانند
تلخی ست زاده شکر آبی ست آتش پرور افلاطونیست خم نشین لطیف مزاجیست مسرت قرین

صفت ساقی

طغرا آفتاب از مشابهت رویش بشرف پرستش رسیده وهلال از مناسبت ابرویش سعادت
انگشت نما گردیده تا سواد زلفش به بیاض کردن در نیامد رمز تولج اللیل فی النهار از ابهام برنیامد
وتا روشنی چهره اش تباریکی خطه نه نهفت کنایه تولج النهار فی اللیل وضوح نپذیرفت دختر زرکه پسر یعقوب را
بنظر در نیاورده بشوق دیدنش از دریچه قدح سر برآورده شاهد گل آرزومندهم مجلس بودن ندیم بلبل
هوسناک مصاحبت نمودن تمکین با شنگ شوخی نگاه رهبت مرگی تابع کجی کلاه نزاکت خانه زاد سخن
ملاحت نمک پرورده دهن کشودن چشم مستانه باز کردن در میخانه ماه نو ابرو با آفتاب هم زانو کاکل عنبرین
شمامه دست چین منیر تعالی الله ساقی که خورشید روی ساده اش را خط غلامی داده وآهنه از شرم رویش
هر نفس رو ساخته سنبل زلفی که دل از چاه زنخش آب خورده گلرخساری که نگاه از تماشای جنبش گل چیده
واضح ساقی گرم خون بدست چون پنبه از سر مینا برسید شست بتکلیف جام ودستگاهی از صبر وهوش

سطعت آفتاب شراب
از آفتاب ۱۲
بلا طون ۱۲
شنگ ۱۲
چاپانه ۱۲
ای جای خرابات ۱۲
آب شنگ
فرش ۱۲
بنوش آب زندگانی
آن طرفی
زاد مثال آن
آدم که طبیبان
خوابانیده ۱۲
دوران زمینه ۱۲
ای مقابل شوخی
تمکین بحقیقت
چه وقتیکه او
می بینند صاحبان
از جا میرونده ۱۲
دست چین
۱۲ بهار
فرایش

مستیهای رسا بخشیده قسم بگل عرق محمدی و بوی پیراهن یوسفی که اگر عطر گلشن بگویم قلم فتنه از خواب برمیزند و اگر عطر فتنه اش خوانم اندیشه دارم که مبادا چمن چمن آشوب گل کند عنبرینه خاک در و غبار آستانش چوده و گلکامه از سیاهان نام سنبل و ریحانش در حال تحریر وصفش قلم مشکین رقم فتیله عنبر ست که از دود سواد نقطه و خطش بوی عطرهای عالم بمشام جان میرسد و گاه ترقیم صفتش کلک نسرین سلکم شاخ گلیست که دسته دسته بنفشه و ریحان ازو میدمد

صفت گلاب

ساطعا گلابی که تا بمینا در آید مثال پریزادان سبز پوش جلوه گر آید آیا عاشقی ست صاحب درد که مثل بلبل ناله پرداز قلقل ست یا معشوقیست حیا پرورد که تخمیرش از عرق شرم گل ست عطاریست که در دماغها طرح ختن اندازد و از مینه سر مینا نافه سازد و دختر از شرم کیفیت آن آب و عرق گردیده نقاب زجاجی بر رو کشیده واعظی ست بی شک شیرین بیان در صومعه شیشه تلخ نشسته و عمامه از پنبه مینا بسر بسته مقدس نژادیست زمزم مشرب که آب حیات هوش ست بنای تردستی ست گل رنگ در تقویت اساس کعبه دلها سخت کوش رقمها از وصف نگاری نکهتش اگر و عنبر نمیگردید مشام ادراک سخن فهمان را که عطر آگین مینمود قلقلش هوش از سر رفته را اگر صد رنگ آواز نمیکرد ساطع بیدماغ بچه مایه خرد دکان رنگین نویسی میکشود

صفت پاندان

لا ادری پاندانهای مکلل بهاری از گلبن افلاک برگ ساز مؤلف پاندان رنگین نشان که چون منعم بیغم برگ و ساز نشاط فراهم آورده پنداری گلبنی ست چندین غنچه رنگین دهان ازو گل کرده یا قفسی ست زرین که جوقی از طوطیان زمردین بال در پرواز آورده همانا سبز بختان را ماوا ست یا سرخروئی را مایه افزا اگر حقه مفرح یا قوتیش گویم حرفم در پیش رنگین بیانان سبز ست و اگر قطی زمردش خوانم هیچ سبز بختی بر حرفم خرده نمیگیرد نی نی طبله عطارانست یا گرهچه جواهریان مانی از حسرت نقش و نگارش مبتلا بمانیا و بهزاد از شاگردی نقاشیش به بهروری آشنا

صفت شراب

طغرا شراب داروئیست که اگر طبیب چرخ بآن پردازد استخوان دو پاره صبح بیک جرعه درست نسازد

طاؤسان زرین بال و پریرقص درآمده وحلقه طرازی آن سحرسازان با حرکات شیرین گفتی و در رقم
بانتها رسانیده زمین هرلحظه ازشادی بپای نگارین آن حوروشان بچشم بوسه میداد و هیچ یک ازان
زیبانگاران چون نغمه بر رومدمهٔ زمین پا بمنت می نهاد سیر شناسان کواکب بی منت رصد تاثیر حرکات
وسکنات مهرو ماه برساحت ارض مشاهده نمودند و دقیقه سنجان آسمانی بی دستیاری اصطرلاب
گردش انجم برزمین دیدند

صفت مجمر و خوشبوئیها

محمد صالح مجمرهای مرصع بعطر روح پرور چون سینهٔ پاکان بنور افروخت و عود چون دل عشاق
برآتش سوخت بخورهای مشک پرور دماغ افروز گیتی شد و بخارهای عنبر آمود شام و نیارا معطر گردانید
بوهای خوش روح را قوت می بخشید و شمامه های دلکش جانی تازه بقالب میدمید صبا نافه کشا بود و هوا لخلخه سا
نسیم عطرانگیز بود و شمیم عنبر بیز عرق فتنه دکان فتنه کشود و عرق بهار بمزاج ها سازگاری نمود تیل بحر پروئی
گرد سر و روی مهوشان گشت ارگجه بلطافت و نزاکت چون عشق صندل جبینیان در سینه جا میکرد
آب گل عشرت خفته را بیدار ساخت پان هلال لبان مهر طلعت را در کشور حسن سرخروئی نمود و عرق بید مشک
برنگ گل دماغ را معطر آمود نکهت روح پرور انجمن از زبان مسیحا سخن میگفت و در واح جان بخش محفل
پیغام از زبان فردوس ادا میکرد کاسهٔ ارگجه مالامال بوی انبساط چون صبح نشاط پیاله چوده با ساز
لبالب شادمانی چون شام انبساط

صفت عطر

لا اادری از شاخ عود قلم تراشم و بجای سیاهی عنبر در دوات کنم تا بر لوح صندل ثمرهٔ از وصف عطری
که بهار رنگ و بوی باغستان گیتی را صرف گلهای او کرده و عطرکش تبردستی آبی بر دوی کار عطریات آورده
بزنگارم شمیش گل سرسبد نسیم بهار و طیبش فتنه روزگار مشک و عنبر از سودای او در آب افتاده کافور
در هوای او سرمایهٔ هستی بباد داده عرق بید مشک بابوی او بیدماغ است بی بروچوده از حسرت او سوخته الیت
سودا در سر عنبر در راه او گردی گشته و در غم او برشته استغفر الله چه میگویم و چرا وصفش را بپایهٔ معراج نرسانم
اورا بوی پیراهن یوسف چه نسبت که این خلاصهٔ عرق مصطفی ست مرزا خلیل چگویم که کیفیت
بوی مدهوش کنش چقدر خواب راحت را سبب کرده و چه نسیم که نثار نکهت بخود سازش چه مقدار

لے لفظ بوی زائد است
لے بخور بصیغهٔ واحد است بخارا
لے گردی از راه گشته

طبل حکمت مینواخت و در شناسائی قواعد آشنائی و معرفت ناز و نیاز طالب و مطلوب کوس لمن الملک میزد

صفت مکسه

صادق دست غیب هرکه دیدار مهر آثارش دید روی آرام ندید و هرکه در معرکه او پا قائم کرد از دست رفت قبل ازانکه آن ملائم حرکات خود متوجه پارسه گشته بغمزهٔ جانگداز از دردلها دریوزه آرام و قرار نماید چنانچه قالب تهی کرده جا تهی سازند بگرفتن قلب تنها راضی نشده نقد جان نیز در خطر است و آن دل جوی طفل خوی صد جان اگر از یک کس طلبد منت قبول بر دیده نهد

صفت رقص

مرزا خلیل رقاصان طاؤس پیکر کبوتر منظر بانواع رقص دل از خاص و عام ربوده و زبان تماشائیان را باین مقال کشوده بیت برخاست پی رقص و ز من دلشده جان برد ٭ تابی بکمر داد و دلم را ز میان برد مخلص هنگام رقص حرکات این لاله رویان سرو بالا برنگ شاخ گلی که از نسیم در جنبش آید رعنا و گاه گردش کناری دور دامن بسکه داد خوشنمائی داده در خرمن طاقت شعلهٔ جوالهٔ برق حسرت افتاده ندانم که زنگوله بود در پای این چند پریزاد یا مشتی دل نالان از دست شان در داد و بیداد و یا پای گلبنی چند عندلیبی بوده باین رنگ منقار بچه چه کشوده در وقت کج استادن نقش ناز بآئینی راست نشسته که از انفعال رنگ بر چهرهٔ شاخ گل شکسته محمد صالح بهنگام رقص از بانگ خلخال که طوق گردن عقل بود زاهد صد ساله را بوجد آورده و بمار افسائی زلف و حرکت بر دوش مهرهٔ عقل فسون سازان را در ششدر حیرت انداخته بحرکت ساقهای سیمین و نشست و برخاست با اصول رقص ارباب صبر را در رنگ سیماب بیقرار ساخته و بخم و چم قامت موزون هر سو قیامتی قائم کرده پیچ و تاب زلف و آشفتگی کاکل جهانرا به پیچ و تاب انداخته در حالت نازک خرامی از رخ بهارین آن نسرین بدنان هزاران گل کرشمه در دامن نظر میریخت و به هنگام پریشانی زلف عنبرین آن غالیه مویان فراوان جان گرامی بهر تار می آویخت از غایت سبکروحی مانند طائران قدس بر هوا معلق میزدند و از نهایت نازک ادائی چون نور نظر هر تار بازی میکردند جامهٔ گلگون جواهر آمود بر بدن آن نازنینان گویا پرند ماه به پروین آموده و گردش آن مرصع پیکران پنداری کواکب بر بساط بوقلمون بچرخ آمده دائره بازی آن جادو نگاران با دامنهای زرنگار پنداری

اندازهٔ بنیش برون بوده برخویش می پیچید و نسیم بهاری شمیم ریاحین در بغل مشک اندود ساختن موے
آن محفل سپید و یداز باب طرب پیش نشستند و از رشتهای طنبور و عود بصید تدرو نغمات دام گسترند
نای بیجان از اعجاز نفس اوستادان سراسر زبان گردید و سنان سرائی آغاز نهاد و به بلند آوازگی
نشاط طلب خاموش کشاد محمد صالح رشکران بمقتضای مقام ساز راست کردند و سرود گویان
باکوبان راه خرسندان زناشزن گرفتند از پهلوی لطافت حائلهای یاسمن بر دوش خوبرویان
خرمن گل گشته رد کس محفل گلشن و فضای چمن شد و از بالائی طراوت گلدسته های سیوتی و چنپا
شوریده بلبل شیدا از عشق گل سوری و آشوخته بدوری گلستان ساخت

صفت گنجنیان

تاج المآثر دیده که آئینه دار جمال خوبانست از دید خورشید رخسار ایشان آب گرفتی و از باغ عارض
دلفروز هریک گل و نسرین چیدی با آن مهرویان مه روی آن ندیدی که لاف حسن زدی و زهره
زهره نداشتی که پیش آن دست بر مزهر نهادی محمد صالح حوران بهشت پیش این پری نژادان
جبین بسجدهٔ نیاز می سایند و انجمن نشینان چمن پیش این لاله عذاران خط به بندگی میکشند طلعتان
زهره جبین بکردار انجم صف بسته لاله رخان نوآئین او با آئین ریاحین در چمن ناز شگفته
برهمه مانند ماه چهره بنور افروخته دلهای پاک بر جمال شان چون پروانه بر شمع سوخته به گیسو و ابرو
کمانداری و کمند اندازی سر کرده و بر خساره و زلف آفتاب و مهل شب نموده با لحان داؤدی
طایران مقدس را از فلک بر زمین آورده و با آهنگ جان نواز دل از حور و پری برده ظهوری
با زبند نزادان نکیسا تبار که با آواز رشته بر پای بلبل بندند و بر خسار بر شگفتگی گل خندند

صفت دلاله

فوقی در افسونگری بنوعیکه تواند آب را بخانهٔ آتش مهمان سازد و خار را از گرمی نفس چون موم
بگدازد سراج منیر سحر آمیز افسون انگیزی که پای دیو جانگر دراکند تدبیرش در بند کشد و گردون
اندیشهٔ بلند پرواز را سلسلهٔ تزویرش بقید آورده سیاه خود از بیم شبخون افسونش پراگنده و سر هنگ
فرهنگ از سهم رویش سر افگنده شیخ عنایت الله در فنون عشق و شیون محبت او ستاد
و در دار الادب رموز دانی و قوانین عاشقی و معشوقی علم و دانائی می افراشت و در مطرب میانجی گری

۱ف نامه کتاب اخبار
۲ قطب الدین ایبک
۳ غلام علاء الدین غوری ۱۲
۴ ای مقابل این
۵ ماه ریبان سرا رویش
آن نیست کرلان حسن فزود
۶ فزود
۷ کسیکه از عشق دلبر میزند ۱۲
۸ حسنی الزمان ۱۲
۹ ف ترجمه دوراهی از زینه پیچ
دیفیوی چشم او غالب باشد
وفا پیشان گوسالهٔ زرین قرار
داده حوران جمع آن آمده ۱۲
۱۰ با لحنی ساز دبلحنی
صاحب چنگ پرورد ۱۲
۱۱ نام چنگی خسرو پرویز ۱۲
۱۲ همان نغمه سنگین ست
بلحن نوتر دفا پیشان بلحن
موتر گرفتار شد ۱۲
۱۳ سر هنگ
۱۴ اصل سر آهنگ بود
بلحن فرود ۱۲ قصد
۱۲

صفت در پرده

مخلص پرده های زرنگار برنگ پردهٔ چشم تصویر دار همه برنگی دکان چمن سازی کشاده که بهار را بصد رنگ پرده از روی کار برافتاده طغرا از نقش فروزی پردهٔ ناهید لقا دروازه صوت بلبل رنگین نوا گزیده

صفت چغ

مخلص چغهای آویختهٔ بدر از خون آلودهٔ مژه عشاق یک پردهٔ رنگین ترنی نی بدیدهٔ چمن طبعان معنی شکار بکیفیت نقش گرفته در گلبرگ نمودار

صفت سائبان

لا اعلم چنار در هوای سائبان سحاب را در ته پا آورده خزائن الفتوح الحق سائبانی که عرصهٔ آن دو توی آسمان ست و آسمان بهیچ توی بآن برابر نه اگر آسیب بخیمهٔ سپهر زند تو بر توش غلطاند ✣ ✣
المضاعف ۱۲

صفت بزم

رفیع واعظ غلامان خوش لقا بکشودن گره حاجتها از طرهٔ آن بزم چون شانه صف بستند و کنیزان مغنیه طناز با شعلهٔ حسن آواز بآتشکاری دائرهٔ آن جمع بر سر زانوی دلبری نشستند و مطربان جواهر نغمات دلنشین به نثار آن بزم ریختند و رامشگران دلهای باریافتگان آن بساط را برقص نشاط برانگیختند نالهٔ نی بتماشای آن مجلس هر دم بروزنی میدوید و مد کمانچه بنظارهٔ آن هنگامه هر لحظه گردنی میکشید چنگ با گوشه ابروی خمیدگی مقامات را بگرفتن رگ خواب بیخودی اشاره مینمود و بلبان از غایت شتاب در شگفتن احباب غنچه دلهای گرفته را بنفس میکشود آوازهٔ عود مانند دود در مجمر آن هنگام گرم میگردید و صدای دف از غایت شادی و شغف در پوست نمی گنجید دختر رز را چون مشاطگان مدار بغازه کاری چهره ها میگذشت و جام زر از تنگ ظرفی هر دم با می دست و گریبان میگشت طاهر وحید خدمتگزاران فرمان پذیر به تهیهٔ بزم خلد نظیر مبادرت نمودند نسیم بآوردن گل بچمن دوید گل بتحصیل گلاب میان تنگ بربست آوازهٔ آن بزم سرور بسوز رشک دل ناهید را نمکسود گردانید غنچه از گلبن اخگر افروخته در مشت بیرون آمد بهار و خزان مانند گل رعنا بطراحی و رنگ آمیزی الوان غرایب پشت بهم داد و قوی پنجگان را مانند اوراق چنار که از یک شاخ برآید دست باهم یکی شد نقش اقدام بطریق برگ گل که ببال نسیم با شمیم هم پرواز ست در راه طلبی از رهروان باز نمیماند نظارهٔ رسا از حیرت آن بزم وسیع که از

ته دار به کیفیت تر از ابر شفق آلود بهار چمن را از آن رنگ بر رو شکسته که بهار را اینجا نقش برنگ دیگر نشسته نمد اگر عبارت از بنگار خانهٔ چمن باقی بود بهوس میتوان چون آئینه نمد پوشی اختیار نمود +

صفت ادقچه

لا ادری خوشا ادقچه که مانند فلک هشتم لبریز ستاره و برنگ قطعه باغ ارم دامن پر گل نظارهٔ طاوس رعنایش در جلوه گری بال و پری کشوده نی نی در هر پری چشم رعنائی دیگر باز نموده کبکش را پاس ادب دامنگیر شده که بقهقهه در نمی آید و فرشته اش را باین گلزمین دلنشین سری افتاده که بآسمان مراجعت نمی نماید +

باعتبار تصویرات مردم ۱۲

صفت سوزنی

مخلص سوزنیهای بزم افروز برنگ دل پرداغ سینه سوزان محبت گلدوز از رشته کلابتون پیرامن نقش و نگار گوئی تحریر طلا گرد حروف کشیده قطعه ایست بخط گلزار کارگاه گلبافی از نقش و نگار رنگ برنگ بوقلمون کده چمن تراشی مانند تخته تصویر فرنگ

صفت نازبالش

مخلص نازبالشهای زینت اندوز برنگ غنچه گل زردوز نام خدا از زنگار رنگ گلکاری جلد مرقع ابر بهاری اگر غلط نه کنم از تارهای مقیش زرفشان صفحه بیاضی بود لعلی و از تحریر کلابتون طلائی جدول کشیده گلستانی بخط میر علی هر یک معشوقی مینمود پری پیکر از غلاف پنبه دار لباس گلبدنی در بر مانند مردم یک پهلو پس پشت گرم تر از روبرو چشمی که ازین چمن گل نظاره چیده بصد رنگش معنی خواب بهار حل گردیده گل پنبه اگر باین رنگ جلوه نمی نمود آسودگی را تکیه و پناهی نبود لا اعلم این قطعه نرگس از باغ ذره پروریست یا یک چمن گل ریاض کمترین نوازی یا نازبالش نرگس ست که از جناب عالمیان بآب تکیه و پناه روزگار باین ذره بیمقدار مرحمت شده پشت امید خاکسار ازین تکیه بکوه آهنی قوی گشت و فرق عزت بنده که وقف سجدات این درگاهست باوج فلک رسید نی نی اشارتیست پر بشارت که ما بدولت و سعادت بچندین چشم عنایت نظر التفات بر حال تو داریم و دلیلیست قدسی اشارت بر این معنی که ذات تقدس سمات ما در کارها تکیه و پناه تست گویا فال بین عنایت بر لوح سیمین نقطهای زرین نهاده فال پیش آمد کار کمترین دیده یا طغرا نویس مرحمت بر منشور اقبال بنده طغرای دولت نوشته الهی تا بستر ناز و نعم خاص بادشاهان گردون شکوهست پیوسته جهانیان را از آن عاطفت بر بالش راحت متکی دارا

ای مخصوص برای بادشاهان ست ۱۲ — ای عنایت خدا ۱۲

کوشیده و بآئین روشندلان تجرد منش سفر عالم بالا گزیده هریک شاهدیست بلورین اندام که در سودای قصر فردوس نظیر بیک پا ایستاده و مانند شوریده سران کوچه محبت سیل از چشمه چشم گشاده ÷

صفت فروش و بزم عشرت ÷ صفت بوریا

طغرا این بوریا در حقیقت موج بحر قناعت ست که چون از نی بینوا متموج گردید از ننگ سوال بی صبر آواز آبش بطوفان سکوت انجامید غیر از پیچیده این حصیر بهار گوناگون در آستین که داشته و غیر از کشودن این بوریا نیستان بوقلمون که بدامن گذاشته اگر جامه مشجر کعبه برنگ این حصیر از لیف خرما می بود چون پیر سبز جبه گردون تا قیامت بیک جامه اکتفا مینمود در صورت فلکی ست از سفیدی و سیاهی صبح و شامش بهم رسیده و در هیات سپهریست از سرخی و زردی شفق و آفتابش بهم چسپیده شریف مکه بنا برین قالی در خانه خدا نمیدرخت که شاید باین طرفکی بوریائی فرش آن تواند ساخت حصیر باف بصره تالیف خرما از بانع فدک بهم نرسانید نقش کار خود را در بافتن آن کما هو حقه نشاندند

صفت قالی

وحید قالیهای گرانبهای که از جادو کاری استادان صنعت گرشمیم ریاحین از گلبرگ آن استشمام میشد مخلص قالیهای خوش نقش و نگار را بهمین کارخانه مشجر بافان بهار حوضها مانند جویبار پر از عکس لاله زار لبریز چمن چمن رنگینی حاشیه ها برنگ ترجمه نویسان گلزار بقلم منقار شکفل گلشن گلشن بهار آفرینی رنگ بهار چون انفعال زردگان ازین روست سرخ و زرد که اینجا چمن فرش ست و بوی گل گرد همه کارخانه رنگ آمیزی برنگ صفحه مشقی صورت نگار و جمله بهار کده بوقلمونی مانند کاغذ ابری پنبه دار ستاسر مانند خیال چمن طبعان طوطی مقال بهار در کمین و یک قلم برنگ دفتر اشعار عاشقانه رنگین طغرا بذوق قالی شفق طراوت سوزنی کهکشان بخیه ثوابت و سیارها

صفت پری

مخلص پری های خوش کار مانند بال پری مرصع نقش و نگار اگر غلط نه کنم طاؤسیست رنگین خط و خال و اکرده در رقص پر و بال

صفت نمد

طغرا بشوق نمد سجاب لطافت گاو تکیه آسمان بعلاقه مهر و ماه پرداخته مخلص دوشک نمدهای

روهست واگر تنخال لب دریایش خوانم سزا حبابش بپاک گوهری از دم روح القدس آبستن ست و
ببرکت نور مقدس راز فلکی بر باطن صافش مبرهن حبابش طلسم گنج عین الحیات ست و برنگ
والا مشربان صاحبدم رازدار نفحات الانس روضهٔ جنات هر حبابش را اگر با مهرهٔ تسبیح پاکان نسبت
دهم گنجایش دارد و اگر با تکمهٔ گریبان خوبانش تشبیه کنم میشاید فانوسیست که شمع باد در و جا گرفته و دواتیست
که خط آب ازو آشکار گشته جادو طرازیست که صبا را در حقه میتواند کرد و نیرنگ سازیست که بر باد گره میتواند زد

صفت ماهی

محمد صالح ماهی نازک ادا چون مصرعهای موزون در یک بحر باهم پیوسته و بر روی چشمه مانند عکس چشم
زیبا در آئینه پدیدار گشته انوار سهیلی ماهی زیبا صورت شیرین هیاتی که آب زرپوش چون او
چوشن پوشی نپرورده و دیدهٔ مردم آبی مانند او بعتی در عرصهٔ بحار ندیده جلال طباطبا همیان ماهی
چون دفینه جواهر قلمم خزینه دار دینار و درم

صفت فواره

ماهر فوارهٔ آبدار شمع کافوری این گلشن ست که صحن باغ ازو روشن ست نهالش تا بنوخیزی
سر برافراخته حرف تجدد امثال بلند ساخته جلوه اش در مد نظر خوشنما و چون خط نور بصر سراپا ضیا
ظهیر تفرشی چه فواره شیرین خیمه نشینی است گیسوی گوهرکش رشحه بر تن بلورین افشانده و پرویز
حباب از دور با چشم نمناک بتماشا ایستاده مرزا بیدل بدیهه امواج ترجیع بند فواره منتهی پرواز بالیدن
لا اعلم فواره چرا سربلندی ننماید که وحدت او انتظام کثرت ریاحین می افزاید محمد صالح فواره های
موزون بر دور آن چشمه نور گوئی گرد آفتاب هزاران هلال فرخ فال قد بنا را فراخته و برنگ بتان
سیمین تن باشارهٔ سحر نمایان بغارت دلهای تماشائیان پرداخته گاه از نیرنگ سازی چون تیر هوائی
کشاد یافته روی هوا پر ستاره مینماید و گاه از شعبده بازی مانند گلریز کواکب چهره افروز گشته روکش
اشعهٔ آفتاب میگردد از صحن آب چون معنی بلند از ضمیر روشن سر زده و بدلاویزی و نیکو روشی برنگ
مصرعهای دلچسپ آمده و چون سخنهای رسیده خوب رسیده هر فواره اش چون همت بلند از سرافرازی
سر بفلک افراشته و مانند فکر دلپسند طرح اوج گیرائی انداخته روز و شب بکردار اهل صفا بتصفیهٔ باطن

۱ تجدد امثال بمعنی نو پیدا شدن اشکال و نزد فقیر ست که در سر آنی عالم فنا میشود و باز متشکل بهمان شکل پیدا میگردد ۱۲
۲ باعتبار باز آمدن آب از بالا بزیر ۱۲

طراوت باغ را طرفه کارفرمائی پیدا شده که تا او نه ایستاد آب روان نشد و نضارت چمن را عجب دستیاری آمده که تا او بر پا نشد گلستان آب و رنگینی نیافت گلها گوش برآواز شدند که عندلیبی بگلزار آمد برگها دستک زدند که مطربی مضراب برتار زد سبحان الله نمیدانم این سنگ سنگ[۱] دیده است که انیمه آب پیارد یا همان سنگ است که بموجب فانفجرت منه اثنتا عشرة عینا چشمها از خود بر می آرد محمد صالح زهی آبشار فیض آثار که صفائی تخته اش نمایش صور حسن نظرات کواکب مسعود را اسیر جلوهٔ خویش ساخته و ادای دلربایش بصفا پروری چون طبع موزون طرح طراوت تازه انداخته نگارین عروسیست دلفریب که مانند نازنینان هند بحمیت مزید زینت حسن سلک مروارید بر معجر سیمگون خود فروهشته پری پیکریست سراپا زیب که بگرد ارسمن عارضان لاله رخ بارایش هر هفت طراز کهکشان بر دامن خود بسته نهرا از عشقش چون بمیتابی دست ندهد که مانند ظریفان نزهتکدهٔ حسن دسته[۱] های گل تبار گیسو بسته در وقتیکه از پاک گوهری خنده روئی میگراید اگر آفتاب از حیرت جلوه اش نقاب برخ کشد می سزد و در ثنای خنده چون گوهر خویش مینماید اگر ماه از درجهٔ اعتبار ساقط گردد میشاید

صفت حباب

ظهیر تفرشی حباب ها بنگ فاخته باسرو روان فواره در لطر بازی و شمع و پروانه از غیرت گرمی این هنگامه در اشک ریزی و جانگدازی وله سیمین غبغبان حباب پا بدامن پیچیده چون کبوتر در معلق زدن ساطعا سرگروه عمامه بندان مولوی حباب که ریش موج از ناف گرداب گذرانده دم از تجرد میزند هر چند پیش از صرف هوائی نخوانده وله از زبان حباب تنک ظرف عالم آبم یعنی بیک ساغر کبابم نی نی آن رند بحر نوش مستم که پیمانه فاش زدم و کاسه بر سر دریا شکستم از دولت هوای تجرد چشم از ماسوی بسته ام و در اقلیم سبکروحی بر تخت روان آب نشسته ام مالک الملک بحارم داعیهٔ صاحب کلاهی دارم مخلص خان جانم حباب که پیمانه ظرف گنجایش و گنجایش ظرف خالیش پرست آنهمه دستگاه کمال و سعت بجود چیده که باده پیمای مستیست که بآن هوا نفس سوزد که محیط را نطره دارد در گلوی حوصله العطش کوی خویش چکاند مرزا جلال طباطبا غمزهٔ چشم حباب با انگیز باد زباد گوشه نشین را چشمک تحریک عیش میزند نکته سربسته حباب همانا سورهٔ سریست که تفسیر آن جز بحل معمای وحدت نه توان کرد محمد صالح همانا نقش حبابش پستان عروس لطافتست و نخچیر باغ طراوت اگر گل میخ آستانهٔ بحرش دانم

---

[۱] نام سنگی که آنرا در دست گرفته افسون میخوانند بجادوقت باران میبارد ۱۲

[۲] پس جاری شد از همان سنگ دوازده چشمه ۱۲

[۱] ساقون هنگار ۱۲

[۱] ای آنرا در پیاله طلب میبارد ۱۲

[۲] ای اگر چه مطلقا نیست لیکن گاهی خالیش در دریاست

[۱] یکبال هر دو نقطه مبالغه

[۲] وسعت حباب بیش ازانست

[۱] ای آنرا در پیاله بیش نیست

[۲] ای خالیش بیش ازانست که

[۱] ای خالیش بیش ازانست که

[۲] ای بیمار

[۱] ای هوا نفس سوزد که

[۲] ای بیمار

[۱] لان زن ۱۲

[۱] بحرکت باد ۱۲

[۱] ای گشادن ۱۲

چین تمنیش دلیلیست روشن واگر بنویسیم که معنی صورت فیض از نقش سیمایش هویداست آئینه چهره اش
برراستی گفتارم برهانیست مبرهن تا آن قرة العین سحاب تبراوش محبت درون آب جا گرفته لب
بهزار شادی بهم نمی آید و تا آن نور باصره آفتاب بمهر هم گوهری در آغوش چمن مربع نشسته سبزه خضر لباس
زبان طعن بر گلشن آسمان و چشمه آن میکشاید مرزا بیدل وضع حوض از لبریزی معانی آبدار مائل
مستزاد رسانی ظهیر ای تفرشی تبارک الله صورت این حوض کوثر لطافت سلسبیل سلاست که
جمال باکمالش زلالش در پیرایه افضل الاشکال نیل بدنامی نقصان بر چهره ماه تمام کشیده و صباحت
رخساره صفا پرور سلسالش آب چشمه حیات را در چشم سیاه ظلمات گردانیده صوفی صفه صفا دست از
غبار کثرت ماسوی شسته و از جدول دائره پیکر در کمند وحدت نشسته روشندلیست مندل نشین
بعزائم خوانی تموج تسخیر پریزادان پریخانه گلشن کرده همگنانش قدم بر خدمتگاری و حکم آبش بر جمله جاری
بدر منیر آسمان لطافت ست در وسط السمای گلشن خرگاه هاله زده لا اعلم حوضش عروسیست آئینه
صفا بر زانو نهاده و بجهت شانه کردن از موج گیسو کشاده بقصد خرامش سنگ مرمر بر خاک راه فرش گردیده
و زمین جلوه گاهش از آب روان یا لیتنی کنت ترابا شنیده

صفت چادر و آبشار

محمد علی ماهر چادر آبش چون پرده سحر مصفا و گلچهرگان باغ را آئینه بدن نما فروغ باطن از صفای
ظاهرش عیان و پیوسته بذکر جلی زبانش روان بجز زنجیر موج که نقشش بآبشار مرمر خوش نشسته هرگز
نقشی بر آب صورت نه بسته مرزا بیدل قصیده آبشارها از هجوم سلاست ریزش مسجع طرز مسلسل خوانی
مولوی لا ادری پایه آبشار چرا بلند نباشد که چادر شرم عروسان چمن نگهداشته طغرا هر که این
آبشار آسمان پیوند را ندیده معنی انزلنا من السماء ماء را نفهمیده خان عالی ازین آبشار آبی بر روی کار
آمده و صدایش بگوش غنچه دلان افسرده خاطر هم آهنگ بلبل گلزار ماهیان دریاچه را از شوق اینکه
نقش پشت ماهیش درست نشسته نشاطی رو نموده که خار خار سر بسر میدواند و صفائی آبش چندان
بلند مرتبه شده که گویا آئینه سحابست صورت معنی انزلنا من السماء ماء را بنظر نظارگیان میرساند آب از
خوشحالی میجهد و جو بجستجویش هر سو میدود و فواره بتعظیمش برخاسته که مصرعه تواضع ز گردن فرازان
نکوست ٭ حوض کاسه دریوزه گرفته در پایش افتاد که مصرعه گدا گر تواضع کند خوی اوست

صفت نهر

محمد علی ماهر طبعی که بوصف وسعت نهرش پردازد با آب تاریک حرف دجله نسازد هر که بذکر آبش
عذب البیان گشته از گفتگوی فرات دست شسته خرامش با وجود مستانه روی بی شور و شین و ساحل
دریا از ملاقاتش مجمع البحرین محمد قاسم نهری چه که دریائیست پر فیض هر شعبه که ازو جدا گشته
گوئی دستیست پر سیم که سخاوت پیشگان بمحتاجان یازیده و سبزهٔ ته آبش که ماهی وار در آب مکان
گزیده خیاط صنع کسوت آبی بر قامت زمرد فامش بریده عجب نقشی در آب نموده و طرفه رنگی
بر آب زده بعضی از صنعت گران که شکل بساتین از عقب خانه مینمایند نقشی ست ازین نگارخانه
و کارنامه ایست ازین کارنامه نظر حقیقت بین چنین دیده که این جوئیست از جنت روان
و این سبزه بجای زمرد و زبرجد از ته نمایان مرزا جلال طباطبا بحر طویل شاه نهرش با عرض و طول
بحر اخضر دم برابری میزند محمد صالح نهری بصد آب و تاب چون جوی شیر بشیرین ادائی روان گشته
و روح افزا آبی بهزاران دلکشائی مانند گلگون ناز مهوشان از خیابان قطره زنان گشته به پیوند
درونی در رگ و ریشه چمن چون مهر گلرخان در عروق و اعصاب اتحاد کیشان جا کرده و از رشحات
زلالش که آبروی حدیقه زندگانیست دل یک شهر سبزان آب خورده طرهٔ موجش بجهت فریب
عروسان چمن ظریفانه از رشتهٔ آفتاب دسته گل بسته و نونهالان ریاض را مشتاقانه در کنار گرفته
انوار رحمت الهی از ضمیرش مانند حسن معنی از عبارت شسته و صاف هویدا و آثار لطافت کماهی
از طبع پاکش چون رنگ از چهرهٔ گل پیدا از تختهٔ آبش که لوح تعلیم بیدار درونان مکتب قدس ست
روشنان فلک درس ابجد نور خوانده و جدول موجش که سرمشق روشندلان صوامع دانش ست
پیر روشن ضمیر فلک را در پس زانوی حیرت نشانده

صفت حوض

محمد صالح حوضی مانند صوفیان صافی مشرب بر مسند وحدت مربع نشسته و بکردار روشندلان
از فواره انگشت شهادت بر آورده موجش هر نفس تازه نقشی[1] بر روی آب می آرد و آبش بپاکیزه منشی
پیوسته تفسیر سورهٔ کوثر[2] می نگارد موجش مانند چین پیشانی گلرخان زیبنده و نوائین و ساحلش
از وفور سبزه و گل بهار آفرین اگر بگویم که تفسیر سورهٔ نور از صفحهٔ موجش هویداست بر فروغ سخن روانم

[1] نقشبند قسمی از درویشانست ۱۲
[2] کوثر نام سوره ایست ۱۲

ومائل کیسه اش کیسه پروازان بی نیاز از زر وسیم هر حوض بلورینش چشمهٔ مهتاب ست هر طاس زرینش جام آفتاب از عکس طلاکاری سقف ودیوارش آب حوضها آب زرست وهر قطرهٔ آبش بجزوهٔ زر برابر ازین سر چشمه تری برمی آید وازان آب مهتاب رو نمیماید حیران پرچین کاری درو دیوارش نادرهٔ کاران روی زمین محو تماشای سقف وجدارش صورتگران چین تا بدانها نمایش بوته کاری باب زر گردیده یا نهالیست از بس اعتدال هوا در آب آئینه دمیده رشک فرمای قوس قزح هر خم طاق مینا کارش غیرت افزای شفق شیشهای پرنقش ونگارش محمد علی ماهر آب حمام جان فزا بصورت دلبنی روانست وهوایش اعتدال روح را تر جمان خمیر گچش باب چشمه خورشید کرده اند که جوهر آب وتاب را دران دیده اند سقفش از قطرات عرق چون گنبد آسمان پر ستاره وچشم مهر وماه بر گلجامش گرم نظاره رخت کن

آئینه کارش فلک ثوابت روزگار و پرتو ظل الهی در و کواکب سیار

صفت گلجام

مخاص از تاب خورشید گلجامهای رنگین تر از باغ برافروخته تر از شیشهای رنگ متصل بچراغ برهمه کس روشن که هر جا چمنی بوده از آب تبر و تازگی رسیده مگر این چمن با بیاری چشمه خورشید گاگل شگفته گردیده چشم حلب روشن که همچو نرم افروز چراغی درو دمانش دارد و دل شیشه خانه شاد که در شبستانش شمعی ست که بهار القابش نور چشم می نگارد

صفت مصالح حمام

مرزا خلیل گل حمی او از آب گل خوشبو تر صابون عراقیش از حسن ترکان شسته تر جهانی از شوق سرشوئیش پای حسرت در گل عالمی بملاحیت آمده اش مائل حنایش را دست نگار بسته خمیر کرده وسمه اش از برگ زبانی در وصف خود بر آورده

صفت افلاک

همت خان زیر استره این افلاک سر سرافرازان خمیده و بوعده هزار کیسه زر خزینه داران جهان را از کیسه کشیده

صفت کیسه

مرزا خلیل کیسه اش بتر از کیسه زر

۵۱ جرغلدان ۱۲ شنبه

۵۲ ای کیسه بر بدن شان مالیده ۱۲

رشک فرمای دیبای منقش سپهر اخضر گشته

صفت کتابه

محمد صالح کتابهٔ فیض نگارش گوئی بقلم صورت نگار بارگاه امکان طغرای عنبر بر مثال دلبری مرقوم گردیده و نقش زیبائی جداولش بفر راستی خط بطلان بر تصویر مانی کشیده

صفت حمام

مرزا خلیل صفای رخت گهش عالمی را در دلنشینی از لباس تعلق بر آورده و هوای باعتدالش از همچشمی گل بایام بهار فرستاده عرق فرمای کیسه راحت گرمخانه باعتدالش جهانی در آب و عرق از گرمی بازار کیسه مالش منت بالا دست دلاکش بر سر جهانی از مرد و زن دست لطفش عالمی را بصد گرمی در گردن از آئینه حوضش عکس شیشهای الوان گلجام برنگی پیداست که جویبار گلزارش رونماست چه خوش چشمه ایست که قدمگاه پریزادان ست یا چاه نخشبی که ماهی زان نمایان ست خراب ساغر طاس زرینش جام جمشید در تاب رشک صفایش آئینه خورشید از صفای سنگ مرمرش آئینه را زنگ کدورت بر دل و از جلای آئینه اش صفای بلور خجل صفای سنگ صحنش بمرتبه که نگاه پا بر جای تماشائی در یک قدم هزار جا لغزیده از سبک روحی چون نسیم قدم بر روی آب نهاده گامی بر روی آن سنگ ندویده خزانه اش پر از سیم ترست بخورش معطر ساز و باغها قیمت گلابش حاصل باغها غنچه دلها از هوایش شگفیده این دانه درین آب و هوا سبز گردیده درین عالم فضای دیگرست و درین اقلیم آب و هوای دیگر نواب همت خان زهی حمام نزهت مقام و گرمابهٔ فرحت احتشام بنام ایزد عالمیست برون از عالم آب و خاک و جهانیست از گرد کدورت پاک که باد و خاک را در آن نشان نیست و غیر از آب و آتش در میان نه آتش او آبدارست و آبش آتش کردار آبش از بس صفا با آب کوثر برابر و آتش آرمیده اش با آتش یاقوت هم گوهر آتش او چون آتش ابراهیم در حقیقت گلزارست و آبش را خضر با آب حیات خریدار در آبش چون آب بلور آتش نهانست و از آتش او مانند آتش یاقوت آبی نمایان هوایش با هوای بهشت همسایه دیوار بدیوار خلقت روز و شبش جدا از خلقت لیل و نهار حرارتش چون حرارت غریزی سبب قوام تن و برودتش مانند تبرید در مزاج باعث راحت بدن این خانه بر هیچکس سنگین نیست خانهٔ خوش آب و هوا ترازوی بر روی زمین نه تماشائی او بر نقد کیسه با دوخته نظارگی او از گوهر تماشا خزانه ها اندوخته محتاج خزانه اش مالکان گنج هفت اقلیم

و تازه رقمان کارگاه جهان بجنبش خامهٔ نزاکت سنج روح در قالب تصویر آمده هر شاه نشین عشرت اندوزش
پیرایهٔ آب و رنگ غیرت فردوس برین و هر نشیمن نشاط پسندش بوفور نقش و نگار رشک کارنامهٔ چین
تو گوئی نقش طرازان شیرین کار هنگام چهره پردازی تصاویرش از خطوط شعاعی مهر قلم مو ساخته که هر نقش
دلفریبش بسان شمسهٔ مهر و ماه روشنی افزای دیدهٔ آسمان ست و نادره کاران سحر پرداز همانا نقش و نگارش را
برنگ لاله و گل سرشته اند که بر هر گل تصویرش هزاران مرغ قدسی واله و حیران از ترصیع گلهای الماس انور
و یاقوت احمر چون گلشن خدا آفرین برنگینی چهره افروخته که در برابرش شگفته رویان انجمن فروردی چون چراغ
پیش آفتاب رنگ بر رو شکسته و صحن مینو فضایش از ترکیب اعجاز رنگین که سراسر بگوناگون سنگ نگارین
فرش ست مانند بهار خلد از آب حسن چنان موج زن گشته که صحن سپهر را از انجم دانه دانه عرق خجالت بر رو نشسته
از نزهت اندوزی سقفش نقشهای زر بر خود بالیده و از صفا کیشی دیوارش نظر بینش اندوز فیض گردیده

صفت آئینه خانه

محمد صالح لوحش الله چه صفا کده فردوس زیب که در و دیوارش مانند روشن ضمیران صاف دل
چشم بر صورت حقیقت کشاده و برنگ مرآت الصفای عقل هزاران خیال معنی جلوه داده از تماشای
نقشهای روبرویش معنی های رنگین در دلش پرتو انداخته و از چشمه سار آبش گلهای تصویر آب و تاب
جاوید یافته تماشای از درونش مانند نگاه از خانه چشم بیرون نمیتواند رفت و نظارگی بکردار نظر بند
حسن از نگاهش بآسانی نتواند گذشت محمد علی ماهر تا پرتو جمالش بآئینه خانه رسیده دیده دران
آئینه صورت دلکشش را بچشم کشیده

صفت خوابگاه

محمد علی ماهر خوابگاه مبارک مانند چشم آرام یافتگان مهد خواب راحت و چون خلوت آسوده خاطران
مقام استراحت محمد صالح عمارت ارم تزئین خوابگاه مقدس مطهر از رهگذر کمال اکتساب نظر فیض اثر
خداوند جهان بمثابهٔ دلفریب و نو آئین ست که بالاتر از ان در تحت تصرف خرد والا در نیاید و ذکر شمهٔ
از توصیف آن بمیانجی بیان و بنان دست بهم ندهد شمسهای نورانیش مانند شمسهٔ زرین مهر بخوشنمائی
سر لوح مرقع لیل و نهار آمده و ترنجهای اطراف آن برنگ ترنج سیمین ماه پیرایه بخش صفحه روزگار گردیده
از نقش نگارین گلهای الوان چون چرخ مقوس بصد رنگ چهره برافروخته و از طراوت رنگ آمیزی ریاحین

ن اشجار ای شکلهای درختان که بر فرش آن ساخته بودند ۱۲

سله جادوگرای معشوق ۱۲

تماشیش مرسوئی فرو نگذاشته و خامهٔ مصور بر در و دیوارش بجای صورت معنی نگاشته از ترتیب وزینت کتابست باتزیین و ازرده[۱] حاشیه آن نسخه رنگین تا گل سرخ عقیقش چون سهیل یمن تافته درکان لعل بدخشان کمی یافته از رشک جعفری کهربایش یاقوت زرد را چهره گاهی دبوته ریحان مینایش از زمرد فلک دیباچ خواهی محمد صالح مصوران جادو رقم در چهره پردازی صور گوناگون ورنگ آمیزی خامهٔ موشگاف آنچنان کار فرموده اند که کرشمه حسن نگارستان مانند حسن معنی هوش از اهل نظر می رباید نقاشان بدیع نگار هزار گونه نقش عجیب و غریب بر سقف و ستون آن صفه تکده فیض آب و رنگی نگاشته اند که مشاهدهٔ نزاکت آن عقل را حیران میسازد و سقفش از سیم ناب بحسن صناعت زرگران جادو اثر چون آئینه سیم تاب فلک بر اوج اقبال رخشان گشته نقش بوته های زربفت آن بر رنگ نگین خورشید در خاتم سپهر درست نشسته و از جلوهٔ آب و تاب گلهای نوائین آن سقف زر عقد ثریا از سلک اعتبار گسیخته و از رشک نگارآن کارنامهٔ بهار آفرین نگارستان فلک رنگ رو باخته مقیمای حسینی از غیرت خاک آستانش سرمهٔ سلیمانی در چشم جان سیاه گردیده و از رشک صفای ایوانش باغ ارم در پس دیوار گمنامی خزیده

صفت شاه برج

نصیر همدانی دریں قصر چمن هوای خلد مربع گشته و قصر مدور آسمان صورت چشم آفتاب بر بازویش بسته کتابهٔ ایوانش بطاق ابروی شاهدان سرخط تعلیم داده و مرغان تصویر سقف رجدار هوایش بال افشانی برای خاطر خواه کرده نخبت سبز آسمان هرگز چنین نگاری در رنگ نکشیده و از گرد سرمهٔ اصفهانی غباری بخاطر صحنش نرسیده محمد علی ماهر اگر کبوتر در سایهٔ برج زرنیش نشیند خویش را از پرتو آن مرغ زرین بیند محمد صالح شاه برجش که بطبر تمکین و رفعت سر آمد سر کوب عمارات روزگارست چون گنبد زرنگار فلک روی زمین را زینت داده و بعلو منزلت و سمو رتبت مانند طور پرتو دیدهٔ امید بر تجلیات حضرت نورالانوار کشاده درونش چون باطن کرسی نشینان بارگاه تعظیم مبسط فیوضات نور اجلال و مظاهرش بعنوان صفحه عارض حوران بهشت نمونه حسن لایزال حریمش از بس نقش و نگار مانند گلشن ابراهیم آبروی هزاران ربیع و بهار و روی دیوارش بصفا کاری چون دست کلیم چهره کشای صد نور انوار خمار اشگافان فرهاد فن از هر سنگ دیوارش بصفا کاری صورت شیرین نمایان کرده

[۱] ای سرمه اصفهان دیگر ندارد

مرزا بیدل دروازه بموزونی مصرعهای بیت ابرو دلفریب وضع بهم پیوستن و بجمعیت اتفاق لبهای خموش دیده زیب[1] عقد موافقت بستن تا بمعنی بست و کشادش وارسند غنچه بود بنهایت تبسم همدوش و برگ گلی مهیای کشودن آغوش همت خان درش چون در ارباب همت بر روی همه کس کشاده و صدای عافیت بر دوام بخاص و عام داده

صفت حلقهٔ در

مخلص حلقه های دراز چشم غزالان دلکش تر زنجیر دروازه چون زلف خوبان بدلفریبی بلند آوازه

صفت قفل

انوار سهیلی قفلی از فولاد زرنگار استحکام آن بمرتبه که دندان هیچ کلید گره او نگشوده و دهن هیچ حلال مشکلات بحل عقدهٔ او راه نبرده

صفت دیوان خاص و عام

محمد علی ماهر ایوان خاص و عام چون سفیدهٔ سحر دلکشا و هر ستونش بدرنگ صبح ظلمت زدا ازان رو از پرتو این سفیده شب عالمی روز است که دیدار فرخنده حضرتش خورشید جهان افروز بیت نور فروغ صفا آب رخ کار او ✤ روشنی آفتاب سایهٔ دیوار او ✤ وسعت آستانش بر روی خاص و عام در کشوده و توزک شانش در خور منزلت جای هر کس نموده مرزا خلیل زهی ایوان خاص و عام پادشاه گردون احتشام و خسرو والا مقام که مقصد خداوندان تاج و دیهیم و مرجع سعادتمندان هفت اقلیم ست سرافرازان را درینجا دست خدمت بر کمر ست و تاجداران را سر ارادت بر سر خاک عمارتش همطاق ایوان سپهر و طاقش همرواق منظر ماه و مهر درش کعبه حاجت روای جمهور انام آستانش ملجا و مامن خاص و عام مقیمای حسینی پیشطاق ایوان سپهر نطاقش چین منع بر روی محتاجان بهیچ وجه ننموده در آئینه خشت ایوانش جمال شاهد مقصود نمایان و از سرمهٔ خاک آستانش چشم شخص امل فروزان

صفت غسلخانه

محمد علی ماهر غسلخانه مقدس نمونه خانه طالع پادشاه جهانست که پیوسته نظرات سعدش از مشاهده[1] دولتخواهانست آسمان سایبان پیش ایوان او خورشید ترنج طاق نقلدان او نقاش در پرواز

[1] دیده زیب مقابل دلفریب ۱۲

[1] ای دولتخواهان خود را بنظر نیک می بینند ۱۲

خندقش بحدی که اگر تهش سبزه دمیدی از تعرض گاو زمین امان نیافتی محمد علی ماهر کنگره اش
دندانه دار از آن نماید که عقد ثریا را بدندان کشاید مگر کبوتر آفتاب از برج او پریده که بیک چرخ زدن بچرخ
رسیده مرزا بیدل دولتخانه بصفای باطن مینا آئینه پرداز نشاء بی غباری و بجلای طینت پاکان
خاشاک زدای اندیشه کدورت آثاری آب از خجلت صفای خاکش زنگار غرق میگردد و آئینه در مقابل
کاه دیوارش دندان جوهر بر می آورد رفعت از پایه آثارش نردبان شکوه بقصر گردون رسانیده و متانت
از پهلوی مینارش پشت استغنا از کهسار گردانیده طاهر وحید دنیا دیدگان جهانگرد که چون چرخ کهن سال
بر گرد کره خاک گشته اند متفق اند که نو عروسی چنین از مادر خاک در وجود نیامده و دلبری بدین زیبائی گلگونه
تابندگی بر عذار مردم فریبی نمالیده زمینش دلنشین و قبه اش گردون نشان نشیبش از خاک و بارش
بر آسمان ست افراشتن چنین بنای بلند پایه از خاک تنگ ظرف کم مایه بدان مینماید که کدو از تخم کدو
حاصل آید یا سنبله از دانه بال افزونی کشاید عقل از تماشای این زیبا عمارت غریق بحر حیرت ست
که آیا آسمان بر زمین آمد یا زمین بآسمان رسید امهات سفلی را از آبای علوی اکنون خلقی که شبیه پدر
تواند بود بدین عنوان نزاده و بزرگی و برتری را چنین نقشی تا امروز بر خاک نیفتاده صحیفه خیال بر نقش
بستن تمثالش تنگ و براق فکر را پای سرعت در طی طول و عرضش لنگ شیخ محمد صالح ازین بنائی
که از نهایت متانت اساس اساس متانت بر کوه نهاده و از کمال حصانت حصار حصار حصانت بر گرداگرد
کوهسار کشیده در استواری بروج و سرافرازی عروج از درجات همت علیا و اندیشه رسا یک قلم چیزی
باقی ندارد و در فسحت ساحت از ساحت سائر قلاع روی زمین بهمه حساب فاضل می آید +

صفت خندق

خزائن الفتوح خندق لب دو بانی داشت که هر که سخن عبره میکرد میخواست او را فرو برد خندق
پیش لشکر بکاوکاو درونی عمق خویش عرض میکرد و هر چند در درون میدیدند و تعمق مینمودند هجوم چندان
سپاه را سوی خویش راه نمیداد و دو لب باز کشاده در حفظ حصار سخن میگفت

صفت دروازه

اعجاز خسروی دائره چشم از دو تخته در پادشاه حاصل شود چنانچه میم از دو لب ازینجا در گفتن چشم
صرفه اینست که هم چشم را دائره است هم لفظ چشم دائره میم دارد و له در از دو طبق درست شود چنانکه باب از دو لب

برای العین دیده وگمرگان نظارگیان چون سرانگشت مشاطگان همانا پنجه در پنجه خورشید افگنده از آب وتاب یاقوت میدان دارش آب وآتش در نگین خاذر زبردی آشتی در کشوده و بسیانجی چرب دستی طلایی دست افشار کندنش سنگ یاقوت ومینای فیروزه در بغلگیری یکدیگر کوشیده از خط رنگین کتابه مینای لعلش معنی خط یاقوت صورت تحقیق پذیرفته واز رشک طراوت زمردکهنه اش خط ریحان نوخطان از کمال تهی بروز نهفته از خجالت سبزهٔ نوخیز مینا کارش کونه رنگ بست سرو آزاد مانند سیاه قلم نهزاد ورحیلین رنگ آمیزی در رنگ ریزه بهار و رنگ آمیزی گلزار از کمال آرام سرگرم رنگ ریزی

صفت جلوس و سامان آن انجمن عشرت مانوس و صفت دولتخانه

مرزا جلال طباطبا زهی قلعه حصانت پناه که دوایع سنگ آندازرفعت دستگاهش ارکان بلندتر است که مجرائی سجدهٔ خورشید گیرد و در سر شرفه شرافت مکانش نمیگنجد که بقبول کورنش آسمان سر فرود آرد دست اندازخیال را چه یارا که دست بدامن توصیف خاک رنیزش رساند و آهنگ رسای عنقای اندیشه را کدام اندازه که بقدر سبک هوادارمی ثنا بگرد قافت قرب برد جوش گردد و محمد رضا چار دیوارش محیط نشو حبت وصحن مسطحش مرکز هفت اقلیم از کرسیش بعرش توان رسید و از عرش بلامکان رفت از غایت ارتفاع حالات کواکب را بر دو بر از رصد بندان توان شناخت و از دور وسعت احوال عالم را بدو بتر از دستاعان ربع مسکون توان دانست از سنگینی متانت این کوه تکمین مجوز زلزله و از رزین محاسنت و بلوج بدرخصت این گردون شکوه نزول حوادث از آسمان و شمار ستاره گوئی سنگریزه هاست که معمارانش از آب بیرون انداخته اند و شهاب ثاقب رشته که بنایانش کشیده اند و دست صفا بهره فروعش تا جلادادهٔ فلک فیروزه کار دیگر جام جان نما داده از پرتو این آئینه آفتاب در شب تار سایهٔ استجار چراغان و از عکس گل و سبزه ابروی طاقش برنگ قوس قزح نمایان فضایش از غبار کدورت چون دلهای عارفان پاک و دیوارش از کدورت غبار چون خاطر دوستان صاف سرمایهٔ آب و رنگ نقاش بهار و رنگ آمیزی گلهایش بکار رفته و قرانه صنعت استادنامیه و روزنی نهالش تهی شده از شادابی هوا تا اوراق مجموعهٔ غنچه بر یکدیگر بسته باد صبا بامداد نفس باصد احتیاط از هم کشوده جویبارش از سرچشمهٔ فیض جاری شد هر دو رهوس سیب طاقش در از گردیده قیامی چنینی بلندی بارو ی آن بمرتبه که اگر پیمانش بگنگره برآمدی از آسیب شیر فلک در خطر بودی و در رفعی

۱۲ صواب عمارات باشد که
۱۲ بنا بالفتح
۱۲ بر او حصار قلعه
۱۲ بهار

بحرین به نذرش رسانده و لعل که از گرد راه آمده دست آویز بدخشان بجایش نشانده بلور به چه رو
سفید شود که رنگی از رنگ بست و دیشب بیچه امید سبز گردد که روزی در سایهٔ او نشست بجاده را
آن آب بر روی کار نیاورده که از غصب او خورد را سر خرد کند و مرجان را آن نیرو در پنجه داد که بست امید
بدانش مرد یاقوت سیلان تا خود را بر بسته خاطرش بتاج کیان ننشسته لولوی عدن تا رخت بسایه او
برده دلش از اندیشهٔ سران آب نخورده هرگز ولایت چون صدف بپایه او بسته و هرگز آبشخی چون مروارید
بر روی او پیوسته انجمهای ترکیبش بنامی آسمان بر زمین نهاده و منصوبهای تدبیرش شاه
کامران را بر سر خود جا داده مرزا جلال طباطبا زرین نگار اورنگی که از سنگ و رنگ جم آبدار
کان سیلان از آب یاقوت سیل خون از دیده گشاده و از لون مروارید غلطان در نظر گرداب آب و تاب
افتاده از جزر و مد آب زمردش رنگ آفتاب ببال تری مجلت در پریدن و از آب و تاب زمرد کهنه اش
آب طراوت و رنگ تازگی در پیکیدن یاقوت نو رنگ پسندش مانند لعل مرشد تر کان در قبول قیمت غلطان
بقا بسی نمیگذارد و در عمان صدف تصور چنین بوس لعل بدخشانش از مروارید عمان آب بدبان
می آرد گاه نگاه بدان سیر عرش نظیر که پایه گرسی سایه اش پای در خون یاقوت نشسته مردم دیده در گرداب
مروارید غلطانش لوفان چار موجه خورده و در گمان تماشا گاه نگاه در نظر عیان سرمایهٔ بقا دارد از لال آرزو
برگرفته که راه بازگشت نگاهش بر هیچ جا افتاده مانند غمامهٔ مذهب گرد زمین و زمان تا در پیرایهٔ زر گرفته
بخت بلند بین کز قرة العین سحاب کار بجائی رسانیده و که سعادت پابوس پایه تخت سلیمان ثانی بچشم
خویش دیده و طلوع از جبهه لگر که جگر گوشگان کان بدریافت این نسبت والا کاش سجدهٔ بالا گرفته که
رفته رفته در پایه سریر خلافت شیر جا گرفته تا این خبر مجمله اثر بگوش صدف رسیده چشم گوهر اگین چشم
در راه انتظار خواص صفیا گردیده داز صدف تا امیدی مرکز جاذبه اش آب مروارید آمده و از پرتو
تاب توده یاقوت در آب مروارید غلطانش گرانی ملک کان سیلان و دریای عمان بلجه صورت بسته
و آب و تاب یاقوت این تخت همایون بخت که هلا جانشین سریر گزین ممالک چار بین ست چون لالهٔ
دندان نوشین لبان سریر بخت یاقوت مرجع نشسته جواهر این گنبد فیروزه در برابر فیروزه حبابش مانند
حباب زیر دم زرون ندارد و چرخ فرتوت از رو قطب شمالی و جنوبی بمسمک گذاشته و غلطانهٔ خوبی
معلمای قطبش از غایت تعجب انگشت حیرت بشمارده دیده گر دو چشمان از دیدار هوا هر سیر ایش معنی سیر چشمی

۱۴۱ نسخه از سهل ۱۴۲

پیدا ساخته گوئی گرداب نور ست که بر سر دریای فیض طرح اقامت انداخته

صفت تاج

علی رضای تجلی تاجی مکلل بجواهر که اشعه نورش سیم و زر خورشید و ماه را در بوته رشک گداخته و شادابی آب و رنگ زمردش رگ لعل بدخشان را بجوان انعی زلف خوبان پر پیچ و تاب ساخته صفای گوهر شاهوارش صبح بناگوش تبتان نعمائی و عکس یاقوت آبدارش شمع فانوس دیده تماشائی درتمنای حسن فیروزه اش لاجورد چرخ را از شفق خون در جوش و از حسرت درثمینش گل چون خال عارض مه طلعتان سیه پوش فروغ لعلش آتش افروز رشک یمن و درخشانی الماسش برق سیاهی چشم دشمن

صفت تخت

مقیمای حسینی شان تخت فیروز بختش بلند که سایه اش تا بر عرش افتاد رفعتش بکرسی نشست و کرسی تا از خاک برخیزد سر خود را بخاک پایش بست چشم بدور بدخشان از صفائی گهرش اگر چشم خود آب دادی هر آئینه لعل خود را باب دادی و نیشاپور اگر از نسخه جواهرش گرده بر دی یوسف فیروزه را از ته چاه بعزیزی بر نیاوردی و در تفرج لآلی ثمینش دریا هزار چشم از حباب بر خود بسته و تماشای جواهر رنگینش آبله دل صدف شکسته خوشنمائی گلهای ترصیعش گل را بصد داغ عاشق آب زنا گرده دیده دوا سلیمی خطائی طرحهای دلپذیرش بپوند نظر از تماشای صورت چین پریده نقش و نگار صورت طاؤسیش دام فریب مرغ نظر گسترده و آب و تاب جواهر ثمینش در دل کان لعل و در آتش کرده از فروغ گوهر شب چراغش شبستره سر مشق روز بدست روزروشن داده و از رنگینی گلهای لعلش چار باغ امکان دسته دسته گل خواهی بردی بهشت کشاده صفائی گوهرش دیدار تب لرزه اضطراب انداخته و بهای جواهرش کمر کوه را بر نگ کیسکان پرداخته هیأت رنگینش با آسمان بر سر ترانوی دعوی نشسته و صورت نگینش تخته و قار بر سر گاو زمین شکسته جگر گوشه سیلان از تاب لعلش آتشی ست آب شده و قرة العین عمان از رشک آب الماسش دانه ایست آب برده و جله را آنقدر نقد سرمه بکف نبود که بپایش افشاند از بن رو غرق تر دست و بمین آن سنگ نداشت که نثارا و را شاید نظر برین عقیق اشکش جگریست مروارید که عرق پاک نساخته حاصل

ای الماس در رنیت طرف اشک عقری ست ۱۲

ای الماس در رنیت طرف اشک عقری ست ۱۲

ای از سفر آمده وطن گرفته ۱۲

ای بتقلید طبیعی بهار آمده بهار

ای از نقاشی و گلکاری

ای الماس در رنیت طرف اشک عقری ست ۱۲

ای الماس در رنیت طرف اشک عقری ست ۱۲

ای الماس در رنیت طرف اشک عقری ست ۱۲

صفت نگین شاهی

شیخ ابوالفضل مهر همایون قطبی ست که بر فلک عزت و اقبال آرامش دارد و کواکب گرد بر گرد آن مینماید صفحه کافوری قرطاس را از تابش جمال خویش می آراید و رونق چهرهٔ کاغذ را از تاب خود می افزاید دائره های آن دائره بدیع الاشکال ابروئی ست که بر جبهه مشکین طراز آن جرم قمر سرشت مسکن گرفته بل صورت هلالیست که بر چرخ مدور نشان عنبر فشان نمودار گشته سفیدیهای که بر یمین و یسار و تحت و فوق آن مهر مهر آئین پیداست همچو روشنی صبح صادق ست که از افق سعادت طالع ست انگشتری سلیمانست که جن و انس را مسخر ساخته یا چشمه ایست که آبش بمشک و عنبر آمیخته محمد صالح آن خاتم معظم که سجده گذاران دولت و اقبال را مهر نماز ست و سپهر فرخی و فرخندگی را آفتاب فروغ پرداز گرداب دریای حشمت و اجلالست و عینک دیدهٔ دولت و اقبال خاتم سلیمان زیر دست اوست و نگین آفتاب مهر پرست او هم صاحب دستگاه است و هم صاحب بسیار برایادی دسترس تمام دارد امروز دستیکه او دارد ببالا دستی انگشت نماست و چون خورشید نامور و نور پیرا چرا دست از پنجهٔ آفتاب نبرد که نام همایون بادشاهی خط جبین او گشته و اسم فرخندهٔ شاهنشاهی سرنوشت او گردیده چشم بد دور که شخص اقبال را بمثابه چشم ست و شاهد منشور را چشم سرمه ناک همانا نقش آن تموج آب حیات ست که در سیاهی جا میکند یا کعبه که تن بلباس سیاه در میدهد یا نور دیده که بسیاهی در می آید نقش او با فرخ فالی درست نشسته و عکس او بر فرمان مرحمت عنوان هیکل آیات رحمت گشته

صفت چتر

شیخ محمد صالح تعالی الله فرخنده چتری که از یمن سعادت گرد سر آفتاب گردیده و هالهٔ ماه را در گرداب دائرهٔ خجلت کشیده رشته های زرتار از وی چون خطوط شعاعی از جرم خورشید نمودار و عقدهای گوهر نگار از وی چون ریشهای باران از گل ابر آشکار سحابیست که لولو می بارد سپهریست که انجم می نگارد نی نی غلط گفتم فلک تدویر قمرست که حامل سعادت جاودانی گردیده یا مردمک چشم اهل نظرست که فروغ انوار الهی گزیده چرا از والا گهران بر سر نیامد که پیوند بیاقوت و گوهر کرده چگونه سر بآسمان نساید که سایه داری آفتاب سر کرده پنداری گردنامه فیض ست که سعادت گم گشته را

از نقش نام نامی گرامی سرخرو شد و نقره سفید بخت شیخ محمد صالح سکه نامزد شهرت شد زر گرد نامش گردید
و نقش سکه بر خود بالید درهم که از گمنامی درهم بود از نام همایونش خود را گرد آورد و دینار که از سرگردانی
و تنگ شده بود از سکه والایش سرخط دولت یافت سیم را سفید بختی حاصل آمد زر را سرخروئی دست داد
مغربی خورشید از شوق سکه اش بیتاب گردید و دینار ناقص عیار ماه از فرمانش شکسته خود را درست ساخت
اشرفی ۱۲
اگر اهل نظر سیم و زر را از شرف نام همایونش نرگس کردار بدیده جا دهند محل نظر نیست و اگر ارباب سخن
رقم سکه را از قراین اسم خجسته سوسن کردار بر زبان نقش کنند جای سخن نیست لا اعلم زهی فرخنده نامی
هم پیوند ۱۲
که آسمان بزرش میگیرد و زر از شادی چون نقش سکه بر خود میبالد درست مغربی آفتاب و مهر تمام عیار بدر
که سال و ماه در رسته بروج صرافان قضا و قدر روانست از رشک یکی قلب و دیگری غیر سال بر آمد کیمیا ساز
نام یکی از منازل قمر ۱۲
سپهر صنعت اندیش که پیوسته عمل شمسی و قمری در پیش دارد از تمام عیاری این زر و سیم مسکوک در حیرت
زر ۱۲ نقره ۱۲
افتاده هر صبح و شام زر و سیم ماه و مهر را در کیسه خود پنهان میسازد اشرفی از نام اشرف چندان مایه شرف
گرد کرد و روپیه از القاب اقدس بهزاران سعادتی روشناس گردید درست مغربی آفتاب چون از
شرف سکه محروم ست هر شب مانند زر لیمان خاک بر سر میکند و زر تمام عیار ماه چون از نام او مایوس ست
با وجود تمامی هر ماه گداختن میگیرد محمد علی ماهر تا دهان سکه بنامش باز نگردید خوش نشینی نقش زر را بکام ندید

صفت خطبه و خطیب و منبر

اعجاز خسروی خطیب از غایت فرحت چنان بیقرار گشت که پایش بر زمین نمی آید میخواست که از
شنبه بجهد و پنجروز در میان بگذارد و بر آدینه افتد بلکه از قضا و قدر به تمنا میخواست که پنجروز از عمر
جمعه ۱۲
کم کند و بجمعه رسد از شنبه تا آدینه هر روزش سالی میگذشت تا خطیب پایه رفعت بر پایه منبر نهاد
و خطبه آغاز کرد مرغان روحانی از آسمان فرود می آمدند چون بخطاب خدایگانی رسید از زبانش
چارپایه ۱۲
نور سعادت زبانه زد که تربیع منبر از تثلیث مشتری همایون تر گشت شیخ ابوالفضل منبر آسمان منظر
بخطبه اقبال سربلندی گرفت و درجات رفعت بمحامد و معالی ارجمندی یافت هر چند خطیب بصورت
پایه بپایه فرود می آمد اما در معنی مرتبه بمرتبه بلند میشد مقیمای حسینی خطیب تا دم از القابش نزد آوازه اش
به بلندی کمر نه بست واضح منبر را پایه از طفیل خطبه گرامیش از منبر نه پایه افلاک در گذشت محمد صالح
درجات منبر از القاب نام والایش چه پایه پایه ها که بر خود نه چید

ای نقش نامش باعث نامش سرخرو شد ۱۲

[illegible]

تاج را از تفاخر سر بآسمان فرو نمی آید و تخت را از شادمانی پا بزمین نمیرسد پایه اورنگ از
سرکرسی گذشت و کوکبه[۵] و سیم با کلیل رسید چون آن مالا پایه بر تخت خسروی آرمید چتر همایون سایه
بر گرد سرش گرید چتر زرین خورشید وار از شادی بچرخ آمد و از بلندی کوکبه سر بارج سپهر فرو خاتم را
فر سلیمانی دست داد و قلم را بار نامه[۶] در سر افتاد و تیغ جوهر مقصود در مشت گرفت کوس شادی در پوست
نگنجید علم فشان بلند بختی یافت کمان سر مایه فتح در قبضه آورد و تیر بی[۷] بسهم السعادت بر وقفه از
شرم سر تا پا غرق گردید بیداد و داد شر مساری داد ارباب تیغ و قلم چون تیغ و قلم زبان بتهنیت جوهر
نثار و گوهر نگار ساختند و اصحاب دولت و حشم در ادای مبارکباد طرح سعادت سگالی و فرخنده فالی انداختند
محمد علی ماهر تلمذ الحمد که تائیدات لاریبی و ارادات غیبی و فتوحات پی در پی بروی بادشاه
عالمگیر کشاده و زیبندگی تخت جهان پناهی بر جلوس مبارکش از مسمی باسم شاه اورنگ زیب خبر داد و
روز جشن جلوس مبارکش از درخشانی تشریف بادله طلا خورشید تابان را سر افتخار بفلک رسیده
و شب نشاط ماهتاب چراغانش از بهاقی خلعت تاش نقره ماه[۸] تمام خود را همچشم آفتاب عالمتاب دیده

صفت نثار

تسبیح محمد صالح خوانهای سیمین و زرین لبالب از لعل و گوهر بدست نیاز بر فرق همایون آن سرگروه
پادشاهان افشاندند پنداری انجم بر سر خورشید نثار کردند یا لالی بر فرق دریا افشاندند آب گوهر از
سر آن بحر افضال گذشت و خط پیشانی آن کان اقبال خط یاقوت گشت چندان لعل بالای هم
ریخته شد که کمر جزا لعل طراز گردید عنایت الله از بس گوهر نثاری آثار گرانباری بر پشت
گاو زمین پدید آمد و از کثرت گلریزی و عطر بیزی صحن انجمن رشک کارنامه بهار و صحرای ختن شد

صفت سکه

اعجاز خسروی سکه سلطنت که دستگیر عوام و خواص خلائق ست خطاب مکرم بادشاه را که تحریر
آن بر و نیاز خورشید در خور بود بزر و نقره که قرة العین خورشید ست ثبت کرد یعنی شرف[۹] پدر بر فرزند
مقرر و ثبت تا آن مدورات که خص باحسن الاشکال اند چون گلهای لعل و سفید باغراز تمام دست بدست
روان گشت و اضح و اهم دونانیز از دولت نام نامیش خورشید وار نام بر دوازشهرت جاوید گشت
مقیمای حسینی سکه نارو شناس نامش نقش نشد نقشش بهیچ رو دست نداشت خان عالی علا از

۵ شاه و رنگ ۶ پرویزی
و گل مرغزار ۷ عباس
بنشانیم روزن کارنامه
یعنی بسبابه تجمل و حشمت
و زندگی باشد و دست نشانان
بر کسی دروازه و فرمان فرما
در خصومت داد ان باشد
۸ قول خانه سلاطین
و یعنی نازش و مباهات
و لقب نیک و افتخار فرزند
ام مهست و یعنی فرخ ام
۹ خبر آمد ۱۰ باب سکه
سر یعنی صفحه تیغ نیشابور
زر بجه ۱۱ سر السلطنت سر الوصلت ۱۲
سر السلطنت سر الوصلت سر اصطلاح
۱۳ ماه در اصطلاح
کیمیاگران آب بیرنگ نیشابور
۱۴ عباس زیبا و شیرین لب
با قصب و پیراهن زربفت
نیشابور و بیرون زر بخش
سر زیبا بهم

نظر توجهش بحال هر که پرداخته کار دو جهانش بیک چشم زدن ساخته مؤلف تا عقاب بلند پرواز
همتش بصید تدرو رنگین بال جهان پرافشانی کرده و همای سعادت پیرای عدالتش بر فرق
فرق انام بال خجستگی فال گسترده باز تیز بال نگاه خوبان طناز از بیم ناوک خارا شگاف سیاستش
چون زاغ کمان بی پر و بال گردیده و شاهین تیز چنگ غمزهٔ معشوقان در سیه خانهٔ مژگان سر دزدیده
آن کریم بالذات که اصلا لا بر زبان نرانده الا نفی ما سوی آفریدگار و در دوران آرامش نشانش
هیچ آفریده اشک غم نفشانیده الا دیدهٔ ابر بهار مدار در عهدش بکار کسی که گره افتاده گوهر آبدار
و در دور سعادت ظهورش کسی که لطمهٔ ستم بر رو و دست رد بر سینه خورده درهم و دینار ست فاخته چون
زاغ کمان بفراغ بال در خانهٔ کمان همزبان خدنگ و پلنگ با آهو در دوستی ها همرنگ باز از بیم
شاهباز عدالتش از دستبازی ستم باز آمده با طوطی و سرخاب بازی حریفانه ساز کرده و عقاب
از سهم عقاب انصافش طبل خورده با صعوه و گنجشک و ریگ اشیان دمسازی آغاز کرده
آهو بره از پستان شیر شیر میمکد و از شیر مستی شیرانه بر روی پلنگ میدود

صفت جلوس

اعجاز خسروی پادشاه عهد هنگام جلوس برای نشاندن سکهٔ توقیع از خدا یاری میخواست
که از منتخبات آسمانی آواز آمد که نصر من الله محمد صالح فرخنده روزی که روزگار در آرزوی آن
شبها بروز می آورد جلوه گر شد و خجسته صبحی که چشم آفتاب از شوق آن میجست بر دمید امیدی که
اختر فرخنده فال آرزوی آنرا شگون میدانست بر آمد و مرادی که بخت بلند اقبال فال تمنا میزد
بحصول پیوست یعنی فرازنده اکلیل اجلال عزیز کردهٔ حضرت عزت برگزیدهٔ عنایت آن حضرت
کلاه سروری را که جواهر انجم در ترصیع آن بکار رفته بود همسری بخشیده و قبای سری را که اطلس
سپهر والا استر او گشته تن بهم آغوشی داده کمر لعل طراز را که از منطقهٔ آفتاب گرو می برد بر میان بسته
تیغ گوهر نگار را که نقد فیروزی در قبضه داشت دستگیری کرده پای سعادت پیرا بر سریر سپهر نظیر
گذاشت تخت بر مسند کامگاری چرا مربع ننشیند که نقش مدعایش درست نشسته و تاج سر
مفاخرت چرا باوج نرساند که از فر سعادت سر آمد گردیده سپاس جهان خدائی را که سر انجام حرف
تخت بر کرسی نشست و سخن افسر بالا شد پایهٔ تخت بآسمان رسید و درجهٔ اکلیل بالا گشت

طبل خوردن رمیدن و خود را کناره کردن ۱۲

بذوق سیر آهنگی این نغمه خوش قانون بضراب خامه را برتار موی صوف نهاده بحر اشعار از
جوش ستایش آن دیباچه بیاض دانش لالی آبدار مضامین بسفینه سفینه در کنار انداخته وزمین
ابیات از فروغ نیایش آن بلند مصرع دیوان خلافت بر مطلع خورشید قافیه را رنگ ساخته
استغنا قهرمان کشور عنایتش مهابت[۱] وصلابت[۲] ثبات را از خاک برداشته واز هیبت عظمت
دشمن گدازش در پیکر مخالفان صورت راهیولی از آغوش انداخته شجاعت وشهامت[۳]
خانه زاد دست وبازوی اوست وفتح ونصرت درجرگه دست بستگان چون ظفر چشم براه روی او
سرنیچه مردیش وروزبان تیغ وسنان واز دست ناوک ریزی ابروی کمانش چشم زهره اعدا
صاحب مژگان ساطع آنجا که حفظش[۴] سنگ وتیغ روزگار سر بمهر گذارد بی پروانگی شمع آنجا را
که بتیغ شعله موی ظلمت از سر شب بردارد بر خاک کشته خنجرش نهال بید مشک مثال خنجر بازی آرد
وبه نهال بهار حفظش تا چشم زخم کارنه کند بادام دعای[۵] جوشن از بر دارد اقبال بر تیغ حمائل کرده اش
فال از سورهٔ فتح میکشاید وظفر از رقم جوهر شمشیرش بدعای[۶] سیفی مداومت مینماید در پله قاف
وقارش بدخشان را کم ریگ سرخ میدانم وهندوستان را بیش از چهار دانگ نمیخوانم آنجا که
عدالتش شیرین فسانه طراز فتنه را چون بخت دشمن در شکر خواب انداز دست سیاستش
عقاب فتنه را مثل نسر طائر بر فلک کشیده[۷] واز مهابت کفش کبوتر آشیان گیر در چنگل باز و پلنگ
بانجیر دمساز گردیده در روزگار عدلش شکر را از نیشکر نی در ناخن کرده اند که چرا بر دل خلق میزند[۸]
ودر روزگار آئینی نپذیرفته که خازن نقد سخن از دست انداز معنی وزوان فراغت نه کند آوازه
شرع پروری چندان بلند نموده که ماه پیرهن در پیرهن کاسته بزبان حال فریاد میکند که مهر خوبرویان
کسی نورزد واز سیاست شحنه معدلتش زلف بتان بجرم فتنه شانه آویزست واز زر پاشی دست
جودش بدرهٔ ارباب کمال از طلای کامل عیار شعشعهٔ آفتاب لبریز محمد علی ماهر وجودش آئینه رحمت
وفاتش سایه پروردگارست تا آستان خداوندیش خلائق پناه ست نقش نگین آسمان بندهٔ
درگاه اوست نوشیروان اگر در عهد معدلتش میبود تلاش خدمت دارو غگی عدالت می نمود
گل حلقه بگوش رنگینی کلاش سر و حیرت زدهٔ طرز خرامش دل را بجنبت من انداشته وهیچ سفینه را
از مهر خور خالی نگذاشته زیرین گلی که طراز ندهٔ پیکر عالم اوست ودائرهٔ خورشید مرکز گردش قلم اوست

۱ مهابت بالفتح ترس و
خلایان یعنی عظمت و
شکوه استعمال کنند ۱۲
بهادری ۱۲
۲ صلابت بفتح
سخت شدن ۱۲
۳ از انجا که حفظش روزگار
را منع کرد از ایذا رسانی ۱۲
۴ نام دعاست
طرف السان ۱۲
۵ دعای سیفی نام دعائیست
که برای هر گروهی خوانند ۱۲
۶ بزبان کشمیری
۷ معلمان بچه های شیرین
دست و پا بسته در تلاش
۸ شوخی برای آزردن می پرسند
چون انقدر دندان می برآید
لاجرم آنرا تعذیب میکنند ۱۲
۹ ای ماه آسمان و ملک
خود بنده و گدا و ملک
ترا بنده ۱۲

قیصر روم رخ بر زمین نهاده از روی انکسار ادا مینماید که گوهر آبرو برسم پیشکش میگذرانم رای صواب نمایش
بر بادشاه خطا آهو میگیرد که مشک را چرا شیوهٔ غمازیست و ضمیر آفتاب ضیایش بخسرو انجم تعرض دارد
که ماه را چرا پیشهٔ نمامی ست خط جبینش از سجده گذاری آیه سجده گشته و انگشت دستش از سبحه شماری
امام تسبیح شده مهرش بر صحیفه اقبال آفتابیست در اوج و دستش در هنگام سخاوت دریائیست در موج
همت سربلند کردهٔ اوست و بینش نظر یافته او واضح عنقای روح بداندیشان از مهابتش چون
شاهین ترازو ریخته پر و برنگ شاهین تصویر از رنگ پر جگری بی اثر چون ساقی سرمست جودش
دست بدل کشودی بر مخموران بناز خم خم شراب سیم روان بساغر پلهٔ ترازو پیمودی در زمان عشرت
قرینش کسی جز ترازو بار دل ندیده نی نی غلط گفتم صد گنج زر بی ترازو در یکدم بخشیده جم را چون خاتم
بی نگین چشم در بزم عظمت و اجلالش بحسرت نگران و سکندر را مانند آئینه دسته دار از حیرت شکوه
دولت و اقبالش دست ستون زنخدان چمن دلفریب دولتش را خار چین از مژگان گل عارضان
و قصر تمام زیب طالعش را پرچین کاری از خورشید روی نیکو اختران هر جا تخت نشینی و تاجداری
بود بکردار افسر گرد فرق والایش گردیده و بآئین تخت پای فرقدان سایش بوسیده در گلستان
سیاستش گل بکشاده روئی با بلبل رنگ گرم خونی ریخته چهره از شبنم نقاب بند و شاخهای گرانبار
چون مستان باهم آویخته از ترس شاخچه بندی باد صبا از یکدیگر گسسته پیوند مرزا امانی سبزواری
صاحب قبضهٔ که بازوی توانائیش کمان دعوی از قوس قزح بر طاق بلند گردون آویخته
و هیبت لمعات تیغ آبدارش که خنده صبح قیامت گل شاخسار اوست جوهر شمشیر آبدار برق را
آبرو ریخته فتح و نصرت از چار آئینه اش در شش جهت نمایان سپر فیروزی پیکر از دست شوکت او
گل بدامان غنچهٔ دلها شگفته از باد دستهایش سکهٔ نقد عشرت روی زمین نشان پایش دریا دلیست
که گوهر ثمین سخن بشادابی مدحتش آنقدر بر خویش بالیده که از غنچه دهان در دانهای شبنم برون
تراویده قلم شیرین رقم از حلاوت بنانش چون لبهای بتان چینی شکرستان مداد کم استعداد
که بر هر قطره اش مشک نافه ختن در آهو گرفتن بود بفیض رنگ آمیزی حسن توصیفش مثال
سیه چردگان هند ملاحت نشان کاغذ تنک مایه را از نور افشانی تعریفش از طالع سفید و بخت
سبز گنج باد آوری بدست افتاده دوات عنبرین رشحات که گوش بر صریر کلک نزاکت تقریرست

جهان افروز خورشیدی که تا آفتاب اقبالش از برج مملکت تیغ عدالت کشیده چشم روزگار بخواب هم روی
شب سیاه روزی ندیده و کان پرواز محیطی که تا کیمیای نظرش در و دیوار ملک بزرگ گرفته مس زر اندود
قلاشی سیمیای مذبذبه تیره روزی و دود اشمع شبستان ظالمان و پریشانی در عهدش جمعیت کیسه یکاسگان
دره پروری که سهادر سایهٔ ترمتبش خورشید را به بهای ذره نخرد و غریب نوازی که شرر در هوای حمایتش
از شعله دست برنخورد در مصر مملکتش زلیخای دهر آغوش هوس بکل جوانی کشاده و در دور معدلتش
گرگ فتنه یوسف عهد دست برادری داده دایهٔ دوران شاهد اقبالش را چون الف آزاد در میان
جان پرورده و مشاطهٔ جهان بازروی داماد اورعروس ملک را بزیور معموری هر هفت کرده بیاری
معدلتش ناخن کبوتر از خون عقاب در دشت آسودگی لاله میکارد و به پشت گرمی محافظتش منقار
کبک از سینهٔ باز برآشتی برمیدارد صفیر عدالتش برید عدل گستری را براه گمنامی انداخته و دبیر
سخاوتش جریدهٔ عطای طالی را طی ساخته در محکمهٔ ضعیف نوازیش اگر شعله با شرر در دعوی فروغ
به تندی قدرت کند به پشت گرمی تقویتش دست شرر بالاست و در معرکهٔ غریب پروریش
اگر ذره بقصد مقابله آفتاب جوشن پوش و سپر بردوش گردد بجا بزنجیر عدلش سلسلهٔ بر پا کرده
که نوشیروان دست تظلم از جیب خاک برآورده اکسیر بذلش هنگامه گرم نموده که حاتم از شهرت
خود را بمس نسیان انداخته و حمید از بیم آنکه مبادا گوسفند را در خواب بیند گرگ بر شب زنده داری
می افزاید و خار از رفتن بپای برهنه پایان چون پارسا بیکده اجتناب دارد اگر سیلاب را
گذر بر ویرانه افتد چون قطره در شورهٔ زار قدم جرأت پیش نمیگذارد و زلف نکویان مواخذهٔ دلبری
از پیچ و تاب خود زنجیری و بجزای سرکشی و دلربائی گرفتار پریشانی و دلگیری ست داغ ظالم چون داغ
پلنگ سیاهی نمی اندازد و آب و هوای کشور او در سی جز مظلوم و ملبوف بمزاج دیگری نمی سازد
منیر جندا حشمت سایهٔ یزدانی که طلسم سیمیای اعدا را بباطل السحر صاحبقرانی در هم شکسته
و مرجبا فر دولت بادوانی که دست جاه و اساس خصمان را بمعجز تائیدات ربانی محکم بسته سکندر
پاسش برخ یاجوج فتنه سدا استوار کشیده و خورشید عدلش ظلمت ظلم را از چهرهٔ روزگار سترده
در پای تخت عرش پایه اش بحمیت سرمایهٔ بلندی فغفور چین سر بسجود آورده بنده وار بعرض میرساند
که گاه سه فغفوری پای تختی بسبیل نذر آورده ام و بر خاک آستان سپهر مبانش بواسطهٔ پیرایه ارجمندی

از چنین رشک چه چله ها که بر کمان ابروی شاهدان نشانده لاله زار الف لامها از کلاه گوشه ترکان چگل جناغ دلخواه برده

صفت همزه

اعجاز خسروی همزه را گفتم که بیا کر بنشین و راستی بگو که تو الفی یا همزه باری میان بیست و نه حرف در شمار نه همزه چون مار بر خود به پیچید و در حرکت آمد و گفت که من یگانه را دو حرف گیرند زیرا که هم الفم و هم همزه آنجا که سکونت و راستی نمایم الفم سر آمد جمله حروف و هنگام الفیت سکون من بحدیست که هیچکس در من سخنی نتواند گفت و چون بحرف دیگر پیوندم بتواضع تمام فروتر به نشینم و آنجا که متحرک باید بود خود را چنان پیدا کنم که هر همه آغاز سخن از من کنند آنکه خود را از شمار حروف بیرون افگنده ام آن نیز بدانکه از معنی خالی نیست برای آنست که جملگی حروف را هر جا که طفلی و ناحفظی ست هجی میکند و هر یکی را انگشت بر حرف می نهد چه حاجت است که من میان حروف در آیم تا هر همه انگشت بر حرف من نهند چون بعیر آنکه درین سلوک داخل گردم بحرکات و سکنات خویش درین بحث تصرفی کامل دارم و هر بار از آن حرکتها که مراست بصورت الف در الفاظ در می آیم و حرکت میدهم گاه از سر امر می چینم و گاه در سوال دخل میکنم و گاه در قرأت پیدا میشوم و اگر نقش خود را به تشبیه بیرون نمایم گاهی که همزه ام مکبر کاردی نم که جملگی حروف را حک کند و در زمانی که الفم برمح خطی مشابهت دارم که حلقه میم را از سر میدان برباید نی نی که بمار و ماهی مانم و در راست روی این دو رکژ روی آن

صفت بادشاه و اسباب شوکت و جاه وغیره

صفت بادشاه عدالت پناه که سخاوت را وایه از وست و شجاعت را پایه از و مرزا جلال طباطبا عرش پایه که آسمان از نظاره طاق ابروی بارگاه جاهش که ماه تمام را هنگام نگاه کلاه از تارک افتاده اگر از هلال دست بر ابرو نگیرد باصره اش از غایت خیرگی تیرگی پذیرد داد وری که بحدی داد عدالت داده و بنای سیاست بر اساسی نهاده که از اعتدال هوای گلزار جاوید بهار روزگارش نهال زیردستی بی برگان بنحوی ریشه گیر شده و نخل ضعف نالی ضعفا بغایتی ضعف پذیر گشته که از نفیر نغمه ریز و از هزار ناله زار بگوش کسی نمیرسد مقیمای حسینی

چارابرو و ازنافه سائی ها[۱] ای گرد خون در دل ناف آهو از دیدن لفظ لاهر کس نقش بر چشم تماشا
نهاده و بی اختیار زبان بکلمه سبحان الله کشاده از کاف مطلع منت انداز خوش گردنها قاف
تا قاف برگردن عنقا طغرا اگر الف صد سال عمر کند قامت راستیش چون تدبای کجی
نخواهد پذیرفت با اگر نیز از مخط شود خال زیر لبش چون زیر نصبل یک مو نخواهد نهفت تا را
از یک بوسه ربائی قلم دوگره بر جبین شرم مهید اثارا از در نثار پاشی قلم سه عقده بر پیشانی
حجاب پیدا جیم کز کلک قسمت یک ابرو یافته چارابروش چگونه توان خواند حا را که از
سر نوشت خال سیاه روتافته پهلوی خا چه قسم تواند نشاندوال اگر کمان سیه توز خونش چله می بست
تیر غمزه اش از فولاد سفید میجست خال چوگان زلف خود بر کوی خال انداخته از هوالی شد نشش
تصرف نه پرداخته را اگر تیغ دودم را در قبضه میدید از خونریزی عشاق یکدم دست نمیکشید را موی
زلف سر خود را فرنگیانه جمع نموده و از بیم پریشانی دل تجریک صبانه کشوده سین از بهانه خنده روئی
جای لب خویش را بدندان سپرده شین از غایت گریه ناکی قطرات اشک خود را تاج سر شمرده
صاد را اگرچه سفیدی از چشم میبارد سیه بادام را هرگز بنظر درنمی آرد ضاد را از خال پشت چشم چشمی
روندارد که نرگس بفکر همچشمی او تواند افتاد طا اگر دراز ی مژگان خویش را میدید طعن کوتاهی مژگان
بگوش نیزه میکشید ظا بشوخی نگاه چون فتنه انگیخته مردمک از چشم خانه اش بیرون ریخته دهن
عین به نیم شگفتگی تمام اجزای لطافت گشت و گلبرگ لب عین بشوق همزبانی او از فراهم آمدن
گذشت فابسکه از نرگسه مستی به پشت خلیدرویش بجانب دیگر نتواند گردید قاف چنان بحلقه
گیسوی سیاه درآمد که تن سفیدش از پدیداری خویش برآمد کاف اگر بحسن سلوک نمی پرداخت افتادگی
را با سرکشی خم نمیساخت لام درین بزمگاه جائی نشستن ندید چون شمع استاده پا بدامن کشید میم اگر
قامت برقاضی می افراخت نون دائره جلاجل خود را نمی نواخت واو ریزه پا اگر سر بزرگ نمیبود
های تکمین نزاد چشم شوخ نمیکشود لا از طرب پا بر سر پا انداخته یا خود را از ادب پیش او جمع ساخته
ظهیر ای تفرشی جیم بمیل قلم سرمه مداد کشیده صاد نرگس باغ را از سایه بر بستر بیماری اشک
افگنده منقار عندلیب عین بر غنچه دهان غین نغمه سرا دادای تفریس[۱۴] حرف سین بر موجه نسیم
در تبسم دندان نما غریب حتی حرف مشدد خود را شانه وار در موده دانده دولکشی تقویس[۱۵] حرف شین

[۱] ای های مدوره ۱۲
[۲] ای بسیار ۱۲
[۳] ای صد سال باند ۱۲
[۴] ای نصبل ۱۲
[۵] ای نقطه ۱۲
[۶] ای صفا ۱۲
[۷] ای هجا ۱۲
[۸] ای نقطه ۱۲
[۹] ای نقطه ۱۲
[۱۰] ای نقطه ۱۲
[۱۱] ای نقطه ۱۲
[۱۲] ای نقطه ۱۲
[۱۳] ای نقطه ۱۲
[۱۴] ای تقویس ۱۲
[۱۵] ای تقویس ۱۲

ای های مدوره اش
چنان خوبست کز نان
آهوان شکش خون گشته ۱۲
ای چنانچه خال
زیر نصبل مخفی نمیشود ۱۲
ای در قعر خش خال
سیاه نمود ۱۲ ای
چون ازان دور نمود ۱۲
با اعتبار انکه ساعت
مکرمت ۱۲ زنان
فرنگ موها را یکجا ساخته
بوده می بندند ۱۲ زارا
جبهه فراوانده ۱۲
لب خود را بهمان خنده
ای میگزد ۱۲
نگاه غلط انداش را نگردد
قامت ۱۲
سین تقویس فا دی سازد
دهان تنگ فا از نقطه بری
گردش بر زمین می افتد ۱۲
ای بیماری
گردش ۱۲
گردن کان را گرفته
چنین ۱۲

بقلمتراش خجلت دست خود را قلم می ساختند ظهوری ہر کہ ابجد خوان مفرد آتش نشد سواد[۱] و جریدهٔ
ترکیبش روشن نگشت بنم فوارهٔ خامه چه نقشه زار معنی ہا رسانیده واز شیرینی رقم تحریر بحروف
چه شکر خندها چشانیده زلگاه نگاه تماشا انچنان برخطش نچسپیده که در برگشتن دیده ہا را در سرمه
بخجالت نکشیده کتابتی بصورت چنان خفی که بر بر صفحه کتابی پیموده و در معنی چنان جلی که در کتابگی آسمان
نموده طاؤس قلمش[۲] برفرق لفظ و معنی چتر افراخته و به نشان پای از دائره و نقطه دام و دانه ہمای
نگاه ساخته جمعی که از شکوه سر نوشت نیاسایند سطرش بر جبین چسپانند تا در سجدهٔ شکر زمین فرسایند
مرزا خلیل در فن خط منتهی بودن او را سزاوار لائق و خط را بسر حد کمال رساندن بدست گرامی او
موافق ہزره درایان ہمه لاف سر کوچه بی انصافی در عرصهٔ پای دعوی پیش نہادن اگر پس خم نزنند
قلمش تیغ محرف بر کمر زند و اگر بی سر و پایان سراپا گداف میدان زیاده سری انگشت اعتراض
بیجا از سر حرفش برندارند از شمشیر دودم قلم فولادش تیغ دودستی بر سر خورند و در بہار افشانی نہال
کلکش گلچینان گلفروش سر بازارها و از شکر پاشی نی قلمش نیستانها شکرزارها در شهر سبز خط
ریحانش مرغزار و در رقهایش سبزه پر طوطی خیزد در گلستان ارم خط تعلیقش گلزار صفحات بہار
نقش بال طاؤس انگیز ریحان پیش خط ریحانش عبده نوشته و خط غلامی داده خط نسخش از خط
استادان ربع مسکون ثلثی در رتبه زیاده قلم و دواتش را اگر مزه و مردمک آہوی ختن گویم منتی
بر چشم آہو نہم و اگر بقلم نرگس مشابه کنم نی را زین احسان خود میکنم

صفت چسپانده

مہدی تفرشی وصلی دو رویه اش را خوش قلمی چسپان تر از چسپانده لیل و نہار ✣

صفت حروف تہجی

مرزا بیدل ملفوظات نسخ اعتبار در اعداد این حروف دائرست و معلومات کتب امتیاز بر جاده ہای
این خطوط سایر اکتسابش آگاہی مراتب وہم و قیاس و التزام آن مانع بیکاری شغل انفاس
مرزا خلیل ہیئات الف با در نظر معنی یاب بصورت سروی ست بر لب جوی آن نسبت نون
باصدف یکدانه گوہر شاہوار و در نظر بصیرت حلقه چشم و مردمک دیدهٔ الوالابصار دائرهٔ جیم
حلقه گوش دلبران عشوه پرداز حلقهٔ میم گره بر سر ابروی ناز از دہای دو چشمین منت بر چشم شاہدان

---

۱ سواد و روشن نگردن کاغذ
۲ نوشت و سواد و روشن
۳ داشتن ۱۲ ب
۴ ای
۵ ای در مقام
۶ دعوی نمودن ۱۲
۷ پس خم و پس خم زدن نہادن
۸ داشتن بجا آمده اگر نچنین
۹ و تحقیق آنست که راه
۱۰ کرده از بی کسی در آمدن
۱۱ بہار اگر نچنین بنویسد کسی
۱۲ بیان اطلاع نیابد ۱۲ بہار
۱۳ تیغ محرف بسیار
۱۴ کار گر میشود ۱۲
۱۵ ای از صفی با بہار بال
طاؤس می انگیزد .
۱۶ خوش طرازی نگارینی با شد که بیان حروف تہجی بران قرار نوشت ۱۲

عماریست سیر این شبستان کسی را میسرست که از سوختن دماغ شمع سواد روشن کرده و بفروغ شمع بینش درین ظلمات راه بچشمه سار معانی برده گلزاریست که خسروان سلیمان شان تماشای آن می آیند و مانند چمن پرایان دست نوازش بآبیاری آن میکشایند طغرا فرد بغیر تحریر بنا گوشی ست بی زلف عنبرین و ورق بی تسطیر پریروئی ست بی طرّه مشکین مرقع را از حسن خط حاشیه وانشان میپذیرد و مجموعه را از خط خوش جدول و سرلوح می سزد سفینه خانی از سطور کشتی ست بیمردم بیاض تهی از رقوم صبحی ست بی انجم +

صفت خط خوش

محمد قاسم این قطعه قطعه ایست از بهشت بر یاحسین حروف آراسته خطوط بصری از مشاهدهٔ دوائر منیرش رشک فرمای خطوط شعاعی ست الحق دقائق معانی در صورت حروف جاری ساخته و معانی دقائق در صفت نقوش ساری داشته طالب کلیم سبحان الله از حسن خط آن همرشق فصاحت چگویم اگر لمعان تیر معانی پرتو انکشاف چون درخشیدن باده از مینا بر ظاهر الفاظ آن لمی انداخت و دیدهٔ دل بیک نگاه بلطف آن دو شاهد روحانی نمیرسید هرگز حسن جلوه الفاظ دامن دیدهٔ بصیرت را نمیگذاشت که ازان گلشن آراسته یک پرده گذشته بنور حسن شاهدان معانی برسد و نزاکت انیقه معنی رنگین بلا تشبیه چون مضمون اشعار تازه گویان روزگار نا فهمیده میماند قال و دماغ از ارتفاع این ضعف تا قیامت میسوخت طاهر نصیر آبادی خط شیرینی چون صیقل مورچه در شکر اسیر باشد مصرعش بر روی صفحه از زلف رخسار لاله رویان نشان دهد هر نقطه سیاهی خال افتاده هر الف سروی در کنار جویباری ایستاده جیمش حلقه در گوش سبز خطان کشیده لامش ماهی دل ارباب قلاب صید کرده میمش دهان خوبان را تنگ گرفته نونش نام هلال را حلقه کشیده ظهیرا تفرشی دیده ابروی عروسان نوشاد نزاد که بسمله بخط سبز نوشته صحف دلربائی ست یا دلگشی مداد مشکین سوادش درست چون کتاب غلط برطاق نسیان نهاده محمد علی ماهر شاخ گل هر خ قلم رزفشان بشوق خطش سبز کرده و برگ گل رعنا دو پشته دو رنگ پیشکش آورده مگر بپیوستگی نقاط شین و نشستنیش نظر کشاده که سه برگه پیوسته پشت دست بزمین نهاده در عهد خوش نویسیش از لبس یاقوت را مناسبتی بقطعه نویسی می بیند نویسندهای آداب دان دفتر جواهر خانه اش یاقوت را قطعه نمی نویسند خامه شیرین حرکاتش یکران خوش جولان صفحه خط شکسته اش بنفشه زار جنان استادان اقسام خط اگر بنظارهٔ خطش می پرداختند

۱ عماری منسوب بعمار یکی از نام شخصی ست ۱۲

۲ ای بر نقطه خال سیاهی ست بران ۱۲

۳ ای بر ابروی عروسان ۱۲

۴ چه مناسبت قطعه بیاقوت می بیند ۱۲

نقصان از نسخهای دیگر ۱۲

این تذرو برشاهین سیاه خامه فائق بود شاخچه نشینش بصید باز سفید کاغذ جرات نمود هر چند طوطی خوش حرف شاخ گزین عقل و فرهنگ ست نزد آن طائر شکرف برگ همزبان شدن او ننگ ست مینای گلانغ صورت که سیاهی بر پر و بالش دویده پیش این حواصل هیأت چگونه سفید میتواند گردید عندلیب دلچسپ صدا که صوفی مقامات سرورست نزدیک این نازک نوا ایجمت آهنگ ادب دور غنقای تصنیف آئین چون بقله تان وحدت پرید بطریق این مرغ بی پرواز نتوانست بجائی رسید کبک سنگ زیره خوار اگر کوه حرص و آز نمیداشت این طائر قناعت شعار با آشیان فقر خودش میگذاشت قمری خانه زاد سرو که در صحن چمن کوکو میگوید برای مزه تذرو این مرغ نمکین را میجوید بدهد فیروزه تاج که از دیهیم سر فراز گردیده این شاه مرغ عاج در پای سخت باد اکلیل نخشیده سر خاب که خود را از غرور قزل ارسلان حسن شمرده از تیغ رشک آن زیب طیور در خون خویش غوطه خورده جویا کاغذ گیر طلا در خطوط شبرنگ اوراقش چون کرم شب تاب نمایان

صفت قط زن

طغرا از رشک قط زنش شاخ آهوی چین بر خویش پیچیده مهدی تفرشی از فسان مقطش زبان قلم تر بش وار

صفت خط

آئین اکبری طلسم خط روحانی هندسه ایست از قلم ابداع و آسمانی کتابه ایست از دست تقدیر راز دار سخن چنان ست سخن حاضران را نیز و بخشد خط دور و نزدیک را آگهی رساند اگر خط نبودی سخن زندگانی نداشتی و دلرا از گذشتگان ارمغانی نرسیدی صورت بنیان پذیرد و وده انکارند و معنی پرستان چراغ شناسائی ظلمتی ست باهزاران فروغ نابینائی نوریست باخال چشم نارسیدگی نقش نگاه آگهی سواد شهرستان معانی تارشبی ست خورشید زار سیه ابریست دانش بار برگنجینه نبای شکرف طلسمی ست خاموش گویا با جا ماندگی روانی دارد و با افتادگی بلند پروازی مزرا طاهر وحید خط صیادیست که مانند چشم نکویان حلقه دامش در گرد سرمه نهان و از لبهای تهٔ نمای کحل خام مدادش جال مقال چون کواکب در شب تابانست گلزار همیشه بهاریست که آبش بمیانجی جدول قلم از سرچشمه حیوان جاری و گردش هر دائره و شکنج هر حرفی پریروبان معانی را بمنزله

شاخ بمعنی شکوفه و برگ
رشاخچه بمعنی آن
باقتضای بگانگی دوستی
آوازیکه واسطه ادای ادبیست
ای شاه مرغ جون
صورت را اختیار کرده
طغرای این مرغ صورت
شعار بجائی نتوانست رسید
ای چنانکه این مرغ
درصورت عنقا آن
ساخته است عنقا آن
آنرا حاصل نشده
ای کاه را باهم شریک
خود میکند
ای
تا فرق کار خودرا ن تقلد
حاصل میشود بهم ساند
نزل یعنی مرغ
ارسلان یعنی شیر
قط قلم و تشدید طا بر پوست
یا پوست چرمی مانند قط
قلم و دقط آله
یعنی کاغذ بردنده
ای میگویند که پیکر دوده
است

صفت مقراض

جوپا مقراض جوہر دارش برخلاف شیوہ دوزبانان ہموارہ درہمکاری مہدی تفرشی گردش مقراضش دائرہ اصلاح را پرکار

صفت تنگرف

طغرا تنگرفی کہ غازہ رخسار سبز خطان بیانیست وگلگونہ عذار لالہ رخان گلشن معانی مہدی تفرشی ازدوات شنجرفش دل شفق پر طغرا حقہ سرخی کان یاقوت ست بی خراشش درون +

صفت چمچہ قلمدان

طغرا کاغذگیر بازدار گرفتن دستہ این قاشق ہر دو دست خود را دراز نمود لیکن از کوتاہی بخت دستہ او نصیب یکدستش ہم نبود مقطوعا ودار چون ترکیب این قاشق نازنین دل باختہ بقصد دیدنش خود را سینہ چاک در خانہ قلمدان انداختہ مقراض اگر بال خود را چون مجمرہ چوبین منقح بند نمی دید باستقبال این چمچہ زیبا تا کارخانہ قاشق تراش می پرید قلمتراشش چون در سنگ لاخ طلب او تن تبگا پوداده است از بیدست و پائی چون تیغ کوہ بربالای سنگ افتاده است قلم پاک کن را چون این قاشق آبدار بکف درنمی آید چون دستمال طبق شوہیچ وجہ از کدورت برنمی آید اگر کلک شوستر دست تصرف در خلقت خود میداشت استخوان دستہ این چمچہ را بجای مغز خود میگذاشت اگر قلم واسطی بر تغیر لون خود قادر می بود از یکرنگی این قاشق سرخی را بسفیدی بدل مینمود در تعلیم آبروی خویش را چون قطره گرد ساخت که شاید برای دوات درین چمچہ تواند انداخت این قاشق عاج که بمجمرہ زرین دوات رسیده کفچہ مارسفیدی بر کنج طلای سیہ تاب خوابیده دو انگیکه باین چمچہ بصفا آب در چکانند جوہریان قطرہ سیاہش را بہ ازدانہ نیلم میخوانند +

صفت کاغذگیر

طغرا از کارخانہ داران عاج بدندان فیل چرخ بہیچوجہ ندیده استاد این کاغذگیر دلاج چگونہ مہر مصالح تراشہ ازان بریده چنین که طائر عاجش از ریاضت کشی باستخوان شدن بی پوست تن در داده از راہ تن پروری در پوست ہما چون استخوان میتواند افتاده چون از کشودن بال فارغ گشته اگر فارغ بالش خوانم سزاست وچون از واکردن پر مطلق گذشته اگر پرواش دانم بجاست لبکه

---

۱ زبان دوزبان ہمکار یعنی باشد از یک زبان چیزی انها میکنند و از دیگر چیزی دیگر آما این مقراض باوصف دوزبانی ہمکارستای کار را ہموار میسازد ۱۲ یا آنکه کار برابری نماید ۱۲

۲ ہمکاری اسم چشمکی و شراکت و ہمکار ہم پیشه و شریک ۱۲ بہار

۳ ناودار معنی جوف ای خلو ۱۲

۴ ای دوات

۵ ای ہمچو مجمره زرین است

۶ ای ہمچو کفچه برای سیاہی

۷ ای از بسکه سیاہی آن مثل بال کرکس

۸ مانند بال کرکس

۹ ای قاشق

۱۰ نذر دوم ۱۲ ای قاشق

۱۱ دوندان فیل بوده از یکی ازین قاشق

۱۲ سپیدار کرده است و ازین آورده

۱۳ چگونه تراشه ازین آورده

۱۴ ای استخوان

۱۵ بی پوست شده ۱۲

۱۶ ای ہما را صفت آنچنان تعریف

۱۷ بیتر از بیضاست که چون بیضه طاق

۱۸ فارغ کند ۱۲ ای چون پر طاق

مهدی تفرشی از چراغ دودهٔ سیاهیش محمد علی ملقب بهتر از مرکب سیاه زمرکاش نام سیاهی دم شنیده مغز بادام چون پستهٔ خندان در پوست نه گنجیده جویا مدادش از سیاهی زلف سنبل طغرا مدادش از نفس سوخته سالکان طریقت سامان یافته مخلص مدادی که خویش را همچشم سواد مردمک خواند مانند مژگان هر لحظه منت ها بر سر و چشم غزالان گذارد تنها هندوات که قلم و نیشکر خامه صاحب سوادان اقالیم منهرست هرگز چنین رنگین نبوده که از آمدن این مرکب که از براقی چندین رنگ مثال پطاوس نظر می آید طراوت یافته اگر گویم که این مرکب از دودمان لیلة القدرست قبول باید کرد بدی ازین مرکب سرگذشت تمام موجودات را از خلق لوح و قلم تا انیدم میتوان نوشت اگر گویم این مرکب لازیست چرا این مقدار رآب ست و اگر غریب زادهٔ هندست چون از رنگش بقا و ثبات بر عکس آشنائی و عهد آن قوم نمایان ست حروف شکسته در هم پیچیده اگر ازین مرکب نویسند بوی سنبل ازانها بمشام میرسد شنای این مرکب را به مشک باید نوشت مرکب بلکه نجت سیاه کسی ست از و آرگون کاری فتنه فتان چنین ابدی کرده

صفت قلم پاک کن

ظهوری قلم پاک کن مرغولهٔ طرهٔ ناهید مهدی تفرشی قلم پاک کن گرده ماه و خور

صفت قلمتراش

اعجاز خسروی کاردی که فرستادهٔ خاص رسانید از بسکه میان بندیش سبک و لطیف بود تیغ از درونش چنان نموده میشد که گوئی برگ نارستهست از درون شاخ بید بیرون مینماید زهی قطرهٔ آبی که از غایت لطافت گوئی خواهد چکید زرش در نیامست و گوهرش در میان نیامش مذهب و میانش مهذب برونش متجلی درونش متجلی صفوت آن آب صافی بمثابه بود که گوهر در و نمودهٔ میشد از غایت صفا چون سنگ ریزه در ته آب از صفائی آب جویا اگر پیچ و خم این قلمتراش با سبزهٔ خط آئینه رویان همسری نماید رواست مهدی تفرشی بامبرش این قلمتراش خنجر بهرام پیکر مژهٔ بید دل از نازکیهای پردازکار کارد چه نویسد که اگر بسنبل تصور لطافتش بخاطر آرد محتاج زخم دوباره نمیتواند گردید و از کیفیت اختراع غلاف چه نگارد که اگر معنی شوخی عریانی بخیال اندیشد خود را باین لباس میتواند پوشید تیغه اش در عرض صفا بردم صبح میتازد و دسته اش به ترتیب موزونی قطعهٔ بهشت می پردازد

خیابان موزون واقع شده که گویا قطعهٔ بهشت را در خود میسازد ۱۲

از مهیبه ۱۲ ۱۲

پوست بادام سا سوخته ۱۲

دودیاهی می انداز نفیس ۱۲

نفیس از نهایت صفا ۱۲

می باشد ۱۲

ازین سیاهی رنگین شده ۱۲

کاهی خوشنما ۱۲

سیاهی رنگین ۱۲

کروزان هنگام ۱۲

دوسر رنگ می ۱۲

ای ۱۲

درخشان خود قلم ۱۲

اما این میسازد ۱۲

ای میانش چنان نازان بود ۱۲

که تیغ کاردوازده درونش چنان

معلوم میشد که گویا برگ

نارستهست که از درون

شاخ مینماید ۱۲

قاعدهٔ است که چون آب نهایت

صاف و پاکیزه میباشد اگر

مروارید هم در و افتاده باشد

بنظری آید و لطف اینکه

هر قدر که کارد در و فیره صاف

و مایله خواهد بود و جوهر او

معائنه خواهد شد ۱۲

۱۲ ای از غایت صفائی میان خود که کارد در و افتاده باشد ۱۲ کارد در قطعهٔ ذکر شد ۱۲ ای آب صافی ۱۲ ای آب صافی نمودهٔ میشد ۱۲ زور کرده شده ۱۲ ای آب راسته ۱۲ زمرد ۱۲ ای ۱۲ ای ۱۲ ای

گیسوی نثر و ابروی نظم را بشانه تحریر و سمه تسوید می آرائی ای عضای کلیم بدستیاری توروی ساحل دریای کلام توان رسید وای مرغ سلیمان بوساطت تو به بلقیس سخن چون سلیمان توان رسید

مؤلف چه نویسم از سراغرازی پایه و پایه سراغرازی قلم بدیع رقم که مفتاح مخزن اسرار الاهیست و رمقلد ابواب فتوحات جبروت مشاطه ایست سحرکار جادو پرداز که ساده رویان صفحات را از مداد نیل عین الکمال برخسار میگذارد و کلاله پرپیچ و تاب سطور را بشانه کاری در پیچ و تاب رعنائی می آرد از رشک رعنا خرامیش کبک دری را پابسنگ آمده و از غیرت سبک جولانیش ابلق خیال را سر بسنگ و سنگ بر سر خازن کنوز علوم ست و گویای اسرار مکتوم حافظ قرآنست و عالم معانی و بیان از نون والقلم ترزبانست و علم بالقلم درشان او منزل از آسمان کاشف سر تولج اللیل فی النهار ست و معنی تولج النهار فی اللیل از رو آشکارا حسن القصص را دیباچه طرازست و اسرار خفی و جلی را عنوان پرداز کاتب وحی را دستیارست و در مدرسه شیوا زبانی صاحب گفتار نحویان را در قواعد نحو بانحای شتی زبان کشاده و اشکال بدیعه منطق را صورت ترکیب داده هندسه والی ست اعداد جفر بانگشت گرفته ریاضی از نسیم نفس شگفته آشنای بحر حقائق ست و کاشف غوامض دقائق مشرف بتشریف اول ماخلق الله القلم اوست و بسواد خوانی لوح محفوظ علم اوست جزو کشان مدرسه اش تلمیذ الرحمن اند و در تعلیم گاه مبدا فیاض درس شان روان

صفت دوات

جویا دوات مشکین خود را با چشم غزالان ختن هم چشم دیده و له دوات زرین با مداد مشکین آفتابیست آبستن لیلای شب طغرا دوات سیاهی معدن نیلی ست بی غبار بردن اعجاز خسروی محبره خاص مشاطه ایست که پای قلم را حنابسته تا بدان حنا در عقد عروسان معنی دست بلورین کاغذ را نگارینه

صفت لیقه

جویا زهره از ابریشم چنگ اگر لیقه این دوات سرانجام دهد بجاست مهدی تفرشی دواتش را ابریشم چنگ زهره لیقه طغرا لیقه این دوات از همرنگی ریحان بر خود پیچیده

صفت مداد

نصیر همدانی مرکب بسیار نفیسی که در سیاهی دل جاهلان مثل مرکب آبنوس ظهوری مدادش از دود چراغ خورشید ست

---

۱ علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم آموخت او تعالی بابا آدم را بوسیله قلم آنچه نمیدانست آن آدم او را ۱۲

۲ شیوا بامیل مکسور و یاء مجهول یعنی فصیح ۱۲

۳ بدیع المیزان نام کتاب در منطق ۱۲

۴ جفر نام علمیست که ازان اعداد و اسم برآورده فال می ارآیند بر حصول و عدم حصول مطالب ۱۲

۵ ای دل جاهلان چنانکه مداد سیاه می نویسد بر سفیدی کاغذ همچنان مرکب نفیس بسیار ما عدا از خیر احوال ۱۲

۶ ای دوات مشکین خود را با چشم غزالان ختن هم چشم دیده ۱۲

۷ سلطان ۱۲

۸ ای حامله ۱۲

۹ ای نیله ۱۲

۱۰ بلور ۱۲

۱۱ بر خود پیچیده ۱۲

مرغان چمن درهم آوازی وله قلم واسطی نژادش از تر زبانی همچشم رگ ابر بهاری طاهر وحید تعالی الله
این چه مفتاح ست که بدو دندان قفل کشائی حکایات سربسته جهانی مینماید وگره از مخزونات خاطر عالمی
بدو انگشت بیحس میکشاید گاهی خضر مثال رهنمای سالکان تجرد آباد معنی بشهرستان کتب میکند و زمانی
مشاطه وار از تالیف حروف پریشان چهره بیاض را بزلف مرغوله دار خط می آراید اگر جدول اقلام
نباشد از زمین بیاض صفحه دمیدن سبزه خط میسر نیست واگر دام خط گسترده نگردد صید مرغان طاوس رنگ
الوان معانی مقدور نه آری قلم ست که انگشت بر هر حرفی از تصانیف نکته سنجان مطلب نگار میگذارد
ایزد بخش رسا بنام ایزد معجز سرشت نی که دست را زبان و چشم را گوش کرامت فرموده در گفت
و شنید از گوش و زبان بی نیاز نموده زبان بی زبانیست و کلید گنجینه معانی استغفر الله زبان را
باین چه نسبت و لسان را باین چه مناسبت آواز زبان از پس دیوار نتوان شنید و سخن خامه از
مشرق تا مغرب میتوان فهمید کلام کلک سبب درد سر نه گفت گوی زبان خالی از شور و شر نه هر چه
بر زبان رود هر کس بشنود و هر چه از قلم زائد ابلهان را در فهم نیاید از زبان بی کام و دهان هیچ نکشاید
و قلم واسطی بیواسطه لب و دندان گفتگو نماید زبان بیزبانی اش بجمیع زبانها آشنا و بخاموش کلامی
در زباندانان انگشت نمائی ایست که مولوی معنوی تیمناً بنامش ابتدا نموده اسراری که زبان محرم آن
نبود بر بیانش موقوف فرموده صریرش با صفیر مرغ سحر هم آواز و رشحه اش چون می ناب نشاء پرواز
اگر نه پایش در میان میبود سواد شهرستان سخن را که تماشا مینمود کامروایان باعانتش محتاج رقمش بخیه
زخم احتیاج محمد قاسم مشاطه قلم وسمه رنگین مداد از مکحل دوات بر ابروی شاهدان الفاظ و معانی میکشید
و غازه شگرف شنگرف بر خساره داستان بیان میگذارد و سر زلف پریشان حروف را بشانه جمعیت
منقول میسازد و از حلل جواهر لفظ گوش و گردن عروسان معانی را زیب و زینت می بخشد بدستیاری خیال
قوی دست و پایمردی فکر دور دست بدست می آرد و سر رشته نظام میدهد و گلهای رنگین چمن تخیل را
که بر روی همیشه بهار طبیعت از نسیم عنایت و فیض شگفته میشود دسته می بندد و نقش شناسان
خط پیشانی از نقش پی او سراغ معنی می یابند بیاض سخن ها از و گلشن ست در حقیقت آئینه جوهر نمای
معانی ید طولی او و چهره کشای صور الفاظ نقش پای اوست روشن ضمیر ای زبان گویا و ای چشم
بینا آرایش حسن معانی تو بتوانی ای مشاطه سخن شاهدان معانی را بیک چشم می بینی و بیک زبان میستائی

مرغوله ریزش پنجه مرجان ست غازه کاغذ طراوت خیزش لعل بدخشان طلائی مذهب رویش را پوشیده
ونقره جدول برگردش گردیده

صفت اهار کاغذ

طغرا آب گرد روی پریزاد گوهر اشک باریده است که اهار پزاین افراد بدیگش بجوشانیده است
نام زیور ۱۲ — ای افراد کاغذ ۱۲

صفت مهره

طغرا لعل گوشواره حور از رشته آه برلب دارد که مهره کش این اجزا نزدیک تخته اش نمیگذارد

صفت مسطر

مهدی تفرشی رشته مسطرش را خطوط شعاعی مهر تار تنها صبح نوروز جبین آفتاب طلعتان
بخاطر چاک گریبان مسطرش نمیگذارد

صفت پرکار

جویا اندیشه باریک بینان در کار پرگارش سرگردان

صفت قلمدان

جویا حبذا قلمدانی که از مطبوعی چون سویدا دل چسپ ارباب بصیرت ست و آفتاب عالمتاب
در تماشای زرق و برق حلکاریش سراپا چشم حیرت نوعروسی ست در پرند رنگ سبز پنهان یا پریزادیست
ای زرحل کرده ۱۲
از دوده سبز پوشان در غلاف زربفت نام خدا چون بیره پانیست در پاندان چشم بد دور سبزیست
ای خاندان ۱۲
نمکین و خانهای مختصرش چون خانه زنبور عسل شیرین لا اعلم قلمدانی نقش و نگارش رشک
نگار نقشبندان نازکیهای پروارش پسندیده نزاکت پسندان رنگ آمیزی او رنگ از رخ
نگار برده گل گل رنگارنگ او آب از چهره گلزار افشرده شاخ هر گیاهش چنان سرکش که به صرصر
خزان لرزشی نگیرد و بیخ هر نهالش چنان پایدار که از باد صور جنبشی نه پذیرد زبان اگر مو بمو قلم گردد
سر موئی ازان نقش نتواند نگاشت مانی اگر کشاورز شود تخمی ازان کار نتواند کاشت غلافش
از مخملی که اطلس فلک در جنب او پلاس ست و لفافه او از حریری که کتان ماه با او کرباس
پارچه بستر ۱۲

صفت قلم

مرزا داراب جویا خامه مشکین شمامه اش با مژگان سیه چشمان گرم سخن سازی و صریرش با صفیر

ای از پنجه مرجان گیسوی مرغوله ریز او را شانه میسازد ۱۲

تنها اگر در دبستان حسن سیب ذقن خوبان را هم بالین و هم مستبر در شبستان عشق مرصع نشینند
عروسان را هم نشین و همسر در روح بخشی آب بقا را با صفای جویبار جدولش برابر اندازم در روشنی
سرمه ظلمات چشمه حیوان را مانند خورشید کرم کدام چشم میتواند دید رو شنضمیر هر خط جدولش
چون خط لوح پیشانی صبح جبینان طرب افزا ظهیر ای تفرشی از رشک نگینی جدول زهرش
قوس قزح هزار تیر طعنه خورده طغرا بتوصیف جدولش فقرات از لعل و زمرد شفق و سپهر مرصع

صفت کاغذ

مهدی تفرشی از نزاکت افشانش بر چهره صبح زر افشان عرق انفعال تنها جائیکه حساب چرخ
افشانش کنند اوراق طلا و نقره مهر و ماه مانند افراد باطله نسخه مفرح می پیچند و له کاغذی از اطلس صبح
صادق مایه دار جویا قماش کاغذش را انامل قدرت بتار و پود صورت و معنی در هم بافته
شوکت بخاری پنداری رنگش از دل کافور چکیده و صفا آنقدر که سر انگشت از شمار اورا قش
غنچه نورست لی نی بدن خوبان بلطافتش تن در داده نزاکت آنقدر که از سایه مژگان مسطور ست
بیاض گردن تبان بصفایش سر تسلیم نهاده و بصحیفه گل معشوقانه ناز کرده ورق ابر از سیاه نجاتش
و پرده بادام از جامه چاکانش بساعد خوبان آستین افشانده ید بیضایش بالاتر از خود نشانده
مسیح از بهر روشنایش ورق آفتاب آورده کلیم از بهر افشانش تجلی طور حمل کرده چه افشان داغ دل
شراره غلط کردم چراغان انجمن نظاره طغرا خنائی کاغذ خوش صدایش اگر یکف مطرب میرسید
از صوت دسته نگار رنگ بست میدید فردوناتی رنگش بسکه در نظر ها شیرین نماکشته بیاض دیده
در حلاوت از قند سفید گذشته اگر سایه ورق سبزش بگل آفتاب بر میخورد رنگ زردش نخودی سنبل
سیه بهاری می برد رنگ زاغتاب اگر پرتو کاغذ نارنجیش میدید بر کاغذ لیموی خود از شرم دکان می بست
طاهر وحید کاغذیست که تاب نگاهداشتن اسرار پیچیده تقویش می آرد

صفت کاغذ ابری

مهدی تفرشی ابری که ابر بهاری از ابر بهاری افشانش نم کشیده طغرا این قطعه ابری را
بالکه ابر بهاری چه نسبت ازین رونق میبازد و از باران این از خود باعی دارد و آن از باران
سراپا نگاری ست از کاغذ لباس حریر پوشیده و از قالب خویش را در آئینه بدن نادیده شانه گیسوی

---

۱۲ حسن ابر بهاری سیب ذقن
۱۲ مشغوفان ست ۱۲ ای
۱۲ ای تنگ از نقشه بهاری
۱۲ نقش پیدا و مشهود از مضامین
۱۲ اشعار جعل ۱۲ ای
۱۲ مشهود ۱۲ ای
۱۲ ظلمات چنان نقش گردد
۱۲ چشمه حیوان از نقش
۱۲ چشمه حیوان ۱۲ ای
۱۲ چشمه ۱۲ ای
۱۲ شده با نسیم نموده ۱۲
۱۲ ای از رنگ نقشهای
۱۲ نازیکند ۱۲ ای
۱۲ رنگینی چنان اثر میکرد
که از صدای نگارینست
در دستش نگینی اثر میکرد
۱۲ وقت سراپا حیات تا ۱۲
۱۲ نیز تند ۱۲ قند سفید
نهایت با مزه و بیاشد
اما بیاض دیده از ان هم
مزه دار تر ست ۱۲
۱۲ ای امر از پیچیده
را نگاه میدارد ۱۲
۱۲ اکثر قالب خود کرده
آئینه بدن نادیده شانه

که انگشت قلم در تحریر آن نگارین ست و سرتاسر اوراق بال مرغ زرین معانی تازه اش چون جوانان
خودنما در پیراهن ته نمائی حروف در عرض رعنائی و الفاظ کهنه اش چون پیران تجربه کار سرگرم خودستائی
طائر نگاه تا بشاخسار سطورش آشیان بسته از راست ادائی خط چلیپا رشته بر پا گردیده و از دلنشینی جا
در برگشتن رشته از پا برآورده سالکیست مرقع پوش واعظیست گویای خاموش عالی فطرتیست وحید
وحدتش در انتظام کثرت معنی مقید سر نو خطی ست جامه قلمکاری بر قامتش زیبا سیه جرده معشوقیست
نمک کتاب دلها ابروی وسمه زیب قلم بهوای یوسف حسنش آبروی ابروی زلیخا آب میکند و بطاق ابروی
هر مصرعش سبو سبو آب سیاه بسر میکشد

صفت جلد

تنها ترنج جلد این زیبا مجموعه را چنان نقش نه نشسته که در طلب مزه کیف ترنج نور آفتاب در برابرش
پوست تخت نیندازد و رشته شیرازه این رنگین گلدسته بمرتبه دستگاه بر خود نه بسته که طنبور بزم شاهان
پیشش کاسه بینوائی بر ندارد مهدی تفرشی از تاب ابریشم شیرازه اش گیسوی ناهید در پیچ و تاب
و با سوزن شیرازه بندش زهره از خار خار مژگان کباب تا جلدش پوست پوشی گزیده بحمل در پوست
نگنجیده تا ادیم دفتیش از تصویر پر شده ثور از پوست بدر رفته طغرا جلد سبزش چون غنچه جعفری
گل زر در پوست دارد صحاف دهر چون رنگ سبزه فلک بر جلدش مالیده مهر مقوی اوراق نسرین
اختر بهم چسپانیده غیر ترنج طلا که بر جلد زمردش سکون ورزیده است خورشید تابان را بر سپهر کبود
بیحرکت که دیده است میر معز فطرت رشته شیرازه اش را تا موج باده شیراز گفتم پیمانه با آبرو گردید
چون تار ابریشم سازش خواندم نغمه را بلند آوازگی بخشید جلد بلغارش را اگر با دلو یوسف از یک پیر
دانم و ترنج زرش را اگر با خورشید از یک نور شمارم تشکلات بدری و هلالی ترنج و نیم ترنج ها مویدم کافی

صفت سرلوح

تنها اگر با سنگینی سرلوح تاج فرماندهی را همسر گویم درد سر نخوت شاهان را که میتواند کشید طغرا
حوضه سرلوحش اگرچه صاحب یک شکل مربع بود لیکن صد در صد زمین گل برگ را تسخیر نمود
بتعریف این سرلوح کلمات از طلا و نقره صبح و مهر ملمع باید

صفت جدول

۱ ای با وصف وحدت در کثرت معنی مقید ست چه سفینه یک میباشد و در آن معنی ها بکثرت ۱۲
۲ ای قلم در عشقش ابروی زلیخا را هیچ می شمارد ۱۲
۳ قاعده است که گاهی بوقت نوشیدن آب ظرف را بالای سر برده آب در حلق میریزند ۱۲
۴ قاعده است که چون نزد کسی چیز عمده باشد و نزد خود از آن قسم چیز خراب باشد دل محجوب میشود ۱۲
۵ بلغار نام شهری در اصل ترغار بود ۱۲
۶ ای چنان متکبر شوند که کسی آنرا احتمال نمیتواند کرد ۱۲

روشنضمیر سفینه که در سربیت او دلبران سخن بجلوه گری نشسته واز ترجیع وزبر هر صفحه بسته سربیت او
چون نازنینان بابروان پیوسته هر رباعی او در دلربائی چون دلبران چار ابرو دو الفقار نظمش چون تیغ
طبع ایهام نویسان جوهردار کمند سرش چون رشته فکر معنی بندان استوار محمد قاسم این سفینه ایست
مشحون از گنج بادآورد سیاحان آسمانی و خزینه ایست مملو از لآلی معانی بل گلستانیست که سروستان
قدش بدلربائی علم شده و سنبلستان خطش طره سمن عارضان را سر مشق شکستگی داده فی فی غلط
کردم بیربیست مرقع بدوش درویشی ست خرقه پوش اگر باور نداری اینک نظاره کن که از اسباب
تعلق بغیر از پوست تختی با خود هیچ ندارد و در فصهای آن چون رقعه سالکان از آرایش تکلف بیزار شاهدان
سبز خام کلماتش چون اسرار موحدان هوش ربا سخنان از هر جا فراهم آمده اش مانند کشکول درویشان
وابیات متفرقه اش چون روزی ایشان پریشان خطوطش در شکستگی چون دلهای بی نوایان شکسته
وصحیفه نشات بی تکلفانه اش از ننگ تکلف رسته شوکت بخاری زهی فرخنده بیاضی که
صفحه آرایان خورشید قلم هنگام تحریرش سطر از مار نفس صبح بسته و جوی شیر از جوش سودای او سلاسل
سیمین موج را چون دیوانگان در هم شکسته بیاضش کافور مشک آگند و سوادش مشک کافور پیوند
جدولش ریاض شداد را زرین خیابانست و کجی رقم راست روی صاحب نظران مشکین رقم از دودهٔ
چراغ طور ستانی صف موری بصفحه بلورست یا سایهٔ طرهٔ سنبل ست پریشان گفتم دود آتش
گل ست خط شکسته او جعد سنبل ست و مصرع رنگین او دسته گل مؤلف چند اسفینه که جوهر عرض
ممکنات اوست و عرض جوهر کائنات اشکال اربعه منطق رباعیست از منظوماتش و کلیات خمسه فصل
بعیدیست از خبس مخمسات فصاحت آیاتش تصور مثالش از عالم تصور بلا تصدیق حجت و تصدیق بی
جا متینش واجب عالم تحقیق قلم تا شرح بسیط و مرکب معانی و خرونش پرداخته از نشاط چون جسم
تعلیمی بر خود میالد و زمان تا سواد خوان صفحه نورانیتش گردیده ورق شمیم میگرداند تو گوئی صفحه اش
فلک والاست که یک آسمان ثوابت الفاظ و نقاط در وهمن ریخته یا ذو جسدین ست نطاق بندگی
معنی از کمر آویخته هر سطرش خط استوائیست که آفتاب مضمونش در هیچ فصلی از نقطه اعتدال انحراف
نکرده بل فلک مکوکبی ست که روشنان مضامین از مقعر و محدبش سر بر آورده شاهدان مرصعت کرده
معانی در شبستان صفحاتش مگر نرم عروسی چیده اند و بساط رنگین حنابندان محمد گرد انیده

حاشیه: سبز خام کلماتش از اینجا تا آخر نسخه
حاشیه: طول و عرض و فربهی جان انسان ۱۲ ای چنانچه تعلیم ۱۲ ای افزاید ۱۲

از عرش برین بگذرد تا بچرخ بلند پایه چه رسد و آفتاب عالمتاب اگر از شمهٔ سرلوحش اقتباس نور نماید
کرهٔ خاک حامل پرتوش نگردد تا ابر تنک مایه چه رسد هر مدحش چون ابروی هلال انگشت نمائی شهرت
دار اقلام سطورش از شوخی معانی چون کاروان مورد حرکت نقاط مشکینش از پهلوئی مضامین
روشنش گوئی درخشندگی از ثابت و سیار ربایده و الفهایش از هر حرفی چون قلم نرگس دیده ور گردیده
تا چشمی بر حسن مطالع سیاه نماید مرزا جلال طبا طبا از حسن خلق بصافحهٔ هر بیدلی دست کشوده و از
نتهای جمال بصد نخج و دلال از حجاب کاغذین رو نموده رفیقیست با مظلومان همراز شفیقیست
با طالبان و مسازگلدسته ایست که دست بدست میبرندش گلیست که از گلشن دل چیده بر سر می نهندش
قطع سررشته آشنائی از و مشکل و در صحبت سراسر مهجتش سرمایهٔ معانی حاصل تسلی شیرازی
زهی سفینه که بیاض هر صفحه اش در عبارت افروزی برنگ جبههٔ آفتاب سرلوح کتاب فیروزیست
و نقطهٔ هر سطرش در معنی اندوزی چون خال انتخاب سواد طراز شام نشاط اندوزی تعالی الله
بحریست سرشار از زلال لطافت و زیبائی که صدفهای الفاظش در دعوی روشن بیانی بطعن
مهر و ماه لب کشوده و جواهر معانیش در جلوهٔ نورافشانی پشت چشم نازک کرده بکواکب نموده
زلف چلیپای عروس خط عنبر مضامین با آب و تاب پنجهٔ مرجان تر تنها تابش آفتاب جنبش
پنجهٔ حواس و دود چراغ خوردگان روشن سواد را از تفرقهٔ خیال وصف کردن مانند فتیلهٔ شمع کشته
بانتظار جواب عسس جمع ساخته و قماش لباس لوبائیش تا رنگ بخود پیچیدگان تحصیل وقت طبع را از گذشتن سوزن
خار خار اندیشه و صفائی و مدح نمودن مثال رشته گلدسته بفراغت انداخته صفائی اوراق این
بیاض ما چون بصبح دوم نسبت دهم تمیز هم موی شب آل معشوق خطش از غصه سفید شود
و اوراق این مجموعه را چگونه فرد اول گویم خوف دارم که ثانی الحال طراوت عارض دلبر رنگش
از آتش غیرت افروخته گردد مسوده غزلیات نتایج افکار و در گردش رام آهو بگردبوی ناوه نقطه
نمیرسد مطلعهایش تا زلف مهوشان را لائق طناب خیابان سطر باغ خودآرائی نمی شناسند و حسن مطلعهایش
گوئی ز آفتاب را باب نگه گریبان و لکشائی نمیداند گوش مستمعان نثرش از صدف لؤلؤی منثور خراج
میگیرد و چشم غنچگان شاه بتیش از قبیلهٔ لیلی باج میستاند کیکه پی بانکار این شغل و مسازبرده نشستن
بکنج خلوتش میبرد داند که دست بکار خیالات این حجله نشین ناز رسیده و عوی غنچیش میرسد

نخ ملکن کمان حرف ۱۲
ای تعریفش چنان مشکل است که شعرای ذی استعداد در وفایش مانده اند ۱۲ ای مرتقان در اندیشهٔ وصافی او بفراغت نشسته اند چه میدانند که تعریفش را نمیتوانند کرد ۱۲ و قاعده است که اول انسان از تعریف چیزی خیال میکند و چون نگاهد که تعریفش نمیتواند کرد
ای خیالش را نمیتواند کرد
ای خیالش را نمیتواند کرد ۱۲
ای طالب علمان
ای بیاض را نمیتواند کرد ۱۲
ای خیالش را نمیتواند کرد ۱۲
ای خیالش را نمیتواند کرد ۱۲
ای خیالش را نمیتواند کرد ۱۲
ای خیالش را نمیتواند کرد ۱۲
ای خیالش را نمیتواند کرد ۱۲
ای خیالش را نمیتواند کرد ۱۲

ویا چینی ست که هزاران بلبل در و نغمه میگذارد

صفت بیاض

طاهر وحید سفینه قافله گاهیست که مسافران دیار عدم با متوطنان شهرستان وجود درین جا
مصحبت میباشند و سواد بیاض محکی ست که عیار نقد هر کس را صیرفیان سخن بآن میشناسند هر بیاض
پیوسته خاموش سیاه مستی ست سراپا هوش حدیقه هر بیاضی تا بیاری سحاب دریاش طبایع
دریا دلان سرسبز و ریان رنگارنگ بهای پرگل این گلستان به نسیم انفاس مسیح دمان شگفته و خندان
دامان مصاحبت چنین مصاحبی را اگر همه برای گرفتن معشوقست از دست نتوان داد و وداع حرمان
چنین همزبانی را با ختیار بدل و جان نتوان نهاد میر مغز فطرت سفینه مبارک فالیست که اگر
هر صفحه اش را آئینه بدن نمای ابکار معانی نو سیم رهست و اگر هر سطرش را طره عنبر فام و روشنیگران
الفاظ خوانم بجاست و ربساتین اوراقش گلهای مضامین رنگین و دامن دامن و دوربشت بیاض
صفحاتش افشان چشم مور خرمن خرمن اگر نه قلم و خط را در حقیقت بادشاه هست تاج سر لوحش
برسر و چارقب ربایش در بر از چه راه هست و گر نه در صید گاه خیال معنی شکارست از ممسات
رنگینش بهله گلدسته در کمر چیست غزلهای شوخش از مژگان غزالان بک بیابان در پیش و قصائد
بلندش را از زلف نو عروسان دلربائی بیش ظهیری تفرشی طاؤس زرین بالی که در چمنستان
امکان نظیرش نخرامیده و فانوس خیالی که شبستان جهان عدیلش در خواب ندیده برخوان خاص
دعوت عامش کشکول بهائی بدریوزه نشسته و از فخرین پدر نمکیش خمسه امیر خسرو لب
بسوال خمس گشاده سر لوح زرنگارش که متاع فرد اول این دکان آراسته هست بخور شیدی
نورافشان و در دل شب ظلماتی خط زرافشان سیم و زرش ماه و انجم درخشان از ربا عیات
سحابی قطعه قطعه ابر سیراب هوا گرفته و از نقش مسطر که مسیر آفتاب معنی ست خط استوا راست
کرده آنجا که عطارد خط انشیش بله طیب بکشاید مجمر بهشت نفس در نفس پیچیده تماشا آید
دار اب جویا سفینه اشعار ولی را که از اندیشهای سرور کم در گرداب سرگردانی افتاده
میتواند نجات داد و نسیم صبح بیاض مسیح نفسان که احیای سخن کرده اند گره از کار غنچه دلها
میتواند کشاد چون بانبان بی زبانی غزل سرائی آغاز کند شور تحسین خاموشان عالم معنی

ع ای ای این را گذاشته
در حق معشوق نباید گفت ۱۲

ع ای ای از فشانی کرده چون
خیر مبارکیست ۱۲

ع بهله بالکسر کوشه
است بانام پنجه کبیر شکاران
پرواز کننده ۱۲ بهار
کشکول بهائی نام کتاب
بهاء الدین املی ست
مشتمل بر نکات مفنونه ۱۲

از تنگ میدانی و رخنه در هر قطره عمانی و موج و در هر دقیقه آسمانی و رایج نی نی پیرایه اسرار حکمت یمانی و فلسفه
ایمانیست بل رمز فصل الخطاب داؤدی و حکم تعالی انه لیس برسول و لکن صاحب الکتاب و ماهو نبی و لکن
امی الحکمت و فصل الخطاب محمد و خما عالمیست مشحون از دلائل قدرت ربانی و جهانیست مملو از شواهد
حکمت سبحانی بحریست بی پایان که صد چشمه آبحیوان در شکم و نگین سلیمان که طلعه بر آئینه سکندر و جام جم دارد
گنجینه ایست که قارون معنی بر در خازن نفطش بگدائی ایستاده و دفینه که گنج روان عبارت و استعاره را
مانند قراضه زر در دوجه زکوة بمستحقان سخن داده در خفایای زوایای این حدیقه خلد آئین هزاران هزار
حور و غلمان که اهمات براعت و آبا تی بلاغت اند بکام دل نشسته و در هر گوشه روضه این نگارخانه
چین تنگ چشمان قواعد و مهوشان قوانی عرائس طباع و حورای اسماع اکارم و افاضل اکمر خدمت
بسته منطوماتش چون جمال معشوقان دلربا و منثوراتش چون حال عاشقان انگشت نما ظهوری
عالمیست مشحون از دلائل قدرت ایزدی و جهانیست مملو از شواهد صنع سخن آفرین در بوستان
نرم اجاد دسته دسته گل نانک در بر و میدان و در میدان رزم اعدا نیزه نیزه زخم جگر در قدر کشیدن از
عقاقیر تلخ مواعظ کام غفلت محو لذت آگاهی و بیاد تازیانه نصایح توسن حرون نفس گرم جولان
خوش عنانی حکایت در رود و داع همه ناله خیز و شعله زا و سخنان شور جنون همه همگامه انگیز و زنجیر خانه صدای
دیدن بصفحات تش گلشن بست و سواد خواندن به بیاضش روشن هر صفحه چمنی و هر سطری نخلی
بر گش نقط دلکش بارش معنی جنیش بلبل فصاحت تقریر بر گل نزاکت او در تحریر و نظر نظارگیان از
موج عبارات روان و زنجیر از رشح طراوت کلمات نهر سلور مالال آبحیات خضر تشنه لب سیرابی ادا
مسیحا مرده جان بخشی هوا نکهتهای برجسته غنچهای سربسته شیخ احمد فتنی مجنونیست که پوست پوشیده
یا لیلائیست که از نجد معشوقی رسیده مصاحبی ست رسا خاموشیست گویا یاریست که گاهی غبار آزردگی
پیرامونش نگردیده گلدسته ایست که باد خزان روزگار هرگز بر نوزیده دوستی باین بی تکلفی دیده باشی
که هر چه در دل داشته باشد از تو پوشیده ندارد یاری باین خصوصیت شنیده باشی که هرگاه با و مصافحه کنی
واشود هر بندش ابواب فیض بر روی ارباب دانش گشاده و هر فروش چون مجرد روان راه طریقت
از جمیع علائق فرو ایستاده هر ورق ش ورقی گلی هر صفحه اش جام می شیرازه اش چون شیرازه جمعیت
اهل باطن از هم نگسلد و جلدش چون لب دریا بهم نرسد فی الحقیقت مجریست مواج که لالی آبدار دارد

۱۱ هر آئینه آن نیست پیغمبر ولیکن صاحب کتابست ۱۲
۱۲ و نیست او پیغمبر لیکن آورد حکمت را و کلام جدا کننده حق و باطل را ۱۲ ۱۳ بلکه زمین بلند و اضافتین بالا الف ۱۲

شادی مکتب نشینی صاحبزاده روشن ضمیر عالی فطرت بیدار دل قدسی طینت الف قامتش در خم تسلیم نیاز
خمیدگی آموز قامت دال ست و زبان محامد بیانش بر مدلول حقیقت باطنش دال شرح موجزی از قانون
ارادت می نگارد و کشف رمزی از قواعد تهنیت لازم وقت می انگارد روز مسعود یکشنبه هنگام طلوع خورشید
جهان افروز صاحبزادهٔ عالی قدر به تبعیت منطوق واجب الوثوق اقرء باسم ربک در خدمت معلم
وافی هدایه آموزگار کافی سرمایهٔ زبان فصاحت بیان را بلفظ بسم الله که سر آغاز کلام رب علام ست سعادت
آمود نمودند و قلوب اخلاص منسوب ارادت مندان را شگفتگی آموز دهان غنچه فرمودند الهی این دانش اندوز
مدرسه فیض ابد و درس آموز مکتب خانه مواهب سرمد بحق آیات بینات جامع مراتب علم و عمل و حاوی
مقاصد دین و دول باد قامت بقائی ابد پیوند این والا خرد سعادتمند از عطا خانه فضل مفضل حقیقی
به تشریف عطیه کبری مشرف شواد

صفت کتاب

محب علی سندی کتاب افاضت مآب یاریست کم آزار و رفیقیست شفیق صوت حزینش از نازکی
جز گوش جان اصغا نکند و سخن دلنشینش از باریکی جز در حریم ضمیر جا نکند چون معتکفان کنج خمول
زبان خموش و چون منزویان افول بیزبان در خروش فیضان ارباب نبوت بطفیلش بخواص و عوام
حاصل و فوائد اصحاب ولایت بوساطتش بقاطبهٔ انام واصل از سوانح سنین سابقه و وقائع ملوک
ماضیه متبحران حال و متعلمان آینده بواسطهٔ آن متمتع محاوره و مکالمه با کسانیکه هنوز از کتم عدم بمجلای وجود
قدم ننهاده اند بدون آن صورت نه بندد و بقائی ذکر جمیل و ما یکون من هذا القبیل بوسیلهٔ آن بر صفحهٔ
روزگار بماند بسا وقائع عظیمه غریبه که بعمر دراز معاینه رود از مطالعه ساعتی مفهوم ضمیر سازد و فراوان سوانح عجیبه
که بتجربه بسیار مشاهده شود از خواندن اندک مدتی معلوم خاطر گرداند و دل را از قید رنج و راحت زمانه
ناهنجار و جهان بیدار برهاند سبکروحیست برای زهر آلودگی نه چون گران جانان مخل خلوت آسودگی
نه از گلزار او در دست گلچین خاری و نه از آمیزش او بر دل غمگین باری مرزا جلال طباطبا
ما اعظم الله شانه این نسب نامه هنر چه بی بها تحفه ایست که در مطاوی درجش جواهر مخزن لاهوت
درج رفته و در مخارج آن دخل دریا و کان دل و دماغ بچرخ رفته بی تکلف هر مصرعه اش دیوانیست و
هر صفحه اوراق گلستانی در تحت هر نقطه اش صد نکته سنجیده گنجیده و در طرف هر حرف هزار محیط شگرف

چشم خوبان بدیهی افتاده ذهن ساطع او اشارات ابروی هلالی مه جبینان نظری مردم دیده خرد لامع او
شیرینی گفتارش مراح الارواح منطق با تصدیقش آرام فزای قوالب و اشباح ملاحت کلامش
نمک مائده فصل الخطاب منطقیان در پیش روانی گفتارش چون الف بیحرکت زبان صرفیان منطق را
بشکلی طراز تنقیح بخشید که صغری و کبری معرف صحبتش گردید اطبا پیش حدس کاملش بخدر بلادت
معروف حکما در آشنائی بحر همه دانیش چون آدم آبی بعدم تمیز موصوف بالغ نصابان کامل هنر حسرت
نصیب فن بدیع کلامش بلند طبعان ناقص فهم حدید البصر دانائی بیمن توضیح خرد تمامش مرزا امینا
کار آگاهان کارخانه ایجاد و روشناسان خطه خط و سواد دانند که برگزیدهای آلهی را که در ازل طغرای
سعادت شان بقلم قدرت بر لوح محفوظ رقم شده روز نخست معلمان مکتب خانه قدس لوح معارف
کن فیکون بر کنار نهاده اند و سر خط تعلیم نون والقلم ما یسطرون داده لیکن از آنجا که هر حقیقی را
در عالم مجاز نمونه و هر معنی را در نشاء صورت مثالی متحقق ست ناظمان جهان سفلی را جهت رونق
کارگاه ظاهری و رواج کارخانه صوری سلوک طریق ارباب تعارف ضرور مینماید لهذا حضرت شاهنشاهی
را در ساعتی که سعادت فزای سعد اکبر و شرف بخش آفتاب انور بود مکتب نشین دانش و بینش و سبق آموز
کتاب آفرینش نمودند و در آن جشن فرخنده که نوروز مه سال و عید اطفال بود بزمهای خوش و مجالس
دلکش مرتب گشته صلای فرح و نشاط در دادند و ابواب عیش و عشرت بر روی جهانیان کشادند
چشم حرص و آز بالوان نعمت سیر گشت و جیب و دامن حاجت و آرزو از نقد مراد پر شد آن سواد خوان
خط پیشانی که لوح جبینش مطلع انوار هوشمندی و نکته دانی بود اگرچه بظاهر طریق شاگردی مسلوک داشته
تحصیل خط و سواد و استفاده دانش مینمود لیکن نهانی از صفحه جبهه نورانی افاده دولت میفرمود و خط
سرنوشتش استادان را سرمشق سعادت دارین بود هم از ایام خردسالی و آغاز مکتب نشینی سواد خوانان
صحائف پیش بینی را از صفحه حال آن نوگل بهارستان اقبال معلوم بود که عنقریب بعنایت ازلی
اوج دانش را ماهی و سریر دولت را شاهنشاهی گردد که آوازه جاه و جلال و صیت فطرت و کمالش
رقم نسخ بر اشتهار حشمت سکندر و انتشار فطنت فلاطون کشد

تهنیت مکتب نشینی

مؤلف حافظ سوره اخلاص و وفا و ذاکر آیه ثنا و دعا که در ادای مبارکباد تقریب میمنت نصیب

له کلام فصل کننده حق و باطل ۱۲

برای اکتساب علوم غریبه و تحصیل فنون عجیبه بگلگشت بهارستان دل و جان و سیر حدیقه روح و روان
یعنی دبستان دانش آموزی و مکتب خواندوزی چشم آب دادن فرمایند تا بمطالعه مختصرات کافیه و
مزاولت مطولات وافیه جامع قوانین فصاحت و حاوی قواعد بلاغت گشته از هیچمدان بر سر آیند
لاجرم آن خلف الصدق اقبال چون معنی دربیت مکتب خوامید لوحی مصفا تر از صفحه جبین روشن
باطنان و رکنار رشک برگ گل و چوب حرفی دلرباتر از مژگان غزالان در انگشت غیرت مومل حوری نسبان
مکتب نشین از گلبن جمالش دامن دامن گل نشاط چیدند و پری پیکران دبستان گزین از طلعت
نورانیش مکتب را مطلع انوار دیدند اوراق صرف همای زرفیض نگارش بال بلبل شد و هر سطر گلستان
مشکبار تر از زلف سنبل شاهزاده تا بافتتاح زبان گشود بسم الله در نظر باشوخ تر از نگاه غزالان
مشکین نمود الف بالوف مسرت رسیده با نجت بیدار دو چار گردید تا تن بسعادت داد تا ثنا گویان
بسجده شکر بر زمین کاف افتاد جیم از سر جان گذشته نقطه سویدای دل را سپند دفع عین الکمال نمود
خا از سر حال زبان حال را بسوره الحمد گشود نقطه خا چون مردم دیده خرد پژوهان سواد عنوان خط خال
گشت دال چون دل های داوگان از سر دین و دل در گذشت ذال از ذکر خیر نفسی غافل نه گشت
را از جور روزگار بر ستمکاری نیوست زا از چشمه زندگی آب خورد بل بگلشن را زراه برد سین در بحر حسن
غوطه خورد و از ساحل سرور سر بر آورد شین عرق شرم بر جبین آوردن آموخت صاد و ضاد چشم
نظر بازی بر ویش دوخت طا بیاوری طالع ارجمند از طلعت مهر مانند دسته گل بدست آورد
ظا نظر بازی حسن نظر فریب پی برد عین را طلای مغبش بعیار کامل رسید غین هزار رنگ گل تماشا
چید فا از افاده نگاه چشم سخنگویش فائده وافی بهر سایند قاف بقطع علاقه تعلقات برهستی دامن افشاند
کاف کمر بندگی بر میان جان بست لام بالتزام خدمت دامن دل بر کمر شکست در جه میم بشاهمت
دهانش از مهر و ماه در گذشت ماهی نون آشنای بحر نور گشت واو و ها و همو گویان در مقام مواداری شد
یا بیاوری بخت مساعد در صدد یاری در آمد درجه مرکبات از مفردات بسائط و دو بالا و ترکیب حروف
چون ترکیب عنصری در نظر با تمام اجزا با جمله در اندک فرصتی از گلستان علوی نحوی گل فیض چید که عقده
مالا یحل مقطوع زلف تبان را که تنزیل ملت حسن ست بمختصر اشاره تواند وا کرد و در کم مایه و قمی از بوستان
معنی با ئینی ثمر چین بیان گردید که نحویان را چون ضمه سر بپیش قواعد نا دانی دمید رموز حکمة العین

بر دون گزشتن ۱۲

عده ای را از ایا نحویت

قرینه و مقام توسل بجوید ایزد بخش رسا ادب آموز مکتب بلا نقش سنبوله و سنجبان و ابجد خوان
مدرسه فصاحتش خرد پذیر و حسان نورسیدگان مضامین انبای او بند مطلقاً و از دیگران و بتبعی وقت
طبعش نقطه دهان و خط کمر دلبران را کلان تر آئینه اسکندر و علم دار اشهار و قوت فکرش خیال و شوق را
از دل عاشقان برآرد استادی میر رائج مرحوم جهات سته بر وسعت قانون علومش ختم تنگی ست
و آسمان وصفا پیش چهره پردازی تصویر و تصدیق تقیش صدف رنگی مخلص خان پیر اشراق اگر بآب
و تاب دل روشن و در بزم حضورش دم از صبح سفید شدن زند بیچاره بفروغ در وغ آنش پر پروانه
خیره بروی شعله خورشید دویده است و معلم مشائین از راه زیاده سری در مدرکش تعلیمش کرسی
زانو امر کز حد عرش پایگی خویش خواند پا از اندازه کلیم بیان بیرون کشیده در دکان ملکات
فاصله اش از نوع جنیس عالی هنوز کلبرگ سخن نشار بچه حواس ندیده که گلاب معنی بساغر اندیشه اش
چکیده و هنوز مفهوم کلام گردشبه رقم از چهره نیفشانده که صبح دریافت از افق ادراکش دمیده بموج
تردستی اشارات آبروی افاده اش عقده های مشکل متجران بسبکروحی گره جبا بست و از رسائی
فیض عامش بربان سرزنش ادب آموز نصیحت پرسر کوتاهی ناقلان دیار مطالبی که در نظر همت
خوشه چینان مزرع افاده اش خرمن خرمن از راه میتوزی بحساب پرکاهی نیاید تنگ داران مسائل
هر فن سرمایه سودای سود و سود سودای خود فروشی می شمرند ساده لوح خنک مایه در بزم دقیقه سنجی طبع
ژرف دانش و رمانده نادانی پشت بدیوار حیرت نشد که در آئینه طلایع سیمائی ارسطو ندیده و چون در دانشکده
فضل نامتناهی حکمت اندوزی کرده از بار تعلیم و بیان سخن پردازی نیازیده باشد و بصورت این
منتخب مجموعه ایجاد با وجود مرتبه کمالات نهایت معرفت بمبدا فیاض و معاد مکتب نشین تلقین
علوم رسمی توان گفت و این راز دار مبدا فیاض را دبستان گزین استفاده فنون دانش ظاهر
فکیت آئین دان خط و سواد توان گوشت لیکن بنابر حفظ ظاهر و ملاحظه عالم صورت چون سن شریف
آن چهارنج و سال خرد بچهار سال و چهار ماه و چهار روز رسید تخته تعلیم قرآن کریم در کنار و بر آن سواد
رقم لوح و قلم محفوظ گشته صدر مکتب آن حضور پرنور بش و کش دار الحکمت فونه نیسان گردید
مؤلف آئین گزین نخبتمندان دانشور و شیوه ستوده بالغ نصابان خرد پرور آنست که بعد طی
مراتب عقل و هیولانی و فهور افاده عقل مستفاد انصاف سعادت آثار دانایی رهنمون راهی را

۱ ای بقابلش
دوزا فونشته فرکنده ۱۲
۲ کلیه هیئت راسخه
که از آن استنباط جزئیات
اشیا بآسانی توانا گردد ۱۲
۳ کز هر نوع از چیزی
که در واقع همچیز باشد
نیشنین تعین آب
یا نشان آن ۱۲
۴ نصاب کبیر جلد
دوم فصل سی و یکم
بیان در بیان ۱۲

که یکی از آن در رو نگونسیت و آن مشمر رود طرد و نفی و دوم نیابت دوم دل آزاری که اتباع افراد معاصیت
و طراز ندا نیل لعن و طعن بر نواصی مصرع حرفی بر مر گفتم باقی دگر شما را

صفت علم و عبیره سامان آن ❊ صفت علم تاریخ

شیخ ابو الفضل اگر مروج حکایت و پرتو نقل نبودی چندین چراغ دانش از کجا افروخته شدی
و داستانهای خرد پژوهان باستانی باکی رسیدی سخن که نقشی ست بر هوا و بادیست گره زده اگر
کوتاه عمر بودی فیض سابق بلاحق پیوند نیافتی مدارج بزم و رزم و مراتب جد و هزل و اقسام لطف
و قهر و انواع پیرویها و شناخت آدمی و طرق معموری ملک و سایر طرفگیهای جهان و فراوان آزمون
بگزارش روح افزای تاریخ نامها باز گوید اگر دیده وری بکار رود و نگاهی بسزا کرده آید عمر دوم که
دانش پژوهان در آرزوی آن فرو شده اند ازینجا بدست افتد و در عطارخانه روایت گوناگون
درمان ملال و داروی غم بدست آمده

صفت مدرسه

ایزد بخشش رسا بنام ایزد این مدرسه ارشاد و بنیاد دانش ایجاد که مصباح مشکوة افلاک و مرکز
کره خاکست در احیائی علوم دین آبروی چشمه حیات بر خاک مذلت ریخته و همواش در افاضیه
یقین خاک یونان را با آب عرق خجالت آمیخته شمسه اش مطلع انوار طاقش مرآت اسرار
صراط المستقیم کنایه از منارش و بیت فی الهند طغرای منشور اعتبارش

صفت مدرس

اعجاز خسروی جائی که عبارت آبدارش از عین شریعت سائل گردد و متعلمان کامل را چندان
محیط علم ذخیره شود و در مقامیکه براعت سپهر موجش اقلام جاریه را جریان دهد متجران را چندین
سفاین نفایس بر روی آب آید جلال طباطبا متون قواعد ملت حنیفی بوقایت شرح او محکم
و متین و در وجود حقائق شریعت محقیه به تنویر هدایت و توضیح دراتیش وجیه و مبین تباسیس
استحکام دلائل اعجاز کلام متانت نظامش اساس بلاغت قرآن استوار و بتمهید کشف المرموز
تاویل فاتیقش بنائی ملیح متشابهات اسرار تنزیل محکم و پایدار نصیر همدانی در فهم متون بطون
بشرح و حاشیه محتاج نه گردد و در حل مشکلات لغات چون دیگران بمصباح جوهر لغت و قاموس

صفت بچشم کم دیدن آه مظلوم

ابواب ایحنان ہر مدآہ آتشینی کہ ازدل گرم حزینی برآید برسینۂ پر کینہ ظالم سنانیست وہر قد خمیدہ فقیر مسکینی کہ درنفرین ظلمہ سرزمین گذارد برفرق شان شمشیر جانستانی ہر حلقہ نالہ تابدار دربازوی دلہای زار برای گردن سرکشان کمندیست وہر افتادۂ برخود سواری درزرم بیدادگران ازدل پرخدنگ آہ سوارترکش بندی تیردعائیکہ ازکمیش باطن شان جہدازہفت پردۂ آسمان درگذرد وتیغ آہی کہ ازنیام دل برآرند نخل حیات دشمنان راازپادرآرد وبرق آہ جانسوزی کہ ازابرد ودل سیاہ روزی جہد صدکوہ عظیم رادرہم گدازد وسیل اشک خونباری کہ ازکوہ اندوہ یتیم بی غمگساری روان گردد سد حکمت اسکندر[۱۲] مصیبت زدہ غشان راپیش اندازد اعجاز خسروی ازناوک آہ پیران کمان پشت کہ وردل شب کشایند واز سپرماہ روشن گذرد امین نخسپند تیریکہ از قرص خورشید تواند گذشت اگرنانی سپرآن تواند شد درنع نباید داشت

صفت خلف وعدہ

امیر خسرو خداوندی کہ بگوید وندہد بابری ماند کہ آواز دہد ونیارد وعدۂ گران سنگان آواز آسیاست کہ بعدازدقیقہ ہای خام نخیتہ شود از نوید کرمی کہ مخدوم داد جزوعدہ بی[۱۲] مدحاصل نشود مرد ازربان تیغ سخن گوید ونامرد از تیغ زبان مولف ای وفا دشمن بی انصاف ای سست عہد سبکسار ای بدکنش زشت منش ای بادپیمای ہرزہ گوای نرم چشم سخت روای حق ناشناس کج بلاس[۱۲] ای ازکج گرای خیربادرستی گفتہ ای حیادآزرم ازخانہ چشم بجاروب مژگان رفتہ وعدہ ات آیہ یاس[۱۲] یاموجہ سراب تمثال آئینہ ست یانقش صفحۂ آب مردم رابا غمہای[۱۲] سبز نمودن ودم دادن وبآب راندن وچشم امیدواران درانتظار سفید ساختن ودلہارا درآرزوی مراد خون کردن آئین کجاست ودرچہ مذہب روانست این ناراستی اجری ندارد واین کج گرائی عاقبت وخامت بارمی آرد اگرخدارادوست میداری چراسبیل اطاعتش نمیسپاری آیہ الکریم اذا وعدہ وفا[۱۲] چیسان ازیاد برده مگرسوادی ازمصحف روشن نکردۂ چون بنجیہ برروی کارخام وطشت رسوائی ازبام می افتد دردنیائی قدرروی اعتبارودریدہ ہاخوار وبیمقدار میگردی ودرعقبی پہلوی مسلمۂ کذاب زردرو می نشینی خلف عہد باآنکہ بنفسہ عیبی ست سرمہ عیوب واکبر جمیع ذنوب متضمن ست بروگناہ بزرگ دیگر

---

۱۲ چون از وعدہ حرون مدرسانط شود وہ بازنشی کلاز انوس ۱۲

۱۲ بلاس بروزن بلاس

۱۲ بمعنی کمر وحیلہ وبطراز وفریب

۱۲ کنایہ از وعدہ ای دفع

۱۲ از راست

۱۲ بمعنی نبوت کردن بیان

۱۲ امیدی باشد ۱۲

بر سینهٔ احوال جوانمردان صاحب سعادت راست ساخته گاهی مشعبدهٔ سرمست نام نهند و زمانی بی پرواو با دوست شان خطاب دهند اعجاز خسروی فلان ممسک که از بس خنکی سائل را سرد میکند اگر آب در مشت بندد بسته شود و له بستگی مشت فلان بخیل بحدیست که اگر بر نبات دست ساید قوت نشو و نما دروی کند گردد و بخیلان ناجوانمرد از دست[۱] کفچه کردهٔ محتاج چنان گزیده میشوند که از مار کفچه کرده

صفت حسد

اعجاز خسروی سینه که سراسر نور علم گرفته باشد و اندکی از ظلمت حسد آن همه نور بسبب ظلمت تاریک گردد چنانکه در غسل جنابت اگر همه اعضا آب رسیده بود و کنجد واری خشک مانده به سبب آن خشکی همه اندام خبیث باشد

صفت سعایت

اعجاز خسروی فرشته را مسخ کنند ابلیس شود ابلیس را مسخ کنند ساعی گردد

صفت کذب و دروغ

العجاب العجاب صبح نخست از دروغ گوئی نیل سیاه روئی بر چهره میکشد و صبح دوم از راستی کلاه گوشهٔ خورشید انور بر سر میزند موج سراب از دروغگوئی آوارهٔ بیابانها میگردد و جدول آب از صدق و صفا بر فرش گل و ریحان میغلطد دروغ صفتی ست که آدمی را در دیدهاء خوار و خار میسازد و شیشه قدر و قیمت مردرا از طاق دلها می اندازد و رنگ بنای خواریست و سنگ تزاروی بی اعتباری سرمایهٔ اندوه و ملال ست و سرچشمهٔ عرق انفعال شکست قدر گفت و گوست و آواز ریختن آبرو و برق خرمن عزت ست و سحاب عرق خجلت خط بطلان نکوئی ست و دودهٔ مرکب سیاه روئی ریشه نخل بیزاریست و میوهٔ نهال بیعاری

صفت حرام نمکی

فتاحی هر که نمک کسی را خورد و اسرار معاش او بسخن چینی فاش کند آخر نمیرد تا چشم شور بختش را آن نمک نگیرد یعنی ملیح در لفظ نمک معاین ست که اولش نم آمده یعنی سخن چینی و جزو آخر او کاف یعنی رسانیده بصر

[۱] ای از دست
[۲] ای غالب نیک تعلیم
[۳] ای خلیفه گردانند
[۴] مکفوف نابینا

تا میتوانی در مهمان سرای جهان دیده حرصت را بر شته قناعت بدوز و نظر بر سفرهٔ دونان روزان مدوز
که آخر بشب کوری انتظار گرفتار گردی برای یک لب نان با قدد تا چو هلال چه لازمست ترا شهر شهر گردیدن

صفت قطع صله رحم

ابواب الجنان ترک صله ارحام آتش خرمن خیر و زیست و تقاضی رشتهٔ عمر و روزی بسی خاندانها
ارجمند بشومی این صفت ناپسندیده ویران ست و بسا قصرهای افلاک سای دولت های عظیم بسیلاب
نحوست این عمل عاقبت وخیم باخاک یکسان چه نخلهای برومند زندگانی که آره قطع رحم در جویبار
روزگار از پا در انداخته است و چه میوه های برخورداری و کامرانی که رودخنکی با قارب عشائر جانی
در شاخسار عمر فاسد و ناچیز ساخته

صفت بخل و خست

ابواب الجنان بخل و خست سرمه آوازه ننگینامی و آره نخل برفرازی و دوستکامی ست نان خشک
بخیلان هرگز همسفره نا نخورش نگردیده و بلغور آش او تا بلب رسیده بوی حیوانی نه چشیده کام
آرزوی شان از شر تبا بشربت مرگ ساخته و دندان طمع شان نه بجدی کند که جز شنیدن
چیزی تواند خورد مصالح طعام شان نه بقدریکه شامه مطبخی از بوی آن نصیبی تواند برد نیمرگی اش
از بیم شراکت ذائقه ست و کمی طعام شان از اندیشهٔ همکاسگی با صره نکریال در خاطر پر ملال
شان نه آنچنان هجوم آورده گشته که یاد لذتی دران تواند گشت و دست امساک راه گلوی شان
نه بجدی تنگ نشرده که رشتهٔ روزی بآسانی تواند گذشت آری صدف را از نگاهداشتن گوهر
تنگدلی شعارست و ماهی را از شومی فلس با تش سوزان سروکار بخیلان نادیده از کوتاهی همت
دست بسفره کسی دراز نمی کنند که مبادا تلافی آن ضرور گردد و از سیه کاسگی در مجلس دوستان
سفید نمیشوند که مبادا حلقه طوق دوره ضیافتی بگردن شان افتد و دیده کاسهٔ آش شان
هرگز روی مهمان ندیده و دست خواهش کسی هرگز بدامن سفرهٔ نوال شان نرسیده نان کوری را
بینائی و مبصری میدانند و بخل و خست را عقل معاش میخوانند زبان خراب شان بکلمهٔ خوش باش
نگردیده و گوش حلقه در شان آواز پای مهمان نشنیده طرفه انیکه این گروه لئیم با مردم کریم سر سبر
راضی نبوده پیوسته تیغ سرزنش بر فرق بلند صاحبان داد و دهش آخته و نیزه زبان بطعن و ملامت

۱ چیزیکه نان ایشان خورند
باجو و دال و کهری و نخوده
۲ بردن پر زور
گندم نیم پخته که آن را
درما سیا انداخته شکسته
باشد خصوصاً دانه ای را
که ازان قسم خواهند بطبور
خوانند ۱۲ ابه
۳ قاعده است که چون ازان
چیزی را میخورد آنچه جزو
حیوانیت انسان میشود
را بالفعل آش کشمش
بیجان و بیلا اشتر گرسنه
زحیوانیت نمی شمرد ۱۲
۴ ای آش را بیزه
می پزد که صاحب ذائقه را
زبان نصیبی دست دهد ۱۲
۵ ای چیزی که فلس را
صعب نیکند ۱۲ ای
که فلس را بآتش سوزان
۶ ای کسی را خوش باش
گویند که خوش باش
۷ ای بیگانه و دور ۱۲

بچینند تا ملاحظه تقویم نمانند معنی احسن التقویم از لوحهٔ آئینه نخوانند قامت نماز چون قامت موزون
دو تا نسازند و نماز معکوس خبر بشبها نخوانند نماز را یارای آن نیست که دست شان تواند بست و
روزه را زهره آن کجاست که مهر بدهان شان تواند گذاشت و در حالت نازک خرامی کفش به پا
نمیدانند که مبادا آبله افتد تا ظرف چینی نباشد طعام خوردن را خطا پندارند اعجاز خسروی
فلان چه کبر در سر دارد گوئی که از پشت پدر همه منی چکیده است نصیری همدانی آنرا که گردن
از عجب نخمیده از مرکز اقبال بحضیض زوال افتاده هم بر همین آیه کریمه فسجدوا الا ابلیس متنبی است
قوی پیغمبر انا عبد الله فرمود و منصور انا الحق گفت آب در هر ظرف رنگ آن ظرف برگیرد و آئینه
همان نماید که در رو در آید پس ظاهر شد که مافوق در رتبه کمال زوالست و تعرش با دلیل افتادن
دستارست آفتاب تا خود را از همه برتر نه بیند زوال او نشود و ماه در خود نقص کمال نیابد نقصان نکشد

صفت بدخوئی و ستیزه

ابواب الجنان بدخو همیشه در آزار و از زندگی خود بیزار باشد خاطر خویش از خار خار درشتی
بان و این همیشه رنجه است و دل ناصبورش از منجنیق برخود پیچیدن مدام در شکنجه سرای باطنش
از آتش سوزان خوی تند همیشه پر دود است و آب حیاتش بکدورت بیحاصل لانفع گل آلود
بار عداوت همنفسان بردل نهاده و از حرکت همرنگی خار خار انتقامش مانند سنگ در راه جان
افتاده شیر صفت از آتش غضب و ستم روز و شب در تب و تاب ست و پلنگ آسا از بالانشینی
هر کس با خویشتن در جنگ و عتاب هر لحظه از سبک مغزی با یکی سرگران میباشد و هر ساعت از
رگ گردن با دیگری دست و گریبان کاخ دماغش خانه زنبور اندیشه فتنه سازیست و خانهٔ دماغش
سوراخ مار زبان درازی نگاه چشمش از دنباله چشم چون نیش زنبوران پر کزند و ابروی پر گرهش از
زهر تهی مانند دم کژدمان تند از نعره بلندش گوشها پیوسته در آزردگی و از سلوک ناپسندش همسایگان
برای خانهای خود در تلاش مشتری

صفت طمع

ابواب الجنان طمع دارس گلهای محامد خصالست و آدمی بشوی آن در نظرها خوار و نزار و تر
اکابر را صاغر خفیف و بی اعتبار مخدوم را خادم میسازد و آزاد را به بندگی می اندازد فوقی نیروی

خلوتی در انجمن دارند و از فیض نزدیکی همفروغی در کارشان پدیدمی آید و تاریکی پای هر یکی از تابش دیگری در صحبت همدیگر مستقر نمیشود همچنان در دل سوخته تفته درون چون در کنجی باهم بنشینند و شب زنده داری کنند و بزبان چرب سوز درون یکدیگر را اظهار نمایند بقیه ظلمت جهلی که موجب نقصان هر کدام ست و بانوار دل خویش رفع آن نتوانند نمود بفیض صحبت زایل میگردد اعجاز خسروی دل تاریک از صحبت روشنان زنده شود چنانچه انگشت کشته از انگشت افروخته

صفت حفظ آبرو

ابواب الجنان صاحب نظران هوشیار و قدردانان گوهر اعتبار را میباید که از دست طرّاران مال و منال دنیوی نخورده پیوسته در پاس عزت خود بجان کوشند و دامن ضمیر از غبار اندیشه احسان میر و وزیر افشانده قطره از آبروی خویش بدریای دُر و گوهر نفروشند آدمی هر چند بمحنت پریشانی و افلاس مبتلا باشد سزاوار آنست که کشیدن خفت را از تحمل آن محنت دشوارتر دانسته پای غرتش برای یک دونان براه خانه دونان نزود تا مقدور بود بکدیمین و عرق جبین نان خشکی تحصیل نموده گوهر سخن پریشانش چون اشک مصیبت زدگان از پرده چشم حق بینی بردامن اظهار نزدود و غنچه دلش از فیض نسیم توکل مباد و هموم التفات این و آن شگفتن نداند محمد صالح آبروی خود که گوهریست از بهر نان نریزد و گوهر مانند باب خشک قناعت کند هلال وار از پهلوی خویش لب نانی بهر ساند و منت آسمان نکشد آبروی خود در گره بند و مرشته قناعت از دست ندهد

بیان کیفیت رذایل که با فضایل طرف مقابل ست حال تکبر و متکبر

ابواب الجنان اهل نخوت و غرور مصروعان جاه و دولت اند و مستسقیان باده غرور و نخوت روشنگران آئینه خودبینی و سواران تلاش بالانشینی کام و زبان را از خودستائی ناقوس دیر خودپرستی ساخته اند و از رگ گردن علم مخالفت بجناب مالک الملک برافراخته محمد صالح اگر مهمان از در در اید بگوشه ابرو تواضع نموده در بند تعظیم او نیفتد و چین آستین خود را برابر چین ابروی خوبان مه جبین دانند در شب مهتاب تا پرتو شمع کافوری بنا شد قدم در راه نگذارند و در گلگشت گلستان پیاده نگردند و پیوسته مرکوز خاطرشان آن باشد که چون سوار شوند در اثنای راه دم اسپ شانرا غالیه مویان مانند دسته نفشه دست بدست بزند و خاشاک راه شان فسرین بدنان مهوی مژگان

درنگیرد و معنی دشمن گدازی جز بکرمی مهمان نوازی صورت نه پذیرد صدر نشینان محفل آداب مهمان نوازی
را صف نعال مسند عزت ست و تکمیله داران مهمانخانه بذل و احسان را حلقه کشرت مهمانان کمند وحدت
بر سر خوان میزبان هر لب نافی زبان ثنا خوانی ست و بر سر سفرهٔ اهل همت بطلب مزید نعمت هر گاه
دهانی پیش دوردی که از مطبخ صاحب جودی جهت تسکین مجاعت جماعتی برآید بر عارض حسن شیم
سنبلی ست پرتاب و کاسه شیرینی که به شیرینی تکلیف صاحب همتی برای اطفای آتش عطش خشک
لبان مهیا گردد در صحن بوستان سخا لاله ایست سیراب فتاحی در آخر طعام عام واقع شده و در پایان
اکل کل آمده یعنی شرط تناول طعام آنست که دهن مائده انعام او عام بود و اصل اکل آنست
که همه را از طرف او ظرفی برسد

صفت عفو

اعجاز خسروی در هنگام سیاست از عین عفو چشم سازد و از رای رحمت ابرو در طایفه جانی و
جانی بدین چشم نظر افگند و بدان ابرو اشارت خلاص کند و هر گاه دشمنی جفا کار در پناه رحمت
درآید اگر همه شیرست در زیر شمشیر درآید چون نفس شیر در ته شمشیر از گزند مامون گردد تا حیدر امکان
تیغ سیاف را زبان ندهد که امروز می خوردن تیغ بدین رنگ جنگ فرو فرمانده را خماری کند
که خمار شکن آن از سر جوش فشار بون علیه من اعمیم بود مگر بر دشمنان ملکی که انجا قلم شرع بخون
فتوی مینویسد شمشیر محرابی را هم بدان خون توضیحی فرماید

صفت مجالست نیکان

واعظ صحبت مردم کامل عیار عاقل آدمی را با دب دنیا و دین مهذب و نفس را از رذایل اخلاق
پاکیزه و مهذب گرداند مجالست ارباب فضل و حال و موانست عاقلان کار دیده کهن سال را
که روز و شب بپای طلب بر نشیب و فراز روزگار دویده و بدست شعور از بحار اعصار و دهور
جواهر تجربها برشته عمر در آکشیده اند جویا بوده از کلک بیان شان بچهره کشائی صورت احوال
دین و دولت باید پرداخت و از شاخسار مقال این فرقه نکو افعال گلهای فیض چیده و باغ
جهان را معطر ساخت محمد صباح روشن ضمیران را ظلمت جهل بکلی دور نسیگرده و الا بفروغ صحبت
یکدیگر چنانکه تاریکی پای چراغ زائل نمیشود مگر به پرتو چراغ دیگر که نزدیک او بود همچنانکه دو چراغ باهم

ابواب الجنان شگفته روئی باغ جمال خوش خوئی را زیبا گلیست و مدحت سرائی را خوش نوا بلبلی عنوان صحیفه باطن[1] ست و لوح نسخه محاسن نمک خوان ملاحت ست و آب گلشن صباحت آب و رنگ گوهر ذات ست و رنگ و بوی گلهای صفات آب چشمه صافدلیست و حاصل زمین خوش گلی مفتاح ابواب دلکشائی ست و مصباح محفل آشنائی

ای خوش طینتی ۱۲

صفت وفا

انوار سهیلی وفا کمند ارادتست و توشه راه سعادت کیمیائیست که خاک تیره را زر سازد و توتیائیست که دیده خیره را صاحب نظر گرداند وفا مشاطه عروس کمال ست و خال رخساره حسن و جمال +

ای وجود کمتر را اعلی سازد ۱۲

ای ذلیل ولی میسازد ۱۲

صفت نکوئی عوض بدی

ابواب الجنان خوشا حال کسی که هر که چون گرد بر رویش[2] جهد چشم ازان پوشد و هر کس به نیشش زند چون گل بر رویش خندد آئینه صاف ضمیرش از سردیهای[3] گله خنکان زنگ کدورت نه گیرد و لوح ساده خاطرش به نیرنگ مردم سخن ساز حیله پرداز رنگ عداوت نه پذیرد +

مکر ۱۲

صفت شیرین زبانی

ابواب الجنان سبزه تری از زمین طینت بشری بشادابی زبان خوش سری نه کشیده و تازه گلی از شاخسار وجود آدمی بخوش رنگ و بوی شگفته روئی نه دمیده

صفت ثبات وعده

ابواب الجنان چون وعده به کسی بکند یا برای ضرورتی حاجت گذاری یکی بر در دیگر افگند اهمال و تاخیر دران جائز ندارد و چشم امید او را که بر حصول مراد سیاه کرده در انتظار سفید نکند که تلخی انتظار شیرینی عطا را باطل و فاسد و مرور ایام تاخیر متاع بخشش را چرکین و کاسد میسازد

تباه ۱۲

اعجاز خسروی وعده گرم روان و پخته کاران آواز دیگ ست که زود دستی بدهانی رساند ظهوری وفا را عمداً بر وعده تقدیم داده تا آنچه برند بمزد انتظار حساب نکند

صفت طعام

ابواب الجنان هر سفره گسترده کریمان را بر دعوی جوانمردی محضریست و هر کاسه نعمتی دران از تیغ زبان این و آن بر فرق نیکنامی مغفری الش دوستی و داد در سینه عناد جز بدامن سفره

خود ۱۲

ای طنز ۱۲

[1] ای ازان احوال خوشخوئی باطن ظاهر میشود ۱۲

[2] ای با وصف آزار رسانی اغماض نماید ۱۲

[3] ای از شکوه افسرده طبعان ۱۲

آتش گرمی خونهاست و راه خلوت درونها نشان پاکی گوهرست و برهان اصالت جوهر مسکن آتش عنادست و مسکن
سلسلهٔ وداد جاروب گرد کینه هاست صیقل آئینهٔ سینه ها ترجمهٔ کتاب فهمیدگیست نقطهٔ انتخاب برگزیدگی
خرقه ارزنده ایست بادشاه و گدا را لائق جامهٔ زیبنده ایست بر اندام کوچک و بزرگ موافق
وحید افتادگی تخمی ست برومند و خاکساری پایه ایست بغایت بلند تا دانه را دهقان از چشم دامن
بر خاک بی اعتباری نیندازد علم خضرای نشو و نما بر تارک نفیر ازد و تا سنگ بشکست و گداز تن در ندهد آئینه
روشن نشود مرزا بیدل خاک شو و غبار آئینه کس مباش بر باد رو و چون گرد بر دامن دل کسی منشین
اگر پایهٔ افتخار اندیشی جز با پستی عجز مساز و اگر نقد آبرو خواهی غیر از رنگ اعتبار مباز ❊

صفت دیانت و امانت

ابواب الجنان امانت کیمیای اقبال و سعادات ست و سرچشمهٔ افزونی و زیادت علو درجات
بهار نموی برکات مشکوة مصباح رجاست مرآت چهرهٔ من یتق الله یجعل له مخرجا عاقلان بچراغ این صفت
خجسته گوهر مراد کونین جسته اند و هوشمندان در چشمهٔ این شیوهٔ حمیده رخ از گرد ناکامی دو عالم شسته
چه سودهای بیشمار که دیده وران بازار روزگار بدلالی صدق و راستی برده اند و چه میوه های مقصود
که خشک لبان بیابان وجود از شجر نیکو ثمر سعادت خورده اند

صفت خاموشی

مرزا بیدل شیرازهٔ اجزای حواس لب از حرف بستن ست و آشوب نسخهٔ جمعیت دامن تقریر شکستن
غنچها در فصل خموشی بهار خیال اند و هنگام لب کشودن پریشانی تمثال موج تا خروشی دارد از بحر
جداست و چون زبان بکام دزدید عین دریاست توجه سخن با غیرست و معامله خموشی با خود ازینجاست
که خاموشان وحدت آئین بی زبانی اند و زبان آوران کثرت اندیش پریشانی تجربه کاران
امتحان کده شعور متفق اند که سخن بموقع خاموشی ست و خاموشی بی محل هرزه خروشی پس سخن جز بقدر
ضرور نباید گفتن و گوهر زیاده بر احتیاج نشاید سفتن که بی صرفگی سخن باد خرجیهای مایهٔ شعورست
و به تضییع آب گوهر جوهر بینش در تلف گاه فتور جیب عصمت خموشی دریدن خطائیست که بهزار عرق
انفعال یک بخیه علاج نتوان کرد و بر هم زدن نسخهٔ تامل و تابی که با صد هزار لب گزیدن صفحه بشیرازه نمیتوان آورد

صفت شگفته روئی

بگلچینی آثار صنع نامزد فرموده اند بخم کمند زلف و کاکل سلسله مویان فرونه بند و دواز تیر باران غمزهٔ بتان نگاهش چون رگ چشم نیش از دریچهٔ دیده سر بیرون نکند و در جلوه گاه سرو قدان ریاض خوبی مانند قمری مرغ نظر را از حلقه چشم طوق برگردن نتند و در شیرازه بندی نسخه بجمیائی بسوزن مژه چون رشته از پی نرود و از تماشای چاه زنخدان سیم غبغبان بر سبن نگاه بجاه گناه نه رود

صفت شجاعت

شجاعت علی حزین شجاعت و ثبات قلب صفتی ست بس شریف و جلیل و فضیلتی ست بغایت بزرگ و عزیز و همیشه موجب افتخار و امتیاز اشراف خلق از پیشوایان دین و سلاطین صاحب تمکین بوده و چون بادشاه و امیر لشکر بوصف شجاعت موصوف باشد دل سپاه باو گرم و استوار و پشت ایشان بوی قوی گردد

صفت حلم

ابواب الجنان کوهسار حلم و وقار معدن گوهر قدر و قیمت ست و صحرای دلکشای وسعت خلق منبت گلهای شرف و عزت حلم و ملائمت گل سرسبد محامد صفات ست و تیر روی ترکش فضیلت و کمالات پرده سیات و عیوب ست سررشته جلب قلوب زنگ زدای آئینه روباست عقده کشای گره ابرو با مزرع پاکی طبیعت را خوشه ایست و سفر طریق سلوک را توشه سرا پا تحصیل نیکنامی ست و سرچشمهٔ زلال دوستکامی برق خرمن کلفتهاست و آب گلشن الفت با یار مهربانی که در راه زندگانی باری از دوش بردارد بردباریست و مونس همزبانیست که در وحشت سرای جهان فانی غمی از خاطر بروان برد

صفت تواضع

ابواب الجنان تواضع و افتادگی مورث سعادت و فرخندگیست و آب و رنگ این عیشوه خجسته گوهر قدر مرد را سرمایهٔ از زندگی پایهٔ بنای عزت ست و پشتیبان و دیوار دولت نامرادی سبب افزونی مقدارست و بیچارگی قوت بازوی اعتبار خاکساری آب و رنگ گلشن حسن افعال و پیش آهنگ قطار صفات کمال معراج سپهر ارجمندیست و دره التاج فرق سربلندی گلگونهٔ چهرهٔ آدمیت ست و مرنجوله طرهٔ انسانیت زیور گردن عروسان آرائی ست نمک مائدهٔ گوارائی

لہ ای نیکی را در دجلہ انداز و ہوشیار باش ای نیکی را در دجلہ انداز و ہوشیار باش

توانائی و در چشم مفلسان تغافل اوضاع خودآرائی غایبان را به نیکی یادی و حاضران را بمدارا امدادی
بقدر طاقت زبان جز بعرض فوائد نیاراستن و بوسیع امکان از هیچکس غیر از عذر نخواستن ازینعالم
هرچه برآید از شیمهای جود و سخاست و ازین دست انچه زاید از شیوه های مروت و وفا کیفیت سخا
به نزاکتی سرشته اند که تا کریم سائل را ممنون تصور نماید جوهر مروت گداخته است و تا باذل خود را مصدر
احسان کمان برد معنی سخا رنگ باخته ازینجاست که ابر بر خار و گل یکسان میبارد تا از نخلهای بارور
خجلت امداد بردارد و آفتاب بر سنگ و گل یکدست می تابد تا بر لعل و یاقوت منت تربیت نگذارد
اعجاز خسروی فلان بخشنده بغیم ماند که هم ابرست و هم دریا محمد صالح کهتر نوازی وظیفه بزرگی
و مهتریست و احسان بنده پروری لازم دادگستری و سروری ازینجاست که آفتاب جهانتاب
بنابر ذره پروری از سایر کواکب برسر آمده و انسان عین از کمال مردمی در عین انسان کامل جا گرفته

صفت عدالت

ابواب الجنان شیوه پسندیده عدل سرمایه تحصیل و دستکامیست و زینت پایه قصر بلند نامی
آئینه سکندر حشمت ست و انگشتری سلیمان دولت قلم رقم کامگاریست و شجر ثمر برخورداری
پاسبان دولت بادشهانست و باغبان گلشن آبادی جهان عمده سرادق عز و جلال ست و اشرف
شرفات قصر عظمت و اقبال انوار سهیلی اگر نه شحنه عدل بضبط احوال رعیت پردازد و زر و فتنه
بدستیاری ستم دمار از روزگار خاص و عام برآرد اگر نه پرتو شمع انصاف کلبه تاریک دولتمند ابزا
روشنائی بخشد ظلمات ظلم اطراف و جوانب مملکت را چون دل ستمگاران تیره دارد سراج منیر
عدل بنائیست استوار بر فراز بلندترین کوهی که نه سیلش خراب سازد و نه منجنیقش ویران

صفت عصمت و عفت

سراج منیر عصمت بوستانیست از صولت خزان آسوده و عفت آئینه ایست بزنگ کدورت
نیالوده ابواب الجنان هر پنجه مژگان که از دیدن نامحرمی فرو خوابانی بر فرق دل بال همائیست
و هر مژگاه که از مشاهده بیگانه بر خویش دزدی دیده بصیرت را میل توتیای دعوی صاحب نظری
کسی را مسلم ست که چراغ دیده را که در ظلمت سرای روزگار برای جست و جوی گوهر اعتبار
بدست شعور داده اند قندیل دیر صورت پرستی نه پسندد و دست بینشی که در گلستان آفرینش

ای کسی را شرمنده شدن ندهد ۱۲

ای دیده را که واسطه دید صنایع و بدایع الهیست از دیدن مهوشان خراب و خیره نسازد ۱۲

از زبان معشوق عاشق نما در لباس انیگونه نغمه که هزار یک حق توصیفش درین مقام ادا نشده جلوه میدهند هوش ربا تر میشوند

بیان فضائل اخلاق و صفت علم اخلاق

محب علی علم تهذیب اخلاق خوانندگان را از ورطه افراط و تفریط ایمن سازد و کسب اعتدال خلقی نماید و تفرقه میان فضائل و رذائل شعار کند مرزا بیدل حضرت جل و علا حضرت پیغمبر را عالم و عارف بصفت نه ستوده بلکه بخلق عظیم ستایش فرمود پس خلق از معرفت افضل ست و کریم از عارف اکمل

صفت فضائل سخاوت

ابواب الجنان احسان باخلق خدا نیکوئی کردنست و به بستان امتنان گره حوائج از رشته کار این و آن کشودن مراهم راحت بر جراحت حاجات دلخستگان بستن و بهجت اتباع متاع سعادت حاجت گذاری کونین بزنگ قافله عرض مطالب نشستن بموسیائی دلاسای شکسته بندی او دوای شکسته سنگ صفا کردن و به تریاق اشفاق سموم غموم را از عروق مارگزیدگان نوائب روزگار برآوردن و باستین کیسه زر از چهره احوال قرضداران عرق انفعال قرض خواهان پاک نمودن و بمیانجی بذل و عطا دست تعدی و تشویش را از جیوب قلوب مردم درویش کوتاه فرمودن مرزا امانی سبزواری پیداست که در گلشن روزگار و چمستان عالم میدار نخلی تازه تر از امتنان و نهالی برومند تر از احسان نیست شبنم ستوده شیم مدام در تطرگیست تا دل غنچه را بکام شگفتن رساند و ابر طرب مایه طراوت سرمایه عرق سیمابی بر جبین دارد و دامانی بیان برزده که گلزمینی را بسرسبزی سیراب مدعا گرداند سرو رعنا باندازرسائی همت بلند برخاسته تا برای گل شب بوآبی از جوی کهکشان بدست آرد عندلیب جمعیت نصیب پیوسته در بند آنست که کشاد پر و بال را بشادگانی دست چنار انتخاب نموده طره دل آشوب سنبل را از پریشانی برآرد مرزا بیدل معنی کرم در جمیع احوال بسر در طبایع کوشیدن ست و در همه اوقات بر قضای والهاجوشیدن بی نوایان را بدرهم و دینار نواختن و بیماران را بعیادت و مداوا خرسند ساختن امداد نابینایان بدستگیری عصای و اعانت گم گشتگان بتحریک درائی آبله پایان را بتکلیف رفتار نمودن و بیدماغان را بصحبت دعوت نفرمودن با ناتوانان ترک اظهار

ای باین اراده نشستن کسی مطلب خود را حاصل نماید ۱۲
دوای مفرد یعنی دارو ادوای جمع آن ۱۲
قاعده است که اول دوا می مالند و بعد ده چرب کنند ۱۲
جیب گریبان باشد ۱۲
دوای شبنم خصلتان پسندیده ۱۲
ای خود مجتمع غلط گردیده باشد ۱۲
چه زیست احسان

صفت چارتار

طغرا چارتار هرگاه بقلم و مضراب خویش پرداخته مخالف از مقامش اخراج ساخته چارتار بابا مقصود است که تا در گوشه سلوک و رزی پانهاد و بسازد و سوسه شیاطین آهنگ چار ضرب را از جنگ نداد ✣

صفت نی انبان

طغرا بادمسیح در پوست نی انبان افتاده و آتش کلیم شعرا استخوانش را دست داده عیش مرده را بنفس چرا زنده نسازد و با حیای نشاط فوت شده چرا نه پردازد نی نی انبان بابا طاهر است که چون براه مقام جوئی پا گذاشت بجهت زاد خویش غیر از چند قرص مرغول در توشه دانی نیافت

صفت سرنا

طغرا سرنا اویس قرنی ست که از پیروی مرسل خرقه آهنگ یافته

صفت سرود هندی و فرنگ آن بر موسیقی ایران

طغرا راگ مطربان عندلیب سرای سرودستان اقلیم هند و مغنیان فاخته اوای نغمه زار کشور سند صد حجازی را دلکش ساز عیرانی کرده و رنگ شان هزار عراقی را بدایره حیرت در آورده نغمه و بهر پرده گلبست خانه زاد نغمه دبستان سرود قامتان هند و صوت بشن پد سنبلی ست سایه پرور و شاخچه زبان شمشاد قدان سند خاک پای رقاص هند ماء آب بحر اصول عقد اخوت بسته و باد دوست قوال سند با آتش مقام نغمه در یکجا نشسته محمد صالح ناطق سخن و حق مقام آنست که موسیقی هوش ربای اهل هند از راه لطافت طرز و نزاکت روش و وسعت و شکاف نغمه و پر شعبگی طرب دستان و راستی آهنگ و درستی الحان نسبت بموسیقی یونانیان و ایرانیان که در عهد باستان صفاهان درین باب نصب العین بوده و درین زمان خراسان بلند آوازه است از زمین تا آسمان تفاوت دارد و همچنین راهنگران این کشور بحسب رحمت ایقاع و اصول و تبری نغمه و ترانه با پیچاک مرغول و ابداع تراکیب خاطر فریب و اندازهای رسای غریب و قصدهای دلپسند خوشنما و تصرفات آبان و بجا کمال امتیاز دارند خصوص در فرود و آمدن از اوج رفعت صوت و شدت شد بحضیض بلاغت و نرمی و توافق و تناسب اصوات چندین قوال هم آواز که هانا صوت یک نغمه پرداز است این دو امر غریب از خصایص جادو فنان هندی تمادست و نیز با عتبار معانی خاطر خواه و در با و ادا های نازک رسا که

صفات آلات
در راگ مطربان هند و نغمه زار
سنبلی پد
شاخچه زبان
عقد اخوت
ناطق سخن
موسیقی هوش ربای
نغمه زار
نصب العین
بابا طاهر
نی انبان
بادمسیح
چارتار
سرنا
اویس قرنی
سرود هندی
فرنگ آن بر موسیقی ایران
راگ مطربان
سرودستان
نغمه زار
کشور سند
حجازی
عراقی
دایره حیرت
نغمه دبستان
سرود قامتان
هند
بشن پد
سنبلی
شاخچه زبان
شمشاد قدان
سند
خاک پای رقاص
هند
ماء آب
بحر اصول
عقد اخوت
باد دوست
قوال سند
آتش مقام
نغمه دریکجا نشسته
محمد صالح
ناطق سخن
حق مقام
موسیقی هوش ربای اهل هند
راه لطافت
طرز و نزاکت
روش و وسعت
شکاف نغمه
پر شعبگی
طرب دستان
راستی آهنگ
درستی الحان
نسبت بموسیقی یونانیان و ایرانیان
عهد باستان
صفاهان
نصب العین
بابا طاهر
خراسان
بلند آوازه
زمین تا آسمان
تفاوت دارد
همچنین راهنگران
این کشور
رحمت ایقاع
اصول
تبری نغمه
ترانه
پیچاک مرغول
ابداع تراکیب
خاطر فریب
اندازهای رسای غریب
قصدهای دلپسند
خوشنما
تصرفات آبان
بجا کمال امتیاز دارند
خصوص
فرود و آمدن
اوج رفعت صوت
شدت شد بحضیض
بلاغت
نرمی
توافق
تناسب اصوات
چندین قوال هم آواز
هانا صوت یک نغمه پرداز
خصایص جادو فنان هندی
تمادست
معانی خاطر خواه
در با و ادا های نازک رسا که

اویس قرنی
سرنا
بادمسیح
نی انبان
بابا طاهر
چارتار
صفات آلات

صفت عود

طغرا عود همایون بادشاه هند نشاط است و از بر شکال هندبه ترجمهای صوت کامران انبساط
عود را ابراهیم او نامی است که چون سوزن مضراب در بحر اصول انداز و چندین ماهی تار بهجت غرقه دریای
پرده اش با درون آن پردازد

صفت موسیقار

طغرا موسیقار که در ظاهر بدستش قطاری پرداخته در باطن شیر مردیست در نیستان تقوی ساخته
مطرب چون به پنجه گیری شناخت پنجه موسیقار را از شعبه قائمی نتوانست تافت شد پهلوان را از
زبردستی شد نوح دانند و شد ذوالخمس و رزور آوری شد حاصد خواند

صفت منذل

طغرا ترکیبش دریائی ست شورش پذیر موجهای خام بحیش آوازه دارم وزیر و دو گرداب را
سرمایه طوفان صوت ساخته است و بهر یک بحر اصول را با شوب انداخته منذل سفید قلندر است
که خزنان خروش بر سفره نگذاشته

صفت تال

طغرا تال فقیریست که چون بدرد معرفت رسیده دل خویش از دست آن دو پاره عدل دیده هر که
دستگاه طرب را دیده است جمشید را در نشاط با تال نسنجیده چه او را از دوران بهجت یک جام
دست داده و او را از گیهان بی زحمت دو جام بچنگ افتاده تال سرخ ابدالیست که غیر از دنیا
خروش در کف نگذاشته

صفت مردنگ

رسا اگر گنبد حسن صدا دانم روست و اگر صندوق نغمه ها خوانم سزا

صفت دوتار

طغرا ضحاک تهرستان سر و دست و از سر خانه تضییف صاحب عمارت نمرود لیکن با رنگ گوش
آهنگ ستیز نیکرد و مغز سرش از شعبه وجود ش خلل نمی پذیرد و در تاریخ اسمعیلی ست که در مقام
آزار پای طرب نهاد و از تار میخ دو زبهجت یافتن سر خانه کمال قن بعقاب بین درداد
عقاب با گر شکنجه کردن

شوبالشویه و ابتخنیف
اگر آن فاصو بسیطست و
شفافت نغمتی اصول
نا نوخت شد شد
پهلوان آواز بلندیست
و گر شتی گیر حواصل کشی بر کشد
ابهاد و ارست دشتر بفتح
و تشدید مثال دیوان و
بلند برآمدن آفتاب و
استوار کردن نیز در دیوان
منذل بزبان
هندی نوعی از ریحان
شاه
نام
ای برابر
همان تال
سرخ ابدالیست که غیر از دنیا
مجرمی سرخ میباشد
ای بجای آن از نوخت راصاصل ساخت
نا بر از ضبط و استوار ابهار
قلندر چوبش سفید میباشد
تضییف عبارت از ضعیف باشد
کذا در نسخه
از میهن
ای بر

صفت دائره

طغرا دائرهٔ زمین سرود را آسمان دوارست و زهره جبینان را باصول رقص آر دایره ملا در دست از جلاجل دفتر نظم سرائی خود را کشوده و بکوچک و بزرگ اهل دانش قانون حرف و صوت محققانه نموده

صفت چغانه

طغرا بزرگان او را بر سر دست میدارند و کوچکان بی آهنگ نوازشش نمیگذارند چاک گریبانش دلیلیست بر همچشمی عشاق و خوبی صوتش حجتیست بر مقام بابی عراق

صفت قانون

طغرا قانون سلیمان دار الخلافه صداست و دامن مطرب سبز فامش عبارت از شهر سبا هدهد مضراب از بلقیس نغمه اش خبر رسان و دیو و پری زیر و بم اصولش در پای تخت روان قانون حافظیست که بسر چشمهٔ آب رکناباد شتافته تار و آهنگ سازش نظم را در آن شعبه گاه تر و تازگی سرود یافته

صفت ارغنون

طغرا ارغنون خود را بوته کیمیاگری مطربان میداند و طلای رنگینی آهنگ را خوب می جوشاند ارغنون شیخ عطاریست که از هر پنجه بدکان صندوق طبله دارد و بیماران مقام بینوائی را از ادویهٔ سرود بی بهره نگذارد

صفت جنتر

طغرا جنتر را شهد تصوف بقدر دو کدو قسمت بود چگونه در باغ هستی بیک کدو قناعت مینمود جنتر صومعه گزینی ست که از بس شکستگی دوست میداشت در گوشه قناعت خویش هرگز کدوی درستی هم پیش خود نگذاشت

صفت شترغو

طغرا شترغو سالکیست قناعت گزین و بردبار از مستی حق نه راه درست میداند و نه هموار شترغو در راه روی حجاز قرینه ندارد و حدی سرایان بادیه را دمکش خود میشمارد بسکه آوازهٔ حسن صوتش در هامون پیچیده ناقهٔ لیلی از عشق آهنگش مجنون گردیده

انباز شده از روی طبیعت موافق لیکن با مخالفی دمساز شده ظهوری از کیل کاسه کمانچه مخزن سامعه انبار نغمه طغرا تیر کمانچه از ترکش خوبانست بی آنکه از کمانخانه برآید بر نشانست در بزم با یراق رزم نشستن او را می زیبد و بقصد عشاق ناوک اندازی او را می سزد +

صفت نی

تاج الماثر نای دلکشای دهان بر سر بی زبان با لب راز میگوید و گلو بسته بدم نفخ صور پیدا می آورد ظهوری نی در احیای سور و در دمیدن صور طغرا تا یوسف نغمه از چاه کی برآمده زلیخای قدح بمقام عشقبازی درآمده اگرچه در مصر بزم بشعبه خطا نه پرداخت عزیز مطرب در زندان سامعه اش انداخت نی منصوریست بگناه سرود انا الحق از دار کف مطرب آویخته +

صفت دف

طغرا چرخ بلند آوازگی را ماه تابانست و با نهایت اوج گیری در حضیض نمایان بسکه شعبه فروغش بمقام اعلی رسیده هلال جلاجل در دورش سفید نگردیده دف بایزیدیست بخطای لی مع الله دشنه انگشت مغنی بر و ریخته دف شمس تبریزیست که از آهنگ سرمستی ضرب ذکر نه شناخت و در مقام بی پروائی دیگری پوست تخت را بر دوش او انداخت

صفت طنبور

ظهوری طنبور در شکارگاه هوش کمند تار بر دوش طغرا طنبور بجهت تهلیل فکر سبحه گردانی دارد تسبیح بندها را از دست خویش چسان گذارد رستم یکدست زابل سرود است و بمخالف ایران طرب چون رستم زال دشمن اگر افراسیاب توران غم بمیدان حرب درآید در مقام گرز افگنیش نه تواند زنده برآمد طنبور زنده پیل احمدیست که نقش طربش در سر زمین جام نشسته و برای میکشی صوت از دهکده مقامات خری در پیش خانه خود بسته

صفت حنجری

طغرا حنجری اگرچه پوستی بر استخوان کشیده اما سرود گرم دنیا بسیار دیده هر که بدست نوازش کاسه چنبرش را کافته و زیر آن نیم کاسه یافته حنجری بقعه نشینی ست که اگر بر روی بحر اصول شتافتی از مقام یابی کرامات پای آهنگ خویش را بر نتافتی

انر برای مینوایان هر شب و روز سفره چرمی خود را گسترده

صفت رود

انجا نسروی رود از لوازم سرود ست و در لفظ سرود هم رود لازم ست که سرودی رود تمام نباشد
طغرا از اختلاط رود زنده رود زنده است و از ارتباط او آب رود گوارنده بی نام او لفظ رودخانه
پوچ خواهد بود و بی اسم او عبارت سرود لغو خواهد نمود

صفت چنگ

تاج المآثر چنگ هلال آسا بر کنار مغنیان ماه سیما گفتی زالیست موی خضاب کرده او بر دامن
ریخته و گیسوان مشکین و زلف عنبرین بجای سر از پا آویخته پشت او بشکل نون هلال و عین نعال
انحنا یافته و بسان سر زلف و طاق جفت ابرو خم گرفته و سر او چون منقار باز و چنگل شاهین
گری پذیرفته و مانند قیاری سر از کمال حیا و غایت خجلت در پیش مانده طغرا از هره تا شعبه نوازش
چنگ نگذید از حضیض بزم زمین بارج آسمان نرسید چنگ را بعه خاتونیست که چون آوازه اش
براه کعبه اصول پیچند در پیش کوه صفاری دست مطرب از سرخی رنگ نغمات خون حیض خویش دید

صفت بلبان

طغرا طرز صوت سفیست در دست او عمل قطعه ایست پا بست او برج اسود لیست از کوچکی
بمقام بزرگی شتافته

صفت بربط

تاج المآثر بربط بی زبان قوت نطق پذیرفته و بواسطه دهان از هر گوش فریاد خاسته گفتی
به تهمت دل ربودن نالیدن گوش او عادت کرده اند و بخیانت جان بردن اتمامی او از احشا
بیرون گرفته طغرا بربط شیخ سعدیست که از مضراب قلم سخن سازی برآورده و از نقش بسته نگاری
گلستانی بمقام تحریر خویش در آورده

صفت کمانچه

تاج المآثر کمانچه چون مجنون از فراق لیلی ناله برداشته و از غایت نحافت رگها بر پوست او پیدا
گشته چون نی تیز آواز ست ولیکن بر خلاف او ناشنوده باز میگوید از راه صورت رست آما کری



صفت مغنی

اعجاز خسروی در موسیقی دستگاهی دارد که چون آهنگ ساز میکند عنقا را در گرفت چنگ می آرد و بزخم ناخن جگر قمری میخراشد غنائی او که عنای دل عنادل ست بلبلان را چون بلبله خون میگریاند دستگاه آن کامل الزمان بحدی رسیده که شعب در بم بافته را که از پردهٔ گل تنگ ترست چون باد صبا یکی را از یکی بی آسیب جدا کرده و غنچه وار باز بهم پیوسته تاج المآثر بنغمه داودی معجزهٔ مسیح آشکار میکرد و بآواز رود و سرود خرمن صبر بر باد بیقراری میداد و بزخم موسیقار مرغ از اوج هوا بحضیض می آورد و بقرع اوتار در صمیم دلها آتش شوق می افروخت و بتحریک عناب بنان و فندق سر انگشتان ید بیضا می نمود و بزخم زخمهٔ گرم دل فولاد نرم میگردانید و بضرب مزامیر زنگ از روی آئینهٔ ضمیر میزدود و بنالهای رود آهن در گداز می آورد قاضی زاده تیر کمان شان اگر در کمانچه سرود مے بود چنگی فلک را از کشتی گردون بساحل خاک می آورد ظهوری اگر در نغمه پردازی زبان بدعوی اعجاز کشاید بتصدیقش گوشها عوض زبانها بفریاد آید ناخن زنی نغمه در عقده کشائی زبانهای گنگ و چرب و نرمی اصول در روغن مالی دستهای شل مرزا خلیل مغنیان باداى نغمات رنگین و ترانهای دلنشین دل از کف سامعان می برند و پردهٔ طاقت بر تن ناظران میدرید نوازندهای رباب هر یک لب لباب سازندهای بین هر کدام منتخب روی زمین طغرا پردگی سرودی که از داود رخ پوشیده بمقام دمسازی او بی حجابانه دویده گلبرگ لب بآهنگ بلبلان کشادن معنی سرود بباد مستان دادن بشوخی آن خوش ادا تمکین جان و دل فدا از مشاهده خراسر کار ابل هوش تمام کاکل مشکین سراسر گرده چین از هلال تا ابرو تفاوت بجید مود اللیل اذا یغشی سوگند ست بشب زلف معنبرش والنهار اذا تجلی قسمی است بروز چهره منورش

صفت ساز ❊ صفت رباب

اعجاز خسروی رباب را اگر از فرود ببالا برند با بر برآید طغرا رباب درویشی ست که چون پیوست تخت پرداخت بسکه کوچکش دید سرپوش کشکول چوبین ساخت رباب در تسخیر حصار هم طالع سکندر و بشعبه داری فتح و ظفر طبل و علمش در برابر از مقام شناسی طالع مخالف مطیع او گشته و آوازهٔ اقبالش از هفت پردهٔ چرخ گذشته رباب درویش همتی ست که تا بقانون گوشه گیری فقر پی برده

نقش و نگاریست و هیأت وهم و خیالی و موسیقی حرف و صوتی آنچه از اصول حکمت توان شمرد علم حساب است زیرا که هر سه علم دیگر محتاج ست بعلم حساب و علم حساب بهیچ حساب محتاج آنها نیست ؛

صفت علم موسیقی

نخستی علم موسیقی علمیست در غایت لطافت هر طبعی آنرا محیط نتواند شد و هر ادراکی او را مدرک نتواند گشت زیرا که کسب علم موسیقی ممکن نه شود مگر بطبع سلیم و قریحه مستقیم طغرای مشهدی نغمه مهربانیست که با نیک و بد میجوشد و در سور و ماتم خلق میخروشد و در محفل عروسی از دستان مطرب در جوش ست و در مجلس تعزیت از دف نیلی سیاه پوش نغمه لیلائیست که مجنون مضراب را سر بکوه از عنون درده نغمه عذرائیست که وامق انگشت را بناقه آوری شتر غو فرستاده نغمه زلیخائیست که در خلوتسرای طنبور بر یوسف تار پیچیده نغمه شیرینیست که در بیستون عچک بفریاد زخمه رسید نغمه رعنائیست که از غایت نازکی بنظر خواننده در نمی آید نغمه زیبائی ست که از نهایت شوخی ساز [illegible] باد بر نمی آید نغمه محبوبیست که قامتش راست افتاد و از بسته نگارین بخط و خال داده نغمه بتی ست که سیم تنان ساز اگرفتار ساخته و از حسن بدلبری نازک بدنان مضراب پرداخته مرزا امانی سبزواری سرود را نه مقامیست که هر بیمغز آهنگ ادراک آن تواند نمود و نه اینقسم رنگیست که بلبل ترانه سنج ساز و برگ ذوق آن تواند فرمود شمعیست دلنواز شعله ایست طاقت گداز کاسه طنبور در بزمش سراپا گوش ست هر چند گویاست از ادب خاموش ست دف از دست محبتش بحلقه بگوشی پرداخته رباب از رگهای تن تارهای خود ساخته اگر گلشن ست رنگ هوش را به نغمه داودی می بازد و اگر گلخن ست قانون سینه را بمضراب خار می نوازد جگر لاله داغ از ترنم ست و سوسن رطب اللسان بین شبنم ظهوری دستی که حرکتش با صولی بر نیامیخته شاخیست بار ریخته و سینه که نفسش بنغمه در نیاویخته سازیست تار گسیخته بلبل را که یکی بود بزمزمه هزار گردیده زیادش از سیمرغ میشمارند و قمری را بهمان ساده خوانیش بر نقش پر طاوس ترجیح میدهند

صفت حسن صوت

طغرا از انجا که آواز خوش زیبائی ده نغمه ست هر کرا شعبه حسن صوت میسر گردید در هر مقام که آهنگ نقش سرائی زند بنوای عشاق بانی نغمه تواند رسید

خود را از ابنای زمان ممتاز و بی نیاز تواند ساخت دانشوری و سخن پرویست چه ذات اعظم الهی
(ای سخن خوب و با تحقیق ۱۲)
با کمال کبریا و جلال نا متناهی بآیهٔ کریمهٔ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ بحسب فصاحت کلام دعوی امتیاز از سائر
انام نموده و حضرت رسالت پناهی با وصف رتبهٔ نبوت بندای أَنَا أَفْصَحُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ به بلاغت
و فصاحت بیان زبان بگزارش ستایش خویش کشوده پس ازینجا توان یافت که تزیین بزیور
این صفت حمیده و تحلی بحلیه باین شیوهٔ پسندیده موجب اتصاف بحضرت احدیت است
(موصوف شدن ۱۲)
آئین اکبری بلاغت آن باشد که سخن باندازهٔ نیوشنده رود و بسیار معنی را باندک عبارت
چنان برگزارد که در فراگرفتن رنجی نرود و فصاحت آنکه در گزارش زبان کج مج نشود مرزا بیدل
(ای فهمیدن ۱۲)
فصاحت شاهد معجزات انبیاست و دلیل کرامات اولیا در مکتب گفت و شنود که تکلم الناس علی
(گواه ۱۲) (بگوید انسان را بر)
قدر عقولهم سبق کمال اوست همانقدر بیانی که مدعای سائل بحصول تواند رسانید فصاحت است
(اندازه فهمهای شان ۱۲)
و با وجود ادای مطلب اگر نقاب گفتی از لطافت نیز مرتفع توان یافت بلاغت

صفت علوم اصول و فروع

اعجاز خسروی شجرهٔ طیبهٔ علم باصول و فروع قائم ست فروع بی اصول نامی نگردد و از اصول
(قوانین کلیه ۱۲) (قوانین جزیه ۱۲)
بی فروع چیزی نه خیزد

صفت حکمت

شیخ محمد علی حزین از بزرگی شان حکمت یکی اینست که یک کس در دنیا نیست که اسم حکمت بر خود
نه بندد و نگوید و نه پندارد که من دانا و حکیم نیستم و چیزها را چنانچه باید نمیدانم اما حکمت را حاجت
نیست که اسم چیز دیگر بر خود نهد و خود را بچیز دیگر آراسته گرداند

صفت علم ریاضی

محب علی سندهی بواسطهٔ استعمال ریاضی نفس متعود بیقین شود چه از ممارست هندسه و حساب
(عادت کرده شده ۱۲)
ملکهٔ استقامت درو حاصل آید و از وادی تکلف و تعسف بسر منزل تحقیق و تدقیق رسد و از
(راستی ۱۲) (بی راه رفتن ۱۲)
وقوف بر دقائق هیأت بکمال قدرت الهی پی برد و سرمایهٔ آگاهی و شناسائی بدست آرد ❊

صفت علم حساب

منیر اصول ریاضی چهارست حساب و موسیقی و هندسه و هیأت چون نیک ملاحظه کنی هندسه

---

۱ پس بیارید یک سوره را از مانند آن ۱۲
۲ منم فصیح تر عرب و عجم ۱۲
۳ بیان علمیکه در آن استعاره و تشبیه و غیره میباشد ۱۲
۴ ای در مقام گفت و شنود بیانیکه مدعای سائل را بحصول تواند رسانید ۱۲
۵ ای بعبارت لطیف باشد ۱۲

مؤلف صرف ابواب علوم را مفتاح ست و دلهای حق طلبان را مراح الارواح اقالیم سبعه هفت اقسام
در زیر نگین اوست و بیماران علل و اسقام صحت یاب و دواهای شافیه شفا آگین او و صرف مستقر الاطوار
ظرفی دارد که بهر لغو از جا نرود و تفضل تفضیلش را احدی از جمع رجال انکار نه کند باب اکرامش بر حاضر
و غایب مدام گشاده و از مائده انعامش برای مذکر و مونث چاشنی فیض آماده مصدر را از عطایش
بسیطی رو نداده که از باطنش اسرار ماضی و مستقبل برون نیاید و او را از چاک گریبان شرح صدری
روزی کرده که تبیین اوامر و نواهی و صدور افعال کماهی فعل لازم او گشته و اخلاف سعادت مآب
که از رحم او بر خشت کتاب زاده لبن شائع حرکات شایسته او با ر در کام نوشین شان ریخته فیض
تربیت و تربیت فیض با فتتاح ابواب معانی بجانب دار الملک خط و سواد فرستاده ✣

صفت علم نحو

مؤلف نحو ابو الآبای الفاظ و معانیست و بانی بناهای مبانی میز خیر و شر حالی ضمیر اوست و خبر
مبتدا مکشوف باطن خبیر او موزون قامتان عبارات را ترکیبات متناسبه بخشیده بحرکات دلچسپ
و رساست زبانها روان میسازد و کلام فصحا را بزیور حسن قبول آراسته در نظرها جلوه میدهد ناصب
عوامل شهرستان عبارت ست و رافع الویه دارای دیار فصاحت

صفت علم منطق

مؤلف منطق پادشاهیست که کلیات خمسه پنج نوبت بر درگاهش می نوازد نی نی نقشبندیست
که اشکال متنوعه می طرازد و از صغری و کبری محسنات اشکالش که در دوشیزگی حامل نتایج شده اند
بی انتظاری نتیجه های خلف می زایند و بدلیل ساطع لب میگشایند موحدیست که سالبه کلی عالم
در دل دارد و غیر از موجبه واجب تعالی بر صفحه بیان نمی نگارد فضل انسان از حیوان به فیض
انعام اوست و عصمت ذهن همزبانانش از خطا بکرم و اکرام او شماسی نیست اما شمسیه مدام پیش نظر
دارد قطب نیست لیکن نام در قطبی میگذارد

صفت فصاحت و بلاغت

استاد بفتوای مسند آرایان محکمه تحقیق و امتیاز مرد دانش پیشه خرد اندیشه را نیکوترین هنری
که گردن مباهات و تارک افتخار در میان اهل روزگار توان افراخت و بهترین صنعتی که بسبب آن

محمد صالح تضمین چون پیوند حسن و عشق باهم سخت زیبا

صفت معما

اعجاز خسروی معمیات چون شگوفهای سر بمهر که خبر از نسیم نفس دانایان کشاده نه گردد محمد صالح معما چون دهان شکر لبان با وجود ناپیدائی و بی نشانی شوری در جهان انداخته و جزو هم باریک بینان هیچکس سر موی ازان نشان نیافته

صفت لغز

محمد صالح لغز مانند کمر نازک میانان با آنهمه کم نمائی و تنهائی خیال عالمی را کمر بسته خدمت خود ساخته و غیر فهم عقده کشایان دیگری دقیقه ازان نشگافته

در بیان علوم صفت علم

اعجاز خسروی آدمی بجوهر علم و حکمت آدمیست وگرنه مهرهٔ استخوانی و لعل خون حیوان دیگر نیز دارد منه سواد علم بسرمهٔ بینائی ماند که هم روشنائی مردم ست و هم زیبائی محب علی سندی علم واسطهٔ ایصال بمعانی غامضهٔ الهی و سبب آگاهی بر حقائق الاشیاء کماهی ست رسا تا کفهای گوش پر از زر علم نباشد در میزان مردم گران سنگ خفیف نماید

صفت عالم با عمل

نزهت الارواح عالم گفتار در عالم بسیار ست عالم کردار بودن دشوار ست این آیه مفسران روایت بکنند و از شان و نزولش مسافران حکایت کنند که هر که در خود سیاحت نکرد در بحر معنی سیاحت نه کرد اعجاز خسروی ذات مرد جوهریست که کمیت آواز بلندی و پستی بالا در نتوان یافت و کیفیت او بحسن محاسن توجیه نه پذیرد کرد او بفعل دانند اگر روزی متاعی و ضیاعی که ملک اوست ضایع گردد داد در کوی شهر این بیباکان از وضع و نشست خویش بیرون نیفتد و از روی انقباض انفعالی باو راه نیابد بضرورت اسم مهتری بروی مضاف توان کرد بلی عمل خلف علم ست +

صفت علم صرف

طاهر وحید علم صرف مبداء علوم و منشاء قواعد و رسوم بلکه بنای هر علم بآن مشید و دریافت جنابای فرقانی باشتات آن موید دانا تا معادن آینه را شگافته گوهرهای گران بهای رموز یافته

خوش نفس و گلبویان هوا آلهوس گردی امید بعضی هست و بعضی کل بردست میگردند

(ای طالبان طراوت کلام ۱۲ ای الفاظ اتفاق ۱۲)

صفت نظم

منیر قامت معشوق چون موزونست دل از جای بردد ابروی محبوب چون صاحب بیت ست بر اهل نظر جا میکند شعری چون صاحب شعر شد فلکی گشت و آفتاب اگر صاحب مطلع نمی بود سر آمد روشنضمیران نمیگشت کعبه ایمان سیاه پوشیده که سنگش از وزن بیگانه ست زمزم ازان لب بدزبان ناسف گردیده که آبش با بحر سخن آشنائی ندارد و هر که از نکته موزون بی نصیب ست در دیوان محشر از میزان عدالت خواهد کشید و هر که صاحب دیوان غزل نیست از فیض دیوان ازل محروم خواهد ماند طاهر فصیر آبادی سخن منظوم عقد گوهریست از بحر خاطر در صدف صفحه جلوه گر و شاهدیست از خامه لباس قصب در بر بزم افروز اهل هنر مشعلی ست که از صرصر حوادث نمیرد و چراغیست که از علاقات نفس روشنی پذیرد فروزنده او رو سفیدو روشن کننده او حی جاویدست مرزا بیدل فضل آدمی اگر بر سائر حیوانات بنطق محض باشد حیوان نیز در عالم اصطلاح خود بی نطق نیست مگر آنست که حیوان ورق آهنگی که دارد بر نمیگرداند و آدمی درس منطق بعلم فصاحت و بلاغت میرساند مراتب نوائی حیوانی منحصر در زیر و بم مطلق ست و در جان انسانی بقدر لطافت موزونی کلام شهرت سبق امتیاز رتبه خواص از عوام کالانعام به نسبت بلندی و پستی سخن ست نه باعتبار بزرگی و کوچکی سرو گردن بسلسله کتاب حق که بی نیاز معنی ساخته است و مستغنی از الفاظ پرداخته از کتابخانه لوح محفوظ بغازه کمال موزونی منزل و مابقی آیات کلام الله همچنان به ترتیب قوافی مسجع متره از شائبه خلل انکار فروش کلمات موزون متتبع منکران کلام الهست و عنان تاب طریق صحت پیرو ضلالت فدایان انحراف آگاهی

صفت اقسام شعر ۰ صفت غزل

صداقت غزل آبدار ذوبحرین آبروی گوهر یکتا میرزا رفیع واعظ غزل عاشقانه نمک مائده اشتیاق ست محمد صالح غزال غزل بر جنگی با دارد لاادری غزل گلبنی ست که بر شاخسار آن غنچهای سربسته مضامین رنگین در تانگی و شگفتگی ست تنها غزال غزل رم ایهام ست و گر بگیرد گریزگاه نقطه نمیرسد

صفت قصیده

ظهیر تفرشی قصائد یکسر فشور دولت ست بازیب و زینت ابروی بتان که مطلع دیوان حسن باعتبار تشبیب معشوقان ۱۲

ع ۱۲ ای طالبان طراوت کلام ۱۲ ع ۱۲ ای الفاظ اتفاق ۱۲ ع ۱۲ ای آدمی ۱۲ ع ۱۲ یعنی شکسته و فرسوده ۱۲ ع ۱۲ یعنی مشرف و پاره از عوارض ۱۲ ع ۱۲ یعنی بادشاه و با شکوه و شوکت ۱۲ ع ۱۲ تشبیب سرآیند بیان حال عشق و معشوق ۱۲

ع ۱۲ ای زینت دهنده مضمون بکلفت فهم سامعان بسبب علو کلمات ۱۲ ع ۱۲ ای زینت دهنده مضمون بکلفت فهم سامعان بسبب علو کلمات ۱۲

بکلید داری خزانهای نامتناهی چنانکه یکی از بلغای فضلا گفته که دست رد بر سینهٔ شعر اعلی اطلاق نمیتوان نهاد و شرح فضیلت فی حدذاته نمیتوان داد محمد صالح عروسان زیبا صورت معانی که پرورش یافته آب و هوای عالم قدس اند چون از رشحهٔ فیض جلوه کنان بیرون میخرامند و خلوتکدهٔ دل آمادهٔ جلوه سازی میگردند برخی با زحنای قافیه نگارین ساخته با انجمن نظم می شتابند تا بلاک بیتابان نظرگاه تماشا را از مشاهدهٔ جمال خویش حیران سازند و برخی آئینهٔ سجع بر پیشانی بسته بر پیشگاه نثر فرمانروایی میگردند تا نظارگیان محفل شهود را از تماشای خویش مدهوش گردانند از بجاست که جلوهٔ شبستان حسن معنی دو گروه اند اصحاب شعر که آئینه داران عروس نظم اند و ارباب انشا که چهره نگاران شاهد نثر اند لیکن طائفهٔ نخستین را پای اندیشه در تنگنای خیالات کام فرسا میگردد و طائفهٔ دوم را توسن فکرت در فسحت گاه معانی بجولانگری می آید بالجمله هر دو گروه معنی پژوه قافله سالاران شاهراه سخن اند

صفت نثر

طغرا نثر نزهتکده ایست عندلیب نوا از نرگس نژادان کلمات عوش آمیدهٔ سرکوشی شاخچه قلم و سرو قامتان فقرات زینده هم آغوشی بنفشه رقم طوطیهای سبزفام سرخامه گزین مرغزار فصاحت پروری سنبلهای گل اندام بالانشین جویبار بلاغت گستری الفاظ ریحان خصال تر دست تا تنگی برتابی ریختن و معانی شقایق تمثال رنگ بست شگفتگی بشگفتگی آمیختن صفحات یاسمین خلقت موج خیز شادابی لطافت سطور نازبو نظرت دلاویز بوبائی تراکت مزرا بیدل هر جا شگوفه نامه نثر بساط رنگینی پردازد نظم را از خجالت در قالب تنگی الفاظ خریدن ست و هر گاه شور آواز شکنهای موج بال وسعت گشاید گوهر را از حیا در طبع قطره نفس زدن میان شاهد معنی را اگر در کسوت نظم نازش تنگ قبائی ست در لباس نثر پرواز آغوش گشائی یعنی در مرتبه که مضمون با کمیت تراوش داشته باشد از گل کردن نثر به بسیط کیفیات نظم راه بردن ست و از ترتیب نظم فیض حقیقت نثر داشمردن و له بالمعه سطور نثر نفس صبح را بغبار خجلت پیچیدست انجا از خسروی اصحاب انشا که در بوستان مردمی بسان درخت گل اند و سایه الناس چنیدند گان گل تا در شگفتن صد هزار عندلیب

۱ اشعرا بتجم اخوان شاعران پیروی میسازند آن شاعران گرامان را ۲ ای نات شعرا را بزرگ نتوان پنداشت اما قسمی انسان که در سرشت باشد تا بزرگ خیال باید کرد ۳ سجع سخن با قافیه گفتن و سخن با قافیه ۴ ام ۵ ای بسبب بسیار شگفتگی رنگین شده اند ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

جمعیت آمای طبع آزاد شان دفتر پریشانی روزگار ابتر را هر لحظه از سر نو شیرازه میکند فکرت عالی فطرت شان را
جنبش از آنجا نیست که سیمرغ پروازان آشیانگاه تجرد را در هوای فضایش رخصت جنبش بالی نداده اند و فرهنگ بلند
آهنگ بلند آهنگ شان بمقامی پی برده کارنامه الای سخن بر طاق بلندی ننهاده که حرف گیری زیاده سرایان انگشت رد
بران توانند نهاد و علو رتبه سخن بالا دست بجائی نرسانیده اند که دست بلند پروازان بدان توانند رسید پیچ و تاب طره
شاهد نامه طوبی خامه شان از ناف پیچ رشک خون نهاد در دل ناف غزالان ختن کرده از تصور آب و تاب سخن شاداب شان
کام صدف از مروارید عدن آب بدهن آورده رشک رنگینی قلم بوقلمون رقم شان خون نگارخانه از رنگ بخاک ریخته و شرم آب و تاب
زاده استعداد آفتاب نژاد شان عقد گوهر رنگ بر روی جواهر فرنگ گسیخته آزاده سرو چمن زار معنی پروری
یعنی خامه سخنوری را ببرکت تربیت فطرت والا فکرت شان بدان پایه سرفرازی رو داده که از فرط شادی
پایش بزمین نمیرسد و منبع زلال حیات یعنی دهان دوات متصور آنکه از چاشنی زبان قلم نوشین رقم شان
بکام رسد لبش از ذوق بهم نمی آید نظری معرفت افزا ضمیری حقائق زادی مسیحا زاد نفسی قدسی
نژاد کمالی روز افزون فکری بمطلب رهنمون قلمی ولی النعمای ارباب آداب رقمی مالک الرقاب
ذمه اهل کتاب طینتی چون سرشت قدسیان پاکیزه گوهر فطرتی چون منش روحانیان روح پرور سلیقه
در استقامت شاهین میزان خرد طبعی در درستی معیار تمیز نیک و بد طرز بلاغت وحی طراز طور فصاحت
سرمشق اعجاز نهاد شان آسمانیست و نژاد شان روحانی نسب شان الهیست و نسبت شان آگاهی
وحید صاحبان طبائع موزون مشاطگان ابکار افکار اند و درین کارگاه صنعت گری که رشک فرمای
نقش ارژنگ ست آئینه معیار اند

صفت بیان اقسام سخن

نصیرای همدانی قدسی نژادان معنی که برهنمونی عنایت مبدا فیاض از بلاد تجرد آباد نفس ناطقه
انسانی قدم رنجه کرده در رباط خیال نزول اجلال میفرمایند و از آنجا بر بادپای حرف و صوت نشسته
فوج فوج از دربند دهان راهداران اقلیم بیان متوجه سواد اعظم ظهور و اظهار میشوند عاملان این دیار
جهت آرامش این نورسیدگان دو منزل دلنشین ترتیب میدهند یکی خانه وسیع الفضای نثر
دیگر بیت المعمور نظم خدمت محفل نخست وظیفه منشان چابک قلم و پاسبانی خلوتخانه آخر منصب شاعران
موزون رقم گاه در ممالک محروسه کلام مخاطب بخطاب امارت پناهی و گاه بزبان حاملان عرش رسالت

نه سپهر جهان خردمندیست و درخشان گوهر پیرایهٔ هفت اورنگ ارجمندی آب و رنگ جواهر خمسهٔ
حواس ست و منظر دلنشین دانش را شمسهٔ اساس نفحات نسایم بهارستان فیضش نزهت بخش ارواح
سخندانان رشحات جان بخش سحاب فضلش راحت بخش قلوب نکته سنجان از مطالع عباراتش لمعات
خورشید معانی ظاهر از مشارق اشاراتش انوار سرایر یزدانی باهر مخبر سر عارفان مشعر ارشاد طالبان
واسطة العقد سبحهٔ احرار بهترین تحفهٔ ابرار روزگار کعبهٔ اهل فصاحت ست از آن کسوت سیاه پوشیده
زمزم اهل بلاغت ست از آن بروانی و تری آشنا گردیده روح قالب حقیقت ست و قالب روح
معرفت مؤلف سخن مجنون صفتان شور جنون دربار را از گیسوی مسلسل سطور حلقهٔ زنجیر بگردن
جان آویخته و سمندر طینتان چون شمع با اشک و آه سر و کار را از چلچراغ حسن گلوسوز در آتش
پارسی طرح سوز و گداز ریخته اقالیم سبعه خطوط یک قلم قلمرو فرمانروائی اوست و سواد و بیاض روم
و زنگ کاغذ و مداد یکدست و دستخوش بالادستی عالم آرائی اوست مصری قلم که از شیرین حرکاتی صد کاروان
تنگ شکر در بار دارد و در قطره زدن از نقش پا یک خیابان سنبل و بنفشه در گلزمین صفحه می کارد
در تماشای جمال باکمال و حسن پر غنج و دلال او بسکه از دست رفته چون زنان مصری یکدست انگشت
قلم کرده رقم بخون از سودا سیاه گشته خود رقم نموده بی سخن سخن نسیم گلشن راز ست و بیحرف و صوت لخلخهٔ
عطار اعجاز مصباح شب یلدای طریقت ست و مفتاح قفل بند حقیقت تجلی طور معرفت است
و انوار المشارق خورشید هدایت

صفت سخنوران عالی فطرت که مهبط فیوض مبداء فیاض اند و گل سرشاخهٔ قلم یعنی سخن را شگفته ریاض اند

اعجاز خسروی خداوندان معنی که قلم بر سخنان لطیف جاری میدارند گوئی بر طوفان باد کشتی میرانند
میرزا جلال طباطبا زهی کلیم کلامان مسیحا دم و خسرو منشان شیرین رقم که آب و تاب آتشین سخن سیراب
شان جانشین باد نفس روح الامین و چراغ دودمان آتش طور ست و طراوت رخسار شواهد بیان
شان ظهور حور ست که از کمال لطافت زلال آسا در جداول انهار مسطر مشق رقاع میکند و سبق آبداری
روان مینماید بمودای جنات تجری من تحتها الانهار و بیاض مسودهٔ ریاض حور و قصور پاکی دامان بیگناهان
بدست پاکدامنی فطرت پاکیزه فکرت شان لحظه بلحظه بیعت ایمان تازه میکند و فیض پرورد آب هوای

کلیم یاطبع سلیم را غذای شیرین ست و خاطر حقیر را مدوای تلخ گاه شکست ست و گاه پیوند و گاه صلح ست
و گاه جنگ گاه صید زبان گاه صیاد دل و جان گونا گون صفات او هریک در مرتبه خویش کمالیست
و هر کدام در رویه دید مقتضای حالی محمد رضا سخن لبنزله جگر گوشه فطرت انسانی ست و بلند گشتن
آوازه نیکنامی موقوف برداشتهاراین فرزند روحانی از اینجا به ثبوت پیوست و بکرسی نشست که خاصیت
سخن درازی عمر و مزید حیات ست و انعدام آن خاصه ممات چه به ازین که بر جمال دل آرای این
معشوقه دلربا نقد جان نثار کرده آید و حسن افزای این محبوبه زیبا ملک دل را تسخیر نماید ظهیرای تفرشی
این هیکل قدسی هروم هرنگی برمی آید و هر نفس بایهای جلوه گری کند عقل در حیرت که آیا بچه وصف
توان دانست و فکر در اندیشه که ارباب بکدام نامش توان خواند منان هویدا بانکمت نافه سویدا
منقر پسته دهان جوهر شمشیر زبان صفیر طایر وحی یا برید پیام الهام صریر قلم قدرت یا نغمه قانون حکمت
جان قوالب الفاظ یا روان ابدان کلمات فروغ قندیل دل یا زبانه شعله ادراک تراوش چشمه زندگی
یا تدفق بحر آگاهی بی تکلف مغز قلم روح جسم لبی آدم مکرم ست در کتب معنی تعلیم اسمایافته و در محراب
عزت سجود ملایک انامل م اقلام آمده نوح نجی ست سفینه ساز طوفان عام کلام لنگرگاه سفینه اش
مجودی ست کریم کلیم صاحب تعظیم ست از هر بیاضش در جنب ید بیضا و عصای قلمش مصداق
فاذا هی حیة تسعی تمام و در هر ست که در ترنم زبور نکلم الفاظ در پرواز و خیال دلهای مستمعان را
با جاذبی آرد هم بلمین آهن سرد دلهای افسرده بتصرف سحر اعجازش تسلیم و هم در کارخانه اختراع
صنعت زده بافی کلامش تعلیم داده اند سلیمان زمان ست و صریر خامه اش بهر سو سمین منعقد
پرندگان لفظ و چرندگان خط مار قلم و مور نقطه بل از تحت الثری ناف تا ثریای دهان تا دهان و از ماه صفحه
تا ماهی بیان جهانیانش در زیر لب و در تسخیر انگشتری دهان اند عیسی دورانی ست مصداق روح الله
از مریم بکر فکر زاده و در مهد تکلم نموده و از سر دار قلم با سمان صفحه اش برده لااوری سخن گوهریست
که آویزه گوش اهل تمیز ست دیو سفی ست که در پیش همه کس عزیز ست اهل معنی با عتبار سخن از عوام
سرفراز تر و بحسب نطق از حیوان ممتاز تر سخن شاهدیست دل از ارباب خرد ربوده آسیجا تیست
در سواد خط جلوه نموده هنریست که تا بحش همه پاینده است و اثریست که نام آدمی از زبان زنده است
نقصش نقصان جاودانی و کمالش کمال مرتبه انسانی محمد صالح سخن بی سخن روشن کوکب

۱ ای ای هر صفحه
۲ بهست ی ی ی ۲ ۳
۳ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۴ ای ای ی ی ۲ ۳
۵ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۶ ای ای ی ی ۲ ۳
۷ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۸ ای ای ی ی ۲ ۳
۹ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۱۰ ای ای ی ی ۲ ۳
۱۱ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۱۲ ای ای ی ی ۲ ۳
۱۳ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۱۴ ای ای ی ی ۲ ۳
۱۵ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۱۶ ای ای ی ی ۲ ۳
۱۷ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۱۸ ای ای ی ی ۲ ۳
۱۹ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۲۰ ای ای ی ی ۲ ۳
۲۱ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۲۲ ای ای ی ی ۲ ۳
۲۳ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۲۴ ای ای ی ی ۲ ۳
۲۵ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۲۶ ای ای ی ی ۲ ۳
۲۷ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۲۸ ای ای ی ی ۲ ۳
۲۹ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۳۰ ای ای ی ی ۲ ۳
۳۱ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۳۲ ای ای ی ی ۲ ۳
۳۳ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۳۴ ای ای ی ی ۲ ۳
۳۵ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۳۶ ای ای ی ی ۲ ۳
۳۷ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۳۸ ای ای ی ی ۲ ۳
۳۹ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۴۰ ای ای ی ی ۲ ۳
۴۱ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۴۲ ای ای ی ی ۲ ۳
۴۳ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۴۴ ای ای ی ی ۲ ۳
۴۵ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۴۶ ای ای ی ی ۲ ۳
۴۷ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۴۸ ای ای ی ی ۲ ۳
۴۹ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۵۰ ای ای ی ی ۲ ۳
۵۱ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۵۲ ای ای ی ی ۲ ۳
۵۳ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۵۴ ای ای ی ی ۲ ۳
۵۵ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۵۶ ای ای ی ی ۲ ۳
۵۷ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۵۸ ای ای ی ی ۲ ۳
۵۹ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۶۰ ای ای ی ی ۲ ۳
۶۱ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۶۲ ای ای ی ی ۲ ۳
۶۳ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۶۴ ای ای ی ی ۲ ۳
۶۵ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۶۶ ای ای ی ی ۲ ۳
۶۷ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۶۸ ای ای ی ی ۲ ۳
۶۹ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۷۰ ای ای ی ی ۲ ۳
۷۱ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۷۲ ای ای ی ی ۲ ۳
۷۳ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۷۴ ای ای ی ی ۲ ۳
۷۵ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۷۶ ای ای ی ی ۲ ۳
۷۷ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۷۸ ای ای ی ی ۲ ۳
۷۹ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۸۰ ای ای ی ی ۲ ۳
۸۱ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۸۲ ای ای ی ی ۲ ۳
۸۳ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۸۴ ای ای ی ی ۲ ۳
۸۵ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۸۶ ای ای ی ی ۲ ۳
۸۷ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۸۸ ای ای ی ی ۲ ۳
۸۹ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۹۰ ای ای ی ی ۲ ۳
۹۱ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۹۲ ای ای ی ی ۲ ۳
۹۳ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۹۴ ای ای ی ی ۲ ۳
۹۵ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۹۶ ای ای ی ی ۲ ۳
۹۷ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۹۸ ای ای ی ی ۲ ۳
۹۹ نسخه ی ی ی ۲ ۳
۱۰۰ ای ای ی ی ۲ ۳

سخن ناشنیده میگوید قلم[۱] اگر سخن بزبانش نیاید چسان بالادست خردپروران نشیند و کاخذ اگر
سخن را به تن نپذیرد چگونه از دیده[۲] وران نظر یابد شمع زبان آور چون از سخن فروغی ندارد سوخنتنیست
غنچه بسته دهان چون از سخن رنگی ندارد بستنی ست هر که وزن سخن نداند سنگ از و مهتر و هر که زمین سخن[۳]
نشناسد خاکش بر سر مخلص خان الحق این مایده آسمانی و عطیه روحانی قبس[۴] شعله طور ست و شیرازه
نار آن نور آفتاب صبح آگاهیست و نور چشم سفیدی و سیاهی آئینه[۵] معنی نماست و روشناس عالم بالا
رگ ابر نیسان[۶] ست یا عقد گوهر غلطان شرارهٔ شعله آواز ست شمع فانوس پرده راز چشم و چراغ
دودمان امکان ست شمع انجمن لامکان کحل الجواهر دیدهٔ بینش ست قرة العین اعیان آفرینش
گل خودروی مرز و بوم نوع انسانیست آئینه بدن نمای کمالات روحانی سبزهٔ شاداب ارم کمالست
طوطی قوت ناطقه را بال از فیض ریزه چینی این رنگین بساط سخن دهان ها یکسر بر نگ غنچه
گل سوری و بوتهٔ کیمیاگری پر زر ست و عمان اندیشه ها یکقلم مانند صدف نگین خانه خاتم لبریز گوهر
فروزان ستارهٔ که چون گوشوارهٔ دُر بر بناگوش صبح ازل درخشنده و بکوکبهٔ مهر تابان برافق روزگار
چون آفتاب تابنده کوکب طالع این بلند اختر بود که مخترع کون و مکان و مبدع اصول عناصر ارکان
بترکیب ثنای و ترویج دو اثر از ابنای انجادش رباعی مجرد عناصر و ثلاثی مزید مواليد را از رحم قوت
برکنار قابلهٔ ماده گذاشت قلم و نامداری از زمین عقیق تا بدخشان لعل در زیر نگین اوست آری
اگر نه او سکهٔ روشنائی بنام خود میزد از نامداری نشان نمی بود تا بسنگ نشان نامداری چه رسد
نگین سنگی بود که خاتم سلیمانی در عمر گمنامی بر سینه میزد نقش نگین خراشی که یاقوت مهر شاهی در
درفراق جگر گوشه خویش بر سینه رنگ میریخت لقمه زبان بچرب و نرمی او گوارست اگر نه خارخار
اشتها صادق راست گوئی استخوان بندی سخن کردی این ماهی بی فلس را کدام نادیده در دهان بروی
چنانچه موج سلاست گفتار آبگیری تیغ زبان نکردی این شمشیر بی جوهر را در نیام دهان که سپر داری
نمودی بی سخن لب و دهان لال را بر روی شبنم آبروئیست آری برگ گل بی بو را خارخار اعتبار چیست
الحق زبان بی بیان قابلی ست بی جان این مرده درخاک فراموشی به که در گور خاموشی خان زبان
امانی سبحان الله شگفت گوهری از معدن قدس سر بر زده که آفتاب معنی از جلوهٔ او فروغ گیرد و
چراغ دل آگاه از پرتو او روشنی پذیرد یعنی سخن والا مرتبه که مریم طبیعت را میسحاست عیسی معنی را

[۱] ای دانشوران که قلم را غرور دارید بجا عش همان سخن ست ۱۲
[۲] ای مغرور نظر دیده وران افتد ۱۲
[۳] ای شیرباقا فیرد ردیف و فیرد ۱۲
[۴] بغتین پاره آتش که از آتش بسیار گرفته شود ۱۲
[۵] ای دو سطر تیز سفیدی و سیاهی چرتا و قتیکه کسی
[۶] از زبان گویا نیست معلوم نمیشود
[۷] ای مضمون حال و معنی متین از زبان چیدا شود ۱۲ سخن آن زبان

منه پری روحانی که از بس لطافت همه تن جانست اگر با جسم نازنینش در ترازو نسنجند جانب پری
پله گران خیزد منه صندل را چه نسبت باندامی که اگر صندلش آلایند صندل آسوده گردد و اندام
سوده محمد صالح چگویم از لطافت بدن نزاکت پرورش که گاه دست بازی مانند سیماب از مفاصل
انامل بدر میرفت حسن اتحاد بوی گل همه جا نازک میشود تا مگر بر دماغ او نخورد و افشان شبنم بهار
بر ورق گل آب میگردد که شاید غبار خاطرش نگردد نزاکت طبع نشاء ایست که باده تقدیر صرف دماغش
نموده و باریک بینی رشته که دست قدرت قدر بچشم سوزن دشوار پسندش کشیده

ثنای حضرت سخن و توابع آن ❊ ثنای حضرت سخن که مایه الامتیازست از حیوان تا انسان و خمیر مایه ایجاد جهان و جهانیان

اعجاز خسروی منشی عالم از نطق فصلی ساخته و انسان را آموخته که حقیقت انسان بدان پیدا گردد
و آن فضل موجب کلیست اثبات بشریت را و سلب کلی مر جمادیت را از مردم چون آدمی را فضل نطق
وفا کند چندین جوهر معنی باز آرد مرزا جلال طباطبا زهی جادوی افلاک و عرشی سرشت خاک
که گاهی محیط خشک جدول را بر خلاف فلک ثوابت مطلع صد هزار کواکب ثابت و سیار میگرداند و گاهی
مجمع البحار سفینه را از جواهر زواهر سخن و نقود رائحه این مخزن که پرورده کنار و بر عدن دل و دماغ است
بحرین نظم ثریا نظام و نثر نثره نثار مینماید شیخ ابو الفضل سخن نسیمی ست متحرک و هوای متموج سرانجام
دار الملک معنی بی دستیاری امکان نه پذیرد و معموری خراب آباد بی مددگاری آن در اندیشه نگذرد
چنانچه بپایه والای آن به نردبان آسمان نتواند رسید بپای باد پای خرد در بیدای طبیعت آن قدم
نتوان زد آتش مزاجیست باد نهاد خاک طبعی ست آب نما منبعش آتشکده دل اوج پروازش نزهتگاه
هوا گرمی بازارش با آب آرامگاهش صفحه خاک مرتبه شناسان صفوف عزت فراخور دید و دریافت
خود چنانچه سپه سالار انجمن معنی خلف صدق دل دانستند موبدان دانش آتشکده خاطر بل ابو الآبای
ضمیر انگاشتند منیر چراغ دل بی سخن فروغی ندارد زبان از سخن صاحب دم میشود و قلم از سخن صاحب
قدم میگردد زبان چرب پسته از آن در دهن ها می افتد که چاشنی سخن ندارد و دهان صدف را از آن
میشگافند که از گوهر سخن لبریز نیست طوطی آئینه پرست چون از فیض سخن صاحب معنی شد بر عکس
اهل صورت ورق نانوشته میخواند و بلبل گلشن ستا چون از یمن سخن صاحب کمال گشته بر رغم اهل قال

عنایت الله خلخال مرصع هاله روی خورشید را شایان دور تماشای جواهرش بسان ماه چشم جهان بین درخشان ست

صفت پای

نخشبی پای چیست سالکی چست رونده درست مشهور در جهان پیمائی معروف در انگشت نمائی پیک نه آما دونده نخشبی نه اما رونده شیخ محمد صالح پائی که خطوط آن خط پیشانی اقبال ست و سطر کارنامهٔ اجلال اگر بلند پایه اش خوانند رواست و اگر سران سر در پای او نهند سزا دولت در قدم او بمراد میرسد و سعادت بپابوس او می شتابد قلم طریق وصفش بسر می پیماید و معنی[1] در اوصافش بپای قلم می افتد واضح پائی که بصد منت گلشن بر چشم لاله و بهزار تکلیف بهار بر فرش گلبرگ نمیگذارد مخلص کف پای از حنا رنگین سر بسر یک پرده از برگ گل نازک تر در گلزمین خیال اگر خار مژگان بلبلی بآن خلیده از نازکی که دارد چهره اش ابری[2] گردیده مؤلف پشت پایش مصفاتر از روی گل کف پایش نازک تر از گلبدن چشم بلبل دیبای شب اندر روز چشم خوبان اگر پا اندازش کنند آتش زیر پا می شمارد و مخمل دو خوابهٔ مژگان حور اگر فرش راهش کنند خار دامنگیر می انگارد خان آرزو پشت پا را اگر آئینه خوانم فرنگ[3] ازین استعاره صاف جوهر پیدا میکند

صفت کفش

اعجاز خسروی زهی دولت پایدار کفش که کالبد از و برون رفت و جان درون آمد بر پشت و کف پا مالیدگیهای شیرین بجا آورده و چستی و چالاکیهای بر محل نموده بر پای نگارین از کفشک حنا چست تر نشست هر بار که آن معشوق نگارین پا پا در کفش نهد چون کفش عاشقان صادق بپا یمالش تن در دهد و از لگدکوب فریاد نیارد

صفت تمکین

رفیع واعظ اگر سبکروحیش گاو زمین را بفریاد نرسیدی از گرانی کوه تمکینش کمر باختی اعجاز خسروی اگر ثبات و وقارش در روزگار اثر کند استحالهٔ عناصر باستقرار بدل گردد

صفت نازکی

اعجاز خسروی از صفای که اندامش دارد رگ در اندام او چون ریسمان در بلور روشن مے ماند

[1] ای معنی بپای قلم می افتد که تائیدی کن تا تعریفش از من تواند شد ۱۲

[2] ابری ای داغدار چنانچه گویند این وصلی ابریست ۱۲

[3] ای فرنگ را زینت حاصل شود ۱۲ و در فرنگ آئینه سازند ۱۲

[4] ای از حالی بحالی دیگر متغیر شدن ۱۲

صفت سرین

فتاحی اگرچه سرین سیمین بران نون یعنی ماهی ساق در دامان دارد ولیکن اگر پرده از روی آن بردارے
رین ماند و آن غلبهٔ اندیشه گناه ست و سیمین اگر دندان طمع ازوی برکند باری یعنی سیر آئی بیم فیض یابے
مخلص سرین یعنی خمیر مایهٔ گهر از خرمن گل بادام رعنا تر دو حباب جوی سیر و دندان غلطان گوهر بے نظیر

خان آرزو سرین هم خمیر مایهٔ ماه ست و هم قرص خورشید

صفت زانو

نخشبی اگر کسی روی در آئینهٔ چینی آرد از ذقن خویش تا ناصیه پیش نه بیند و انکه رو در آئینهٔ زانو آرد
از شری تا ثریا منظور اوست مخلص چه زانو در آئینه مرصع بالماس نهد دو بلور رین چنگیر از گلهای یاس
مؤلف چینی کاسه که فغفور از و سر بسنگ ست و از رشک صفایش آئینه با سکندر در جنگ آئینه ایست
دو جهان رو نما چشمه با آب و تاب صفا خلوتکدهٔ عالم خیال تجلی گاه مشرقستان مثال

صفت ساق

نخشبی ساق چیست دو عمود رنگین و دو چوب سیمین دو قائمه مربوط دو کعب مخروط و دو اصطرلاب سرور
روغا دو نور مخلص ساق سیمین آن رشک حور برنگ شمع کافوری فواره نور از حرکات شیرینش بر خرد
این معما کشوده که ساق عروس عبارت ازین شاخ نبات بوده خان آرزو شالنگ را حباب گفتن
آبی بروی چشمهٔ زندگی آوردن ست و ساق صاف را هاے سیمین نگاشتن آبرو بزر دادن

صفت شلوار

مخلص این پاجامهٔ کمخواب پیچیده دار برنگ پردهٔ چشم خون فشان عشاق گلنار اگر این دو شاخه
شمع در شبستان حسن روشن نمیکردید بفریاد پروانه مشربان آتشکدهٔ عشق که میرسید +

صفت پازیب

مخلص از پازیب مرصع بیاقوت که بکیفیت تراز موج بادهٔ لعلی بوده فکر معنی رنگینی استنباط نمود
یعنی اگر عشق عشاق را بصفای زنجیر جنون نواخته معشوقان را هم گرفتار خود آرائی ساخته +

صفت خلخال

واضح خورشید هجوف خلخال از اتصال قدوم سعادت توامش چرخ بالا سرمایهٔ شرف اندوخته

---

۱ ای اگر چه طبع
ساق نر بود و بواسطه مونث
آنرا در حقیقت ماده با او
هاے منقوط و سین
۳ ای نقش کسر و تشدید یا
۴ سیر آب شدن مراد ای معنی
سیر آبان از زین
۵ یا مرتفع یا سیمین
آن یا مگیست خوشبو
زرد و سفید و سیمگون باشد
۶ ای یا ے
۷ ای عالم خیال خلوتکده است
یعنی خیال از بیجا بجای دیگر
نمیرود
۸ ای مقام
ظهور عالم مثال کنوز نیست
۹ ای از انهار دست و پا
ستور ص ۱۲ ش ۵ قاعده
است کزمای اعضا از
رباطات پیچه رگهاے
با یکدیگر پیوسته
زرعام ست خواه سیم باشد
خواه زر
۱۰ بروزن
یکه یعنی گنده و بطر
بهار

نه آموختنی طائفه که از نقب گریبان تامل پی بحقائق برده اند جمعیت جمیع اسباب موهومه از تلف کاری انفاس شمرده اند یعنی هرچه درین زیان کده بدست آورده اند نفسی در عوض آن تلف کرده پس از سامان بخشی این کلید غنا همه با دوست اند اما غافل و بتقویت این رشته فتوح همه جگر دارند اما بیدل

مرزا جلال طباطبا دم مسیحش بجان هواخواه

صفت شکم

محمد صالح تخته شکمش که آئینه رونمای صور نوست از مرات صبح خراج گرفته و چنین نو آئین بران لوح سیمین گوئی بمددگاری قلم مصور قدرت بجهة عروج حسن زینه نمایان گشته مخلص شکم حباب بحر سیماب مولف صفحه سیمین شکم صفا پیشه سرمشق کامرانی دل هوس اندیشه خمیر مایه عنصر صباحت ست آئینه دار صفائی لطافت آب و تاب چشمه آئینه گرده صورت طرازی ورق سینه سرخ عیاری فتنه محشر در زیر سر فتنه پردازی شور قیامت در بر

صفت ناف

محمد صالح ناف دل شگافش که نهانخانه لطافت ست بر عین الحیوة آن شکم گوئی از جوش آب حسن گرداب بهم رسیده مولف حلقه گرداب طوفان محبوبی دائره پرکار خوبی تنوری طوفان بلا در زیر سر گردابی محیط فیض در بر

صفت کمر

نخشبی کمر چیست مایه سرور خیر الامور آفت جانی جوزای ثانی عدمی مصور وسطی مدور صفری مرقوم پیچی موهوم عاشق نه اما نحیف وامق نه اما ضعیف واضح میان هستی نابودش از نیستی یکجو کم مولف کمری نزاکت کمر بسته او ناتوانی سرگذشته او نشان راه باریک عدم در دلاویزی با موی کاکل همدوش و همدم

صفت ستر

مخلص غریب مشکلی پیش آمده از یک طرف دور باش حسن سد راه است که قدم بیشتر نگذارد و از یک جانب بیفرنگیهای عشق ترغیب مینماید که عالم دیوانگی چه کم از عالم مستی ست پرده از روی کار بردار عریان تر میگویم اگر قافیه بر سخن تنگ نمیگردید بر برگ گلی تصویر منقار بلبلی میکشید

جان بستاند قبول نمیکند اما همواره معشوق در عشق آن باشد که از عاشق بهزار حیله دل برد و دل چیست
رئیس تن انیس بدن سلطان اعضا برهان اجزا سرمایه برتری مضغه صنوبری قلب سره صاحب منیره
عرش ثانی کاخ نورانی فتاحی دل اهل کمال از بهشت نشان ست بل ایوان قصر بهشت گوشه
از قلب انسان مرزا بیدل گل کردن رموز غیب و شهادت موقوف تحریک دل است که هرچه
نشگافته این پرده است مجهول ست و باطل همان حرکت بی نشان بر زبانها بیانست و در دیده های
شناسائی پنهان سلسله قدرتش چون جوهر آئینه بافعال و آثار پیچیده و ریشه تصرفش چون نفس در طبع
ظلمت نور دویده بهر جا طبیعتی را آئینه تمثال حقائق یافته اند دل آنجا بمطالعه حقیقت خود پرداخته است
و هر کجا از تحقیق بیخبرش دیده اند بحکم بی نیازی نظر بر کیفیت خود نینداخته جمعی که نقاب امور امکانی
از پرده تحقیق دل کشوده اند شوخی هر اندیشه قبل از وقوع بیان در طبیعت انفاس اعیان مشاهده
نموده اند اما چون توجه اکثری از خلائق مشغول باشغال ظاهریست نسخه حقیقت دل را از برهمزدگی
چاره نیست وگرنه همچنانکه نگاه محرم اشاره نگاه ست و دست از مساس دست آگاه دلها نیز آئینه
اراده هم توانند بود و از تامل هم نقاب اسرار یکدیگر توانند کشود

صفت جان

مرزا بیدل روح انسانی شاهدیست لاریبی که جمال استعدادش از بی نقابیهای جوهر عقل پیداست
و آفتاب کمالش همان از دمیدن صبح ادراک لامع و هویدا وله روح انسان جوهریست بسیط
و بحسب لطافت بر جمیع اشیا محیط بخشی روح سبب حیاتست و نفس سبب ممات پس انصاف
این اقتضا کند که روح را پرورند و نفس را هلاک کنند اما تو مسئله معکوس کرده یعنی روح را می کشی
و نفس می پروری +

صفت انفاس

وحید اگر رفت و روب انفاس که فراش دولت سرای سلطان دل ست دست از کار کشد معاملات
تعیش ضائع و مهمل شود مرزا بیدل سرمایه کیسه هستی نقد انفاسیست بی توقف از کنج خانه غیب
هویت مدد فرمائی تنگ مایگان بازار وجود و بی تشویش و تردد غنا بخش بی بضاعتان چار سوی
شهود آمد و رفت او دلیلی ست بر اینکه این نقد ایثاریست نه اندوختنی و دریافت این عطیه موهبتی ست

غنچه باغ سینه حباب چشمه آئینه جوش بهار نازنینی گل تکمه گلشن نازآفرینی دست پیچ کام طلبی های دل آرزو خیز دست آویز سر بهوای انگیز گنبد گل حباب پیمانه مل ساغر واژون سیه مستی شباب عروج نشاء عالم آب

صفت سینه بند

مخلص نازک تر از گلبرگ سینه بند عطر فتنه مالیده برای خود دکان هنگامه آرائی چیده آه اگر فلک بمهر را انصافی می بود پرده چشم عشاق را باین خدمت سر بلند مینمود هر جا دلی بوده از راه سینه روزی مطیع خود نموده حسن اگر درین لباس بجلوه نمیرسید محفل جشن سالگره دلبستگی منعقد نمیگردید +

صفت پیراهن

مرزا خلیل چه پیراهن هر تارش کلاوه ایست که یوسف طلعتی را بدان توان خرید و هر رشته اش از دو کیست که چون چرخ بگردش توان گردید بسکه رنگین تر از برگ گلست پندارم پرده چشم بلبل ست اگر پرده دیده آهو گویم منتی بر چشم غزالان میگذارم نزاکت چین دامانش اسلوب چین بزلف بتان بیاد داده و عطر گریبانش از هر شکنی هزار نافه چین بیاد داده هر تکمه اش غنچه از نهال گلی هر بندش رشته بال بلبلی نظارگی چین آستینش سر آستین بر ملک چین می افشاند و محو تماشای چاک دامانش دامن از گریبان باز نمیداند آستینش فانوسیست از شمع کافوری ساعدی نشان داده یا مینای بلورینی از باده گلرنگ دور افتاده بنام ایزد از نزاکت چاک دامان پریزادیست بال افشان و از خوبی زه گریبان غنچه ایست رشک بهاران اطلس نیرنگ شگوفه شفتالو صرف مغزی و سجافش بهار ارغوان سجاف استر باریکتر از سر بصافش مخلص نیمه سفید چو وه مالیده بر شکوه بکائین خط نسخ کشیده +

صفت جامه

مخلص جامه محمودیش را اگر ایاز تماشا می نمود نقش نگینش چه عجب که ایاز محمودی میبود چون پرده چشم خون فشان کارنامه گلکاری و مانند خیال چمن طبعان برنگینی شهره آفاق جواهر کده مرصع کاری

صفت ماله مروارید

مخلص ماله مروارید را اگر بنظر خریداری میدید کهکشان از کواکب اینهمه بر خویش نمی چید +

صفت دل

بخشی نزدیک زنده دلان دل بر جان شرف دارد و بنا بر آنکه اگر عاشق معشوق را خدمت کند که از من

صفت پارہ

واضح ماہ میان تہی پارۂ دستش از دستی زیبائی گرد آورده که منیر لتش آبروی جبهۂ ماه برده +

صفت ساعد

مولف از شرم ساعدش پنجۂ آفتاب در آستین ابر پنهان و از غیرت صفائش پیراهن صبح چاک تا گریبان آستین از تجلی نورش فوارۂ نور نموده فروغش ماه چهارده را رو فرموده همانا ماهی چشمۂ آفتاب است یا موج چشمۂ سیماب

صفت چوری

مخلص آن مقیش کار چوری سیاه دلکش تر از گردش سرمه آلود چشم بتان خوش نگاه یا پرشکن زلفی تاب داده از معشوقان فرنگ زاده نی نی بدیده سرمۂ باریک بینی کشیده عنبرین دودی بشمع کافوری پیچیده بخط جام وار رسیده ام در مقابلش انیمه بکیفیت بود چشم سرمه کشیدۂ بتان دیده ام در برابرش بے رتبه می نمود

صفت سینه

نخشبی سینه چیست صندوق اسرار و رحبک انوار کانون مشتاق تنور عشاق محصل نه اما صاحب حاصل نخشبی نه اما صاحبدل مرزا جلال طباطبا سینه بصفا آئینه جمشید شیخ محمد صالح سینه معنی خزینه صدر ارباب قلوبست و خزینه حقائق و معارف عقول همانا آئینه صفاست و گنجینه مدعا صندوق اسرار الهیست و نهانخانه فیض نامتناهی مخلص خان صفائی سینه روکش آب و تاب آئینه مخلص گوئی لوحیست از مرواریدِ صاف کرده خمیر بلورین سخته ایست در شفافی بی مثل و نظیر

صفت پستان

محمد صالح بر سینه سیمینش دو فانوس زرنگون بعینه از موج حسن بر چشمه نور حباب برخاسته مخلص از پستان سینه جبابی آئینه چه پستان دو شگفته گل مهتاب سر بمهر دو بلورین مینای گلاب دو نخجوا هر جهره بیگرنگ ریخته دو الماس تراش دندی حقه مصفا دو قطعه یاقوت چسپانده بر ورق طلا دو تال شور محشر مدعا لیست در بردن دلهای عشاق از دست ضرب المثل آفاق دو غنچه گل با حسن در سبد گل دو قفس بلبل مولف صندلین دستنبوی دل هوس خو طلائی دست افشار عاشق کام جو

Marginal Navigation

مولف حنا سبز پیریست که سبزان سبز ته گلگون با دست بیعت داده نی نی سبز ته گلگونی است
که مینای می گلگون از رشکش چون خونین جگران از دست رفته و بر خاک خواری افتاده شاهدان
گلعذار دست بدستش میزنند و بهمدستی او پنجه حسن را از دستی نگار می بندند که پنجه گل می تابند
و بر پنجه خورشید بچندین رنگ میخندند سرخ عیاریست که عروسان بسته نگار از رنگ او پا خورده اند
و پابست حسن نگارینش گشته و بپامردی او بر خون عشاق دست افشانده دامن افشان از
دل خونین دلان گذشته عاشقیست که بعشق پابوس معشوقان سر بر سنگ و سنگ بر سر زده
خود را بسودن داده و چندان دست و پا کرده که شاهدان دست بستش میسازند و بر روی دستش
می نشانند خضر الیاس خضریست که ظاهر و باطنش سرخروئی ابد و سبز بختی ازل بر روی دست آورده
و در دلربائی دلفریبی طرفه تر دستیها بکار برده بوالعجب عیاریست خونریز که پرده گلیم سبز بر رو کشیده
و با دزد حنا دست یکی کرده بخون خونین دلان چشم بسته در پشت انگشت های نگارین مهوشان
نشسته خزان و بهار روزگار رو ساخته نگار سحر آثارش و بدخشان چون شفق در خون نشسته غیرتش
هندوستان چون آئینه زنگ خورده بروز سیاه نشسته حیرتش در هر مجلسی که سبز میشود دست دست اوست
و در هر جا که پا گذارد زور زور او دست بوس نگارین بتان بپای خود نوشته از بدخشان یک شب در میان
راه هند نوشته معنی صبغة الله از جبینش پیدا و آثار سبز بختی از چهره اش هویدا بینوائیست برگ بند
سبز بختیست به سرخروئی خرسند یک شبه طفلیست که تار پا وا کرده بسیر بدخشان سری کشیده و سر از سر
هندوستان زده از رنگینی خزانش بهار چون طاوس همه تن داغست و گل عارضان بتماشای رنگ
آفرینیش روشن چراغ سبز بختی ست که خط یاقوت سرنوشت اوست روشندلی که خط خورشید سرگذشت
اوست زمردیست که یاقوت دست افشار در بار دارد زبرجدیست یک بدخشان لعل تراز و گل میکند

صفت انگشتر

اعجاز خسروی انگشتری که یاقوت آبدارش در لطافت آب از چشمه خورشید می برد آنکه گویند که گوهر شبچراغ
چون نور شب قدر ناپیداست همچون آفتاب روشن شد که همین یاقوت ست واضح هلال انگشتری
زمرد فلک نگینش چنان بزیبائی انگشت نما گشت که پایه افزونی جمالش از رتبه هلال در گذشت
مخلص از عکس فندق حنائی انگشتان الماس نگین انگشتر از حوض آب لبریز بگل یک چمن رنگین تر

مصحف جودست که تفسیر هر یک آن هادی گم گشتگان حساب بخششهای بیحساب با او عهد بسته و بحر از رشکش سر انگشت موج در دهان گرفته و له سر انگشت عناب رنگش چون غنچه گل نو رسیده حدیقه حسن را زینت افزوده و چمن خوبی از انامل نورانیش زینت یافته مخلص موزون انگشتان نگار بسته رنگین مصرعهای برجسته

صفت خال انگشت

محمد صالح هر خالی بخجسته فالی انگشت نما گشته پنداری حساب جهان کشائی بدستور عقد انامل بانگشتان گرفته ما نا بر چهار جوی بهشت سخاوت بلال بصورت متنوعه متمثل گشته ما بر هر انگشتی سویدای دل اهل نظر جا گرفته نی نی غلطم از صورت هر انگشت و خال الف و صفر جلوه ظهور گرفته و این مبنی بر آنست که دستگاه صاحب دست با دولت روز افزون از یکی ده خواهد شد یا مشعر است با آنکه این دست در آئین سخاوت از ممر کمال بذل چار دانگ دنیا را معمور نموده چار ناچار دامن آمال را گوهر آما خواهد ساخت

صفت خطوط دست

شیخ عبد المجید خطوط دست دولت پرست جداول دریا بار جودست یا سطور لوحه بهبود اعجاز خسروی در هر خطی از کف مطهر او تفسیر لا یمسه الا المطهرون واضح ست محمد صالح خطوط دست فیض سرشت را اگر دستخط ایزد پاکش خوانند بجاست همانا طغرای منشور سعادتست و بسمله سوره کرامت یا عنوان نامه اقبالست و حرز بازوی مراد

صفت ناخن

نخشبی دو هفته باید که از یک هلال آسمان یک بدر خیزد اما انگشت یار هر هفته از ده بدر ده هلال میخیزد عشقبازی از ناخن باید آموخت زیرا چه او را هر هفته سر میزنند و او سر دیگر پیش میدارد محمد صالح ناخن زیبایش بسیرابی رنگ حنا مانند ماه نو در شفق جلوه نموده مخلص نگارین ناخن از برگ گل رنگین تر هلالیست در شفق جلوه گر خان آرزو بفکر رنگینی ناخنهای حنائی عقول عشره دندان بجگر افشرده

صفت حنا

منزل راحت تکمین سماحت دست چیست نویسندهٔ شاه شگافندهٔ ماه قابض عنان باسط سنان
صاحب تحریر آله تکبیر حامل قرآن کاتب فرقان شیخ ابوالفضل پنجه که تائید ید الله در اصابع
رحمانی اوست مرزا جلال طباطبا دست پنجه تاب ید بیضا شیخ عبدالحمید دستهای فرخنده
در بستن و کشودن ابواب دولت نمودار ید اللهیست و در گرفتن و دادن اسباب ثروت یادگار
قدرت نامتناهی محمد صالح دست بذل پرست که دست نشان ید الله دست و همه چیزش از
عالم بالا دست داده آثار دولت و مرشت اوست و امارات سعادت در هر انگشت او بر جمیع
ایادی دسترس تمام دارد و از پنجه آفتاب دست می برد و در بذل همرائی ید بیضا می نماید و در فیض گستری
ید طولی دارد وجود را از دستی پیش گرفته که ابر نیسان پیشدست او گردیده و تیغ را بدستوری در قبضه
آورده که زبردستان را پشت دست بزمین گذاشته هم صاحب تیغ ست و هم صاحب قلم هم خداوند
جود دست و هم صاحب کرم مخلص دست نگارین از خنار نگین تر از مخمس ناخن بذل زن
نام خدا خان آرزو میاد پنجه نگارینش خواص خمسه بخون دل حنابسته مؤلف پنجه اش
مخمس دیوان دلربائی ست یا پنج گنج نظامی شیرین ادائی

صفت کف دست

محمد صالح بحرین کف که حاصل بحر و کان به بخشش او کفایت نمیکند و نقد روزگار یکقبضه همت
نمی سنجد بحر را از رشکش جنون دست داده و محیط را از انفعال او کف بر لب آمده خورشید نزد جبین
بالا دست کف دستش پشت دست بزمین گذاشته

صفت انگشتان

شیخ عبدالمجید اصابع فیض منابع هریک جدولیست از دریای رحمت الهی که ریاض آمال
دلهای چار رکن عالم را شاداب دارد بل دریای نوال ست که بمحیط کف پیوسته حیاض شش جهت را
سیراب میگذارد محمد صالح اصابع و انامل پنجه آفتاب همدستی میکند شخص جود را بمنزله حواس خمسه
اند و دیده اهل را بمثابهٔ پنج گنج رگهای ابر و شاخهای آب ست از بحر سخاوت بیرون آمده و جویهای
زر ناب ست از چشمهٔ خورشید روان گردیده هند سخاوت را پنجابست و صبح دولت را خطوط شعاعی
آفتاب مخمسی ست از دیوان سخاوت که هر مصرع برجسته آن کارکشای فروبستگان ست و پنج آیت

با هر خوب در شت زانو بزانو می نشیند و همه را بیک چشم می بیند اگر روی یار در میان نباشد صاف
میتوان گفت بیروئی ست که روئی کسی نگاه نمیدارد و با همه کس یکرو میکند با عروسان هر هفت
کرده اختلاطش برنگی چیانست که بی او میل سرمه بچشم نمیکشد و خازه برو نمیمالد و بی نقاب حیا
چشم بچشمش می نشیند و در برش تنگ در می آیند با همه آمیزش تردامنی را بخود نه پسندیده
و بدیدار خشک قانع گردیده چنانکه پاکی دامنش از ذره تا آفتاب گواه ست حسن و عشق را شرم حیا شیر اگاه

صفت گردن

محمد صالح گردنش مالک رقاب گردن کشان ست و سرور سروران زمان بادشاهان جهان
بگردن پیش این گردن باج آرند و خسروان گیهان نبزدش تاج از سر گذارند نخشبی
گردن چیست صاحب مهره مالک فقره سر بزرگ کشور تن گردن افراز عالم بدن مخلص
گردنش از زلف چلیپا بیا ضیعت نبخط شفیعا مولف گردنش آئینه طورست یا صراحی شراب طهور

صفت ظهر

نخشبی پشت چیست دیوار بیت المعمور وجود سقف طاعت خانه سجود مخلص پشت
پشت و پناه خود نمائی ابریشمی تار مسطر کتاب رعنائی

صفت بازو

نخشبی چیست که بازو ندارد اگر قلم ست زیر دست او و اگر تیغ ست میان مشت او نی تیغ
چیست برکشیده این درگاه قلم چیست دست گرفته این بارگاه و تیغ که جهانگیر شد از قوت او شد
قلم که عالمستان شد از ایادی او گشت اگر تیغ و قلم را بازو دست ندادی نزدیک بود که یکی
بخون غرق گردد و دوم بآب سیاه فرو رود بازو کمان کشی ست تیر انداز تیغ زنی ست نیزه گداز
ضابط طبل و علم صاحب سیف و قلم

صفت بازوبند

مخلص مینا کار بازوبند که دلها را با و علاقه محبتی بوده است چشم تماشائی بخط خام غلط نموده

صفت دست

نخشبی دست چیست صاحب مرافق یار موافق نشان کرم صاحب قلم نی دست چیست

۵۱ نقره بالکسر
۱۲ خشان پشت ۱۲

۵۲ یدوست و قوانائی
و نعمت و دسترس و نیکوئی
۱۲ ص ۵۳ سیاهی ام ضیعت
از امراض چشم و شراب و علتیست
که در هم پیچیده پیدا شود ۱۲
دارسته ص ۵۴ بالضم تعلق
معنوی بالکسر آشته ۱۲
ص ۵۵ مرافق بالکسر میم
و فتح فا آرنج و انچه نوی
نفع یابند ۱۲

معشوقیست کہ در نظر ما کیفیت سیمابی از لطف حسن بیمالست چون عکس رخسار رشک گلزار در آن افتد
طبق گلیست در پیش نظر و چون از پیش رویش در پهلو نگاه دارند حوض آبیست در برابر مولف آئینه
نور اللہ وجہ حیرت آفرین بسطرلست از بدایع مظاہر نور الانوار نظر فریب طلسمی ست از نظر بازی تنگان
حسن رونما طالبگار آیئه دانشس از پیدایش پیدا و اشکال شمیه از لوئه صورتش هویدا معنی احسن التقویم
از رویش بدار العین میتوان دید و مفهوم ثم رددناه از صفحه جبینش بی اغراق میتوان فهمید حاشیه
خیالی مدام در خیال اوست و مرات الجمال نقش پذیر دل مهر نگار او مفسر سوره نور ست و مظهر تجلی
طور هو النور بخط خورشید سر نوشت اوست و نور السموات والارض سرگذشت او هر که یک نظر

حسن خدا آفرینش دیده فتبارک اللہ احسن الخالقین بر رویش دمیده صورت سازی که بوجه احسن
چهره نمای حسن دلاراست و روی نیکوان را هر هفت فرما نقاشی که چون بچهره پردازی نیکوان پردازد
آئینه زانوئی آئینه رویان را از ریزش میسازد و بر وجه وجیه آیات مصحف رخسار را با اعراب خط و نقاط
خال می طرازد مرکز دائره حسن و جمال ست و دائره مرکز خط و خال چون ضمیر صاف خدا پرستان آئینه
حقیقت نماست و بر شمال ید بیضا بینائی نور طور سینا باین روشن ضمیران صاحب کشف معنی کدورت
نفسیه و بر روشنی سینه کشاف آیات کشف گردیده با وصف کبریائی بهمه رنگها همرنگی میکند و هر که ایک نظر
می بیند خود را بصورتش بری آرد بنای صبر بر دهٔ نشینان شرم و حجاب بسکه از طوفان شوقش آب رفته
دایه حجاب از بیخبری فراموش شان گردیده بیحجابانه در آغوشش جاگزیده میدهد گلدام نگاهش گردیده اند
خانه بردوشی ایجاد کردهٔ اوست و نمد پوشی بردوئی روزآوردهٔ او بیدار دلی که یک چشم خواب در خیالش
نگنجیده نظربازی که مژگان بهم زدنی از نظارهٔ کل عارضان چشم نپوشیده همانا طاؤس خبر زدهٔ بهشت است
در مقام عرض خودنمائی بر پا مرغ زرین سیمین آشیان ست هالهٔ چندین ماه جهان آرا با آنکه دیوار خانهٔ
بیدرش کوتاه ست آسمان زیر پا دارد اگرچه بخرمیک تای نان در بساطش نیست در فیض بر روی
هر دیده نادیده و اغیار منظور نظر و الا نگاهانست و نظر یافته دل آگاهان هزین بحاسن و شعار بندانست
و تقطیع فرمائی خط و خال دل پسندان در جهان شهود غیر عالم مثال و خیال در خیال دارد و بر و آورد
جوهر کمال کمال نقصان و نقصان کمال می پندارد در ست منشی که هیچ بخودنمی سپارد و مثال صافدان
صاف مشرب عیب همچشمان بروی آرد هر کس و ناکس را در دراش جاست در روی دلش با هر پیر و برنا

۱ روشن کند خدا
روی او را ۱۲
۳ نام کتابیست در منطق
متضمن چهل شکل ۱۲
۴ ایما قولہ و جوهم
فم وجه اللہ ایجاد کرده
روی خود را پس انجا
روی خود ست ۱۲
۵ همه ست که صد بدن دارد
فردانیت ایزد بیچون خدای
خدا شناسان آشکار ست

واضح روی رخشانش نقشی بدیعی ست که نقاش تجلی جمال بر لوح هستی انداخته طغرا یوسف مصر تقالیش گرم بازاری ندارد که ماه تابان کلاوه هاله بخریداری نیارد مرغ نگاهی که در هوای رخش بال کشاید از پرافشانی صد گلستان طرح نماید

صفت نقاب

واضح نقابی که نقاب نقره بافت ماهتاب بل پرده زرتار خطوط شعاعی مهر راغیرت سے فرمود

صفت لون بشره

محمد صالح لون بشره نورافروز که سرچشمه آبروی نوع بشرست اشعه واقع شده دانش وری وهوش پروری ازان نشان میدهد وهرنگی قائل انا الحق نیز ازین رنگ گل میکند همانا رنگ مبارکش مایه مردمیست که معنی آدمیت ازان پدید گشته واز شرم ملاحتش رنگ برروی صباحت مهر انور شکسته طغرا اگر جنسش گندم گون نمی افتاد آدم صفی الله یک جو دل بگندم نمیداد واگر چهره اش سبز رنگ نمی بود خضر بهنی بسبز پوشی کف نمیکشود

صفت آینه

نخشبی همه جهان روی با دوارد صورت او صورت صفاست وپیشه او پیشه وفا علم نظر نیکو دانند خوبرویان تا دست در دامنش نزنند سر از گریبان خوبی بر نتوانند آورد همه کس درد بینند داو وقتی در خود نه بیند عروسان را تا او گواهی ازو باردی ندهد دعوی حسن بر خود نتوانند کرد استغنا ماه پیکران آفتاب طلعت در مشاهده آب وتاب آن دست از تماشای چهره خویشتن بشویند وخورشید جبینان زهره آهنگ عرف صاف رویروی او نگویند گرفتاران ظلمتکده انتظارش آفتاب جهانتاب را بروز نمانستانند وصاحب نظران پاک بین ظاهر را کمتر از باطن اهل باطن ندانند تبانی که با ناز از راه ناز در آیند بر سر وچشم منت نهاده هلال ابروی خود را مصقله او نمایند مرزا خلیل آینه عاشقیست که یک نفس بی معشوقی برنمی آرد معشوقیست که از نازک مزاجی تاب آه نظارگیان ندارد وگاه عاشقیست واله وحیران گاه معشوقیست سرگران گاه صوفیست از خدش بالین وبستر وگاه جوگیست پیراهن خاکستری در برگاه درعاشقی سخت جان تر از فولاد دست گاه از معشوقی نزاکت طبعش از شیشه زیادست عاشقیست که شعله آتش سوزانش درول بریان ست

ع بقشین روی
پوست روی ۱۲ س
ع صورت با نصر
ع گندم گون ۱۲
صورتش با یوسف حسن غنی
دارد اما چون یوسف قیمت
ازین حسن طمع نتوان ۱۲

ع ناز فروش متعاش دیدنی
دکانها فروش آینه ۱۲ ها
ع با عتبار سیماب دران
می چپانند ۱۲ ع پیش
ازین از فولاد مایه پیش نهند
۱۲ ع با عتبار عکس چهره
معشوقان کوچک بخش
باشد ۱۲

ابری برون تراود و از دو حرف دریائی تاج الماثر گوش از گوهر الفاظ او چون صدف معدن در کشتی
یم بمعنی دریا ۱۲
و بصر از نظم عقود کلمات او بر شمع حسد بردی واضح شیرین تکلمی که غنچه را پیشش دهان گفت و گو نبود
مقیمای حسینی ملائمت گفتار جان بخشش در ظلمات هند سرچشمه آبحیات پدید آورده مرزا جلال
نام شاعریست ۱۲ منسوب بامام حسین ۱۲
طباطبا کلامی روح الامین را حرز بازو و بیانی در سنجیدگی با وحی هم ترازو رسا از شرف دیدار
تعویذ ۱۲
فیض آثار و سعادت گفتار گوهر نثار بهشت چشم و گوش نقد وقت دارد و کوثر و سلسبیل را نمی شمارد
ای بهشت برای چشم و گوش ۱۲

صفت آواز

محمد صالح آواز معجز ساز در هنگام لطف بجان پروری بلند آوازست و در وقت عتاب بجگر شگافی
ممتاز گاهی بتکلیف مهر سامعه را فیضیاب نسیم حیات میسازد و گاهی باقتضای قهر پرده گوش را پرنیان
شعله پیچ مینماید گاه سخط بر عذار بر نسبت درست میکند و گاه نرمی بزمزمه آبحیوان نسبت میرساند
خشم گرفتن ۱۲ غرش ۱۲
شیخ عبد المجید آواز مقدس در اثنای شفقت و مهر روح پرور و روح گستر ست و در هنگام سطوت
و بالفتح آسایش و نسیم خوش ۱۲
و قهر دل گداز و جان شکر

صفت زنخ و غبغب

نخشبی زنخ چیست گوی مروق چاهی معلق گوی پرخون چاهی سرنگون محمد صالح سیب دلفریب
شراب خالص ۱۲
ذقنش که نوبر حدیقه جمال ست تاب زرد آلوی آفتاب را تاب داده و غبغب سیمینش که هاله ماه حسن ست
دور قمر بانتها رسانیده انوار سهیلی زنخدان سیب مثالش از غایت صفا آبی ست معلق ایستاده
یا آبی نازک که دست قدرتش بالای ترنج غبغب نهاده واضح زمزم لب تشنه چاه زنخدان او
مخلص لطافت آن ذقن سیب را از برگ در پس پرده پنهان داشته کیفیت غبغب مینای
شراب را بر طاق بلندی گذاشته اگر این چاه زنخ نمی بود تشنگان دیدار را که سیراب می نمود

صفت خال زنخ

مشاطه خالی بر زنخ آن ماه زده گوئی هاروت تیره روز را بر کناره چاه بابل نشانده +

صفت رومی

نخشبی روی چیست ماه با حال آفتاب با مقال ماهی لحمی آفتابی شحمی آفت زهاد فتنه عباد
صداقت سیپاره گل را بمصحف روی او برابر گفتن چون غلط خواندن قرآن جائز نبود

صفت خال لب

اعجاز خسروی خوبان را خال در زیر لب چنان می باید که نقطه در زیر لب

صفت زبان

اعجاز خسروی زبانی چون کارد گل را رفع خطا تخجستی زبان اگرچه بصورت فرد آما بمعنی بزرگ ست
قیل اللسان حقیر الذات خطیر الصفات زبان را گردم شرف ازین بالاتر که در حق زبان بزبان افصح
العرب والعجم گذشته ست آن عند الله لسان کل قائل فانه اعلم بالقول زبان معبر دل ست و مترجم تن
حس مزه خوش از و یابد و ذوق مطعومات از و باشد زبان هر چند بنقشه شرف دارد اما نزدیک ما زبانی
شرف دارد که بشرف صدق مشرف باشد زبان صدق بیان معبر تاویل ست و مفسر تنزیل
جامع اشتات معانیست کلید قفل استخوانی کاشف مشکلات کاسر معضلات کشاف تفاسیر جهان
مفتاح معانی بیان عندلیب شهد نوش خطیب لعل پوش مرزا جلال طباطبا حضرت انسان کبیر
نسخه عالم کبیر بل تفصیل اجمال و سر جمله دفتر اوضاع و احوال عالم اکبرست در زیر زبان که ترجمان اسرار
لاهوتی و شارح مقاصد من تنگ رموز ناسوتی ست پنهان ست درین باب از ارباب فلسفه ایمانیه
و اصحاب حکمت یمانیه که در یاکشان بزم مبدا و فیاض و سواد خوانان لوح ساده نقش بیاض اند منقول ست
که ما الانسان سوی اللسان الا بهیمه مهملة او صورة ممثلة و در دفاتر فن ادب یعنی فلسفه عرب وارد ست
که المنطق یقظة العقل و العصمة منامه مولف زبان ماهی سرچشمه حیوان ست دبال همای اوج
گویائی بیدارئی دانش ست و خاموشی خواب آن
بیان برگ گل نسترن موج نکهت همن بلد راه باریک دهان شمع محفل تبیان موج دریای تحقیق
منطق تصور بالتصدیق مخلص زبان برنگینی زبان غنچه ها افتاده کیفیت گلبرگ را باد داده

صفت گفتار

شیخ محمد صالح کلام سلاست نظامش مانند سلک مروارید غلطان مسلسل و منسق الانتظام ست
اگر بمثل در کلام پارسی نیز اعجاز روا بودی توانستی گفت که از دست خلاق عادت ست چرا آب بقا
از غیرت گفتارش خاک نشین نگردد که لعل نوش پیوندش هنگام گویائی از لطافت برگ گل بافند
می آمیزد چگونه از عذوبت کلامش مذاق جان چاشنی اندوز لذت جاوید نشود که غنچه گلبرش
گاه تبسم دریاد یا گوهر معنی بدامن دل میریزد اعجاز خسروی نطقش نصیب ماند که از یک حرف ان

صفت بیره

واضح بیره که رشته اش از رشته جانست اگر بهزار جان بدست آید از رانست پیچیده مصرع است
رنگین مضمون کسی که یک نظر رویش دیده برنگ برگ پان خضر از نگ گردیده زبان آوری که لب
تبعر فیش میکشاید بغیر از مصرع پیچیده بزربانش نمی آید طلسمی ست زود کشا و بر گنج نشاط بسته هر که
این طلسم را کشاده از بند غم بی برگی وارسته یعنی رنگین مصرع پیچیده اش غیر از فیروزه طالعان کسے
نرسیده عیش گزینان را حریف آب دندان ست و برگ برگش گرگ باده پرستان ✣

صفت چونه

واضح چونه اش که در سفیدی از حواصل زیاده دست باز سفیدیست در دام طوطی سبز رنگ افتاده
برگ پان و چونه برنگ بخت سبز و سفید باهم انجمن ساخته و بساط موافقت انداخته گوهر از غم
سر بسنگ زده و بیش چونه سفید نگردیده در صدق دعوی روسفیدی از صبح صادق ترست و سرشت
بخت سفید ازین چونه سرشته اند

صفت نوفل

واضح خردهٔ نوفلش در صیدگاه عشرت از سینهٔ باز خوشنا تر

صفت کتهه

واضح از رشک کتهه اش ختن ختن خون در جگر دانه مشک افتاده و عبرش کاروان کاروان آتش
در خال مشکین کاکلان نهاده مرزا خلیل مشک سودهٔ خال دلبران بحبت کتهه اش مائل و از دست
گیلوریش حب مشک را صد گره خون در دل

صفت تبسم

طغرا تبسم روح افزا پرورده شیرینی ادا ظهوری شیرینی تبسم نمک خوان تکلم

صفت خنده

تاج المآثر بوقت خنده از چشمه نوشین عقد پروین نمودار و از حلقه میم در یتیم ظاهر میگرداند و از صدف
مرجان رنگ مروارید خوشاب پیدا می آورد و از معدن یاقوت رمانی عقد لآلی عرض میدارد لعل آبدارش
از روح عقیق لولوی شهوار آشکار میکرد و عناب شکر بارش از پسته تنگ شکر میکشاد

چینی صاحب موراکس وزن نمیگذارد ولیکن این چینی مودار نقد جان قیمت دارد مولف مسی چند این
گوهر شب تاب در گره بسته و بازار پرزین و پرن شکسته سواد شام ست سفید سحر در بر گرفته
رقم مشکینی ست معنی بیضا در باطن نهفته آهوی مشکین شیر مستی ست که در دشت بیاض هیچ دو سواد
شامیست که از لیلة القدر گرومی برد مشکین قلمی که بر صفحه نسرین مشق خط ریحان میرساند جواهر رقمی که
خط عنبرین بر کرسی می نشاند خط غبار سر نوشت اوست و سواد خط ریحان سرگذشت او حسن رانان شام
میدهد و کارنامه عشق ببیاض می برد سواد شام و رنگ تنگنای او دارالملک روم و چین جولانگاه او
ظلمات چشمه آبحیوان ست و سواد مشکین خط ریحان کسوت عباسی در بر دارد و بیاض صبح از جیب
برمی آرد خوبان دندان کنان پیش او می آیند تا سواد شان روشن سازد و نوعروسان ازین دندان
جگی جگی میکنند تا نسخه حسن را دیباچه بر طراز دیبرویان بندانش گرفته اند و خورشید طلعتان سواد ایش در سر
نهفته سیه مست آب سیاه است در عالم رنگ والا دستگاه سیاهه نویس دفتر دلربائی ست و روزنامه نگار
جریده رعنائی سپاهی لشکر ناز خوبانست و بیاض حسن را عنوان مدتی اجزای وجود خود را با تش پرستی
حسن گلو سوز خاکستر کرده و در هوای دندان معشوقان گوهرین دندان خاک بیطاقتی بسر کرده حسن یک طبله
گوهر دندان مژدش میدهد و بدین هوا دارنی انگشت نمایش میسازد

صفت پان

واضح زبان از فیض مدح رنگینی پان برنگ گل برگ رنگین و دهان بمین وصف بیره عطر بارش
چون غنچه گل عطر آگین برگش بوالعجب طوطیست سینه باز شکار و طرفه زمردیست از آب یاقوت
سرشار پای زمرد از اندوه بسنگ آمده و برنگ پان نرسیده برگ پان سبزی از فلک مینا رنگ فائق تر
طوطی مقالی که بتعریف سرسبزی این پان پیچیده زبان در دهانش برنگ زبان طوطی سبز گردیده سبزه
سبز خطان بخط سبز بر برگ نوشته برگ پان هنگام صحبت بالبهای سبز خطان وصف رنگینی او بخط یاقوت
نوشتن خراست و مدح سرسبزیش بخط ریحان نگاشتن خوشنما مضمون خط سبز پان خبر سبز بستان دیگری
نفهمیده برگش سبزیست آب زمرد پرورش یافته و از تردستی دست حسن سبزان برتافته میبر چنبول
گلگونه کش لبها و حریف مشربها چونه از سفیدکاری خود را پیش او سپید کرده و فوفل از جان سپاری
در دل او جا ساخته طرفه زمردی که سوزنش مروارید را در بغل گرفته و عجب طوطی که سینه باز را در شکم نهان کرده

۱ کذا فی الاصل
۲ جگی جگی میکنند
۳ آب سیاه مرغیست
۴ دندان کردن زدن یکه بعد
تناول طعام بر دهن بوعهند

درونه او چون درونه عاشق ازین اندیشه خون گشته تا نسیم صبح صفت دهان غنچه وش او بغنچه رسانیده است هیچ صبح نیست که چندین غنچه از شرم دهان او نمی ترقد نطق خوش را مایه است و سخن دلکش را پیرایه حل مشکلات ازو چشم توان داشت و رفع معضلات ازو توقع توان کرد نی نی دهان چیست کان لعل رمانی جوی آب زندگانی خاتم شاه دریچه ماه شیخ عبد المجید دهان جوهر افشان مکان لآلی اسرار الهیست و کان یاقوت حقائق نامتناهی طغرا غنچه دهن مجموعه رنگ سخن محمد صالح دهان گوهر افشان سرچشمه فیض جاودانیست و درج جواهر الاسرار معانی در جنب طیب تبسم و صدق تکلمش شهرت نفحات غنچه شیرین تبسم و راستی دم صبح و دم حرفیست افواهی واضح دهان هیچ وجودش طلسم گنج عدمست مخلص پسته گو سر خود بر سنگ زند پیش آن دهان سبز نخواهد شد

صفت دندان

محمد صالح دندان مبارک که گوهر حریف آب دندان اوست و اختر از جمهور مهر پسندان مانند مرسله جوزا نور افشان ست و چون رشته لآلی شاهوار آبدار و درخشان رشته اش محل سودای جانهاست و دل عالمی ازین دندان فریفته آن رشک عقد ثریا مخلص دندان بکیفیت تر از موج مل بخوشنمائی قطرهای شبنم افتاده بر برگ گل نخشبی صفت دندان کردن از صفت دندان بیرونست و کار لب و دندان هر کسی نیست پیریست که صفائی او بر همه روشن ست و کرامت او بر همه مبرهن نی نی دندان متکای زبانست و پروین دهان کوکب مصقول ستاره مقبول

صفت لب

انوار سهیلی اگر حدیث آن لب گویم نقلیست شکر آمیز نخشبی لب چیست خاتم عقیقی عقیق رحیقی لعل شهد آلود حلوای بی دود عبد المجید لبی که از رشک تبسم دلربایش دل غنچه خونین ست و از حسرت تکلم جانفزایش آب حیات ظلمت نشین محمد صالح لبهایش از شرم ملاحت تکلم دهان غنچه را از تبسم بسته و آب حیات از خجلت لفظ روانش تر گشته مخلص عقیق هر چند جان کند بپایه رنگینی لعلش نخواهد رسید

صفت مسی

مخلص خط مسی فاصله دندانهای او دلچسپ تر از سلک گوهر از کار سواد بر نقره خوشنما تر

در ایجاد گوش چندان منفعت ست که اگر باشتباع گفته شود گوش چیزی گیرد و اگر گوش نخوانی در وعوت اول خطاب الست بربکم چون بگوش رسیدی و قالوا بلی که گفتی گوش بر چشم راجح ست زیرا که محسوس بصر بدنی و جسمانیست و سمعی همه روحانی و میان روح و جسم فرق بسیارست شیخ عبد المجید گوش حق نیوش دریچهٔ مخزن الهیست و شاهراه بشائر تا منای لطفرا خانهٔ گوش موزونی هروش واضح گوهر سفتهٔ گوش گوش صفا گوش آیین اکبری گوش دیدبان آوازست هرگاه گوینده گرباشد زبان از آهنگ افتد مخلص گوش از جواهر خوشاب مرصع کشتی شراب رنگین تر از صدف رنگ بکیفیت تر از صندوقچهٔ فرنگ

صفت گوشواره

مخلص گوشواره که مرصع بالماس و یاقوت بر رو بوده گوئی رعنائی از گل نرگس ربوده

صفت درگوش

موکف درگوشش تنبم بهار امیدست یا چکیدهٔ عارض خورشید

صفت زلف

نخشبی زلف چیست عقدهٔ تاه مفتول سیاه ذنب راس مایه وسواس و له زلف چیست رقاص دوگوش مستحاک بناگوش زنجیر دلهای عشاق طناب گردن مشتاق اعجاز خسروی دراز دستی زلف را که تاب تواند داد که دلهای تاب خورده و تافته از خیگل او بیرون آید ✣ ابواب الجنان برسائی زلف تا بدار مسرآمد خوبان روزگار زلف چلیپای حلقه حلقه اش مقراض رشته سخن مارحرون زلفش با قطار عالم چون زلف بپایش دویده و هر تار موئی زلفش برسواد شبهای دراز خط بطلان کشیده مخلص سیه بمارست از سایه دست تاراج بفشه زار کشاده یا سیه مستی دراز بر زمین افتاده نی نی دو آیه ست در شان حسن نازل گردیده دو ماری بیک درخت صندل پیچیده مؤلف زلف مصرع ریخته دیوان عطارست یا مطلع دلاویز قاسم انوار شامی ست صبح قیامت در زیر هر خفته شب دیجور یست آفتاب محشر در بر گرفته

صفت دهان

نخشبی تا سخن دهان او در دهان غنچه افتاده ست غنچه از ننگ دهنی پیش او دهان نکشاده

نخشبی خال چیست کلفه ماه یا دانهٔ سیاه حبشی منفرد زنگی مجرد نقطه از قیر مگسی در شیر مخلص رخسارش
از مشکین خال لالهٔ باغ جمال عالی تماشای خال مستی نظارگیان را زیاده میکرد که یقولون
ترکیب قلب ۱۲
من رحیق مختوم ختامه مسک ازین قبیلی ست

صفت خط

نخشبی از نبات نبات روید چو نیست از نبات تو نبات روید هرگاه عذار و خط میداری من توجه
(بجهة ۱۲)
اللیل فی النهار منجوا کم و هر وقت که تو خط در عذار می آری من توجه النهار فی اللیل بزبان میرانم
طائفه را که بر خواص اشیا اطلاع کلی ست گویند زمرد دیدهٔ افعی را زیان دارد من سالهاست افعی
زلف ترا می بینم که بر خط زمردین تو مراغه میکند و آن زمرد افعی ترا هیچ زیان ندارد خط چیست خط
بی قلم شام سپیده دم

صفت محاسن

محمد صالح محاسن آن والا مشرب که پیرایه محاسن صوری و معنویست تو گوئی مویها تفسیر آیات
سورهٔ نور حسن صورت و لطف سریرت ست که قلم قدرت بخط ریحان بر حواشی صفحهٔ مصحف جمال
باکمال نگاشته محاسن اشعاریست که اگر باریک طبعان خواهند یک شعر نمودار آن بیاز ندرنج زده باشند
واضح محاسن بر چهرهٔ نورانیش معنی نوراً علی نور بوجه موجه روشن ساخته

صفت شانه کردن محاسن

اعجاز خسروی در شانه کردن محاسن دست نیت بشانی زده که از تسبیح هر مو زبان شانه بغلغل
سبحان من زین الرجال باللحی برآمده

صفت شارب

محمد صالح شارب همایون همانا دو مصرع برجسته است که معانی آن از مو باریکتر ست

صفت گوش

محمد صالح گوش معنی نیوش صدف لجهٔ معنی و محرم سرگوشی فیض جاودانی ست مانند نظر انور
روبروی منظر عالم عقول عشره در پیچ و خم جوئی و حقیقت پژوهی کشوده نخشبی گوش بریده
اعضاست و رئیس اجزا پیریست صاحب سماع عزلت را شعار خود کرده و گوشه نشینی را شعار خود گردانیده

---

۱ حبشی قویست بزنگ بنسبت زنگی ۱۲
۲ قیر قطران رود غلیظ که سیاه باشد ۱۲
۳ نوشنده خواهد شد مصدران از شرب امد اک مرآن مشکلست ۱۲
۴ مراغه دوران با لفتح جای غلطیدن و مجنبین متمرغ ۱۲
۵ تسبیح میکنم تسبیح سرکس پاک دفتر من کرد ۱۲ مردان پارسا بشنوید ۱۲
۶ ای جان جنبش نظر احوالات عقول عشره را می بینید ۱۲ گوش هم می بینید ۱۲
۷ در مجلس دیگر بیاید بدیدم بخشی سوار پیاده را حالا موزنان ناصیه را گوید ۱۲

صفت بیداری

محمد صالح والا نظری که مشاهده شاهدان صنع ایزدی تواند نمود چگونه خواب را در چشم خود جا دهد اگر بقدر یک سر مژگان با خواب گرایش کند چشم دلش همان بیدار است نظر با نیمنی خواب آن بیدار نخبت حکم بیداری دارد ابواب الجنان رشته بیداری شب از غنچه کشتن استراحت بی گره ماند چشم متراض از نعمت گرسنگی روزه فربه صاحب بصر کسی ست که در گزارش وظائف عبادت و نگارش ارقام سعادت شبچراغ بیداری برکرده از سوزش شوق بندگی مانند زخم نکسو چشم مهم نیاورده باشد

اعجاز خسروی شب را بدانگونه زنده دارد که هم در زنده داشتن شب جان رود برآید

صفت بینی

محمد صالح بینی از روی راستی بر چهره فیض بار چون الف در دل ماه جا ساخته یا موجی بر چشمه آفتاب برخاسته زهی الفی که ابرو مدّ اوست و له بینی بر چهره فیض بارش الف آیه نوریست که آفتاب از تعظیم بر سرش جاداده یا موجه سیلاب حسن ست که قلم در وصفش خط به بینی کشیده شیخ عبد المجید خسته دولت خداداد در ابروی اندر کمان ابروی سیاه تیر دل دوزنا توان بینی ست مؤلف بینی علم نرگس دیده است با شاخ زنبق نو دمیده موج سر چشمه لطافت ست جوش طوفان صباحت در گلزار حسن شاخ نسرین پست یا دسته آئینه چین

صفت رخسار

نخجتی رخسار چیست آتشی در آب یا می در آفتاب شنگرفی بر برگ گل چکیده آتشی روی دو دیده طغرا شمع رخسار با چراغ طور شریک پروانه انوار تر و تازگی رخسار چکیده خرمی بهار زهی رشته سر آمد که از بیاض عارضش حسن مطلع آفتاب را مطالعه نماید و در صفحه خجالتش از روی پیش بینی نظم مشاهده را بمقطع رساند ظهوری بیدار بختی که بیوسته از افسانه عارضش دیده را آب داده مروکش گرد بالش خورشید در خواب بر بر سر نهاده بالفرض اگر شبها مشعل خورشید میبود چون شمع تنک پرتو در برابر این ماه مینمود از رشته شعاع خورشید رخسارش دام بیافت و طوطی ماه و نوری آفتاب را در قفس کن محمد صالح از عارض آن صورت بیولی فهم و خرد انوار فرا بزدی فروزان

صفت خال رخسار

ع ۱ نسخ بعضی نسخه گرمان
ع ۲ از اینجا تا آخر نسخه است
سر دران نقطه نور است
سوره نور بیان با نور آنند
با اعتبار قسم مجمل با بصر ۱۲
ع ۳ ای پروانه گر بود
طور عاشق بود همان پروانه
از شمع رخسارش گردان ست
ع ۴ ای اگر کسی صفحه
جمالش را خواهد دید مشاهده
را بانام خواهد رسانید معنی
خواهد دانست که بهتر ازین
چه چیز ست که خواهم دید ۱۲
ع ۵ با اعتبار نشستن
افسانه عارض در روز
بیداری و دیدن آن در شب
در خواب ۱۲

ایزد بخشش رسا تا باران متصل از گوشهٔ چشم جهل روز در دامن بناری گوهر معرفت از صدف سینه
برنیاری بخشی اشک چیست سیم مسئول طلق محلول صاحب قدم نه اما دونده سالک نه اما رونده
پیاده نه اما سیال مدام من نه اما میال سیل محون دریای اندرون در خوش آب لعل مذاب دیده گریان
نشان سینه بریان عشاق صادق باشد و سینه بریان نشان دیده گریان طلاب مطابق

صفت خواب

اعجاز خسروی خواب علمای بیدار عبادت بود و بیداری علمای خفتهٔ غفلت محمد صالح استراحت
بدن برای نظام امور عالم صغیر ناگزیر نشاء عنصریست و غرض کلی ازان نگهداری وسائط کسب
کمالات معنویست

صفت خوابی که در خواب دیده شود

ظفرنامه از دریچهای عالم غیب که روح انسانی ازان ممر کیفیت احوال آینده پیش از انکه واقع شود
توان دید روزن خیالست چنانچه از مضمون حدیث مبارک الرؤیا الصالحة جزء من ستة واربعین
جزء من النبوة مستفاد میگردد یوسف صدیق صورت او جان اخوان بسا لها پیش از وقوع ازین دریچه
دیده بود و بشارت فتح مکه بر ضمیر وحی پذیر سلطان انبیا هم ازین ممر نقش بسته وحید از بستن قفل
ظاهری که عبارت از دیدهٔ بیدارست ابواب حدائق روحانی بر روی خفتگان بستر راحت باز گردد
و از فرو نوشتن این در حجاب جسمانی عینک بنیائی جهت مشاهده شاهدان عالم غیب ترتیب یابد

صفت حیا

ابواب الجنان چهره که آب حیا ازان رفته گلیست گلاب گرفته و عارضی که نظیر غیری در و گرد دیده
بانعیست آفت رسیده کمان ابروئی که از کشاکش نظر بیگانه کباده شده خدنگ کرشمه اش کمی دلنشین
میگردد و شهد لبی که بمکیدن استماع غیری از مزه خموشی افتاده چاشنی نگمش کمی گلو سوز میباشد پنجهٔ
مژگانی که هر روز در گریبان جانی باشد چگونه دلبری نماید و سنبل زلف سیاهی که بر هر خطه دست زده نگاهی
گردد چه بوی عشق ازان آید شیخ محمد صالح حیا را سرمایهٔ آبروی خود میدانم و از شرم آبی بر روی
کار خود می آرم مرزا بیدل گروهی که آئینه سیمای شان از طراوت حیا خالیست
سراب معنی تحقیق اند بدلیل الحیاء من الایمان

۱ یعنی اینکه گوشه چشم مم ست و علد میم از روی اعجاب جهل ست
۲ مداومت پوشیدن نمامت نفاق کردن و دروغ گفتن و بزبانی کردن
میل نفع تخمین و بجبین دجوار کردن و بحقیقت سبک دخیدگی در خفت
۳ صورتیکه در خواب دیده شود
۴ خواب نیک یکی بدرست

آئینه شاهد نگاه رشک دیدهٔ مهر و ماه صفائی چهرهٔ ضیا نقاب دیدهٔ حیا تاب چشم آفرینش آب چشمهٔ
بینش مصقلهٔ مرآت چشم پر زنگ گل سر سبد حکمت و فرهنگ سرمایهٔ دوربینی شهسوار مرکب بینی اعنی
عینک دوربین که در شب تاریک بوسیلهٔ آن باریکی موی میانان و باریکی دهان تنگ دهانان
خط و خال چهرهٔ خیال نقش و نگار صبا و شمال گل و بار نهال نارستهٔ تماشای عالم غیب دقیقه جمال
لاریب صورت شاهد معانی جان تصویر مانی تار رشتهٔ نظر مردمک چشم اختر چون روز روشن آشکارا بنظر
در آید مهر و ماه هر چند سراپا چشم گردیده چنین میزان سنجیده بچشم خود ندیده بل بهزار دیده حیرانست
و در طلب این جوزا صفت شب و روز سرگردان قرة العینی ست زیبا نور چشمی رعنا همانا صوفیان
صاف سرشت که دل نورانی آنها صاف تر از شیشهٔ حلب و پاکیزه تر از لوح بلور آمده تخته از دل خود
تراشیده این عینک ساخته اند هر آئینه رونمای صورت آگاهی ست و نصب العین غواصان
بحر ژرف نگاهی خانهٔ چشم را چراغیست تابان و بادهٔ نور را ایاغیست درخشان دستار دیده را گلیست
همیشه بهار حلقهٔ چشم را مردمکیست پر انوار محمد صالح عینکی که عینک فلک بنزدش دعوی دوربینی
نتواند کرد و عینک بلور در پیش چشمش سفید نیارد شد دل مردم از چشمه اش آب تواند خورد و بفزونی
بینش از حلقهٔ اهل نظر بر سر تواند آمد مؤلف عینکی که چشم پاک دیده وران پاک بین سواد بصر
از و روشن کرده و چشم والا نظران دیده ور دامن نگاه از غبار افشانده صفای نظر و نظر صفا از و
فرا گرفته پیران صاف نظر که نظر یافته اویند پیش او خطی بر بینی کشند و بر سر و چشمش جا دهند صاف
مشربی ست فیض پرورد نور الانوار پاک بینی ست نظر کردهٔ اولوا الابصار نور دیدهٔ اهل بصر و بصیرت ست
مردم چشم مردمی پیشگان روشن طینت نظر بازیست که چشم ها دیده و هیچ بر خود نچیده روشن ضمیریست
مشرب صلح کل گزیده با هر کس و ناکس چشم نازک نکرده با وصف دوربینی و دوروئی همه را بیک چشم دیده
بازی گوشیست که بر دیدهٔ پیران با صفا شیشه می بندد و بر روی شان می خندد و دوروئی ست
راست بین کجروشی ست درست آئین

صفت گریه

اعجاز خسروی اگر خواهی که آتش دوزخ کشته شود سیل دیده ها را امروز روانی دهی که موج تندش
از فردای قیامت بگذرد و بر دوزخ افتد مصرع بدان صفت که دهد غسل مرده آتش را

ن صدقه

۱ بر خود چیدن اوضاع زیاده از حوصله بر خود قرار دادن و بر عنائی خود مغرور بودن ۱۲ دارسته

۲ ای چنان گریه بکن که اول سیلاب آن آتش دوزخ را مرده کند و بعده آنرا شست و شو کند ۱۲

دفع عین الکمال بر پشت چشم چون مهر نبوت جا کرده ایضاً قربان آن خال عنبر بو که بر پشت
چشم نازنینش جا دارد بی غائله تصلف آن نه خالست سویدای دل بیتابست و بی شائبه تکلف
آن نه گوی عنبرست مردمک دیدهٔ آفتاب نی نی مشاطهٔ قدرت بجهت دفع عین الکمال نقطه گذاشته
بل آفریدگار حسن هنگام چهره نگاری بقلم صنع بر چشم جادو فنش نشان انتخاب نهاده +

صفت مژه

نخشبی ای مژه چشم آفرینش و چشم مژه بینش مژه چیست زینت خانه پلک لهذا در هر پلکی که
مژه نیست دیده باشی که حال آن پلک چیست بدانکه آن پلک سر موئی نمی ارزد مژه را که سوزن
گویند رواست و اگر ریسمان خوانند بر جا خیاط حکمت سوزن و ریسمان پیش چشم نهاده است تا اگر
کسی از شوخ چشمی نظر بر نامحرم دارد و دیده در نادیدنی اندازد انصاف این اقتضا کند که هم بدین
سوزن و ریسمان دامن دیده او بدوزند واضح بر روی چشم ترکش دل آشوبی مژگانش صداقت
مژگان سحر طرازش از سیه مستی فتنه خفته را بیدار میساخت چه بی اشاره کمان ابرو از شوخی و سحر سازی
دمبدم ناوک بیخطا بر دل می انداخت محمد صالح چشم لیلی مژگانش را نرگس نام پرستار و خواب
در دیدهٔ شیرین بیاد زهر چشمش تلخ تر از دهان بیمار مخلص چشم بد دور از آن مژه های دراز
دلها چون کاغذ سوزن زده مشکبار

صفت پلک

نخشبی پلک چیست سائبان انوار چادر ریشه دار گوش ماهی نه اما در ریز نخشبی نیست اما گوهر بیز
صدف را گویند ۱۲

صفت نگاه

طغرا نگاه کیمیا تاثیر طلای آفتاب را اکسیر ظهوری نگاه سعادت افزا همایون تر از سایه بال هما
مرزا خلیل هر نگاهی از چشم سیاهش خانه بر انداز طالب آهو نگاهان جادو نگاهان را از نگاهش
خانه صبر و شکیب ویران

صفت عینک

لا ادری نرگس حدیقه بینائی مردم دیده روشنائی آفتاب تابدان دیده پسندیدهٔ چشم هر
پسندیده نور ابصار صاحب بصر منظور انظار اهل نظر نگاه دیدهٔ دیده وری پنبه داغ بی بصری

و نور دیدهٔ اعیان دیده وران چون مردم در چشمش جا میدهند و او از سبکروحی مژگان داری در چشمها گرانی نکند خوش نگاهان دلفریب قرة العینش خوانند و چشمش مرصاد گویند خاکی نهادیست که چشمها را از غبار پاک سازد و بر نور بصر افزاید مردمی را بجائی رسانده که با آنکه مشاطگان سنگش بر سر می زنند و در سودن سرمه اش سازند از مردمی ذاتی چراغ چشم عروسان هر هفت مائل می افروزد و چشم شان بخون عاشقان تیره روز سیاه میکند

صفت سرمهٔ دودهٔ چراغ

مؤلف کار چراغ بالا گرفته و چراغ دوده اش روشن گشته که خوش چشمان بدودش چشم سیاه کرده اند و چون سرمه بچشمش در آورده برنگی برین دود نور سرشت نظر دوخته اند که سرمه را بچشم کم می بینند و از بهر دفع عین الکمال برین دود نور آمود سورهٔ دخان میدهند کحل الجواهر را چشم آن نیست که خود را باین سیه جرده منظور نظرهای بلند تواند سنجید سرمه تا این سیه چشم را دیده چشمش ترسیده و روزش از غیرت تیره گردیده و عالم را بچشم خود سیاه دیده و سنگ بر سر زده و تن بسودن داده و بخاک راه برابر شده و از چشمها افتاده بسکه در دیده ها مکرر گشته هیچ کسی بچشمش نمی آرد مخلص نرگس دنبالهٔ رسا کشیده غزالی بکمند صید گردیده

صفت مردم چشم

عبد المجید خان انسان العین آن چشم مردمی و چشمهٔ مروی چون قبلهٔ صورت کعبهٔ صلوة[1] نماز ۱۲ قضایای جهانیان ست و مانند عین الحیواة در پردهٔ ظلمات جاوید زندگی بخش عالمیان میرزا بیدل مردمکی که تصور[2] در فضای آن بال تخیل میکشاید و پرکار خیال بتقویت این مرکز گرد تامل صورت[3] بر می آید محمد صالح مردم چشم که از مفاخرت نظر جز بر نور سیاه نمیکند قرة العین نور بصر ست و نور دیدهٔ اهل نظر شعار عباسیان گزیده و آئین خلافت اختیار نموده پیرایه بخش آزرم ست و سرمایه دار شرم مؤلف نقطهٔ امتحان خامهٔ مژگان نازست مرکز پرکار گردش چشم حیا ۱۲ ادا و انداز پیچیدگی واو آهوست نقطه بای ابرو صداقت مردم چشمش بآئین امام غزالی مفسر سورهٔ نور

صفت خال پشت چشم

محمد صالح بر پشت چشمش خالیست مشک سکال در نهایت حسن و جمال همانا سیاهیست برای

[1] دعا و رحمت و آمرزش خواستن و نماز و صلوات جمع ۱۲

[2] تصور اگرچه تعلق از دماغ دارد لیکن چشم آئینهٔ تصورست ۱۲

دو کمان هوا این طاق جفت و آن جفت طاق این خط مقوس آن طاق مقرنس تو آنرا ابرو خوانی
ما اورا چه خوانیم قبلهٔ عاشقان و معبد صادقان نونی بقلم تقدیر نگاشته حاجی بر ناظر گماشته عبدالمجید
طاق ابروی او در زیبائی طاق ست و با مردانگی جفت طغرا ابروی دلپذیر روکش ماه منیر ابروی
اشاره گستر فرد بشارت راسطر ظهوری ابروان خجسته کلید درهای بسته مخلص بالای چشم
ابروی تا بناگوش رسیده سیاه مستی گلابی[۹۱] در بغل کشیده یا دو قلم مو باین رنگ نقش رعنائی ریخته
یا دو آهو در جنگ شاخها بهم آویخته بر شیش ابرو مدیست کشیده بر آهو صداقت نقد جان هدیه
بسم الله ابروی او مولف ابروئی با کمان رستم عهد کین توزی[۹۲] بسته پر زور دیش بازوی کمان دار
هلال شکسته کمانیست راست خانگی را بر طاق نهاده هلالیست برروی بدرکج نشسته *

صفت خال ابرو

صداقت خال گوشه ابرویش مانند ابن حاجب بدقت آفرینی مشهور *

صفت چشم

نخجشی[۹۳] چشم چیست عجبر بانچه سرور یاد آنه گریبان نور دو ستاره روز دو کوکب دلفروز دو آهوی مشکین
دو کعبتین رنگین یکی از نامهای چشم عین ست و عین آفتاب را هم گویند اگر آفتاب را در تابش
پرده سموات مانع شود چشم را که عین اوست پرده طبقات مانع تواند شد چشم نرگسی ست که سد چشم در
طراوت او حیرانست و عجبر یست که هزار دیده در بصارت او نگران طغرا چشم حقیقت بین سرچشمه
نور یقین دیدهٔ بلند نگاه قابل دیدن الله مرزا جلال طباطبا دیده در ضیا منبع چشمهٔ خورشید
مخلص اگر غلط نکنم قلم و خوش نگاهی را بادشاهیست که بزور شمشیر ابرو مکرر باج و نبالهٔ گرفته است

از گردن کشان صحرا یعنی غیل آهو

صفت سرمه

مولف سرمه شاهدیست سیه جرده که چون مردم چشم لباس عباسیان در بر کرده روشندلیست که سوره
نور بخط غبار نوشته نورانی طینتی ست از نور سرشته هرگاه از گرد راه در چشم مردم و مردم چشم گرد کند مردم
باهم چشم روشنی گویند و چراغ چشم از گرد راهش روشن کنند نظر بازیست مدام تماشای چشم خوش خصلان
چشم سیاه کرده دیده دریست چشمها دیده و پشت چشم مهیج ننگ چشمی نازک نه کرده نظر یافته پیرانست

[۹۱] گلابی شیشهٔ کوچکی که گلاب و شراب بمهمان کنند ۱۲
[۹۲] توز بضم تا و واو مجهول دزد را گویند پوست درخت است که بر کمان کشند هندسی بهوج پتر ۱۲

صفت قشقهٔ صندلی

مخلص پیشانی کشیده قشقه زعفرانی طلای سرلوح دیوان عنوان جوانی مؤلف قشقه تیر کمان ابروست و نبالهٔ چشم آهو

صفت قشقهٔ مرصع

مولف شفق صبح جبین ست با شعلهٔ حسن آتشین گل زرد خورشید از نظارهٔ الماسش رنگ باخته لالهٔ لال شفق از تماشای یاقوتش رو ساخته مروارید آبدارش از چشم جوهری آب مروارید آورده و لعل رخشالش شعلهٔ غیرت در دل گل تر برکرده گوهرش تیمی ست ناهید حلقه بگوش زمردش سبزه ایست گل خورشید در آغوش بلبل از مشاهدهٔ گلهای آبدار ترصیعش بمرصع خوانی مثل و نیلم سبز رنگش بیک آب خورون

یاقوت بی بدل ✣

صفت خال طرف پیشانی

محمد صالح بر بسیار آن دیباچهٔ مجموعهٔ اقبال تر در ستنگاه موخالیست مشکین که آن را نقطهٔ خط پیشانی توان گفت مانند سویدای دل جانب چپ جا ساخته و چون بلال بحفظ آیات مصحف رایش پرداخته عبد المجید بر بسیار آن صفحهٔ دولت تر و نیست مو مصرع مشکین خالیست زینت افزا و همانا عنبرین نقطه ایست که از قلم صانع بیچون بر صفحهٔ خد افتاده یا نقطهٔ انتخابیست که دست ناظم گل بر شاه بیت قصیدهٔ آفرینش نهاده

صفت ابرو

شیخ محمد صالح ابرو عنبر بو که در نیکوئی طاق ست و بخوبی شهرهٔ آفاق شاه بتی ست که بقلم قدرت بر ورق آفتاب نوشته زیبا هلالیست از عنبر سرشته بسم الله سورهٔ فتح ست و سرلوح کتاب صبح نی نی محراب طاعت ارباب قبول ست و پیشطاق منظر سعادت و نور ایضاً ابروی دلجویش پنداری رقم سنج قضا از دودهٔ آتش حسن بر صفحهٔ خورشید بسم الله نوشته همانا مطلع برجسته دیوان حسنی و پیشطاق منظر محبوبی ست که مصرع یکه هلال از کمال بلندی بآن نمیرسد و بیت برجسته کهکشان بدر حسن آن مطلع فائز نمیگردد و نخشبی ابرو چیست دو نون سر باز گونه و مرتبغ خوش نمونه هلال با آفتاب کشتی با آب دو طفل زنگی دو کمان چرخی دو نعل آتشی دو کمان سیاه دو هلال ماه دو حاجب

سلام کم ابرو نیخ کمان تازی سه معنی دارد اول سازیست معروف دوم کمان کوچک سوم کمان شکل کوبر بالای فراوین سلاحیه کشیده و آن بلند طرز باشد ۱۲

معاملاتست و شیرازهٔ اوراق کمالات قلم رقم نیکنامیست و مسطر کتاب و دستکامی گلگونهٔ حسن سیرتست
و سرمهٔ دیدهٔ بصیرت زیور گردن سروریست و شانهٔ طرهٔ دلبری مصباح شبستان حرمت ست و مفتاح
گنج دولت قائد جنود توفیق ست و ساقی رحیق تحقیق آب آسیای معاش ست و باران مزرع انتعاش
ستون خانهٔ دین ست و اساس کاشانهٔ یقین انوار سهیلی عقل عالم آرای در هر صورتی که پیش آید
و بهر حادثه که رو نماید حکیمی کامل و ممیزی عامل باید شناخت که شرف جوهر آدمی بصفای خرد ارجمند ست
و افزونی حرمت بنی آدم از وست شیخ ابو الفضل خرد گوهر یکتائیست که شورش صورت و معنی
از و آرام پذیرد و تیرگیهای ظاهر و باطن از فروغ او روشنی فرا گیرد

صفت جبین

نخشبی پیشانی چیست صفحهٔ وافی آئینهٔ صافی مکتوبی مختوم منشوری مرقوم لوح محفوظ ثانی تختهٔ
اسرار نهانی ماه نی اما نورانی آفتاب نی اما لمعانی طغرا جبهه نمایان درست نمود گنج نهادن دیهیم
واضح نور جبین مبینش که برنگ آفتاب گیتی تاب درخشیدی در عالم وهم و خیال هم روی چنین
ندیدی مقیمای حسینی نور جبین مبینش بر روی صبح پردهٔ رسوائی دریده مخلص خان جبهه شگفته
صباح آدینه جلال طباطبا ناصیهٔ سرمشق سرنوشت قضا محمد صالح لوح پیشانی نورانی سر لوح
کتاب نامداری و پیشانی روزنامهٔ فرمان گذاری از روی سهو و خطا نیز روی چنین ندیده پیشانی
کار جهانبانی و سزالش شغل گیتی ستانی دارد شیخ عبد المجید لوحهٔ پیشانی نورانی لوح محفوظ شمائل
سلطانیست و تقویم قویم خصائل جهانبانی مؤلف گل اگر پیشانی شگفته اش میدید اینهمه بر خود
نمی چید بلبل اگر از تماشایش چشمی آب دهد بر گل تر خنده زند آئینهٔ صور دلپذیر حسن و جمالست
و تختهٔ تعلیم ارباب کمال

صفت چین جبین

محمد صالح چین بر جبینش گوئی بحر حسن از کرشمه موج انگیز گشته مؤلف چین جبینش سرنوشت
بیدلانست نی نی خط آزادی عاشقان اگر رگ برگ گلش خوانم ادب لب میگزد و اگر موج
آئینهٔ صباحتش گویم آئینه استعاره زنگ می پذیرد سطر مجموعهٔ الفت ست مد بسم الله رحمت
مصرع پیچیدهٔ دیوان تغافل ست یا موج ساغر مل

صفت

۱ ای صفحه کشاده است برای تحریر قسمت انسان ۱۲
۲ لوح محفوظ لوحیست که بران احوال تمام موجودات بقلم آورده ۱۲
۳ ای چیزی را بعینه معاینه نمایند ۱۲
۴ ای دیدنش موجب درستی طالع ست ۱۲

دیبای گلکاریش و پیراهن زرکشی شمع پروانهٔ شعاع زرتاریش بوته کار چوبش دست طوبی بچوب بسته لطافت قماشش رنگ بر روی اطلس شفق شکسته

صفت کناری

مخلص کناری رعناتر از برق بهاری نی نی برای گلشن حسنش که از بهشت گوی سبقت ربوده جویباری بود که آبش چون جدول زر از طلای محلول بوده

صفت سر

نخشبی سر چیست صومعهٔ حواس زاویه انفاس منظری پرنور عضوی با شعور حقهٔ جواهر اسرار درج نفائس آبدار سلطانی سر بزرگ که چتر سیاه مو بر سر دارد و دورباش انداز مژه در پیش اگر این سلطان را حاجب خواهی ابروست و اگر عارض طلبی عذار اگر سر را دیوان اعلی خوانند سرسری نیست که اگر درین دیوان برید خواهی گوش و اگر ناظر طلبی چشم و اگر بمشرف حاجت افتد قوت متخیله و اگر بر وقوف احتیاج افتد متفکره نی نی سر چیست برآمده بر همه اعضا سر آمده بر گل اجزای منظری بس نورانی عضوی صاحب پیشانی اگر در همه اعضا سر طلبی اوست و میان چندین اعضا با وجه هم او محمد صالح سر هوش پروری که در والا شکوهی بر سر آمده و جهانی از سر همایون فر در سایهٔ مرحمت الهی جا گرفته طغرا سر بیگانه از هوا حباب بحر تجرد و فنا مؤلف سر سر داستان بوستان والا سریست و سر لوح گلستان سروری بیدار مغزی از خواب غفلت بیدار کرده او هشیار سری بر فراز پیدائی آورده او سر مستی ست باوج نشاء رسیده کمند مشکینی بقصر گاه پیچیده

صفت عقل

ابواب الجنان جوهر عقل اشرف اشیا و سرمایهٔ سعادت دین و دنیاست آدمی بآن از گاو و خر ممتاز و بخلعت والای ولقد کرمنا بنی آدم بآن مشرف و سرفراز ست تخم قابلیت فطرت در زمین بشریت جز بآبیاری عقل نروید پنجه جهل قوی بازو را جز بقوت عقل نتوان یافت و گوهر معرفت را در ظلمتکدهٔ غفلت جز بچراغ عقل نتوان یافت و در طریق خیر و صلاح جز بدلالت خرد نتوان گشت و از چاه سار شرور جز بعصای راستی عقل نتوان گذشت امور مملکت هستی را جز بکاردانی وزیر عقل منتظم نتوان ساخت و لوای شوکت و سربلندی در کشور عزت و ارجمندی جز به سپهداری عقل نتوان افراخت عقل سررشتهٔ تحصیل

واکردن کاراوست ومصرع زلف وگیسو را تقطیع کردن شعار اوست سن بازی که بر تار باریکتر از مو می رود
وشیروی که راه باریک چون مور در شهای دیجور با پای چوبین به شبگیر بلند سیر میکند سینه صد چاک
عاشقیست که تیغ از پی تیغ میخورد دودم بزمی آرد مشاطه در هر مهت مهرویان عنبرین مو هست ست
وآئینه را در اصلاح خط مشکین مویان همچشم شاعر لیست که اشعار تر بزبان دارد ودام غزل ردیف زلف
بر روے کار می آرد

صفت روغن خوشبو

مولف تیل خوشبو خوش طبعی ست که زلف خوبان را بچرب زبانی تر کرده گیسوی نو عروسان از بازی
کوشی وچرب دستی بر آورده نیز بانی ست که تا انگشت بلبش رسیده در یکدم چندین شعر خوانده و بیگانه
در مصرع زلف مکاکل تصرف ها نموده ودر خلهای بجا کرده بید ست وپائی از سبکپائی وچرب دستی گاهی از عهده
زلف میگذرد وگاهی بشبیب سین کاکل سری میکشد وزبانی در شبستان گیسو منزده درمی آید عروسان را
دست چرب بسر کشیدن کار اوست وشانه را چرب زبانی یاد دادن شعار او مشاطگان را دست چربی
از دست زلف وکاکل را چرب ونرمی از وچیرانم عنبرین مویان را چه روغن قاز مالیده که اختلاط شان
با او برنگی چسپان شده که مو در میان نمی گنجد الا موی میان ومو بمو را زدل بصد چرب زبانی با او در میان
می آرند الا موی ثمرگان

صفت فرق سر

خان واضح اندیشه نیرنگ پیشه بگو بهر خورشید صدف گرفتن فرق گاشت دور میان کاکشان گوهر آمیز
وفرق الا آگین هیچ فرق نگذشت مخلص فرق سرمیان مویای چون مشک تتار گمکشا یست نمایان مشب تار

صفت معجر

واضح معجر بچهره تابناکش تنک ابری بود بر آفتاب وروی نورانیش وزیر معجر شمع خورشید تابانے در
چاه آب هرگاه از زر تار معجر رو نموده معجر زرین خطوط شعاعی آفتاب را شک افزوده مخلص تراق تراز ورق
طلا معجر مانند گلبرگ زرد روز سر بسر مسلسل بادلداش برنگی خود را بدلفریبی انگشت نما ساخته که کیفیت خطوط شعاعی
خورشید پیش انداخته مولف معجری که نقاشش دلدل وستار بندان ندانه کار کرده گوشه پگلش گوشه نشینان را کوشان
بهر سو بازار آورده زال ماه کلاوه بالا بخیدار پیش آورده غرز مصطار رو پود پیرا هن یوسفی نثارش کرده چشم بلبل صورت

لے خفتان فروت تبتی و نام شهر چین معرب بست
آلو معرب است ۱۲
روغن قاز طیدن ای ذوب
لے ای از
لے ای ۱۲
لے ای ۱۲

صفت مو

نخشبی موی چیست شبی تاریک راهی باریک مشکی معنبر مجموعه ابتر در روسفیدی محمود ست و در مو سیاهی مسعود سپیدی نظرها را بکاهاند و سیاهی چشم را نور دهد بلی سواد جامع بصر ست و تاریکی سبب روشنائی چشم موی خوبان موئیست که سران از التوای آن در پیچاک افتاده اند صداقت ریحان پیچ در پیچی که ابن مقله از حیرت استادی او چون مردم دیده دست و پا گم کرده و یاقوت برنگ لب یار بشاگردی او خط بر آورده **مؤلف** شام غریب با مویش بازی دست خون میبازد و شب هجران بهمرنگیش مینازد

صفت شانه

اعجاز خسروی شانه که خداوند از سر لطف ارسال فرموده بود بر فرق راه کرد و مشاطه محاسن بنده گشت خواستم که از پوست شانه خودش شانه دان سازم لیکن این مثلم مانع شد که کالای نیکو در پوست بد نخشبی بازی عشقبازی از شانه باید آموخت به بین که شانه از عشق زلف خوبان همچون چوبی شده و از کشاکش زلف چه شکل پای در گل مانده نه از آتش چون ابراهیم میترسد و نه از اره چون زکریا خود میکند اگرچه او را بر سر میرانند در زلف بیشتر می آویزد و زلف هم میداند که اینهمه بر سر او از سبب او میرود آری آن ساعت که آن ثابت قدم را اره بر سر نهادند کسی از و پرسید که این ساعت چه میخواهی گفت میخواهم این اره بر سر من تا قیامت برانند تا دوست بداند که از سبب او بر سر من چها میرود **مؤلف** تعالی شانه شانه که در موشگافی بر سر آمده و عمرش در مارگیری بسر آمده با نو عروسان موی میان بسر زلف حرف میزند و با نوخطان سراپا ناز ابرو نازک میکند تیز زبانی که گاه مطلع ابرو میخواند و گاه بدیهه زلف میرساند قصیده لازم مو بر زبان دارد و رباعی خط چار ابروان باصلاح میرساند جمع اندازی که تیرش از کمان ناجسته کاکل زباست ترکش بندی که ناوک بی پر و پیکانش گره از مو کشاست سرفرازیکه مشعوقان سرکش بر سرش جا میدهند و گردن نیاز پیش او کج میکنند و او بر سرکشان کج نشیند و مو بمو عقده از کار شان میکشاید از شبستان نکات نکات سواد روشن کرده و سوره واللیل مدام بر زبان آورده تیز زبانی که نکتهای باریک چون مو بصد زبان میگوید و راز دل معشوقان مو بمو میجوید ده زبانی شاخچه بند تیز زبانی بخامشی خرسند شارح رموز چون مو گره کشای معمای گیسو رندیست پرکار که ارباب عمائم را هر صبح از ته ریش میگذرد و بر بروت شان میخندد و باد در بروت شان می افگند و صد گونه تیزی میکند و محاسن شان بر زبانها می اندازد عقدهای لاینحل

از پهلوی او فیض اندوخته سخن را از معانی والا پایه دو بالا می بخشد عبد المجید قامت والا استقامت الف ابجد آفرینش ست و سرو جویبار بینش طغرا قامتش از تجمل رعونت سرو را بنظر در نیارد زیرا که بخوبی او چیزی در بار ندارد واضح قیامت قامتی که چون قد بناز برافراختی در عالم دل هزاران شور محشر برپا ساختی مولف عمر خضر قامتی آشوب محشر در بر بلند بالای از قیامت یکسر و گردن بلند تر برفاخته سطر نامه الیست که سرو در عرض نیاز با در قمی کرده پیچیدگی کاکل دود مسلسل خطیکه شمع در اظهار سوز و گداز بجانب او قلمی کرده ❊

صفت خرام

ظهوری حیرت تفرج خرامش فلک را از خرام باز داشته طغرا صنوبر باندازهٔ جلوه اش اگر دل نمیباخت چه اندازها که ذخیره نمیساخت مولف تا خرام نازش دیده موج آب حیوان خط بر زمین کشیده سبکروحی رفتارش را نسیم فروردی خواندن گران جانیست و خرامش را موج سلسبیل بهار گفتن نوا خوانی ❊

صفت دستار

طغرا چیره که عوض تاج زر بر سرش میتوان گذاشت میرزا بیدل چیره که بهزار رنگینی چمنها را برگرد سر گردانده واضح چیرهٔ زرتار دستار طلاکار خورشید را غیرت میفرمود

صفت طره دستار

ماهر از خواهر آبدار طره اش آب رخشندگی در جوی مخلص طرهٔ مقیشی طلائی سر لوح کتاب خود آرائی

صفت جیغه

ماهر پر جیغه اش پیوسته با سایهٔ بال هما بسر زلف سخنگو شیخ محمد صالح پر کلگی که مشکین پرچم پرخم سلسله مویان و کاکل لاله رویان را بیتابی رشکش چو موی روی آتش سرگرم پیچتاب دارد مخلص مرصع جیغه بال هما پر بفلک کشیده سر اگر این شمع مرصع لگن در دودمان دولت روشن نمیگردید در حیرتم که که بلند پروازی اهل جاه چه قسم باثبات میرسید

صفت سرپیچ

مرزا بیدل سرپیچ دست نوازشی بر سر نکشیده که کلاه زرین خورشید بگرمی سایه اش همسری تواند نمود مخلص نقرهٔ سرپیچ دل افروز بسان کهکشان ستاره دوز

آنرا باریک بنیان علم تشریح تفصیل داده آثار شگرف کاری قدرت الهی بر روی روزانداخته اند
با دیگر جاندارات انبار ساخت و باعتدال اعضا و انتصاب قامت و جیلان جلود و خطوط راست
و پاکه دقیقه شناسان علم قیافه از کیفیت آن شمائل بهیه و خصائل رضیه و اسرار عربیه و آثار عجیبه
استنباط نموده حیرت افزای موشگافان دقائق صنع بچون شده اند امتیاز داد و چنانچه در مراتب
جاه و منازل دستگاه بندگان را متفاوت آفریده در دلائل نیز تفاوت نهاده +

بیان سراپا و مانسب الیه + صفت سراپا بر طریق اجمال

طاهر نصیر آبادی بهشتی صورتی که قدش در میان دل دال بود بر دل نشینی او و الف زیبایش
شاهدی بر شیرین کلامی او جفت ابروی طاقش در مصلحت دلبری سر بیکدیگر آورده چشمش از غایت
سیاه دلی بنجانه مژگان رقم قتل عالمی نوشته و تیغ مژگانش در کمینی بر یک پهلو افتاده لاله از
رشک چهره گلگونش تریاک بکف گرفته فرمانروای کشور خوبی که از زلف زنجیر عدل آویخته نقطه
خالش که فریدون هرست از بازی خال زیاد دلها را در شش در حیرت انداخته غنچه دهانش دل را بشست
گرفته عقیق لبش جگر را در آتش نشانده بیاض گردنش بلور صافی را بگردنی گرفته سینه اش
نقد جان را در گره بسته در گرداب نافش کشتی دلها شکسته اگرچه میدان سخن فراخ ست لیکن
موی کمرش کمیت قلم را از جولان بازداشت و در صفت کوه سرینش قلم لغزشی خورده پا بند
نتوانست کرد مرا بمیل کف پائی که از برگ شبنم آلود گل آبله کند و تن نازکی که پیرامن شبنم
برگ گل بران گرانی نماید چشم سخن گوئی که بر چشم غزالان خنده و حلقه زلف جادوئی که
سر اهل ذکر را بکمند بندد و چهره گلگونی که دل بابل در عشقش خون ست و پیرهنی که در نازکی هر تارش
از رگ گل افزون ست ایزد سنجش رسا از مشاهده آئینه جمالش طوطی دل و تکرار فتبارک الله
احسن الخالقین و از ادراک شاهد صحبتش معذی نفخت فیه من روحی دلنشین +

صفت سراپا بتفصیل اعضا و مناسبها

صفت قامت + اعجاز خسروی کشش دلها با بالای خوبان پیوسته چنانست که عدد با الف
ممدوده ظهوری پیش بالای بلندش جلوه سرو کوتاه پایه چه نماید شیخ محمد صالح قامتش الف
آفتاب دولت و برجسته مصرع دیوان مکرمت ست بخت از بالای او بالا گشته و دولت

ایقاعات[1] موسیقی علت سودا از سر شوریدگان بزم محبت بیرون رفت طبیعت پروران غذاجوی را
واقع کردن سرود بجای خودش ۱۲ — اے محبت دنیوی ۱۲ — قوت مدبره بدن ۱۲
معده خواهش ممتلی شد آزمندان دراز آرزو کامروا گشتند قدسی طینتان والا فطرت را بآئین شایسته
بختان مسعود پذیرای عشرت ساختند و نهال پیرای حدائق آمال گردیدند

صفت پیری

فتاحی شیوخت را شینی[2] که برهان سوداست در سر است و علامت آن از تکاثر جلد رویش
اے شکسته شدن ۱۲
ظاهر اثنای کهولت هولیست در تک[3] دل نهفته و هیأت پیری تیریست از شست بیرون رفته
مؤلف پیریست که گردنکشان وضع فروتنی ازو می آموزند و مغروران سرکش رسم تواضع ازو
یاد میگیرند محراب سجدهٔ خاکساری و بندگیست و کمان بازوی ناتوانی و سرافگندگی عاقبت بینیست
که همیشه سر بگریبان تامل دارد و دور اندیشی که شب و روز سر بزانوی تخیل دارد

صفت تناسب اعضا و جوارح انسانی

شیخ محمد صالح چهره پرداز صور موجودات و نقش طراز صفائح کائنات که خامهٔ نیرنگ نگار تقدیرش
بمقتضای صنعت کامله و حکمت بالغه گوناگون اشکال بدیعه در کارگاه ابداع بر لوحهٔ هستی به بهترین وجهی
جلوه داده و بر صفحهٔ وجود هر موجود جداگانه نقشی مستغنی از ادراک بالغ نظران والا فطرت به نیکوترین
صورتی نگاشته منشور خلقت انسان را بطغرای غراسی لقد خلق الانسان فی احسن تقویم مزین و مطرز
ساخت و از انجا که تمامی نقاط و دوائر و خطوط وجود از نوک پرکار کن بر لوحهٔ وجود بحکم فعل الحکیم لا یخلو
عن الحکمة مبنی بر مصلحت ست و هیچ نقطه از دائره صلاح خارج و هیچ خط گرد مرکزی بعبث دائر نیست
صورت خط و خال جسمانی و پیکر هیولانی را بر خصائصی که در ذات هر فردی از افراد بنی نوع انسان مضمر
و مزمن ست مشعر گردانید بدانسان که اکابر علما و حکما از چگونگی حالات آثار بر کیفیت احوال اعیان
کما ینبغی استدلال توانند نمود و از نیروی پیروی شمائل ظاهری پی بخصائل باطنی توانند برد به تخصیص
در نظر دقائق نگر رموز دانان علم قیافه و رازدانان فن تشریح بدائع آثار طبائع که از خصوصیات سیمای
انسان چهره نماست مانند عکس شخص از آب و آئینه ظاهرترست بالجمله درین مقام بیان حلیهٔ مبارک
حضرت انسان خورشید منظر فرشته محضر از واجبات ست شیخ عبد المجید دادار فرید و آفریدگار
خبیر ترکیب غریب انسانی را در اشتباک عروق و ارتباط عضلات و اتصال عظام که بدائع صنائع
بهم در رفتن ۱۲

[1] ایقاع واقع نمودن الحان سرود بنوعیکه میان آنها بر یک نهج باشد ۱۲ م و در عرف هند تک ۱۲

[2] شین بمعنی مرد کثیر الشهوت و قاعده است که استیلای شهوت دیوانه میسازد ۱۲

[3] تک بفتح اول و سکون کاف تازی بمعنی اندک و قلیل و کم و قعر چاه و حوض و امثال آن و بکاف فارسی مرادف آن ۱۲ ب

[4] دل ترجمه قلب است و قلب بمعنی قلب کردن باشد پس اگر تک را قلب کنند کت میگردد و اگر هول در میان کت آرند کهولت میگردد و کهل بمعنی میانه سالین یعنی ادهیڑ ۱۲

فدائیان میرساند و از یک جانب ملکوتیان بمحض القای ربانی مبارکباد سال اول را بنهایت شگفتگی مسموع جهان و جهانیان میسازند متضرعان درگاه حضرت صمدیت را کدام سجده نیاز که در ادای شکر این موهبت قبول نیفتد و کدام خضوع که در موقف کبریا بشرف اصغا نرسد مؤلف جذاز فوزی که زلف گیر شاهد نشاط در مشک بیزیت و حسن بمیاخته انبساط در لمعه ریزی گیسوی مسرت را پنجه ثرگان تماشا شانه میزند و چشم سرمه سای امید را مشاطه تهنیت و کامرانی فروغ جاودانی می بخشد یعنی جشن سالگره صاحبزاده کامگار طراوت فصل بهار و رنگینی شقفتان لاله زار نصیب دل و دیده نمود و باب بیت النغم خرمی بروی اعجا کشود تا گره بر رشته زده اند چندین گره از سر رشته کار فروبستگان باز کرده خیط الشعاع مهر از تاب مشک این رشته پیچ و تاب طراز است و رشته جان قدسیان از شعله غیرت آن در بوته گداز آهنی یک عمان گوهر منظوم این سلک لطافت سرشار گردانی و صد بهار غنچه ازین شاخ طراوت بار بشگفانی و له ادای آداب مبارکباد سالگره همایون که رشته اش هم پیوند مدازل و ابدست و گرهش چون نجوم ثوابت متجاوز العدد مایه سعادت میشمارد و رشته سطور را بلآلی شاهوار الفاظ و معانی می آراید و بمین دعاگوئی غائبانه که اسرع باجابت ست صد پیرهن برخود میمالد و از بس نشاط چون بوی گل در جامه نمیگنجد آیه یؤمنون بالغیب شاهد حال کافیست و مزیت معنی برصورت مصداق مقال وای

صفت جشن اختتمان

تبیخ ابوالفضل از انجا که احیای رسوم پارسیان در نظام رشته ظاهری رکنیست قوی و اقتفاء آثار پیشینیان در انتظام ملک صورت اصلی ست اصیل علی الخصوص که طیلسان آرایان عالم بدان رسم و عادت را منسوب بنوامیس آلهی داشته باشند و فرمان دهان چار سوی دنیا که برای جشن آرائی تقریب جویند و بجهت بخشش و بخشایش باعث طلبند بنابران اساس اختتمان شاهزاده های پاک طینت بنخاط اقدس فراهم آرنده جهان صورت و معنی رسیده و کاردانان عهد گزین برای سرانجام انجمن دلکشا نامزد شدند ابواب خرمی کشاده گشت و اسباب شادمانی آماده شد بخشش و بخشایش را بازار رونق افزود همت را اساس بلند نهاده فطرت را پرده از روی کار برداشته آمد تجرد گزینان نغمه دوست را مستی که سرمایه هوشیاریست افزایش گرفت و بزمایش

جهان آفرین دو گوهر نایاب از یک شبم ظهور کرد و دو اختر جهانتاب از یک مطلع طلوع نمود دو چشم سرور جلا یافت و دو گوشوارهٔ اقبال اعتلا گرفت دو عقد تین درخشید دو بازوی قوت پدید گشت دو تازه مقصود ظهور نمود دو ابروی حسن باشارت در آمد دو گوش بشارت بار شد یعنی دو شاهزاده قدسی پیکر روحانی منظر بطریق توامان سعادت ولادت یافتند جهان جهان شگوفه دولت شگفت و چمن چمن گل عشرت خندان شد بساط انبساط از کران تا کران کشید و عالمیان را به صدای نشاط خواندند آواز کوس شادی در نه گنبد گردان پیچید و نوای ارغنون کامرانی در شش جهت عالم افتاد و شگفتن این دو گلبن باغ عشرت را بر سعادت دو جهانی تفاءل گرفته آداب شکر قدیم رسانید

التماس قسمیه

مؤلف درین ایام سعادت انتظام فضل مبدار فیاض این معتقد را بعطای فرزندی نواخته و ببدیدار قرة العینی دیده امید روشن ساخته از انجا که زبان فیض بنیان صاحبدلان قدسی باطن ترجمان اسرار آلهیست برای تسمیه این مولود مسعود از جناب کرامت مآب ملتمس گردیده امید که اسم همایونی و خطاب سعادت مقرونی از لب و دهان خجستگی بیان شرف ظهور و غرصدور یابد ببرکت زبان فرخندگی تبیان در جهان به نیکنامی سمر گردد و در عالم و عالمیان به بلندنامی سر برآرد و فیوضات و برکات آن ابدالآباد ملازم ذات مسمی و پیرایهٔ صلاح و فلاح آن فرزند اقبالمند سعادت گرا باشد

تهنیت سالگره

ایزد بخشش رسا مبارک سالگرهی که سالش سرجوش بهارست و گرمش برنگ غنچه حامل خنده‌ها سرشار در هر سالش سالمان را جهان جهان نوید و در هر گرمش کشتا دهزاران عقده امید گرمش تخمیست در گل زمین حیات ابد ریشه دوانیده و یا سبحه ایست که مسبح اندر دیاحی یا قیوم ها تمام رسانیده سلسالی از سلسبیل خلد سر برافراشته گرهی نشاط جهان در گره داشته نه تنها خامهٔ رسا در مبارکباد سراسر زبانست ذره ذره عالم نمود تهنیت خوان ست بنام ایزد عجب نشته ایست که جهان برو گره زنند عقده از کار جهانی بردارند چشم بد دور طرفه گرهی که افزونیش اهل عالم بدعا خواهند فخر احسن بکاولی درین هنگام خجسته آغاز فرخنده انجام که سال جدید سلسله جنبان شوق گردیده از یک طرف آفتاب عالمتاب باستقبال نهار گهاد شتافته بهزار زبان نوای مبارکباد بگوش

که بیا من محبوب صبای لطف واهب بی منت نو گلی در بستان سرای مراد به شگفتگی گل صبح
چهره نموده گلشن آمال را شادابی تازه بخشید یعنی فرخنده کوکبی از آسمان عز و نجابت چون خورشید
بلمعان ولادت آمده هفت طبقه حدقه چشم هفت اقلیم را بضیای بقای فیض پیرا حدیقه نور گردانید
ورود مسعود آن گوهر بحر مقصود که قیاس بسائر مواهب الهی موهبتی دیگر است بیت دولت را بپذیرای
انواع سعادت ساخته دودمان جلالت را بتازگی مهبط فیوضات عز و علی نمود امید که برکات آثار
بقای آن تازه نهال چمستان دولت تا قیامت بخاندان رفیع الشان متعاقب برسد و نتائج سعادت
آن سعد اکبر منتج عشرت و برکت گردد ایضاً آن ثمین گوهری بعالم ظهور رسیده که چون دُر آبروی
لجهٔ دولت و اقبالست و آنچنان اختری بافق مقصود رسیده که مانند اختر زینت افزای فلک اجلالست
مبارک طالعی که از ولادتش فرخ فالی کواکب روشن و فرخنده اختری دلیل سعادتش از فیروزی طالع همین
آنی طلوع این اختر خجسته همایون و ظهور این گوهر ارزنده باعث نشاط هر فرخنده دل آدمی
از مژده تولد خجسته و خبر بهوش ولادت فرخنده فرزند سعادتمند دماغ خرد و مشام جان عطر آگین شد
اگر از دفور انبساط آن بزنگارد و ترکیب حروف در پیراهن کاغذ نمیگنجد و اگر از کثرت نشاط
آن در قلم آرد روح معنی در پیکر الفاظ بالدا یزد بدائع آفرین قدم آن نوباوهٔ بهارستان وجود
مبارک کناد و در ظلال تربیت پیر و مرشد حقیقی بمنتهای سعادت رساناد مؤلف مراسله شریف
مشعر خبر تولد پسر سعادت مظهر موصول گردید و مسرت و بهجت موفور بخشید از انجا که بمقتضای[۱] کریمه
وجود اولاد زینت حیات دنیاست و بمنطوق[۲] حدیث عظیم ظهور اسرار بواطن آباء و اجداد از سیمای
فرخنده ابنای صلاحیت بنیاد آشکارست این عطیه را اعظم عطیات الهی انگارند و مراتب شکر
و سپاس بقدر مقدور و میسور بجا آرند منیر از استماع نوید دلکشا و اصغای مژدهٔ جان فزا میلاد و میمنت
بنیاد دُرّی سمای دولت کاخ سماخ[۳] چون منظر چشم فروغ آمود جلوهٔ امیدست و غنچهٔ دل از فور نشاط
و خرمی رنگ و بو اندوز شگفتگی جاوید جبین ها محو سجده طرازی شکر گذاریست و ربانها وقف حمد
و سپاس حضرت باری معتقدان را گل تسلیم مبارکباد زیب گوشه دستار ست فرخ من گل تهنیت و چکیده

[۱] الملل والنحل زینت الحیوة الدنیا ۱۲
[۲] الولد سر لابیه ۱۲
[۳] صماخ بکسر گوش و صوماخ گوش و امثال آن در آب و بسین نیز آمده و بضم نام آبی است ۱۲ م

تولد توامین

اعجاز خسروی دو فرزند توامان دو بار اند بیکبار شیخ ابو الفضل از مآثر الطاف او ارجان بخش

صورت بسته از کشودن مصحف فال کامرانی دیدند و از دیدن سورهٔ یوسف عزیز مصر اخلاص گردیدند آوازهٔ کوس شادی از وفور سرور در پوست نمیگنجد و فلک نوبتی وار از مهر و ماه شیخ می نوازد ❊

صفت مهر

اعجاز خسروی مرد اگرچه آب و آتش باشد زن بسلاح کاغذین برو غالب آید خطهای کابین زنجیرهائیست که بسیار حلقها در و بسته شده است زن را مهر مرد به از مهر مرد و مرد را مهر زن بتر از مهر زن ❊

صفت اولاد

ابواب الجنان فرزندان بر سر خوان نعمت جهان بجای نمک اند و در دیدن چهرهٔ مقصود دیدهٔ دل را بمنزلهٔ عینک شیخ ابوالفضل فرزند از گزین نعمتهای ایزدیست و بهین میوهٔ زندگی اعجاز خسروی فرزند ثمرة الفواد ست اگرچه باغی ست هر جا که میوه ایست البته آبی باشد و با اینهمه به باشد پسر صادق نور ست و پسر کاذب پور فرزند خلف میوه پخته است که خود در پای درخت افتد فرزند خلف هم آب پشت پدر ست و هم آبروی مادر فرزند را بشیر پرورده و پدر بخوی پیشانی چون نگه کنی هر دو در پرورش فرزند خون خود آب میکند مؤلف برای انتظام کارخانهٔ عالم و حفظ نوع بنی آدم که مشاهدهٔ غوامض قدرت قادر برحق و مظاهر سرائر حکمت حکیم مطلق همانست عادت الله بران جاری شده که تواتر تولد و تولید مجدد و امثال و اشکال باشد تا مال و منال اسلاف دستخوش تصرف اقویا نه گردد و بوسیلهٔ ایراث نسلاً بعد نسل باخلاف و بنائر برسد و معهذا ابقای نام جمیل و ذکر جلیل نیاکان عظمت نشان بوجود اعقاب سعادت مآب مفوط و مربوط ست و چندین هزار حکم و مصالح دین و دنیا بوجود اخلاف منخرط و مضبوط

تهنیت تولد

اعجاز خسروی این قرة العین بطالع فرخ متولد گشته است که اعیان دولت در تمین عزتش دارند و در زمان مبارک این ثمرة الفواد رسیده است که میان طبقهٔ کبار و صدور پخته گردد باسم حسنش فال نیکنامی برآمده است تا پیر سپهر انبته الله نباتاً حسناً در بناگوش جوانیش دمد و آن وجه حسن بمحاسنی آراسته گردد و در معارک و مواکب بحلیهٔ شجاعت متحلی گردد و در همه شهر ماه توبه طلعت همایون او بینند و در هر انجمن صباح الخیر بوجه وجیه او کنند شیخ محمد صالح هزاران شکر و سپاس

بی زخم خار بدست نیاید و هیچ در دولتی بی آسیب چوب دربان بر روی کس نگشاید خوردن شربت
نبات مرکب بگلاب اشاره است که امتزاج و اختلاط با همدیگر چون آمیزش آب و گلاب باهم باید
و بغیر ازین قند و گلاب شکراب دیگر بمیان نیاید مصحف در میان گذاشتن عهد محبت را موکد
به آئین ایمان ساختن ست که آن یکی قسم میخورد که نو عروسی چون تو چشم فلک پیر ندیده و دیگری
سوگند یاد میکند که حرف دامادی مانند تو گوش چرخ اثیر نشنیده در حالت گشادن مصحف هر دو را
نظر بر سورهٔ یوسف افتاده و هر دو را آیه وان یکاد بنظر جلوه داده سهرهٔ سراسر گوهر عقد پروین ست
بر روی ماه انور و مقنعه زرتار خطوط شعاعی آفتاب انور ست بر رخسار سحر سرو کامرانی را جا بر کنار گلشن
شد و شمع شادمانی در لگن تمنا روشن خلوت سرای حضور را گرد و غبار ملال رفته شد و گوهر آرزوی
جان بمراد دل سفته زنگبازان رقاص باصول زنگ نوازی پرداختند و چنگ نوایان باصول
تحریر پردازی در ساختند صدای مردنگ با گوش شادمانی هم آواز گردید و طنطنهٔ نفیر و کرنای کامرانی
در گنبد افلاک پیچید ایزد بخش رسا بنام ایزد مبارک عروسی که فیض عامش همه جا رسیده و از
نقد انعامش عشرت عام گردیده اگر شهر ست به تزئین تمام آئین بسته و اگر صحرا ست از رنگینی
بازار جوهریان شکسته زمین و آسمان از شقائق و انجم چراغانست و کوه بیابان از هجوم نشاط
کشت زعفران سیر رنگی این بزم دوست و دشمن را یکرنگ کرده اخلاص کیشان چون شاخ
ارغوان بهار آفرین و بد اندیشان چون لاله از خون جگر جامه رنگین فلک از کهکشان کمر خدمت
بسته و خورشید در انداز نثار عقد پروین گسسته ماه در مجمر آفتاب عود شب سوخته و نسیم از گل
و لاله هزاران شمع افروخته مولوی لا اعلم مبارکباد عروسی که خرم تر از بهار جوانیست قلم بدو زبان
می سراید و تهنیت جشنی که دلکشا تر از گلزار زندگانیست نامه سراپا سخن شده بجا می آرد زهی
فرخنده شبی که صبحش چون غنچه لبریز خندهٔ شادمانیست و شامش از شفق برنگ گل در لباس
ارغوانی خانه فانوس بجمال شاهد شمع گلشن شده و چشم پروانه از تماشای چراغان روشن گردیده
سهره لالی آبی بر روی کار این جشن دل فروز آورده یعنی آفتاب از انجم روپوش شده به بزم
جا گرفته از رفعت تخت عروسی کار عشرت بالاست و از نیرنگیهای مشاطه رنگی دیگر بر روی انبساط
پیدا آئینه را امشب از تمثال عروس و داماد عیش دو بالا رو نموده گوئی در حرج دولت قران السعدین اقبال

له تذکرهٔ عاشقی و معشوقی زلیخا و یوسف ۱۲

سه آوازیکه به پیچ و تاب از گلو برآید هندی گنگری ۱۲

سه نفیر مردن حصیر برادر کوچک کرنا ۱۲ هندی ترئی

صفت حنابندان

لا اعلم خوشا جشنی که بزم عشرت از رشک گلشن شد و شبستان از چراغان غیرت وادی ایمن گردیده سبحان الله امشب چه فرخنده شبی ست که لشگفته روئی در جهان صلای عیش در داده و بگشاده پیشانی تکلیف خرمی و خوشوقتی نموده مگر در خانه بهجت آشیانه جشن حنابندی ست یا در بستانسرای عشرت پیرای سور عروسی افلاک گوئی خوانهای حناست که از کواکب شمع کافوری درو نشانده اند یا از برای نثار شکرریز[1] خوانهای بادام قندی ترتیب داده حنا را بخت سبز امروز بکار آمد و چراغ دولتش امشب روشن شد نگار بندان بفندق عنابی شفق را برنگینی انگشت نما ساخته یعنی به نیرنگی سامان صد بهار را در یکسر ناخن جمع کرده پریرویان طناز با لولاسیهای[2] ابریشمی هنگامه جنگ به از صلح گرم ساخته و خنیاگران زهره جبین بدشنامهای شیرین خرد و بزرگ را نواخته آمیزش اجزای ارگجه چون اختلاط دوستان موافق راحت پیرا و شمیم عنبر و اگر برنگ لفحات گریبان یار جان فزا حمائل گل در بر و دوش دلارامان دیده ماه از هاله حلقه بگوش کشیده غلط کردم گل چون رشته زنار محبت صاحب مجلس بر میان بسته هار گردیده بدولت هم آغوشی رسیده بیژه های پان تبه برگ عیش بر روی هم چیده از صدای دستک زنی خوش خرامان مرغ هوش در پرواز و از خراش ناخن مطربان رگهای جان بسته تار ساز چشم بادام نزدیکست که بذوق تماشای مجلس از خواب در آید و دهان بسته دور نیست که در ثنا خوانی آن زبان پیدا کند از کشتی کاغذین هند کشتی ماه نو بی آب و از چراغان هر طبقه اش پایه سایه و نور در معراج با روشنی چلچراغانش[3] پروین فلک نمودار یست و از فروغ فانوسهای روشن هیچ خانه امشب بیچراغ نه جهلمل گویا بر گرد چراغان پروانه نور بال افشان بیتابیست یا برگ درختان بنقره گرفته در فکر سامان مهتابی +

تهنیت عروسی

مرزا خلیل تخت عروسی امشب با تخت خسروی هم پایه و چتر دامادی امروز با چتر شاهی همسایه است آئینه را دولت دیداری رو نموده که یک سحرش مطلع دو خورشید عالمگیرست و صفحه اش از تمثال دو ابرو مثال سطر صفحه نقش پذیر مطلع و حسن مطلع دلپذیر حوض آبی ست که عکس پذیرد و سرو دلجوست با چشمه ایست که عکس گل و بلبل نمودار از و چهری گل زدن رمزیست بدان که هیچ گلی

[1] شکرریز بارای قرشت بر وزن سحرخیز آنچه در شب عروسی بر سر عروس و داماد نثار کنند و بعضی گویند آنچه از خانه داماد برای عروس فرستند ۱۲ م [2] لولاسی لفظ هندیست بمعنی چهری گلها ۱۲ [3] چلچراغ نوعی از نخلی باشد چوبین یا نقره که چراغهای بسیار در آن می افروزند و در بعضی رسائل بمعنی نوعی از آتشبازی و غیره ۱۲ بهار

اعجاز خسروی لطافت جوانی زبدهٔ زلال حیات ست فتاحی جوانی بیخ نهال شادمانی در آب زندگانی دارد در لفظ شباب[1] بنگر که اصلش آب ست شباب را شب که افروختن آتش هواست در روی است و آثار آن در شمع عذارش روشن مولف جوانی فصل بهار کامرانیست و نوروز عیش زندگانی دیده ها را بینائیست و گوشها را شنوائی پاها را جهان پیمائی از وست و دستها را گیرائی از و عصای راستی قد و بالاست و سرو راست بالای چمن ها قوت الظهر آدمیست و زور بازوی مردمی نشاء سرخوش زندگیست و صاف بادهٔ خرمی و شگفتگی دیده وریست که عینک را از چشم انداخته و بچشم در نیاورده و بسرمه چشم طمع سیاه نکرده روز بازار حسن و رعنائیست و غازهٔ چهرهٔ خوبی و زیبائی

صفت تزویج که حافظ عصمت و شرم ست و دیدبان شهربند حیا و آزرم مثمر فوائد بی پایانست و منتج بقای نوع انسان

ابواب الجنان نافع تر دوائی که آدمی را از مرض ذات الصدر وسوسهٔ آرزوها میرهاند و سودمند تر داروئی که جرب خار خار شاهدان گلعذار را فرو می نشاند امر تزویج و نکاح ست که در اخراج مفسدان آمانی و آمال از قلمرو فکر و خیال تدبیریست متین و در محافظت شهرستان ایمان از تاراج ترکان غمزه های جان ستان حصنی ست حصین و در تقلیل خون فاسد غرور فصادیست حاذق و در تحلیل مادهٔ سوداوی زلف و خط دوائیست موافق خفتگان فراش بیخبری را نسیم سحریست و تهیدستان گوهر آرزو را سرمایهٔ تونگری فراش خاشاک هواست و پرده دار حرم سرای حیا فکر هرزه گرد را از علائق زن و فرزند بند بر پا می نهد و نگاه سر بهوا را از غم و اندیشه معاش تعلیم پیش پا دیدن میدهد سنگ سخت روی نفس را در کورهٔ ریاضت نرم میکند و شیشهٔ نازک مزاجی طبیعت را به سنگ سختی ایام در هم میشکند و توشن طبع شوخ را بقطع مراحل نوائب نرم و حمول[2] و بختی سرکش قوت بهیمی[3] را بکشیدن بار شریعت رام و ذبول[4] میسازد غواصی ست که لآلی وجود بنین و بنات را از محیط عدم برآورده زیور گردن مباهات آبا و امهات میگرداند و باغبانیست که نهال نسل را از آمیزش ذکور و اناث پیوند کرده ثمرة الفواد اولاد بکام تمتع پدر و مادر میرساند مرزا مهدی نادرشاهی نقشبند کارگاه وجود ربط و پیوند مزاوجت را تار و پود دیبای بقای[5] بنی آدم ساخته و باین جنس اکسون[6] طراز جامهٔ قوام و دوام بر دوش بشر انداخته تجرد مخصوص خداوند صمد ست و تفرد خاص ایزد یگانه احد

[1] شباب بالفتح جوانی و چیزیکه بدان افروخته شود و آتش ۱۲

[2] حمول بفتح بسیار بردبار و متحمل و ستوریکه بران بار توان کرد ۱۲

[3] قوت ست بهیمی سبعی ... قوت عقلی ۱۲

[4] ذبول بالضم ذبل پژمرده و لاغر شدن اسپ ۱۲

[5] بقا بر دو قسم ست بقای شخصی متعلق بغله است و بقای نوعی متعلق بنکاح ۱۲

[6] اکسون بکسر الف بکاف زده نوعی از دیبای سیاه رنگ که بغایت نفیس و قیمتی بود ۱۲

میرزا صادق دست غیب دلبر مشتری عذار لاله رخسار محبوب مرغوب همه حرکت خوب زود آشنای دلربای سیم اندام زیبا خرام شیرین کلام که چشمش بتواضع مستانه هشیار دلانرا آفت صبر و هوش ست و لب شیرینش به تبسم مانند خندهٔ گل بلبل مشربان را مایهٔ جوش و خروش بی تکلف حسن گندم گون آدم فریبش بر سر کوچهٔ ناز فروشی ست که بهت دیدارش بدینیاری میسرست و بزور بازوی زر و قوت ساعد سیم کیسه مثال دست در کمرش میتوان زد و کمر وار در آغوشش میتوان کشید اگرچه از اطوار ناملائم جمعی ازین طبقهٔ گل بدنامی شگفته و صیت شهرت آن طائفه پاکدامنان را بلوث تهمت آلود ساخته و در ورطهٔ رسوائی انداخته لیکن درین فرقه نیز ازین باب هستند که از هر دیده مستور و غیر مشهور اند و آن دلبران نازپرور نیاز مائل نیکو شمائل اند یاسمن بدن غنچه دهن بلورین ذقن نازک اندام زیبا خرام خوش کلام دلکش مهوش خردسال بدیع الجمال پر غنج و دلال دل افروز جان سوز مهر اندوز خوش مشرب شکرلب سیمین غبغب دلستان نارپستان هزار دستان عیار طناز کرشمه ساز عشوه طراز دلپسند بالا بلند گیسو کمند عشوه فروش نسرین بناگوش آفت هوش چالاک بیباک مشکین فتراک همزبان شوخ بیان محبوب مهربان محجوب مرغوب نازنین نمکین شرمگین ناز آفرین دلربا خورشید لقا سرو بالا زود آشنا بلای خدا کشور حسن را شاه سپهر ملاحت را ماه

یا جدا نیست ۱۲

اے غضب الٰہی ۱۲

میرزا مهدی تفرشی سرو آزاد بندهٔ قد رعنایش نرگس شوخ چشم گرفتار چشم شهلایش آهو از سیاهی چشمش رمیده ابرو کمان تا بناگوش کشیده کمرش از بار نزاکت در پیچ و تاب آتش از شعلهٔ نگاه کباب

صفت فصول عمر انسانی

صفت طفلی ✤ اعجاز خسروی استخوان طفل از جامهٔ شیر پوشیده شود نه از قماط حریر فتاحی دهان طفل گویا غنچه ایست در شبنم لطف پرورده شد این خرده را دریاب کوفای طفل در میان طل واقع شده صفا و عذوبت سرچشمهٔ حیات در اول عمرست که ایام طفولیت است چون ازان بگذشت نشان تلخی مرگ ست در لفظ عمر بنگر که در اولش عین معین ست و در آخرش مرکه بنیان مرگ مبین محب علی سندی دل اطفال تا بلوغ بحد بلاغت لوحیست ساده که پذیرفتن هر نقش را که رو بدان آرد مستعد ست و آماده ✤

شکل غنچه ۱۲

نرم باران ۱۲

صفت جوانی

اعجاز خسروی

صفت حسن

تجلی حسن که دلها را آتش بیتابی سوخته و در دکان جانها هزار کورهٔ نار و لگدمی افروخته آتشی ست خورشید اخگر شعلهٔ اوست برق شرر بلا بالای ست قد بلند و سرکشی افراخته شوخ رعنائیست سرشوراگیری وجهان آشوبی برداشته شمعی ست تجلی ضیا آئینه دوجهان روزما آسوده جانیست سمن گرد بالش گلبرگ بستر ازحال خونین جگران خاردر پهلوی خارا بالین عنبر فراموشکاریست یاد آشنین نفسان بخاک مذلت افتاده جاودنسیان وسیلاب فراموشی داده شوخ بیباکیست در قتل اسیران وفا رنجیر دلیر بر هم فاکیست درمیدان خونریز دست جرأت غمزه بر شمشیر پرستیزه ترکیست تیغ سیاست بهر جائل متلون مزاجیست ازگردش احوال بساغرگردانی مائل شیخ محمد صالح تا آفتاب حسن از مشرق رخسار مه طلعتان ظهور نمود عشق از خلوتخانهٔ دل عرشی طینتان سر برزد و تا بفیض نسیم بهار گل در چمن روزگار نخندید منقار هزاران دانشنده دیده وران کامل بصر در آئینه عارض خوبان بتماشا ده جمال شاهد حقیقت میگرایند وصاحبدلان صائب نظر از آئینهٔ ناصیه ماه طلعتان روشن جبین نور آفتاب روح معنی معائنه مینایند عود عشق جز بگرمی آتش حسن نبوید و غنچه دل بی نسیم فیض آن نشگفد حسن پرتو ذات بیهمالست وعشق یکی از آئینه داران صور جمال ارباب حسن پیرکت تجلی نور حقیقی همه صاحب کمال اند و از اهل عشق کم کسی صاحب حال[1] خط نجات جاودانی و سرمایهٔ حیات دوجهانی بمین دوستی این فرقه شریفه بآن خاکساران مرحمت شده و پیرایه عزت و اعتبار بآن خاک نشینان از فیض این جناب میرسد آمده شبستان عشق از بوارق بلا دست حسن روشن ست و بیشه محبت از نکهت زلف او رشک گلشن

[1] ای حالت عشق حقیقی و در واقع عشق نمازنمود ۱۲

صفت حسن امرد

اعجاز خسروی شهسوار مردم شکار سرانداز کله داران ناز گردن زن عیاران سربازپرده در مستوران عصمت رسواکن متکفان خلوت برباد کن دفتر حاصلها پریشان کن جمعیت دلها دارو ئی بیهوشی مستان قبلهٔ طاعت بت پرستان نمک پاش جگرهای مجروح آفت توبه های نصوح قلب شکن سپاه کافرکیشان برهمن تدبیر صلاح اندیشان خانه برانداز کفایت حیله سازان کیسه پرداز هستی مصلحت پردازان میل کش دیدهٔ دوربینان تشویش دهٔ اوقات گوشه نشینان +

صفت حسن معشوقه

ملامت مردوزن آویخته چه چون کمند لگد کوب نعل سمند قربان کمان ابرو صید فتراک گیر و پیشرو
دردمندان سربازخنجر آشام رقیبان سراندازپروانه شمع جمال کنجشک دانه خال دست بوس مشاطگان
حسن زیب پای بوس دلالکان عاشق فریب

بیان حال بوالهوسان خودکام

ابواب الجنان جمعی نامقید بیباک اند که بفلاخن گردانیدن چشم سنگ رسوائی بر شیشه ناموس
فرزندان مردم می اندازند و گردهی بی دین بوالهوس که هوای نفس پلید را عشق پاک خوانده
بچیره دستی نگاه جامه نیکنامان را به بدنامی پاره میسازند گاهی بسر انگشت آه و نالهٔ زن فرزند
بندگان خدای را انگشت نمای خلق میکنند و گاهی باره آمد و شد بکر شجر نام و ننگ مردم نکوسیر را
از پا می افگنند بیدردی دین را درد محبت میدانند و تندی آتش شهوت را سوز عشق میخوانند
برا هل انصاف معلوم ست که فرس هوس را در میدان آزرد تاختن و عرض مردم غرض تیغ قلاچ
نگاههای گوشه چشمی ساختن قطع نظر ازین که در آئین شریعت حرام باشد با دعوی آزرم و حیا
جمع نمیشود و با معنی مردی و مروت صورت نمی بندد معهذا بر ظاهر ست که سگ نفس لعین از پنجیر تبان
فربه سرین ممکن نیست که بدیدن اکتفا کند و گرگ طبیعت سرکش از رمهٔ خوبان آهو وش محالست
که بتماشا قناعت نماید بلکه اگر میسر باشد بوس و کنار هم راضی نمیشود و دبار تکاب عمل شنیع قوم لوط
شهرستان دین و ایمان را سرنگون میسازد فتاحی رقیبان حسن بحجت طمعی که دارند اول اظهار
رقی و عبودیت مینمایند و در آخر بسبب سگ سیرتی ازان معنی رجوع نموده خصم دامنگیر شوند ✣

بیان اتحاد حسن و عشق

تجلی حسن و عشق از ابتدا لباس یگانگی پوشیده اند و از کمال اتحاد از یک گریبان سر کشیده
این دو شمع اتحاد پرتو را بیک شعشه روشن ساخته اند و این دو ساز یک آهنگ را بیک زمزمه
نواخته اند و این دو ریحان در یک سفال رسانیده اند و این دو گل از یک نهال دمانیده
عالی چنانچه حسن خلاصه اعیانست عشق نیز مقاوهٔ اکوانست اگر او جان جهانست این جهان
جانست هر دو نور دیدهٔ بینش اند و هر دو گوشوارهٔ آفرینش نسبت هر دو شریف لائق ست و وصلت
هر دو عزیز موافق ✣

سلاح قیقلاج بهرد و قاف دیبای مجهول و جیم فارسی و ترکی بمعنی ادب و اصطلاح تراز گشته شدن ۱۲ بهار و ادب لفظ عربی بمعنی حسن ۱۲ ادب ازگر ۱۲ عبودیت بضم عین بمعنی بندگی ۱۲

صفت حسن

صحبتش مائل بیچارگی و حیرانی معرفتش سرمایه بیکسی و سرگردانی بسته کمندش گاه با خویش طرح بیگانگی در اندازد
و گهی با وحشیان صحرا قرعهٔ الفت زند وظیفه خوار مائده کرمش جز بخون جگر ناشتا نشکند و جرعه کش
بادهٔ بزمش غیر از شوراب سرشک می در ساغر نه بیند گلشنش از چشمهٔ هفت شاخ چشم سیرابی گیرد
و نسیمش گلهای جنون در مرز دل بشگفاند **مولف** عشق انصاف دشمن از ازل بیگانه صبر و
قرارست و نا آشنای شکیب و اصطبار گل زخمی که تیغ آبدار عشق در لاله زار دل شهیدی به شگفاند
بر هوس کدهٔ خیال بافان خواب و آرام بصد دهن خندد و تار و پود مخمل دو خوابه خواب مژگانی که شوخی
عشق بازیگوش از هم بگسلد بسوزنکاری صبر و انتظار بهم نمی پیوندد و عاشق دریاکش میخانه وصال
بباده پیمائی خیال سرمست کامیابی نگردد و مخمور جلوهٔ یار بجرعه پند خرد فریب تسلی نشود ۱۲

صفت عاشق

تجلی گرم دلان جان باز که شیوهٔ محبت میورزند بهر باد از بیم جان شمع کردار بر خود نلرزند داغ افسران دیار عاشقی را
از تاج خسروی سر فرو دیدن کارست و گلگون لباسان دیار خونین جگری را از کسوت شاهی رو در هم کشیدن شعار عاشقان
گرفتار آزادی آزاد اند و ته جرعه کشان میخانهٔ دردمندی از خرابی آباد هر که از دولت ارجمند و بخت بلند عشق
فیض پذیرست تعویذ دفع گزند وسوسه خرد بر بازوی دل بستنش ناگزیرست شخصی را که براه راست و سراط مستقیم عشق
عبورست برای دفع چشم زخم عقل سپند بر آتش سوختن ضرور **ابواب الجنان** آزاده سرو ریاض عاشقی و نخل برومند گلشن
دردمندی آن صاحب سعادتیست که در وقت زور آزمائی تند باد هوای نفس ثبات قدم ورزد و هنگام
وزیدن نسیم میل طبعی چون گیاه ضعیف بر خود نلرزد مرغ دلش بر رطب شیرین لبان مگسی نه کند
و دندان مذاق خاطرش بشکر شیرینی خوش کلامان دوشاب دلی ننماید بنقطهٔ خال خوبان مرکز وار
اسیر دائره سرگشتگی نگردد و بحلقهٔ زلف سلسله مویان حلقه صفت سر کلافه عقل را گم نکند بگیرائی سر پنجه
مژگان دراز دست گریبان طاقت چاک ننماید و بکشاکش کمند طرهٔ قوی بازو بیتابانه از جا در نیاید
و بموج سراب زلف پرتاب بیابان مرگ اندیشهای دور و دراز نشود و بقلب روکش چهرهٔ گلگونه وار
متاع دین و دل را از دست ندهد بلکه در موج خیز هوسهای نفس سفینه دل را بباد بانی دامن افشانی
از گرداب تعلقات برهاند و در وقت غلبهٔ شهوت ضبط خود نموده توسن نفس سرکش را عنان داری کند
اعجاز خسروی گوی سرگشته حال تاراج شبخون خیال نشانه پیکان آفت و فتن سنگسار

لے طفلیکه سخنان بازی بشنود ۱۲

ملامت بهار رخشان آئینه ایست سلامت زنگار دریا از ساحل کناره کرده شور از جهان برآورده
هر گرد ابش از هفت بحر اخضر لبریز و هر قطره اش آبستن صد هزار طوفان بلاخیز خاکساری نهاد یست
از بار عجب سبکدوش استغنا نژاد یست دو عالم از دل فراموش دریا نوشی ست فلک خوصله
گرم خرامیست خورشید آبله اقبال بزدل ست وطالع فرخنده فال بخت خداداد یست و دولت قوی بنیاد
نفیض یزدانیست و تایید آسمانی سینه ریشی است مرهم نمک سیه مستی ست کباب جگرگزک بحر کران
ناپدیداریست سرهای آشنایان چون حباب برباد داده اش بادیه صعب گذاریست دلهای
سرد هوایان مانند آبله خون در جگر افتاده اش چشم صاف دلان برنگ آئینه صیقل کشیده حیران او
دل روشنضمیران لبسان آفتاب بشام رسیده سردرگریبان او رنگ آمیز بزم یکرنگیست پرده در
ساز کج آهنگی بوالعجب آئینه ایست دورویی گداز طرفه تیغی ست ازده و یکتا سازگاه گرمجوشی او
مغز در سر چون باده در خم جوشان و وقت زمزمه سنجی سیر آهنگیش هر رگ برتن مانند تار طنبور خروشان
پا برتارک خردمندان نخستین کار از طریقش و رو دست به نثار جان کشتان اولین قدح از رحیقش ضعیفی
بزور ناتوانی کوه از بیخ کن سخت تلاش حریقی ست نبوک خار چاک در جیب خار افگن بار گرانیست
فکر برداشت او پشت فلک شکسته امر خطیریست بی پشتی او پای فلک بسلسله ندامت بسته سرمایه
سرگردانی فلک ست و موجب شرف آدمی بر فلک بروز نامه اش مهر از چشم سیاه داغ و سیاهه
دفترش دود آه آشفته دماغ پاک بازیست که دامن از صحبت تردامنان می افشاند و اختلاط
با بوالهوسان هوا پرست ننگ همت میداند یک نخی که اگر دو عالم بر طرف افتد جانب معشوق
نمیگذارد و معامله دانی که اگر وصال مطلوب بصد جان میسر آید رایگان میشمارد و کس بر قدنشسته اش را
دامن افشانی صبح قیامت از جا نجنباند وحشی سر نکبند و طائر مائل بدامش را صدیه بزمین افتادن
نرساند عالی عشق از جانب پدر معرفت زاده است و بفحوای احببت ان اعرف محبوب درگاه صمدیت
و از طرف مادر محبت زاده که بآیای ان کنتم تحبون الله فاتبعونی بحکم الله مطلوب بارگاه احدیت
سیادتش بحجت و ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون مبرهن و شرافتش به برهان و القیت علیک محبة منی مبین
صاحب بهار دانش عشق گرامی جوهریست که در رنگ ضیای آفتاب مستور ست خفا بوشش
از دایره امکان بیرونست هر هر دلی که پرتوی از نور جمالش تابد آئینه دماغش را از خیال خرد بپردازد

و بلسوخته ساخته چهرهٔ سیاهان را بگلگونه می طرازد و گل شبو را گل آفتابی میسازد و بدلگرمی میکوشد و جامهٔ خاکستری میپوشد کار شمع از و بالا گرفته و مجلس پروانه از و گرم میگردد در خاندان او آئین دل مردگی نیست و در دودمان او رسم افسردگی نه صحبتش با همه کس در میگیرد و کار همه کس از و فروغ مییابد با عود سوز میسازد و عود را می نوازد آسمانی را به برج آتشی میرساند و مهتابی را ستاره افشان میکند پروانه خیال او در دل دارد و شمع نام او بر زبان می آرد چراغ باو زنده است و مردهٔ اوست اگر با اوست خانه روشن میکند و اگر بی اوست خانه روشن نمیکند جمعی به پرستش او سرگرم اند و او را خالق نور میدانند شمع کافوری مزاج را شعله فطرت میسازد تاج زرینش بر سر می نهد از ماههای رومی کانون را میداند و از ماههای فارسی آذر را میشناسد

صفت انسان که انسان عین کائنات ست و عین انسان مکونات

اعجاز خسروی درجه بشریت بغایتی عالیست که ملائکه با چنان پریدن بلند اگر تا انجا پرواز خواهند در نیمه راه از پرشان آتش خیزد انسان صورتیست از قلم صانع بالوان مختلف نگاشته چنانکه از دیباچهٔ لاهوتش نسخهٔ صحیح توان نوشت الرحمن خلق الانسان علی صورته مبین که آئینه وجود ناسوتی را در مواجهه کدام سر الوهیت داشته اند تا این مثال بیمثال معائنه پدیدار آمده است که چندان پیکر روشنائی در شیشه خانهٔ سپهر مینائی و چندین نقش بوقلمون و زنگارستان زمردگون آراسته اند و چون کار بمحاذات رسد **شعر** هر کدامی کس بدو خواهند همسر داشتن + خشت را با آئینه باشد برابر داشتن **شیخ محمد صالح** نیرنگ طرازی کلک حکمت الهی پیکر انسانی را با جمل صور و احسن تقاویم بر لوح ابداع نقش بسته خواص و مزایای بیشمار در و ودیعت نهاده و فکرتش را شیوه آموز معانی و فطرتش را بهره اندوز سخندانی نموده عرصه بیان را جولانگاه شهسوار اندیشه اش ساخت و نکات دقیقه و اسرار غامضه را که در جلباب خفا مختفی و مستور بود در نظرش جلوه داده هوای گلگشت بهار معنی در سرش انداخت و بمقتضای قدرت کامله شبستان خاطرش را بچراغ معنی روشن برافروخته و از فروغ عارض لمعان آن که صبر فریب دلهای تقدس نژاد ست چهره کشای اسرار عوالم قدسی و دقائق شناس علوم صوری و معنوی گردانید بر وفق حکمت شامله دل را که مضغهٔ بیش نیست صاحب سواد اقلیم معنی و زبان را که پارچهٔ گوشتی ست فرمانروای خطهٔ لفظ نمود

صفت عشق لاابالی مشرب خرد بیزار خانه برانداز صبر و قرار

علی رضا تجلی عشق که عالمی سر در هوای اوست و جهانی خار در پا رفته راه تمنای او تازه گلیست

۱ خدا پیدا کرد انسان را بر صورت خود ۱۲

۲ ای بر آسمان که چندین شکلها مثل آفتاب و مهتاب آراسته اند هیچ یکی از آنها مقابل انسان نمیتواند شد ۱۲

۳ ای چون خواهند که مقابله کنند ۱۲

وسفینه ها را روان میسازد روح در تن حباب دمیده وآیت نفخت فیه من روحی خوانده خود را از نظرها
نهفته وعالمی را فروگرفته گرد باد که صاحب وجد ست او از خاکش برداشته حباب که بپاس انفاس
مشغول ست او سبکروحش ساخته نفحات الانس را ازبر کرده ونزهت الارواح را سیر کرده با بطلان خلاپرداخته
ورازکائنات آشکارساخته دم روح القدس با او سازش کرده وصور اسرافیل از نوازش بافته سرایا
محبت ست ازان رو هوالیش نام کرده اند طاؤس کشتی را بال افشانی میکند ومرغابی موج را در پرواز
می آرد خشت بادرا او بنیاد نهاده وخانه حباب را او آباد ساخته گاهی در دماغ سرداران می افتد وگاهی
در بروت بزرگان می پیچد گاهی در خرگاه گردباد برقص درمی آید وگاهی در خیمهٔ حباب نفس راست میکند

عالی باد بسزاولی برانگیختن ابر از اطراف جهان وآفاق عالم کون ومکان تعیین شده تا هر سحاب
آبدار که به تنگنای نکبت ودلو[۵] راد بار پریشان گشته در زاویهٔ فقر نمدپوش شده باشد بوید دریا دلی
چشمه فیض وشمردهٔ آبروبخشی رحمت لم یزلی استمالت یافته بر سر کار خود آید وبدولت ریزش دست قدرت
وبارش ابر احسان از خروش رعد وتیزهای قطرات باران سامان طبل وعلم نموده مزین بلباس زربفت
برق بمدارج پرمایگی ومعارج بلند پایگی عروج نماید ✣

[۵] دلو برج پنجم باد پس پشت
یعنی بادیکه از مغرب بسوی
مشرق وزد خلاف صبا را
قبول گویند ۱۲

صفت نار

نخستین آتش شعله ایست فروزنده وجوهریست سوزنده شهنشاهی ست عالم افروز بادشاهیست
جهان سوز شاهی که چتر سیاه دخان بر سر اوست وقبای سرخ درخشان در برابر او منیر کلیم را او
مرآت تجلی داده وخلیل را او بگلگشت گلستان آورده گفتارش مبین من ست ودلیلش روشن بامهکس
گرم میجوشد دوم از دلسوزی منیز هر جا شعله ایست برافروخته اوست وهر جا داغیست سوخته او
شاعر نیست اما زبان آور ست سلمان نیست اما فارسیست چون او شعله فطرتی کجاست و مانند او
روشنضمیری که خام خیالان را از سخن پخته اش خبری نیست وافسرده طبعان را از شعر گلو سوزش
اثری شهاب وانوری از فروغ سخنش بهره می یابند واثیر وآذری از رای روشنش روزی تابند هنگامه
شعله طبعان را او گرم ساخته ویگ بسوق اطمعه را او پخته خیال فانوس از و صورت گرفته ومعنی شمع از و
روشن گشته از حروف قافیه بیگانه ندانسته واز کتاب شاهنامه بخبر داستان سیاوش نخوانده سری
بعالم بالا دارد وخبر از اجرام علوی می آرد گل آتشی از و دمیده وبهار عنبر از و شگفته آتش زبان پر از حیات است

میکنند مدعره بزبان می آرند و قدسیان چون نام حبابش میبرند قدس سره میگویند بیرون نیست
و در چاه آرام گرفته کیوان نیست و میل بدلو دارد ضمیرش روشن ست و خیالش صاف طبعش روانست
و گوهرش پاک در فن سخن متبحر ست فکرهای عمیق میکند و معنی های ژرف می اندیشد شعر زلالی از
آبدارست و نظم لولو از و بگوشها افتاده سیر بحور کرده و از گرداب دائرهٔ عروض کشیده سخن تر
بر کاغذ آبی نوشته و از حباب نقطه انتخاب نهاده و حباب معمائیست که آنرا خیالش بسته است هاء چیستانیست
که آنرا طبعش برانگیخته هم صاحب مذهب ست و هم صاحب مشرب سیر عالم نیرنگی کرده همه رنگها
پذیرفته چون مطربان هند از کدو ساز میکند و از کشتی کمانچه مینوازد و از گرداب دائره میسازد مردم آبی
از غیضش آبا نمیتوانند کرد و ماهی ماهیتش بیان نمیتوانند نمود بی ماه چندین هاله آشکار ساخته
با عروسان چمن آمیزش میکند و در رگ و ریشه ایشان فرو میرود جان ست و روانش میخوانند نگوئی
میکند و بجاه می اندازند شیرین ست و شکر را از شرم میگدازد کام تشنه لبان را جوی شیر میسازد و چشم
حباب را علیه عین الله عینک ست شیشه گری میکند و شیشه حباب را بر باد می سازد ❊

صفت هوا

منیر هوا مجردیست عالم گرد و صاحب گنج باد آورد جان نوازی شعار اوست و سبکروحی کار او
عمری هوادار سلیمان بوده و مدتی با مسیح دمسازی کرده باد پای ابر از و جولان گرفته و گلگون گل
از و گلبند کرده مروحه دم از هوای او میزند و کاغذ باد بال او می پرد نیض انفاسش جهان را زنده دارد
و بی او عرق از روی مردم میبارد سخن تخمیست که او کاشته و نغمه نقشی ست که او نگاشته گاهی سخن میشود
و در فی قلم جا میکند و گاهی نغمه میگردد و در نی مطرب می آید شیر نیست و در نیستان خانه می گیرد
مسعود نیست و در حصارهای محبوس میشود سحر خیزی میکند و سراسر گلستان میگردد و سوسن با و یار
زبانیست و گل را با او پیوند جانی برات ابر را او دوانیده و زر غنچه را او آشکار گردانیده دم از باد فروشی
میزند و با شاهان چمن طعیب ها میکند نغمه از هواداری او شاد ست و سرو صنوبر از و بر باد صاحب
سخن ست و از و تا سخن سنجان هیچ فرق نیست او باد ست و سخن هم باد از گل ابر چندین قطعه تر
از بر کرده و از غنچه گل چندین بطیفهٔ رنگین برانگیخته نظم سحابی را بر روی کار آورده و شعر نسیمی را
روان نموده قطعه ابر از دلش بیرون تراویده و موشح شبنم از خاطرش فرو چکیده بر بحرها عبور می کند

۱ باد نام پهلوانی ست از گلهای خرد و بهزاد آنرا باد آورد و نیز گویند ۱۲

۲ گنبد بیم خانه ایست دوران نموده و فتح های ابجد دوال بی نقطه فخر الدین گوید و بعنی جستن و خیز کردن نیز آمده ۱۲

اندیشهٔ او هرکس دانه با و سپرده خوشه ازو برده هرکه خوشه در و کاشته خرمنی حاصل ازو برداشته جگرش
هرکس نباخن ستم خراشیده ازکان دانش پرجواهر گردیده و سینه اش هرکه بکند از چاه باب شیرینش
لب وکام تر ساخت از کوه سنگ بر شکم بسته واز محنت گرسنگی چون ریاضت کشان وارسته +

صفت آب

صاحب جلیب السیر برطبق آیه وانزلنا من السماء ماء موجب ظهور نبات واجناس اشجار
رشحات سحاب درر بار اوست بلکه بمقتضای ومن الماء کل شیء حی سبب حیات عالمیان وواسطه
بقای اصناف ریاحین وانواع حیوان ذات افاضت سمات اوگشته بادشاه ازل درکتاب مجید
جنات عدن را بجریان انهار توصیف نموده واصحاب توحید را بخلود دران مسرت افزوده جنات تجری
من تحتها الانهار خالدین فیها ابدا امیر اجلال طباطبا آب سیماب آسا را برموز سنجی کیمیای خرد تمر معمول
خوانیم یا مرآت مصقول زیبق مغسولش نویسیم یا طلق محلول منیر آب صافی دلیت پاک طبع مشرب
ارباب صفا گزیده وتن باشنایان درداده سالک پاک وصاحب کشف سر از چشمه الله اکبر برمی آرد
واز قطره سبحه بشمارد باسم یا لطیف مداومت می نماید مرید شیخ معین ست باین نسبت مارمنیش میگویند
علم سلوک خوانده ست وتصفیه باطن کرده عالم مثال برای العین دیده وصفای وقتش حاصل شده
چندین خوارق ازو سرزده تقدس نژادی قدسی نهاد ضمیرش از نور قدس روشن ست وحبابش
ازدم روح القدس آبستن سورهٔ کوثر ازبر کرده وعلم توحید از ضمیرش ترشح کرده رشحات از طبعش
بیرون تراویده تن بخاکساری داده ودر عین نماز تیمم میکند پیوسته سر بسجود دارد ودر آئین پرستش بجامی آرد
چون غرمیت گران دائره میکشد واز حباب پری را در شیشه محبوس میسازد وچون حس مشترک جمیع صور
اشیا در و نقش پذیرفته وچون عقل مستفاد همگی معلومات در خیالش مشاهده گشته سطحش هم خط ست
وهم نقطه بر صفحه اش هم صفر ست وهم هندسه قطره اش کواکب سیارست وحبابش فلک دوار
صورت رابی هیولا آشکار ساخته وعکس را بی تناقض بیان کرده از حواس ظاهر همین دقیقه را
دریافته واز حواس باطن همین خیال شناخته موجش سخن را مطول می سراید وحبابش خبر را مختصر میکشاید
تفسیر کشاف را سیر کرده وبحر المواج را سراسر گشته چندین خیالش رو داده وحاشیه خیالی بیاوش
آمده در اجسام نباتات حلول میکند ودر اشجار وریاحین بطریق تبیان می درآید روحانیان چون یاد موش

صاحب حبیب السیر عنصر ارضی بجماد سنیه چون حلم و وقار معروف ست و بکرائم اخلاق مانند سکون و تواضع موصوف غبار کوی او تاج مفارق اهل دانش و خاک قدم او توتیای دیدهٔ اهل بینش نسبت بجای رسیدن الوان ریاحین و گل ست و محل ودیعت خداوند جزو کل منیر خاکساران با وی نازند و زمینداران باوی می پردازند هر جا تخمیت سبز کردهٔ اوست و هر جا گلیست برآوردهٔ او و از روی تعظیمش بآسمان یکجا مذکور میکنند و زمین و آسمان میگویند رب السموات والارض گواه این سخن ست انبیا و اولیا را در دل جا داده و قصص الانبیا و تذکرة الاولیا بخاطر دارد پیوسته کارش کشت و کارست و کشاورزان را طبعش را زدار علم فلاحت و زیده و معنی الدنیا مزرعة الآخرة نیک فهمیده آئین حلم شناخته و اسم یا حلیم ورد خود ساخته چندین قطعه هموار بر روی کار آورده و چندین پست و بلند بنیاد کرده مسدس نرگس و ترکیب گل برانگیختهٔ طبع او و مصرع سرو و رباعی لاله برآورده خاطر او عبهری چشم بزمین شگفته اش دارد و فردوسی از قطعه رنگینش نسخه میگیرد و کتابهای حسنی ساخته و بیت های بلند پرداخته از ساق نرگس قلم برآورده و مشق بهاریه رسانده اوراق گلستان را ترتیب داده و اجزای بوستان را مربوط ساخته اگرچه اورا بغبار نویسی می ستایند آماریحان هم از و برمی آید و اگرچه اورا ببسزه پردازی منسوب میدارند آما گل هم از و نهال میگیرد و نخلی که پروردهٔ اوست نخل ماتم ست و گلی که برآورده او نیست او گل چشم ست نقطهٔ دلش مرکز عالم ست و رگ جانش خط استوای ایجاد عالم از و ست و سرشت بنی آدم از و خط غبار سر نوشت او و تخم خاکیان سبز کار و کشت او و هر جا گلیست از و دمیده هنوز چندین گل از و خواهد شگفت هر جا چشمه ایست از و تراویده هنوز چندین سر چشمه از و خواهد تراوید صاحب استقلال ست و پا برجا تمام تمکین ست و سراپا وقار با آنکه صاحب چندین گنج ست شیوهٔ افتادگی از دست نمیدهد و آئین خاکساری نمیگذارد و در شیشه ساعت دمی آید و ساعت بساعت حساب میکند و ذره فروگذاشت نمیکند قرنهاست که برگاه اقامت گزیده و در درجهٔ طالع خود را در برج ثور دیده هم تخمیر آدمی کرده و هم مردم گیاه را برآورده آدمیت کار اوست و مردمی شعار او علم ریاضی میخواند و در تختهٔ خاکی رقوم هندسه مینویسد پاک سرشتان تسبیحش میسازند و بردستیاری او باسمای الهی مشغول میشوند میرزا خلیل گل آدم از و تخمیر کردند و خانه کعبه را از و تعمیر نمودند در پرده پوشی بی بدل ست و در امانت داری ضرب المثل کریمة والارض

خرشنا را مخاطب اوست مطالع انوار و از هار گل و سمن آوست با ثمیمه خاکساری پیشه اوست و افتادگی

ف زمین را زمین را

در سواد این نورستان سفید نتوانست شد رنگش بر رو شکسته و در خلوت هاله رو گرفته و حربا تا از حسن گلو سوز
متوجه شده ۱۲
این چراغان چشم گرم کرده خورشید را چراغ روز شمرده بلبل تا از نور و نار این لاله ستان چشمی آب داده از تماشای
گل گل بچشمش افتاده پروانه از هر طرف زمزمه چشم روشنی شنیده خانها از وفور نور شهر زرین سلیمان گردیده
حسن گلو سوز زلالی از تاب غیرت حسن برشته این چراغان در آتش و آب بیتاب ست و سوز و گداز نوعی
نام مثنوی زلالی ۱۲ — نام مثنوی نوعی که
از رشک سوز و گداز پروانه این بزم چون فتیله چراغ در پیچ و تاب قمربازان را نقشی نشسته که لیلاج
نقش نشستن ای کار بر آمدن ۱۲
در ششدر حیرت نشسته قماربازان پاک فروش بازی دست خون می بازند و بیک خصل جانها می پردازند +
ای داد ۱۲

صفت شب تار

مخلص خان این شب تار زلف یارست که آفتابش بر کنارست یا دل تیره رقیب ست که لبریز
مهر حبیب ست واضح تیره شبی برنگ مردمک دیده ردای نور بر دوش و مانند زلف خم آگین
آفتاب رخساران هزاران خورشید در آغوش سرمه گون شبی چشم روشنائی روشنان نظر برو
سیاه کرده و از فیض نظر بازیش یک صفاهان کحل الجواهر بینائی فرادست آورده وله شب تیره کوکب
بمهر پرده ظلمت انداخته و گیتی را از مهر پرداخته نه شب بل دود ناله بیدلان سوخته اختر بالا شتافته
و از بارگاه ظلمت شب خطاب یافته منشور سیاه روزی تیرگی سرشته بدوده جرم کیوان بر صفحه گیتی نوشته
میرزا خلیل شبی که سوادش بیاض سحر ندارد و ظلمتش اثری از نور خورشید منور دودیست
که دیدنش آب از چشم برون آرد و عودیست که بوئیدنش از دماغ خون آرد سوادیست مایه هزار
سواد و مشکی ست خشکی دماغ افزا مداد تیره ایست که بتکلف مدعا از آن نتوان نوشتن و گل سیاهی
که تخم مطالب در آن نتوان کشتن تعبیر خواب این شب روز خوش ندیدنست و شب تا سحر از درد نخوابیدن
صفت عناصر اربعه که چار بالش فرمانروای ارواح و خمیر مایه طینت قوالب و اشباح مجملاً صفات عناصر و انسان و لوازمه آن
تاج المآثر عناصر که حساب جمع و تفریق تن و سر جمله باب خرج و تفصیل بدن بقلم ایشان ست
و پذیرنده و منقاد این صور و اشکال مختلف اند و نگهبان و قهرمان این اجزا و ابعاض موتلف
پاره ها ۱۲
حلل مطرز بسائط عناصر اربعه بر حسب حکمت و ارادت الهی مواد مرکبات بی پایان و امهات
موالید ثلثه از جماد و نبات و حیوان واقع شده قوت قبول صور نامتناهی در ایشان مودع +

صفت خاک

میمنت افروز را بعبادت واحیا بروز می آرند

تهنیت شب برات

اعجاز خسروی لیلهٔ مبارکه برات بر مخدوم مبارک و در قسمت مبارکی و برکات رساند سلامی چون نماز شب برات بسیار و ادعیه مانند ورود ماه شعبان بیشمار ارسال مینماید که امشب بدر انجمن آرا سواد شب برات را بیاضی کرده است چنان روشن که نسخهٔ روزنامهٔ آفتاب توان خواند و طفلان بهشتی که آتش دوزخ برایشان حرام ست بازی آتش را بر خود حلال پنداشته و همه شهر از گلنار چراغ گلستان خلیل گشته و هر کس بقدر روشنائی حال خویش چراغی برکرده بنده نیز میخواهد که در خانه خویش چراغ برافروزد یک امشب نور حضور آن چراغ قبیله تا خانه بنده رسد مولف شب براتی که فروغ ماهش بر زمین و زمان سورهٔ نور دمیده و بدر عالم آرایش خلعت تمام قدر نور بر تن اجزای خود چست دیده از جهان علوی و سفلی ظلام ظلمت سورهٔ برات خوانده و چون خفاش از نور آفتاب خود را در کنج عدم مختفی گردانیده پروانه را از جوش چراغان نشاطی رو داده که پایش بزمین نمیرسد و بلبل را از صدمهٔ غیرت پروانه چراغ گل از چشم می پرد با هزاران میمنت و برکت بران نور جبههٔ دولت و اقبال چشم و چراغ دودهٔ حشمت و اجلال که برات کامیابی مخلصان در دفتر خانه اش بامضا رسیده مبارک و همایون باد و روشنی بخش دیدهٔ مهر و ماه هر شبش را چون لیلة البرات غیرت افزاے لیالی تمام سال داراد +

صفت لیلة القدر

اعجاز خسروی سواد اعظم لیلة القدر بسبب نزول ملائکه به از هزار سپهر ست بارگاه پوشیده اش آسمان و انجم را بسجود فرماید و روز حساد را از شب یلدا تار بکتر سواد متبرک این شب را نسخهٔ لیلهٔ مبارکهٔ برات توان خواند

صفت شب دیوالی

مولف عشرت افزا شبی که از نور فیضش خانها چون خانهٔ چشم روشن و در هر کو و برزن تجلی نور ایمن ایمن ست بامها از کثرت چراغان روکش بام آسمان و کوچها رشک کوچهٔ کهکشان ماه چهارده بدریوزه نور از هاله دائره میکشد و کف الخضیب باستعارهٔ ضیا دست کفچه میکند ماه بسکه از شرم

سیر مهتاب دلکشا چرخ آتشباز تا دکان خود را بچرخی آفتاب تابان و مهتاب ماه رخشان و ستارهٔ تیر شهاب
و گلریز مد برق عالمتاب آراسته مجلسی باین روشنی نه پیراسته این بزم باآئین را اگر نه نسبتی با بهشت
برین ست گلهای گلریز باغش چرا از زرست و خاک آمیخته با پرتو مهتابش چرا مشتبه بسیم تراست
هر ستاره اش روشن تر از ستارهٔ طالع بلند اختران و هر هوائی بالا روتر از هوای دل والا همتان
از هیبت دیو سیاهش دیو سفید زهره میبازد و از صلابت فیل فوجش شیر جنگی فلک ناف می اندازد
(ای نافش بیجا میشود ۱۲)
و مهتاب ماه در پیش روشنی این مهتاب تابان سفید نمیتواند گردید و آفتاب رخشان بروشنی ستاره
(ای نمود ۱۲)
این بزم نمیتواند رسید چرخی شعلهٔ جواله ایست آتشبار و گرد رخسار مه طلعتان آتشبار هاله ایست ماه در کنار
غوطه خورک شعلهٔ آتشی ست سر از آب برآورده و طائر دل تماشائیان را بدام خود در آورده هر هتهپهول
نهال نازک باندازست که از شراره ریزی کرم شب تاب بسیاری گردش به پروازست صحن خاک از مهتابهای
شب افروز در نظرها نمود آب زر دارد و بهچنپه فواره ایست که از بن آب سر بر می آرد شب عیش این
مهتاب گرم تر از شب مهتاب بتماشائیان میجوشد و پردهٔ ابر این دود آفتاب عذار ماه طلعتان را
نمی پوشد ستاره اش فلک تازی را بمعراج رسانده ماریست که مهرهٔ از دم افشانده هوائی را هوائی دوردوی
در سرست که تیر شهاب در برابر او کمرو تر از تیر بی پرست پهلجهری چون عاشقان اشک آتشین از دیده
میبارد و بهچنپه چون جگر سوختگان نفس شرر افشان از سینه بر می آرد موشک در خرمن صبر و شکیب
(چهچهوندر ۱۲)
نظارگیان دوانده و دود افگنی را بآسمان رسانده ✤

صفت شب برات

افضل خان شب برات بابرکات که چشم و چراغ لیالی و ایام و روشنی بخش ظلمتکده شهور و اعوام ست
پروانه فوز و فلاح نیکوکاران در پرتو شمع سعادت او می نگارند و برات نجات سیه کاران بدودهٔ فروغ
(رسیدن بمقصد ۱۲)
مشعل او بقلم می آرند از فروغ افزائی آن در هر گوشهٔ هزاران گلشن نور و از ضیا گستریش در هر طرف
تجلی طور بر فراز ظهور محمد صالح شبی که بلیلة البرات معروفست از شب های متبرک سال بکمال
عظمت و برکت امتیاز دارد و بحسب میمنت بل بهمه حساب بر باقی لیالی سال فاضل می آید مظنهٔ
اجابت دعاست و بتقدیر مهندسان قضا قسمت مقدار عمر و مبلغ رزق سائر خلاق دران شب
تفضیل می پذیرد و نزد صلحا و اتقیا قدر و منزلت لیلة القدر دارد و سحر خیزان پرهیزگار این شب

محمد صالح عکس چراغان در آب روان گوئی انجمن انجم در آبگون گنبد برقص آمده و جلوهٔ شمع های کافوری بر کنار حیاض پنداری در چشمهٔ آسمان هزاران هلال از شادی قدرت کرده طائر موج از پرتو شمع هر لحظه چون طاؤس زرین پر و بال بجلوه سازی در می آمد و لب آب از فیض چراغان بر گلشن فلک خندهٔ دندان نما میزد آبشار از تبسم گلهای شمع چون چمن از نیرنگ بهار جامهٔ زرباف پوشیده و حباب از فروغ آن بسان تکمه مروارید زینت گریبانش افزوده شگفتگی آبشار و خنده چراغ چون ماه و انجم بر روی یکدیگر آب و تاب کشیده نور افشانی شمع و گلریزی آبشار مانند جوهر مسلسل[1] و گوهر آفتاب چمن آسمان را آب و رنگ بخشیده نهر از فروزش چراغان جدول زرنگار چون آسمان تفسیر سورهٔ نور میخواند و آبشار از لمعان شمع برق کردار به پشت گرمی نور بدیهه های گلوسوز میرساند چراغ در پردهٔ آب چون نیر اعظم در سپیدهٔ صبح صادق نوردار و شمع در طاق آبشار چون عکس چهرهٔ یار گلرخسار از آئینه نمایان و آشکار آب از تاب چراغان بکردار آئینه خورشید نمایش جوهر نورزار فلکی بر روی[2] روز می انداخت (ظاهر میکرد ۱۲) و خیابان بگرد آوری جهان جهان گوهر فلک تاب روشنان را غرقهٔ آب خجلت میساخت همانا بقدرت حضرت نور الانوار هزاران مهر و ماه بر پرند آب طالع گشته که کوچهٔ نهر مانند محراب آسمان لبریز نور ست و باغ را بامداد بخت روشن فلک وار گوهر شب چراغ بدست آورده که از هر ذرهٔ خاکش تجلی فیض در ظهور ست ✤

صفت چراغان پس شیشه

میرزا خلیل عکس چراغان از پس شیشه های پر از آب الوان پرتو شمعیست از آبشار تابان یا رخسار شاهدیست از زیر نقاب رنگارنگ نمایان هر شیشه پریزادیست در لباس رنگین جلوه گر هر شمع شاهدیست از کرتهٔ رنگین قبای گل دوزی در بر ✤

صفت آتشبازی

لاادری هوائی گوئی شهاب ثاقب ست بر روی هوا گلریز بهچنپه فواره ایست از چشمهٔ نور در جوش خیز پهلجهری گلهای نثار میریزد هتهپهول پهولهای زر می افشاند ایضاً هنگامهٔ آتشبازی چنان گرم گشته که شهاب ثاقب هوائی در هوا گلهای نثار میریزد هتهپهول گوئی گلزار آتشین می بندد خامه در تحریر وصف آن چون پهلجهری گلریز ست و از تعریف نور مهتابش شب حروف مهتابی ست (تاریکی ۱۲ روشن ۱۲)

میرزا خلیل تماشای هر گلریز این بزم را عید گلریز رونماست و نظارهٔ هر مهتابی این مجلس چون

به طبیب حسن شمع نموده برای خلاصی یرقان عشق کهربای شعله فرموده

صفت دود چراغان

مرزا خلیل دود این چراغان خالی از نمودی نیست سنبلی ست در ارغوان زاری دمیده یا نافرمانیست بالاله در هم جوشیدها بر بهاریست به شقائق زاری سایه افگن یا سایبان سحابیست بر فرق نازک اندامان این گلشن +

صفت شمع

میرزا خلیل شمع مومین بر گلهای الوان میچربد و جا دارد ازین رو که هر شمعی شاخ گلی رونما دارد تفاوتی از گل شمع تا گل چمن نیست و امتیازی از شاخ گل تا شمع این انجمن نه بلبلی نیست که شور سودای شمعی او را در دماغ نیست و پروانه نه که از دست گلی داغ نه از گل شمع اینجا گلاب میتوان کشید و از نهال گلبری[1] فانوس گلها میتوان چید +

صفت لاله و کنول کاغذ

میرزا خلیل چشم بد از لاله های کاغذین این چراغان دور و از نظر فیض تماشا نیافتگان مستور که بزم نشاط ازو پر شمع و گل ست و انجمن انبساط پر از پروانه و بلبل و پروانه را درین هنگامه گرمی بازارست و گل آرزوی هر یک از یک شاخ پربار هر شمع بصد رنگینی شاخ گل جلوه گر و هر فانوس بهزار شگفتگی گل بر گل در نظر درین گلشن بلبل بداغ تازه مبتلا گردیده و پروانه امشب چه گلها که نچیده مخلص کنولهای کاغذ سرخ از برافروختگی رنگ در فکر بجنگ لاله رفتن و فانوسهای طلق از پرتو چراغ با غنچه نرگس در انداز چشمک زدن +

صفت چراغان روی آب

میرزا خلیل از فیض این چراغان روی آب نمایش دیگر دارد و از فانوسهای الوان هوا آرایش دیگر عکس چراغان در آب سیماب گون اکسیری نموده آب دریا را آب زر کرده و ماهی بحر را ماهی سیمین آورده خانه تاریک دریا امشب روشن گردیده کلبه تار ماهی روی پرتو مهتاب دیده موج دریا در نظرها موج رنگ گل آتشین ست و هر حبابش شیشه پر از می رنگین میرزا طاهر وحید فروغ چراغان از کواکب ثاقب چرخ گردان حکایت میکرد و عکس چراغ در آب از سیر و دور سیارگان روایت میکرد دریا چه از پرتو چراغان و پیالهای گردان و جنبش آب روان بال رنگین تذروان بدیده می آید

[1] مراد از شمع و نیز مقراضی که بدان گل چینند ۱۲

صفت چراغان

ساطع جنداشب چراغانی که هندی زبانان را در اطلاق روشنائی بر سیاهی دلیلیست روشن عالمیان شب را بر فروز چندان غلط کرده اند که پروانه فارغبال بود و نگاه حربا را پروانگی سوختن ید صنع الهی تا طرح لیل و نهار ریخته ظلمت و نوری چنین بکدیگر نیامیخته بی گفت و شنفت هم چشم مردمکش توان گفت از ازدحام نور عالم چندان معمور که اگر آفتاب تا روز محشر نتابد شب در تجلی کدهٔ آفاق راه نیابد بی اغراق در رائی دیدم از عکس چراغان چون دل ارباب عرفان متجلی و هر کشتی در و سفینه اشعار تجلی یا در بحر زلالی مصرع هلالی شامی که در تیره زمین هند بخیال این تجلی تخم شبو بکارند صبحش گلشن گلشن آفتاب بچینند و خرمن خرمن خوشهٔ پروین حاصل بردارند مگر این چراغان سپید و دودمان نور است که شجرهٔ تجلیش بشجرهٔ طور میرسد سر انگشت خامه اگر در تحریر شرح لمعه اش ورق نگرداند برق تجلیش سواد سطور میبرد محمد صالح قمر زائد النور بدر یوزهٔ فروغ در پیش چراغان کاسه گردانی مینمود و زمین از شعاع فانوس روی فلک را آئینه داری میکرد و فلک از جلوه گری روی زمین آبی بر روی کار خود می آورد میرزا خلیل چراغانی که رشته نال قلم بگاه تحریر و صفش برنگ رشته شمع فروزان میگردد و صفحه کاغذ از روشنی کاغذ فانوس و رخشان هر لفظ کرم شب تابی است در نظر هر نقطه انگر پاره ایست از شرر روشنتر تجلی گاهیست قدمگاه موسی طور وادی ایمنی ست پر از پرتو انوار ظهور تا چشم کار میکند چراغانست تا بنظر می آید شمع تابان کثرت فانوس چراغ از بس در نظرست پنداری هر چشمی را عینک بوقلمونی هزار چشم در برابر ست پیش هر چشمی از صف مژگان قطار شمعیست رخشنده و مقابل هر نظری از عکس رخسار آئینه در برابر چراغان تا بنده چاک پیراهن هر فانوس نمونه از خم محرابست و در پای این چراغان دعا ها مستجاب درین باغ گلچین را دست تاراج دراز ست و درین چمن بدوی همه باز +

صفت پروانه

اعجاز خسروی پروانه روشنضمیریست که از زبانه سراج امتی چراغ علم افروخته و سالها دود چراغ خورده تا در شب ها حرفی باریک روشن کرده پروانه آتشپارهٔ ایست که اگرچه خود را بنبه دهن نمیاید معهذا از بانش نمی ایستد و شعلهٔ آتشی از گل چراغ از زبان بیرون می افگند طغرا پروانهٔ صبح نقض خود

زرافشان نموده واز کهکشان مسطر کشیده وقلم شهاب بتیغ هلال تراشیده تا دیوان بدر به بیاض برد
ونظم پروین بقلم آرد سیه جرده معشوقیست که چاندنی مهتاب فرش خواب اوست وهلال بالین
نی نی بادشاه سواد شام ست که بر نقرهٔ خنگ ماه سوارست وهلال حنای زین بنفشه زاریست
نرگستان در بر سوسنستانیست گل مهتاب در برابر غنچه نیم باز هلال در آغاز سیه بهارش می شگفد
وگل جعفری خورشید را در خزان بسر میزند تا دم خود باو سپرده صبح از چشمهٔ خورشید آب خورده ✣

صفت شب مهتاب

نعمتخان عالی امشب که گردون مسیر بدر منیر نمودای نص قدرناه منازل حتی عاد کالعرجون
القدیم چارده منزل از مراحل ایام طی نموده وصیقل گر تقدیر بر فلک تدویر بمقتضای کریمهٔ والقمر بازغاً
زنگ ظلام از مرآت ضمیر کافه انام زدوده گلشن آرای انجمن این نه چمن ساحت جهان را
یاسمن زار ساخته ودیدهٔ نظارگیان شیفتهٔ تماشا را بدریای نور انداخته گویا محبوب چارده ساله
برلب بام ست یا جسم زمین وزمان از نقرهٔ خام بی تکلف اگر دعوی کنم که لیلة البدر نائب
لیلة القدرست گواهی نمی باید مصرع برینمعنی گواهی نیست از مهتاب روشن تر تجلی فرخنده
شبی فروغ صبح اقبال از جبینش چون نور از مردمک طالع واختر شاهد آمال از افق مبینش چون
خورشید عالم افروز از برج فلک لامع عالمی در پناهش سایه نشین بال هما وجهانی از سوادش
سرمه کش دیدهٔ بینا از آثار فیضش حقهٔ گردون پر از جواهر الوان واز ورق نقرهٔ مهتابش صفحهٔ گلشن
دوران زرافشان مرزا خلیل شبی که در و دیوار بسیم برگرفته ماه منور بود وکوچه وبازار سیماب ریخته
ماهتاب انور مخلص خان نیم شبی چون میان یار تمام قد جلوهٔ رعنائی وچون ماه چارده آفتاب
نصف النهار خودنمائی اگرچه در دبستان سودای فخریه سگالی طفل بیاض از سواد ندانسته مردمک
خویش را همچشم او میخواند که روشن سوادست اما دیده ور داند که آبروی اعتبارش چون قطرهٔ اشک
از نظر خریداری افتاده است پرتو نورش کلبهٔ تنگ خویش را که روزن واری بیش نیست یکدست
روشن نمیتواند کرد از صبح بیاض او پرس که شب وروزش بچه سیاه روزی میگذرد ودر آن شب نورانی
که از پرتو تجلی فیض بر قلهٔ سوادش چشم زمانه بیادگار نار ونور ایمن وطور روشن بود تیرگی سرمه داری
هم در نظرها سیاهی نمیکرد ✣

۱ در عرف همان چیز را گویند که پیش زین باشد وگاه فرود آمدن خواب بدان بندند ودر عرف هند بتشدید نون هنا خوانند ۱۲ بهار

۲ اندازه کردیم ماه را منزلها تا که شد آن ماه مانند درخت کژ شده ۱۲

آبگون گردون تافته و دُر ادراری بر روی بحر اخضر سپهر درخشنده چون حباب بر روی آب پیدا گشته از لمعان اختر بر حدقهٔ شب دیجور نقطهای نور هویدا گشته و در طرهٔ مشکین و زلف عنبرین او تارهای سپید پیدا آمده

صفت شب

ابوالبرکات منیر شب رازدار شب نشینان ست و غمگسار ماه جبینان دلش مظهر فیض الهیست و خیالش سرمایهٔ آگاهی آمین خلافت گزیده و لباس عباسیان پوشیده ماه روشن ضمیر از امینان اوست و شمع از پروانه نویسان او نظم پروین و نثر نثره او سر کرده و شهاب بدر را او بر روی کار آورده در سوادش از چراغان چندین معنی روشن و هویداست و در خیالش از ستارگان چندین مضامین بلند پیداست از فرخ فالی روشنان فیض پذیر است و از نقطهای انجم فال گیر بمشاطگی کواکب پرداخته و قمر را از کمال حسن لیلی ساخته چون هندو از چراغ رو در آتش می آرد و مانند مهادیو ماه بر پیشانی دارد علم نجوم و زریده و نظرات کواکب دیده بمصقلهٔ هلال زنگ از آئینه دلها میزداید و بدندان انجم گره از رشتهٔ کارها میگشاید بلال صورت هلال سیماست مسلمان طینت هندو نماست مضمون الفقر سواد الوجه فهمیده و صحبت بیدار دلان گزیده حق شناسان نمازش میگذارند و زنده دلان بدعایش زنده میدارند عیب پوشی باو منسوب ست و نامش ستار العیوب درجهٔ معراج را او شناخته و معجزهٔ شق القمر را او روشن ساخته از شهاب نیزه بازی میکند و از بدر سپر سازی چون بر سر دست می آید پنجه از آفتاب میرباید لشکر آرای بدر منیر ست و عرض کوکبهٔ کواکب گیر تجلی ساغر لب تشنگان خمار حرمان از فروغ کوکبش باده فیض در جام و طوطیان ارواح را در شگوفه زار مهتابش چاشنی شیر و شکر در کام عالی سواد نامه عنبر شمامه از کلک بدائع سلک حکمت ازلی و قلم عجائب رقم خلقت لم یزلی بعنوان غرائب بنیان انا زینا السماء الدنیا بزینة الکواکب مزین و موشح گردانیده و کاتب قدرت کامله و جعلنا اللیل لباسا بمداد ظلمت تحریر کرده خامه صنعت بالغهٔ نقطهٔ ستارهٔ و سطر مجره بر صفحهٔ روزگار بظهور آورده مولف شب مخزن اسرار ست و مطلع انوار از گوهرهای شب تاب سبحهٔ احرار بکف آورده و از حریر سیم باف مجره تحت الحنکی تحفهٔ ابرار کرده تدوین مطول کهکشان فن اوست و مختصر سها را شرح کردن پیشه رای روشن او انوار سهیلی از افق بینش تابانست و لمعات بیضاوی از جبین نور آگینش درخشان صفحهٔ آبی فلک را از سیم ناب کواکب

باعتبار قطار ستارگان ۱۲

ای خیالیکه در شب مینمایند ۱۲

سواد دو معنی دارد یکی سیاهی و دوم روشنی ۱۲

نام شاعر ۱۲

نام یار پیغمبر ست ۱۲

باعتبار روشنی دل ۱۲

ای نزدیک میشود ۱۲

موجودات لشکر ۱۲

گل درخت میوه دار ۱۲

ای آسمان ۱۲

گردانیدیم شب را لباس ۱۲

نام کتاب ۱۲

نام کتاب ۱۲

پارچه که بر دستار گذاشته زیر زنخ بندند ۱۲

نام کتاب ۱۲

نام کتاب ۱۲

نام کتاب ۱۲

نام کتاب ۱۲

هر آئینه زینت دادیم آسمان پست را بزینت کواکب ۱۲

در آئینه چاشت و پیشین روزست بنام استحقاق خود مسوده نماید و بزوده این دعوی بلند فروغ یقین را بکنار علی علم روشن بنید +

صفت شفق

تنها رنگینی عهده بعرقبه ایست که شفق شام از کان یاقوت خراج میگیرد +

صفت بدر

تاج المآثر بدر کلاه دار سراز عماری آسمان سبز قبا بیرون کرده و بسان آفتاب از غسق سیمابی گردون وافق سپهر آبگون طلوع نموده بگردار جام جم از زردی این بساط رنگاری و تخت لاجوردی آشکارا گشته ساعد و ساق مخدره فلک بی سر و پا بگواره خلخال زرین بیاراست و بر مثال گوی زرخط گردون شیشه رنگ گردان شد گفتی سپر ماه از برای تفاخر بطبل بازشهریاری مانندگی میکند **انوار سهیلی** ماه جهان پیما میر بازار شب ست و نائب شهریار روز عالی ماه را والی حبشستان شب کرده اند مسوده حکم اینکه والاقمر نورآ و ما مور چنین که رونق آن مملکت را بر عالمیان روشن سازد و نگذارد که ظلم ظلمت دران ولایت رنگ بنای خرابی اندازد لهذا شبگیر بلند خور را بسر کار میرساند و باد پیمای سرعت را بر تمام ساحت زمین از هر دو طرف میدواند +

صفت هاله

مخلص خان دریچهٔ افق شرقی که آئینه دار کلاه شبچراغ و چراغ ثابت و سیارست از شفق بخون غلطیده رشک هاله آفتاب

صفت کهکشان

تاج المآثر مجره برین آبگون چرخ دولابی حمائل سیم در بر افگنده و جوی شیر در میان سبزه زار افلاک روان گردانیده گفتی بصحن آبگون گردون عکس آئینه های چینی افتاده است یا بر لوح زبرجدی آسمان خطهای نور بهم پیوسته خط سیمین مجره ازین بوستان گل نما چون عارض نسرین میتافت +

صفت نجوم

اعجاز خسروی محفل داران انجمن افلاک و کبلان محکمهٔ قضا اند چنانکه هیچ حکم قضایی و کالت ایشان جاری نگردد **تاج المآثر** صحن زبرجدین بانوار و ازهار سیارات زیب و بها گرفته و گنبد فیروزه فام بلاآلی ثوابت زینت و آرایش یافته پیکر اجرام نورانی چون گوهرهای شب افروز از حقه

ای مجوز اهر کدام خود مثبت
گردانند ۱۲
۵۲ بلبل باز
نقاره خورد که نظام پرانیدن
بازی فرمایند تا باز رود
و در پرده صیدی بدست آرد "
۵۳ کردانیدیم فرمان روشن
و حجتها دیده محدود و اقاعده ۱
چون کسی حاکم جائی میسازند
برای او حکمی مینویسند که
برای فلان این چیز مقرر
کردیم چون ماه را والی
حبشستان کرده بنابر
انتظام امور این حکم کرده
۵۴ ای بسیار رفتن
۵۵ بلندی شب با نیمه
۵۶ کهکشان راه شیری
۵۷ خانه دهان آسمان کهکشان
۵۸ کهکشان
۵۹ ای آسمان با عنبار
کهکشان

سراپا انداز را بتاراج چمن سروکار وصف گلال از اندازه رنگ آمیزیهای طبع رنگین خیالال بیرونست
و دلهای رنگین کلامان از غم عاجز بیانیها خون مجملاً سونش یاقوت با او هم سنگ نیست و سودهٔ لعل تر را
این همه رنگ نه صبح عید قربان سلامی بصبح شفقی رنگ این روز دل فروز فرستاده و گلبازان مجلس
پیامی باین سحر نشاط اثر داده حریفان بزم صلای جنگ گلال بازی بهم داده و گلبازان مجلس دکان
جنگ زرگری بروی هم کشاده پریچهرگان بال افشان تر از پریزاد درگاه دویدن بسوی هم گل اندامان
وقت ۱۲
سرخرو تر از گل سرخ از افشاندن گلال بر روی هم جمعی چون نهال ارغوان در میدان جنگ آزمائی
قدم ثبات افشرده اند و جماعه از سبکروحی گاه دویدن گل از دست نسیم صبحگاهی برده تر دماغان بزمگاه
گاه دویدن از نشاء مل رود تر رسیده اند و بهنگام سبکتازی از نکهت گل قدمی چند پیشتر دویده رنگین
کسوتان لباس آل در برگاه گلال سرخ افشانی شعلهای شرر باشند و مهرویان درگاه عبیر زرد افشاندن
مانند خورشید انور زر پاشند بساط گلفروشی بباد رفته گل فشانیهای سرخوشان بزم نشاط و میکده مستی
بآب رسانده مستانه دویهای مدهوشان محفل انبساط هر کف خاکی را در صحن این انجمن خون هزار گل بگردنست
و هر گلزمین رنگین تر از بساط صد چمن نسیم ختن بار مشک تتار درین بازار کشاده و شمیم گل نکهت عطر
گلزار را درینجا بتاراج داده هر گلرخی از بس دستها از گل بسته بلبل از بیتابی صد بار قفس شکسته دود عنبر
و بخور عود با چمن چمن نسیم بهار عبیر آلودست و از عبیر سرخ و زرد و سفید صحن انجمن مانند صفحه رنگ آمیز
نقاشی زرد و شنگرف و سفیداب آمود گلال خود را از حسرت پابوس این رنگین نگاهان برنگ
برگ حنا سوده تا چهره بهزار خون جگر گلگون نموده برزده دامنان این هنگامه سر آستین بر مینای سپهر
بوقلمون می افشانند و بربسته کمران این معرکه غنچه گل را بسته اینکار نمیدانند خون هزار شهید تماشا
متعلق ۱۲
دامنگیر هر گلگون قبائیست و خون هزار بلبل پامال هر رنگین ادائی شکست شیشه های پر رنگ
قمقمه ۱۲
یادی از بزم مستان داده و افشاندن برگ گل بوی از گلستان پیش هر خرمن گلی از برگ گل خرمنی
و در برابر هر گل و سمن بلبلی از هزار رنگ گلشنی رنگ گل بباد داده خوی شان نافهای مشک بهوا
ای عاشق هر وضع ۱۲
افشانده پیچ و خم گیسوی شان مایه هزار نافه تتار جهولی[1] شان گوشها مست گفتار هو هو هولی شان
دشنامهای ملیح شان شنیدنیست و این شراب بگل[2] کشیده چشیدنی سرخوشان تماشای این بازار
نغمه های دشنام آمیز شان را بصد دعا طلبگار امروز ظرافتهای رنگارنگ را روز بازارست و گل

[1] لفظ هندیست ترجمهٔ انبان ۱۲

[2] ای از دهن معشوقان برآمده ۱۲

عفو گناهان بزرگ ست بامید کریمهٔ ادعونی استجب لکم و نوید آیهٔ عظیمهٔ امن یجیب المضطر اذا دعاه متمسک
بعروهٔ وثقای بخشش عام بادشاهی که سبب رحمت الهیست گردیده تا باین وسیله ذمائم کردار این
بمغفرت امیدوار بمحاسن اطوار مبدل گردد و از درکات هلاک بدرجات نجات رسد از تخم ندامتش
نهال سعادت بروید و نخل حسرتش ثمر دولت بارور شود لا اوری مرید کثیر التقصیر همواره باعتقاد
صافی و ارادت وافی آداب عبودیت بجا می آرد و این معنی را بهین سرمایهٔ حصول سعادات دو جهانی
میشمارد از انجا که عظمت خدمت خدیو حقیقی و علو مرتبت پرستش خدای مجازیست بیقین میداند
که هزار یک آن بجا نیاورده فی الحقیقت مصدر جرائم و خطیاتست در عذر خواهی این تقصیرات استعفای
معهود عاشورا را دست آویز ساخته ناصیهٔ انفعال بر زمین عجز و انکسار میگذارد و از لطف شامل حضرت
کریم صوری که سایهٔ تقدس پایهٔ آمرزگار معنویست امید آن دارد که خط عفو بر غلطهای نسخهٔ کردار
این عقیدت سرشت کشیده آید و به زلال مرحمت غبار خجلت از چهرهٔ احوال این سراپا اخلاص
شسته شود مؤلف اگرچه استغفار زلات و استعفای معاصی و مآثم از جناب غفار حقیقی و
کریم تحقیقی معراج وصول بسر منزل صلاح و فلاح و مرقاة اعلای مدارج علیه فوز و نجاح ست لیکن
چنانچه در عالم مجاز که فرع اصل معنیست کامجویان جهان صورت حصول امانی بدون توسل و اعتصام
باذیال قدسیه منتسبان بارگاه عظمت و جاه خداوندان والا دستگاه ممتنع پنداشته اند و خصوص
اوقات و تخصیص آنات در قبول ملتمسات و اجابهٔ مستدعیات اولی و احری انگاشته اند سالکان مسالک
امید در عالم معنی نیز تشبث و تمسک بعروهٔ وثقی توجه باطن تقدس مواطن صدر نشینان جامعیت کمال
سلم عروج درجات عالیه رستگاری می انگارند و تعیین احیان و اوان درین باب ادخل و افید می پندارند
لهذا این عاصی سراپا تقصیر با پیشانی عرق آلود خجالت و تشویر در روز برکت اندوز عاشورا که بشمول
آمرزش ازلی محل استجابهٔ دعوات ست و بعموم عفو ابدی منتخب اوقات با یقینی واثق و امیدی صادق
بجناب فیضمآب خداوندی زبان تضرع و ابتهال باستشفاع میکشاید و استرضای آن وجه توجه دل و جان را
دلیل کعبهٔ مقصود و وسیلهٔ حصول رضای خداوندی معبود تصور مینماید العذر عند کرام الناس مقبول +

صفت هولی و بسنت وغیره

مرزا خلیل درین بسنت طرب افزا قبا لعلی کنان نازرا روز بازارست و عبیر گل در گریبان افگنان

دعا کنید مرا قبول سازم شما را ۱۲ امن در اصل ام من بود یکمیم در کتابت حذف کردند و امن نوشتند ۱۲ ترجمه ایا کدام کس ست که قبول سازد بیقرار را هرگاه دعا سازد آن بیقرار آن شخص را ۱۲

مجردی که از قید آب وگل برآمده راه همنشینی تجرد نشان ملا اعلی سر کند بر سر دار جلوه گزیند و بساط بوالعجب بازیها چیند تو گوئی منصور بیت بر دار جلوه گزین جرأت یا عیسی ست بفلک چهارم عروج اندیش همت نام خدا دعای مستجابیست جاده پیمای صعود بر راه باریک ریسمان سوار راه روی که بر خط مستقیم جاده راه رود یا خورشیدی که بر منطقه ذات البروج در حرکه بیا کرد و کنبد کنان میرفت و دار باز خورشید را طفل نی سوار میگفت همانا از سرجان سیر آمده ایست که بر دم تیغ قطره میزند یا عاشق سر بازیست که در راه باریک عشق بسر می پوید

صفت تجلی ماه محرم محترم وغیره

میرزا باقر ماه محرم محترم که هر صبحش آفتاب رحمت الهی طالع و هر شامش انجم بخشایش نامتناهی لامع هر روز شعشعه مغفرت رخشان و هر شب فیضان شبنم غفران باران ست بنسیم انابت گلهای استغفار شگفته و بنرخ ابر مرحمت گرد جرائم از چهره عصیات شسته صبحدم از انابت میزند و شام از حمره شفق رنگ خجالت جلوه میدهد گوی سپهر بیت محضر لیست مزین بمهر مهر و کواکب برای نجات عباد از خطا و زلات در وی صحرا از جاده و درختان فرمانیست مشحون بسطور ارقام ستگار انی ملم زمعاصی و سیات

استغفای روز عاشورا

میرزا باقر روز مغفرت اندوز عاشورا مشمر آمرزش ذنوب و خطیات عاصیان گشته معشر ملائکه بمداد سواد شب و اقلام شهب در تحریر آزادی ناحهای عصات بشر و جبین مذنبان بمیامن بخشایش لایزالی رشک فرمای شمس و قمر عاصیان نهال بازگشت در گلشن خاطری نشانند و ثمره بخشایش دامن دامن می برند مجرمان تخم استغفار در زمین دلهامی کارند و محصول آمرزش خرمن خرمن برمیدارند از انجاکه انسان از نسیان مشتق گشته و طینت بشر از آب وگل غفلت سرشته نقش جرمی در قلم تقصیری که بر جبین نیاز آئین و ناصیه ادب حاشیه این شهید تیغ نیاز تشنه آبجیات نازم ترسم گردیده باشد یعنی بحکم دل آشفتگی خود شوق گستاخ روز بیلی سرزده با دریا دریا اشک انابت و چشمه چشمه عرق خجالت در ملتمس سجل و استعفاست اگر آب زلال عفو و کوثر بخشایش شست و شو باید بخل مراد خود را بار و رسازد میرزا خلیل شرائط عبودیت و قواعد بندگی که مبین رکن عبادات و گزین قانون سعادات ست بتقدیم رسانیده بعرض مقدس معلی میرساند که درین روز متبرک که آیام استغفای ذنوب و آثام ستگرگ هنگام

ز مین بالفظ لکین صفحات ازشت و صورتیم بقیر از ان بنوس کنند ۱۲

۱۵ عبارت ست از قول کلی کز بیج جزویات قوه منطبق باشد ۱۲

گوی گریبانش نویسیم چون زه گریبان هیچکس گلوگیرم نخواهد شد خان واضح وقتی که آن ماه روی زنخدان گوی چوگان زلف بچوگان بازی پرداختی در اثنای گوی بازی از فلک ببازی بازی برونش هلال چوگان وار برای نظاره از دور گردنی خم میساخت خان تنها خم چوگان دلربایش گوی امتیاز از میدان امکان ربوده

صفت قباق

وحید به نیروی آتش دستی و گرم جولانی از رمی سهام بر سطح هوا خطوط شهب نمایان ساخته طبق زر که نشان کماندار حکم انداز بود از کثرت سهام متوالی بطریق قرص خورشید و خطوط شعاعی مینمود

صفت هجوم معرکه گیران روز عید

محمد صادق دست غیب از ازدحام خلائق و هجوم مردم صفحه میدان چون سپهر هجوم ثابت و سیار آراسته و مانند صف محشر از کثرت و جمعیت رستخیز برداشته هر گوشه معرکه و هر طرف هنگامه هر سو بازاری و هر جانب گلزاری مشاهده میرود معرکه گیری بر سر پا آمده که پیش خیل طنازان ست و سر گروه موزون بازان شمع شعله پوش سرو گلفروش چشم و چراغ عشاق هرگاه مانند شیر باد و زنجیر خرامان خرامان داخل میدان گردد جا بر مردم چنان تنگ شود که دل را فضای طپیدن و دیده را عرصه دیدن نماند هر که دیدار آن مهر آثار دید روی آرام ندید و هر که در معرکه او پا قائم کرد از دست رفت

صفت کشتی

محمد صادق دست غیب الحق کشتی آن دلبر چالاک و آتش سباک خالی از کیفیتی نیست مبادا بزور بازوی محبت مغرور گشته با مژگان دل شگافش دست بر دست زنی که پای آن مصاف نیاری و بمیان لاغرش فریفته نشده بهوای گرفتن پا پا نخوری که تاب لنگ کمرش نداری

صفت رسن باز

مولف دار بازی که بیک نفس کشیدن چون دعای مستجاب آهنگ عروج عالم بالا نماید و بیک چشم زدن برنگ دار باز نگاه از مژگان به پرفشانی اوج عرش بال بالا دوی کشاید دارش دار منصور را علم خوابیده پندارد و بچشمش در نیارد و دار زرین مهر را از نظر افگند و بمغز شمارد آن لعب باز برنگ بلبلی که بر شاخ گل نشیند با طائر قدسی که بسدرة المنتهی آشیان بندد یا روح

آهو چشم زنگاری پشم زنگبیر سم دائره دم در مزرع و مرتع مهر گیاه رسیده و گیاه کیمیا چیده

صفت چوگان بازی عرصهٔ عیدگاه و غیره

تاج المآثر گوی بدر کردار جفت چوگان هلال آسا گشته بر صبای جهان گرد و صرصر زمین نورد سبقت میگرفت و از حضیض خاک چون نجم بذروه افلاک میرفت و از آسیب صدمهٔ او روی سپهر بسان چهره ماه مجدر میگشت و از آلش زخمش قلم در انگشت تیر دبیر مانند انگشت میشد و از بیم زهرهٔ او رامشگر سر در سپر خورشید شیر سوار میکشید و بهرام چون مشتری طیلسان برمی انداخت و کیوان برطارم زرنگار دست برروی نهاد گوی چون مهره در رکعت مهره باز بتعجیل حرکت میکرد و باد کردار سر بسر ساحت میدان بسر میرفت و سجده کنان خاک بلب می بوسید و آب صفت جبین بر زمین بندگی می نهاد و با آلش زخم بر جرم ماه داغ سیاه پدیدی آورد و معجز ناهید رامشگر و افسر خورشید انور میسوخت و زخم چوگان هلال آسا بر همین دیسار می غلطید و پرکار صفت بر عرصهٔ میدان می پوئید و از مرکز خاک بدائرهٔ افلاک ترقی میکرد بهرام از نهیب زخم چوگان سر در پس سپر تیغ رنگ آسمان میکشید و روی شهسوار گردون از صدمهٔ گوی آسیب قیافت متغیر چوگان و گوی بشکل موج و حباب بود یا هلال و ستاره یا مار و مهره یا ابرو و خال یا برگ سوسن و قطرهٔ شبنم گوئی از لطافت بر تخ خوبان زنخ میزد و زنخ خوبان پیش گوی خط میکشید گوی در جست و خیز بود و چوگان در خم و چم از صدمهٔ چوگان گوی چاه زنخدان بهم میرسانید و از آسیب گوی چوگان مانند زلف تاتار میکشت و الا نظران گرد گوی چنان استاده بودند که مژگان گرد مردمک سنبر نخبان بدانگونه گوی را می ربودند که زنخدان را خط چوگان که گوی را در خم خویش آورده بود و آنچنان مینمود که گوی زلف پریشان بر تخ عروسان افتاده و گوی که در خم چوگان آمده بود بدان میمانست که گوئی گره در دست حکیمان جا گرفته گوی اسباب لهو و لعب گرد میکرد و صولجان جانها را تازه میگردانید گوی چون از جا برجستی گوی خورشید را چون هلال ساختی و چوگان چون باوج رسیدی چون ن هلال را بر زمین انداختی اگر شکل گوی را ازین رهگذر که اسهب سواران مطیب از یکدیگر پرس می ربودند گوئی عنبر گویم ریش گاو دم نخواهند گفت و اگر ازین ممر که زرین گران خسرو منش بدستش می آوردند گوئی زر خوانم ناقص عیار نخواهند خواند و اگر ازین حیثیت که باعث خونریزی بر اندیشان بود گوئی قصادش نام نهم از نیش حرف گیران بیمی ندارم و اگر ازین صفت که گردونان با وتعلق تمام داشتند

۱۲ زنگاری آبی رنگ ۱۲ مدور شدن از نخ تخم ۱۲ دانه آفتاب گردان ۱۲ ۱۲ ۱۲

که درا جابتش عجز داعی را اثر بشیر ست رود تا در عید الضحی بهار بدشنهٔ نسیم و تکبیر بلبل خون گل ریزند
گلزار جهان از خونریز گوسپندان آستان گلشن توامان سرخوش بهار ارغوان باد شیخ محمد صالح
سپاس چمن پیرای ریاض کائنات و رنگین افروز ریاض موجودات که از فیض عنایت بیغایتش نزهگاه
سعادت پناه خدایگان منبع الشان رنگ و بوی حدیقهٔ اقبال آب و تاب گلشن عز و اجلال بهار بوستان
مروت و قدردانی صباح عید فتوت و کامرانی مبهجت افزای عید دولت و عبد آفرین مبهجت ست
و عید در رنگ زآسمان بیت الله بطواف کعبه محفلش که ماوای سعادتمندان ست با هزاران آرزو
از یک ساله راه رسیده و خورشید بشوق ادای تهنیت چون عاکفان کعبهٔ تحقیق ارادت را از مغرب
تا مشرق بدیده طی نموده روشن ضمیران صوامع افلاک برای وضع جبین الکمال آیات سورهٔ نور بر بزم
عشرت آفرینش دمیده و فیض پذیران کامل ادراک بحجت تقدیم مراسم دعا و ثنا فلک کردار
بر بارگاه دولت پناهش حلقه گردیده صبح از غایت انبساط بحجت مبارکباد بعنوان دعا گویان
پیش از آفتاب بر درش رسیده و آفتاب از نهایت نشاط چون بساط بوسان بزم والایش سر بفلک
کشیده غنچهٔ لفظ از نسیم این شادی در چمن صفحه بشگفتن در آمده و بهار فیض آثار بحجت بقای گلشن
جاه و جلال از دوانهٔ ازهار سبحه گردان شده امیدوار کشایش بخش ابواب کار چنانست که تا جلوهٔ عید
در گردش سال و ماه است و غم و شادمانی را در عرصهٔ گیتی رسم و راه روز اد لیای دولت عالی فرخنده تر
از روز عید و شب خیر اندیشان بارگاه والا همایون تر از شب قدر باد مولف درین عید سعید
که بلد کعبهٔ آمال ست و دلیل مقصد کمال صبح را صادق نفسی او آموخته و در دور روز بار ارضیا از و اندوخته
آسمان گوسپند یک شاخه هلال بقربانی بر آستان اجلال آنقبله افضال آورده و پیر فلک چون محرمان
کعبة الله از مهتاب چادر احرام بر دوش رو بجناب اقبال کرده صبح از کواکب رمی جمار مینماید و در
مناسک طواف در دولت و اوی شرف می پیماید خورشید گل جعفری نذر گوشه دستار می آرد و ماه
سیدیا سمن از نظر میگذراند مخلص صاف مشرب ورد تهنیت میخواند و سجدهٔ کورنش و تسلیم تقدیم
میرساند و سعادت قبول نظر و نظر قبول آن منظور نظر ناظر حقیقی در نظر دارد و این را وسیلهٔ عز و شرف دارین می انگارد

صفت گوسپندان قربانی

ثنائی گوسپندان هلال شاخ قربانی زهره دندان کیمخت لب پهن سینه غزال گردن فربه تن

مضمون هلال عید که اشاره ابروئیست از عروج مطلع کمال و شوخی موج باده از ساغر کیفیات محفل غرو اقبال
برشته مبارکی برهم تافته و بشمع افروزی انجمن تهنیت بار امید یافته منظور فروغ تحسین و مقبول نظر آفرین باد
شیخ محمد صالح حمد الحمد و المنت که مند اقبال خدایگان شادمانی و هنرنشاط روزگار را بوسه گاه ست
و از صحن سپهر تا بارگاه دولتش ساکنان فلک را بجبهت مبارکباد چون کهکشان راه عید باهزاران امید
در رنگ حاجیان بیت الله کمر مناسک طواف کعبه آستانش که قبله گاه و راستانست چست بست و چرخ
مینائی باین طرب گوناگون تهنیت و مبارکباد بحلقه بگوشانش فرستاده بلبل ازین موهبت درساخت
چمن ترانه سنج شادمانیست و گل ازچنین عطیه در کنار صبا خنده زن کامرانی ضابطگانی پاسبان کاخ
دولت عالی حفظ الهی ست و تهنیت خوان عید بخت همایون ازماه تا بماهی من بی سروسامان چگونه
مراتب دعاخوانی و وظائف مبارکباد گوئی توانم ادا کرد بجز اینکه بر سنّت و آئین روزگار کارکرده باشم
امید که تا عید و نوروز زینت افزای روزگار باشد بروز چون عید و نوروز پیرایهٔ عشرت و بهجت باد

صفت روز عید قربان

افضل خان شاهد عید قربان که هزاران نوروز قربان سربازیب و فر آن روحانی پیکر خرمی زیور
سرو شگفتگی گلهای بهار بر باد نسیم توجه جانفزای اوست و خوشدلی غنچه های خندان بانامل عقده کشای او

تهنیت عید قربان

میرزا خلیل بعد ادای مبارکباد عید سعید که بمراد دل مریدان و خادمان بنان مرشد مخدوم مهربان
مبارک و مسعود باد مصدع میگردد که قسم بر رب کعبه که تمنائی که کعبه جویان وادی سعی و طلب را بالطواف
مقام ابراهیم ست مخلص را بمطاف آن درگاه که کعبه حاجت روای مقاصد دنیاست هما نقدر بست
دلیل صدق این مدعا همین بس که در حالت تحریر زد کر آن آستان قدسی مکان قلم صدق رقم در مقام
تحریر چون احرامیان صبری تماشیده و برنگ ذبیحه خون تیره مداوا از گلویش روان گردیده گاه ببسنت
می جهاز از نقطه سنگریزه می اندازد و گاه از صفیر صریر بادای لبیک می پردازد انیز و بخشش
قربانی که سزاوار مدح طرازی حاشیه نشینان محفل جهار آئین باشد و بیانی که لائق ثنا پیرایه آرای بارگاهیان
منزل عشرت آگین بود در هر کام و دهان متوان یافت اینجا زبانی باید برنگ گل عطر بیز و بیانی چون
جیب بلبل طرب ریز پس همان بهتر که هر چه زود خود را استعداد خود هست متصدی آن نشود و بیسر و پا

---

۱ نوشتن احرام بستن
نماز و غیره موضع که احرام
نماز می پیوندد ۱۲

۲ الیکم را حذف ساخته
بعوده الباین باز خود ساخته
لبیین آورده فروتنی حالت
اضافت کاف حذف شده لبیک
گردیدن بعبود بارب او خادم
گردنه لبیک شده ۱۲

۳ در اصل الیک الباین
استفاده ام برای تو
بعوا استین از روی استاوای
۱۲

و هر یک برنگی لباس عید پوشیده شتو از خجلت اینکه کسوتش رنگ آمیز نیست جز در شب سیاهی
نمیتواند زد عباسی لباس خود را افشان نموده و نارون پیراهن گلبرگی اطلس سرخ در بر کرده بفرمان
صاحب باغ نافرمان را بجرم اینکه لباسش چون گل لاله گون نیست زبان از قفا برآورده اند نیلوفر را
بگناه اینکه کسوتش برنگ گل سوری نیست بر دار منصوری کرده بلبل از شاخ گل کره خاردار خورده که
پیراهنش چرا مانند طاؤس زرین نیست فاخته از بیم رنگ باخته که جامه اش برنگ طوطی رنگین نیست
زنبق زرد را امروز خلعت زیبای گل رعنا در بر ست که جامه اش ارغوانی ابره و زعفرانی استر ست نخلبند
چمن بآئین بندی بزم گلشن پرداخته از شاخ ترنج قندیلها آویخته و آب نهر در رشته خیابان ها پرند چینی
گسترده و کیله قماشهای حریر بر پشت بام افگنده کلغه پارچه های الوان بر روی دکان چیده امروز
که هر شی را ذوق طربی در سر ست و هر یکی را رنگ عیشی در نظر شغلی که دعاگویان را افضل عبادات
تواند بود شکر نعمت و دعای دولت ست الهی تا گل نشاط در هر صبح روز عید چون گل آفتاب خندان
و چراغ انبساط در هر شام برات برنگ شمع ماه درخشان ست هر صبح بزم قبله عالمیان چون صبح عید
چهره کشای مسرت بکام و هر شام شبستان کعبه جهانیان را چون شام برات رخ افروز بهجت بر دوام باد
وله تهنیت و مبارکباد را بوسیله گلریزان تسلیم مبارکباد عید سعید رنگین تر از لباس عیدی
گل پیرهنان و گلگون تر از قبای نوروزی سیمین تنان نموده غنچه دهن را بادای مبارکباد این
روز عشرت افروز برنگ گل میکشاید و نقد جان را چون خرده گل نثار این روز سعید مینماید و میگوید که
امروز عیش و نشاط باهم دمساز آمده و آب رفته بجوی خشک لبان صوم باز آمده یعنی هنگامه قیام و
رکوع زاهدان و افگندن سجاده در نوردیده و نوبت سجود مینا و سجده های مستی میکشان رسیده و گلبانگ
مقربان بنوای الصبوح بدل گردیده سجاده حجابی بود از میان برخاست شاهد مینا بی پرده جمال آراست
تسبیح جای پیمانه را بصد عقده خاطر گذاشت و بخود پیچید سجاده بساط رنگین مستان را دیده دکان
خودنمائی برچید ابیات یارب بصبوح میگساران * یارب بسجود روزه داران * گردد بتو سالها
مکرر * این عید و هزار عید دیگر میرزا بیدل آفریننده نقص و کمال ماه و هلال بی شائبه تنقیص
و زوال پرتو آن ذات خورشید آیات بر فرق هلال نشینان ذره بیمقدار تابنده داراد و جبهه اخلاص
هواخواهان را به تسلیمات مبارکباد چون هلال عید آئینه دار کمال سعادت گرداناد و دل روشن بیانیهای

عیش را روز بازارست و خوشدلی را با دلها سر و کار نماز گزاران مسجد آب و گل روی توجه بمسجد جامع شهر
آورده اند و ارادت مندان کوی نیاز از طواف کعبه جان و دل بهرهٔ وافر برده اند صورت بینان بادای
سنت دوگانهٔ عید پرداخته اند و معنی گزینان بتقدیم کورنش و تسلیم مبارکباد سر عزت برافراخته اند خطیب
بلبل بر منبر گل دعای ازدیاد عمر و دولت قبله گاه عالم و عالمیان سر کرده و چنار با هزاران دست دست بدعا
برآورده بید مجنون در راه اجابت دعا سر بر زمین گذاشته و آب جو بسجده شکر استجابت دعا پرداخته
سبزان بهار بو برنگ سبزهٔ کنار جو گرفته اند و گل اندامان باد خو چون شبنم دامن گلی بچنگ آورده اند
سایهٔ هر دیوار چون سایهٔ ابر بهار طرب افزا گردیده و در پای هر گلی سیه مست تری از سایهٔ گلبن خوابیده
گل بذوق گوشه دستار شاهدان گلچین از سر شب تا سفیدهٔ سحر مژه برهم ننهاده جیب و کنار شوخان گلدسته بند
شب همه شب بخمیازه بغلگیری آغوش کشاده گل پاکدامن که از سحر خیزان صحن چمن و غنچه چینان
این انجمن ست از خردهٔ زر خود به بی برگان گلشن زر نذر داده و غنچه به نیت خیرات مشت زر خود را
از گره کشاده گل اشرفی در خمس دادن و جعفری در زکوة مال برآوردن ست نهال انجیر شیر برآورده
ناشپاتی ریزهٔ قند در شیر کرده گل خیری از تخم خود کلیچه ساخته و کیله به پختن حلوای عید پرداخته طفلان
زبان دان سوسن از پیران بید مجنون عیدی خواسته و جوانان چمن هر یک خود را بلباس رنگین
آراسته نهال تاک بسرخوشان چمن شراب ناب میرساند گل پیاله میگرداند ریحان را شراب ریحانی در سر ست
و ارغوان را می ارغوانی بجام هوای انبساط آنقدر در سرها پیچیده و کیفیت صهبای نشاط بمقامی
رسیده که از آبشار صدای نغمهٔ رباب[1] بگوش میرسد و از نهال کدو ترانه هین قرع سامعه میگردد و برگ درخت
باصول بال افشانی فاخته[2] در تال نواختن و نرگس سیراب از کاسهٔ خود در پیاله جل ترنگ ساختن صدای
دف گل از آتشکاری نالهٔ بلبل بلند ست و نوای زیر و بمش دلپسند نشاء دو بالای در بادهٔ مینای سرو ست
که رسائی کیفیتش بلند تر از پرواز تذرو مشاطه بهار سرو رعنای چمن را معشوقانه آراسته از موجهٔ آب صاف
کرته سر بصاف آورده و نسیم سحر آنرا چین کرده و نقاش تر دست بهار از برگ گل بوته دار نموده جعفری
از طلای خود بسمه کرده و خیاط خار گل از گل اورنگ تکمهای لعل بران دوخته گل مهندی حنا آورده و نیلوفر
وسمه در آب کرده گل سپاری در تکڑی سازی و گل حبشی در سرمه پردازی گل در عنبر ساختن و عنبر بو در ارگجه
پرداختن گل گوشواره ترتیب داده غنچه لولک زمرد پیراسته نهالان گلشن بزعم یکدیگر در تقطیع خود کوشیده اند

[1] بالفتح نام ساز و ابر سفید ۱۲
[2] نام جانور و نام اصولی از اصول موسیقی ۱۲

عبادست وعنوان آزادنامهٔ عباد طوق اعناق فرمان پذیران ست وحلقهٔ ایادی صاحب تقصیران
چشمهٔ آب هدایت ست وروزن آفتاب عنایت زبان گویائی عذرخواه جرائم مردوزن شمع
فروزانی چراغ عالمی ازان روشن بالیدنش نشان تضاعف حسنات ست وکاهیدنش نمونهٔ محوسیات
چه رنگهای غفلت که باین مصقله از آئینهٔ دلها میتوان زدود وچه حاصلهای طاعت که باین داس
از مزرعهٔ زندگانی میتوان درود منیر هلال که در سر شب نمودار شده پنداری خطی ست از طلا
بر سنگ محک کشیده یا صندلی که هندو بر پیشانی مالیده اگر دندان نورسته فیلش گویم سزاست
واگر نامه سفید گشته بلالش خوانم رواست زال زرست که از پیری پشتش خمیده انگشت کیمیاگر ست
که طلا آلود گردیده نی نی غلطم ماه نو چیست ناخن پنجهٔ خورشید مصقلهٔ آئینهٔ امید گوشهٔ زرینهٔ تاج
نیمهٔ زهگیر عاج ابروی بی گره کمان فارغ از زه بسملهٔ سورهٔ نور آویزهٔ گوش حور نعل کرهٔ سپهر پرتو روی
مهر طغرای منشور فرخ فالی مصرعهٔ برجستهٔ دیوان هلالی دامن نون نور برگ نخل طور مد الف آفتاب کفش خسرو زرین رکاب
مولف هلال چیست کشتی بحر اخضر موج بحار عنبر مصرعهٔ دیوان بدر ابروی لیلی لیلة القدر یارهٔ زلیخا خلخال لیلی
سرلوح دیوان مغربی رشتهٔ مسطر دیوان مکتبی کمانچهٔ رامشگری ناهید چنگ بزم امید شاخچهٔ گل آفتاب موج ساغر می ناب +

صفت روز عید صیام

افضل خان روز نوروز عید نعمتی ست عام وموهبتی ست تمام سزای هرگونه مبارکباد وشایستهٔ
تهنیت های مسرت مواد لا ادری عید روزه کشای روزه داران ست وروزی فزای
روزی خواران آزادی ده خردان دبستانی وشادی بخش بزرگان بارگاه زندگانی رنگ آرای
چهره خوانین ست آب افزای روی خوانین هنگامه افروز شعبده بازانست انجمن آرای یکه تازان
طفلهای بوالهوس را بلباسهای رنگین آراسته وجوان دولتان پیر تدبیر را بخلعت های زرین
پیراسته دهل عید در کوچها نواساز ست کوس جشن از نوبتخانهٔ سلاطین بلند آواز روی عالم از صبحش چون خورشید افروخته
وچشم جهان از روزش روشنی اندوخته بمجرد برآوردن تیغ ماه نو از نیام فلک عالم را مسخر ساخته وعلم عالمگیری برافراخته

تهنیت عید صیام

مرزا خلیل درین روز عشرت افروز که طلیعهٔ صبحش تبسم گل نشاط وطلوع مهرش خندهٔ صبح انبساط ست نسیم
طرب افزای چمن از گلشن جانها گرد ملال رفته وابر مسرت پیرای بهاری از ریاحین دلها غبار کدورت شسته

له نام شیدی که در عهد حضرت پیغمبر اذان میداد ۱۲

کہ تا از فیض بہار جشن جہان افروز شگفتگی دلہا را از سرچشمہ بہجت آورده و بہ نسیم انبساط این عید گیتی آرا گلہای امید عالمیان شگفتہ سحاب نیسانی چون اسپک آسمان سائبان دامان رحمت بر فرق فرقدان انداختہ و روح نباتی در خاص و عام بانع دمیدہ ہر قطعہ را چون گوہری بدیبای زر آراستہ سرو آزاد صف بستہ بجرا آمدہ و بید مجنون در کورنش سرزمین رسانیدہ گل عقد لآلی شبنم پیشکش میگذراند غنچہ برای نثار مشت پر زر ساختہ چنار چون دعاگویان دست بدعا برداشتہ بلبل چون شاعر ہزار داستان قصیدۂ مبارکباد میخواند امید کہ ہمواره بہار این جشن بر ذات اقدس مبارک و خجستہ باد بر بالعباد

صفت ماہ صیام

واعظ ماہی چہ مبارک ماہی خرم گاہی کہ ساعات متوالیانش از بحر بیکران فیوضات و جہانی موجبات و آنات متواتراتش در شکست جنود شہوات نفسانی جواہر صبح بخش آغاز عمر جدید میدہد ہر شامگاہش صباح نوروزی عیدی پیران صبح صادقش ہر یک طبیب حاذقی مسلمانان را بفرمودن امساک چارہ گر و سیاہ فامان اوقات شامش ہر کدام میزبان رخصت عام را غلام بشارت نامی سفره آور نالۂ مقربان صبحش نجتیان بارکش تکلیف را در طریق اطاعت شرع شریف حدیست و گلبانگ موذنان شامش سالکان مسالک عبادت را مبشر وصول سر منزل سعادت ابدی خطیب خوش بیانیست از درجات علو شانش منبر و قرقچی سلطان فرمان شریعت ست پروانۂ ہلال بر سر شکل ہلالش انگشتی ست گره حاجت کشا و صورت بدرش مرآتی ست جہرہ مقصود نما داشتن حرمت این ماہ مکرم نشان دیندار یست و جستن ہلال این شہر معظم براعت استہلال طلب ستگاری جویان اعمال صالحہ تلبس لباس شب اندر روز فیض این ایام لیالی خود را شایستہ نظر قبول میتوانند گردانید و مطالبان مقام محمود بصعود نردبان سی پایہ این ماہ مبارک مسعود خود را بایوان اخلاص نبیان قرب حضرت معبود میتوانند رسانید

صفت ہلال

تاج المآثر شکل ہلال کہ چون سر چوگان شہریارست گاہ بر مثال ماہی زرین از روی مرغزار فلک پدیدمی آید و گاہ بشکل نونی بزر آب نبشتہ بر لوح سیمین آسمان پیدا میشود از غایت نزاری چون مسلول رو براہ کاہش و ذبول آورده و از کمال نقصان چون مدقوق بگداز گرفتار آمده گفتی مگر از پیکر او برای بزم شاہ چنگ و گرنا ساختہ اند و از جرم او برای خاتون شبستان افلاک گوشوارۂ زرین پرداختہ واعظ زہی خجستہ ہلالی کہ پرتو قفل باب نیران ست و دندانہ کلید ابواب الجنان نشان نور جبہہ

لہ نامہ بہ ہلال کہ از بہ ہلال مشتق است
یا شد و ہلال ہلال شدن آمدن ہلال
سہ آمدن ہلال

محل نزول اجلال گردیده وپس ازگردش سال به بیت الشرف خود رسیده حمل بره نوروزی آورده
وثور خود کشی کرده زهره چنگی سرودی درمقام نوروزی سراید واز بزم نشینان بیت الشرف حمل طلب
نوروزی مینماید اگر نه فضای صحرا رنگین تر از چمن ست نام سرود نونهالان گلشن چرا سر از دیوار باغ برای
تماشا برآورده اند واگر نه تماشای چمن دلنشین تر از صحراست طوطی وبلبل از چه درباغ آشیان
کرده اند از فیض نسیم بهار چه دور اگر مرغان در بیضه های رنگین بال نشاط بفشانند وبانگ عیش
برآرند از اعتدال لیل ونهار واختلاط ثوابت وسیار خاک درروی دشت را آبی برروی کار نیست که جواهر
فروشان هر شهر ودیار دکان خودنمائی برخود نه چیند بگل تسلیم مبارکباد این روز هر سری سرفراز ست
ودست کورنش تهنیت برنگ شاخ گل همه برفرق نیاز طوطی مبارکباد گوی شکرستانست وبلبل
تهنیت رسان گلستان فاخته غزلخوان غزل نوروزی در برابر سرو سهی میخواند وپروانه نثار گویان
نقد جان بپای شمع می افشاند من که از سایه نشینان نهال مرحمت ونهال کرده باغبان عاطفت
آن گلشنم به نسبت همچشمان وهمچشمی ایشان فرق بندگی را بگل تسلیم بهار آئین کرده وسر نیاز بادای
کورنش چون بید مجنون بتعظیم درداده بلبل آسا صفیر مبارکباد این روز عشرت قرین بگوش حاشیه
نشینان آن انجمن وفاخته سان نوای تهنیت بسروستان آن گلشن میرسانم شیخ محمد صالح
درین هنگام خسته فرجام که صوفی صومعه سپهر اعنی خورشید فرخنده چهر از صحف بروج آسمانی صحیفه حمل را
که بحسب شمار درجات سیپاره ایست مبارک فال سیر نموده ودرجه شرف را حرز سعادت ابدی شمرده
آیات سوره نوربران انجمن فیض بپیرایه دوگانی انفاس صبح میدمد روشنضمیران صوامع فلک را که
از فروغ تجلیات الهی سراپا نور گردیده اند ودر طی منازل سلوک شیوه آزاده روی برگزیده نوای آمین
ازلب میجوشد اگر چمن طرازان گلشن سخن تا بنفس گلهای تهنیت دسته بندند سزاست واگر بلبل نوایان
چمن معانی تبرانه سنجی گلبانگ مبارکباد بپردازند رواست اگر از اقبال مدحش بیت سخن طرازان
بیت الشرف کوکب معنی گردومی سزد واگر از فرتنائیش نثر رقم پردازان منشئات نثره حاصل کنند
میشاید الهی تا غره فروردی مقدمه شرف نیر اعظم ست وآغاز نوروز میدار فیض گزینی عالم ودرجه شرف
آن خورشید اوج اقبال را بلند وارد وکوکب بخت آن سپهر جهان اجلال را اوج پسند لا اداری
از بهارستان بندگی بدست ادب کل کورنش وتسلیم چیده مبارکباد جشن بهار بعرض اقدس اعلی میرساند

۱۱ نوروز سلطانی که اول حمل وقت تحویل شمس بحمل ست
۱۲ شرف آفتاب در برج حمل ست
۱۳ پادشاه اقالیم بهجت پناه
۱۴ درین فصل نشاط افزا بنشاط مشغول
۱۵ مناسب نشاط و عشرت ست
۱۶ یکی از منازل قمر ست
۱۷ هندی بیت الشرف گویند
۱۸ درجه شرف حمل بیست ویکم درجه

وسعد اکبر پس خیز او صفت پنجشنبه ✤ مولف پنجشنبه از سعادت منشی بر جمعه تقدیم یافته و مشتری را
روز مشتری ۱۲
بانتساب او سعد اکبر خطاب شده قضات و مشائخ از نظر فیضش نوبر سعادت کرده اند و بر مسند
پیشوائی تمکن گزیده صفت جمعه ✤ مولف الله اکبر جمعه بادشاهیست نامور که در مساجد
خطبه بنامش میخوانند و در مدارس خط آزادی بفرمانش می نگارند نی نی ریاضت کیشی ست که مدام
آیه سجده میخواند و سورهٔ توبه بر زبان راند آدینه بازاریست که یک بندر متاع سعادت در راسته اش
مهیاست و از کثرت اسباب کرامت رشک بازار مینا از سطوت احتسابش پیمانهٔ رندان پر و پیمانها خالیست
و سرمستان را بجای نغمه الصبوح ناله یا حی دلپذیرتر از بیت حالیست متاع روی دست او قبول دعا و کالای سر دستی او تسبیح و عصاست
بلند بالا شاهدیست که آوازه قامت دست بالای او بسدرة المنتهی رسیده و از عالم بالا هر نفس چمن چمن گلهای فیض چیده ✤

صفات نوروز و عید وغیره

صفت نوروز ✤ علامی افضلخان نوروز عشرت افروز کهنه روزیست جهان افروز که افواه اسلاف و اخلاف
از آوازهٔ نشاط آن پرست و ساحت اطراف و اکناف از مرور مواکب انبساط آن پی سپر یادگار
فوج سواران ۱۲ پامال کرده شده ۱۲
جشن جمشیدی ست آموزگار قدر کار و بار خورشیدی چمن پیرای هر سرزمین ست طراوت افزای هر
نزهت کدهٔ دلنشین گل و گیاه را برگ و نوا از وست و بوته و نهال را ریشه شجره پروردگی منتهی بدو
خسته خرما را هم گویند ۱۲
بهار به پیشکاری بزم رنگ آمیزی او سربلند نگارخانه باغ و بستان بسرکاری بهار ریزی او نقش پذیر
داروغگی ۱۲
و صورت بند جهان پروران را بهانه ریزش وجود بی مایگان را راس المال سود و بهبود بالیدگی نهال
آمال بآبیاری اوست و رنگینی تابخانه آرزو از ساده کاری او مجملا آثار شرفش زیاده از حصرست و مآثر
علو قدرش از غایت اشتهار نه محتاج به نشر تهنیت نوروز ✤ مرزا خلیل امروز که بذوق نوروز
جهان افروز خاطرها عشرت اندوزست و دلها طرب افروز مجلس آرای بهار در هر گوشه و کنار بزم
رنگینی ترتیب کرده و بلبل رنگین گفتار صلای عیش بگوش بر آوازان صفیر انبساط در داده
طوطی قبای نوروزی پوشیده و طاؤس بهزاران چشم واله تماشا گردیده شاهدان چمن گل گل شگفته اند
و غزلخوانان گلشن قصیدهای نوروزی بدیهه گفته اند هر برگ گل زبان بلبلی ست مبارکباد گوئی و هر سبزه
طوطی شیرین کلامی که آئینه دارش لب جوئیست طرب گل خودرویست بهر گل زمین سر کشیده
قطعه ۱۲
و نشاط سبزه ایست از کنار هر چشمه دمیده درین روز نشاط پیرا که آفتاب جهان تاب را برج حمل

مرکز او دوار در شش جهت هفت اقلیم زور زور است و در چار حد سرای پنجی دور دور راه و فتر مجزای
ایام از و شیرازه پذیر در سالهٔ شب و روز از تدوین گیر هر روز فیروزش بکوکبی علوی انتساب دارد
و اختر تابانی مظهر آثار خودش شمارد قصریست چون خانهٔ چشم هفت طبقه عروسیست هر هفت کرده
درجه اش از سبع معلقات یک دقیقه کم نمیتوان گفت نور باسط الظهورش راتانی کواکب سبعه میتوان نوشت

صفت روزهای هفته

صفت شنبه ✤ **مولف** تبارک الله شنبه چه برکت آثار روزیست که باشب جمعه در سعادت پهلو میزند کما قال
رسول صلی الله علیه وسلم بارک الله سبتها و خمیسها مکتب خانهٔ هر بازار روز بازار است و اطفال دبستان سبق آموز او الف ابجد
زبانانست و نقطهٔ اولین پرکار دوران ابوالآبای ایام اوست و هفت ملت هفته را امام اوفرحل
ازینکه با او عقد اخوت بسته از کواکب بر سر آمده و جمعه بسکه همسایه دیوار بدیوار اوست در هفت اقلیم بر
چار بالش سعادت نشسته **صفت یکشنبه** ✤ **مولف** یکشنبه بدیع مظهریست که در جهان کثرت
سیر وحدت میکند و منظر یا فتگی نور الانوار با خورشید پهلو میزند بسکه سورهٔ اخلاص بزبان دارد
و با سقاط اضافات معنی توحید دلنشین کرده اسم هو الاحد نقش نگین اوست و خط خورشید نقش جبین او
شنبه که از هم نسبتی کیوان بسیار بالا رفته تا سیاهی لشکرش دیده چشمش سیاهی کرده و از نکه چشمش
نرسیده خود را کنار کشیده و بطلیعه موکبش کوچه راداده تا در عالم سفید شده و تسخیرش جهت نموده
هندسان عالم تصور و تصدیق هیچ زوجی را فرد نمیتوانند گفت این بدیع آثار با وصف زوجیت بفردیت
نامور ست با وجود اثنینیت بوحدت مشتهر **صفت دوشنبه** ✤ **شیخ محمد صالح** روز دوشنبه
از فیض ورود معنی بیت رسالت در غزل هفت بیتی هفته شایسته انتخاب گردیده و از یمن ظهور
سراپا نور خاتم الانبیا بهزاران دست سعادت انگشت نما گشته **صفت سه شنبه** ✤ **مولف**
سه شنبه مهر روزیست که با وصف سلحشوری تشبیث محبت در طالع دارد و حکیم مشربی ست که بهیچ وجه
از حد وسط تجاوز نکند و با فراط و تفریط نگراید اگر کعبه ناف زمین ست او ناف هفته است اگر نا هید
در انجمن طرب سازی مشهور عرب و عجم ست او نیز مستان را ساقی دریا دلیست که حکمش بر خرد و بزرگ
طراحی و پیاده جاریست **صفت چهارشنبه** ✤ **مولف** تا عطارد بچهارشنبه عقد مرابطت بسته
یکدرجه از ماه بالاتر نشسته و بیران نظر یافته او نیدو از خاک برگرفته او مرغ تیغ بندیست پیش خیز او

ف چنانچه در روایت کرده شده مبارک کند خدا شنبه آن ایام و پنجشنبه آخر ۱۲

ف بنا بر سبت هفت او ز وفق کرده ۱۲

ف روز دوشنبه بجهت [illegible] ۱۲

ف صفت چهارشنبه [illegible]

ومناسبت هر مقام از احسان وسیاست اجرا را چون بمجازات دلگرمیش نقود ملک وجود تسلیم مینماید بخلاع رنگارنگ مخلع میسازد تا همه عزیز تر باشند واشجار را که عذربی برگی سرد مهری مهرکان آورده در ادای محصول تهاون میکنند از ریشه زنجیر در پا دارد تا حاصل هر باغ وراغ را بموجب انچه برذمهٔ ایشان واجب الادا بقلم آمده برسانند اعجاز خسروی عروس خورشید که هر صبح سرخی وسفیدی کرده بر تخت فلک جلوه مینماید شاهان بسیار یاد دارد صفت روز ✤ منیر نام آفتاب را اورشن کرده وکار صبح را او پیش آورده سورهٔ نور بزبان رانده وحدیث مشارق خوانده گنجفه بازیست ورق آفتاب بدست آورده حکیم مزاجیست حکمت اشراقیان سر کرده شرح مطالع دیده وبر شرح شمسیه گردیده اسم هو النور حرز جان اوست والضحی درشان او کارش از مهر میکشاید ولفظ مهربان بر وصادق می آید صبح دمیست برآورده اوخورشید گلیست دست پرورده او صفحهٔ ایام از نامش بهره یاب ست ودور بیاضش خط آفتاب نقره خنگ صبح روان کرده اوست وتیغ آفتاب برآورده اوخورشید از فروغ شمشش آگاه است وصبح صادق برگفتار روشنش گواه انوار سهیلی روز جهان فروز نبض وجلنا النهار معاشنا سرمایهٔ بازار معیشت ست شیخ ابوالفضل روز جهان افروز چشم صحیح المزاج را مورث مزید بینائی گشته بانواع نعمای ایزدی شناسائی بخشد ودر امور دین ودنیا پوینده تر وجوینده تر میگرداند وبوم نهادان شوم را باعث مزید نابینائی گشته کنام خمول نادانی ونابینائی سازد ایزد بخش رسا روزی عکس تبسم یار روزی پرتو خورشید عذار علل علوی را بر معلولات سفلی نظاره عشوه انگیزی در آثار خاک را با موثرات افلاک اوای کرشمه ریزی صدف را بر نیسان نگاه پاندازی ذره را در هوای آفتاب بال افشان پردازی شیخ احمد فیضی روز یکه نوروز از شرمش با آن شگفتگی ونشاط سرخ وزرد برآمده روز عید بآن فرح وانبساط قربان عیش او شده غنچه دلها از نسیم مسرت چون غنچه گل در شکر خند وخاطر محزون از نشاط نشاط عشرت پیوند گنبد آبگون گبر دوران از کمال سکر وجی چون گنبد حباب خمیر مایه آب وهوا وصفحه بی غبار غبراز صفائی وقت آئینه گیتی نما

صفات ایام هفته

صفت هفته مجملا ✤ وعظ سیم تنان ایامش در نظر حسن شناس هر یک معشوق دلکشی ست وسنبر چهرگان لیالیش در نظر حقیقت بین هر کدام نازنین لیلی وشی مولف هفته شیرازهٔ مجموعهٔ لیالی وایام ست وبمنزلهٔ عناصر اربعه شهور واعوام سبع المثانی سیپارهٔ لیل ونهارست وبکار گردش دوران را

۱ صفت روز مختص بمنطق ست

۲ پیشکار صبح صادق روز

۳ چیزیکه بواسطه آن قرب خدا جوید

۴ سبع المثانی نام سورهٔ فاتحه کرآن هفت آیه اند دهریکی از ان دو دو بار نازل شده یکبار در مکه دیگر بار در مدینه

صباش بشائبه که نیر گیتی افروز بآن فروغ تازگی مزاج و نباله روی اوست و تاب آفتاب بمنزله که صبح صبیح بآن صفائی و بالا دست و پیش روی او

قاضی زاده ولایت شام از خندهٔ صبح دلکشا بروز سیاه نشسته و مسمی بشام شده تجلی صبح جبینش آئینه دار نور تجلی تنها فیض ایام بجائی رسیده که دم صبح مثال آبجیوان حیات جاوید می بخشد تاج المآثر صبحی که بیک ضربت فاصله میان نور و ظلمت پیدا آورده و از پستان تقدیر شیر تابا شیر بسوی طفلان جهان روان کرده چون صبح عاج کارسر از گریبان مشرق برآورد و نقاب نیلی و برقع کحلی از جمال جهان آرا بکشاید حجاب ظلمانی از اطراف و اکناف عالم برگیرد و پرده های دخانی از روی روشنان برداردو بدست بلورین قرطه چرخ نیلوفری چاک زده از دامن گنبد خضرا در شعری و نشره بیفشاند و از خیمه ازرق سپهر طنابها سیمین محجره گسسته بقلم نور بر لوح آسمان خطهای سیمین کشد +

صفت آفتاب

تاج المآثر فیض نور او صحن گیتی را بجمال فلک آسا منور گردانیده روی ها مون بجائه زربفت و دیبای رومی بیاراسته و چتر زرین بر گوشه افق سمای گسترده به نیزه زرین از میدان فلک حلقه سیمین ماه ربوده و رایت نگین از روی ایوان نگاری افراخته قناج شعاع بر فرق زر و سیم سیمانها و طنابهای ملون از چشمه تابان اوج هوا بارکشیده عکس او روی هوا را به پرند رو دم طاوس آراسته و بر صحن زمین صد هزار زهره و پروین پیدا کرده و فروغ او گنبد نیلوفری را از لالهٔ نعمان و فروغ برفگنده **شیخ ابو الفضل** خورشید والا را بفرمانروایان عنایتی ست خاص ازین رو نیایشگری او نمایند و آگهی پرستی برشمرند و کوتاه بین به بدگمانی در افتند عامه بخیال نفعی چگونه خواسته داران سیه درون را بزرگ دارند و از نابینائی در احترام این چشمه نور کوتهی رود و بزیبایش گران زبان بیچاره کشانند اگر خرد را آفتی نرسیده سوره والشمس چرا از یاد رفت **نواب وحید الزمانی** خورشید سر بزرگیش را کلاه اطلس گلدوز فلک تنگ و بر جامهٔ زربفت فراخ دامن فروغش بطانه سطح ظاهر کرهٔ خاک بدقماش و تنگ ست ربع مسکون را بدیده سیر چشمی استغنا در قبضهٔ اسکندر روداراچون دست تمار و در دست قمار باخته می بیند و گلهای گلشن سپهر را که از آب خود سبز ست بدامن افشانی بی نیازی چون بار رنجه بدست خواهش نمی چیند **انوار سهیلی** خورشید جهان آرا به پیرایه و جعلنا سراجا وهاجا چراغ جهان تاب و شمع عالم افروز ست **خان عالی** خورشید حاکم ملک نیروز ست و منشور لامع النور ایالتش بخطوط شعاعی و مغنون بطغرای و جعلنا الشمس ضیاء نبا بر آداب ریاست

---

۱ دین صفت بی کال
۲ مستقی ست دیبای اضافت
۳ سوی دور تری بمعنی آب
۴ و آب مناسب شرست
۵ گریبان لفظ مرکب ست
۶ از گاهی بمعنی گلو و بمعنی جیب
۷ ای بوقت صبا اگرچه
۸ تاریکی دور میشود اما باستعلا
۹ روشنی آفتاب بری نمیشوند
۱۰ ای سامان شبانه روز
۱۱ ساخته
۱۲ صفید بیاض
۱۳ و دراز روشنی
۱۴ علامت
۱۵ پیشانی
۱۶ پیچاره بروزن بیچاره
۱۷ بانجمن نقطه دار طفه و
۱۸ فرقش و بهتان
۱۹ نشست
۲۰ پیچاره
۲۱ پیچاره
۲۲ پیچاره
۲۳ روشن

مولف بالاعظم شانه تعالی چه نویسم از رفعت شان وشان رفعت فلک که منشور لامع النور باسط الظهور
علو جاهش در دفتر خانهٔ ایجاد بطغرای غرای والسما رکیف رُفعت معنون وبالتمغای مهر وماه مزین ست
فلک با دشاهیست سرفراز که سری وبرتری را بر طاق بلند گذاشته وهمت بلند به تسخیر ملک علوی
وسفلی گماشته ماه نورانی جبهه از کرمش صاحب اکلیل گشته وخورشید روشن جبین از فیضش فرمانروای
ملک نیمروز یافته صبح در داغگاه فرمانش بجرم اینکه نفسی بکذب برآورده از شمع خورشید چراغان گردیده
وشام بگناه سیه کاری بدشنهٔ هلال خون شفق از جگر چکیده ماه را از نیکه بخیانت نور خورشید متهم بوده
بذبول رنج بارنک برفراش ناتوانی انداخته وخورشید را بخطابی آفتابی ساختن رنگ نوسفران بحیی یوم
مبتلا ساخته هلال تیغ مغربی بردوش در جلوش روان وبدر سپر هالهٔ حمائل در رکابش دوان سماک رامح
یکی از نیزه دارانش مریخ سلحشوریکی از نیزه بردارانش صبح از سینه چاکان اوست وشام از سیه پوشان
او خورشید از خار خار حسن سبز ملیحش خارها در دل شکسته وماه بعشق سیه جردگی او از شفق در خون نشسته
خورشید را خلعت زربان عطا فرموده طرفداری دشت بیاض صبح بخشیده وماه را سرو پای نقره باف
مهتاب پوشانیده والی شام گردانیده هلال را چون کج گرادیده شهر گردانش نموده وبدر را از نیکه نور وصفای
ظاهری بسی بخود سپرده بود ومنیر لتی بخود چیده از هالهٔ زنجیری فرموده زهره تا در برزمش بار یافته از
شادی بچرخ آمده وسرش بآسمان میساید وعطارد تا به دبیری دفتر خانه اش قلم سر کرده بازنامهٔ سعادت
مشتری راخط کشیده وکیوان بخشیش نمی آید بحکم فرمان عدالتش شیر وبره از یک دلو آب میخورد
وبره نخوی نهمسایگی شیر عمر صرف کند که جیره خوارش نمیرسد آسمان بحر اخضریست که عرش حباب اوست
وهلال کشتی نی نی بیدریست که نجوم کبوتران اویند ومهر وماه ازان خشتی کهکشان درحضرتش
قصیده مرصع میخواند وشهاب مصرع برجسته نذر میگذراند نثر ونثور ثنایش روان میکند وشعری شعر تر
در مدحش میدواند روز روز بازار او یافته وشب سواد ازو روشن کرده چون نظر یافته فیض فائق الاصباح
است یولج اللیل فی النهار در شان خود میداند وبسکه سیاهی وسفیدی را بسیار دیده یولج النهار فی اللیل
در باغچه دهر انگشت بخضیب را تا دست بدامانش رسیده دست را از رعنائی حنا مالیده ونجه خورشید تابیده ٭

صفت صبح

شیخ احمد منشی فرخنده صباحی چون دل عارفان نورانی وخجسته بامدادی چون باطن درویشان مهبط فیض ربانی

صفحه ۱۲ سطر ۱۲ بنیاد کرده شده است
سطر ۱۲ بنیاد کرده شده است
سطر ۱۲ بنیاد کرده شده است
سطر ۱۲ بنیاد کرده شده است
سطر ۱۲ بنیاد کرده شده است
سطر ۱۲ بنیاد کرده شده است
سطر ۱۲ بنیاد کرده شده است
سطر ۱۲ بنیاد کرده شده است
سطر ۱۲ بنیاد کرده شده است
سطر ۱۲ بنیاد کرده شده است
سطر ۱۲ بنیاد کرده شده است
سطر ۱۲ بنیاد کرده شده است

مؤلف صانعا پاکا ابرش قلم اگر شب و روز چون ابر نیسان در دریای بیکران حمدت قطره زند و چون موج نفسی از تردد دنیا ساید غیر از انکه در عرق خجالت آب شود دیگر چه آب برو آورده باشد و بچه رنگ از آب برآید لامحاله همان به که بگریزد از حباب باد در گره نه بندد و باد نه پاید و آب خود نگهدارد و تنگ ظرفی خود بر روی آب ننگارد بلکه مثل حباب آئینه بهم نشینی صفاکیشان صاف مشرب پرداخته تماشای بدایع صنایع که رشحات سحاب حکمت و قطرات بحار قدرت تست مفت نظر حیرت نگرداند باشد که از مصنوع بصانع راهی برد و از نقش بنقاش سری پیدا کند فتّاحی اطراف حدائق حق واقع شده و میانش یاد قلب ذاکرین پس باید که هر که بگشت و نظاره حدائق مشغول شود از اطراف صنع حق شاهد نزهه اش از یاد او بلهو و لعب مائل نشود

صفت عالم کون و فساد که مظهر تجلیات جمال جهان آرای عالم ادست تعالی شانه

ایزد نخبش رسا اگر این نشار خالی از کیفیت می بود حضرت واجب تعالی بمصقله وجود زنگ عدم از آئینه امکان نمی زدود و سعادت ابدی و شقاوت سرمدی با آن منوط نمی نمود نیستی مسی ست از هستی زر اندود و امکان سنگی ست از وجود گوهر آمود نکته پرداز این انا ملح درین لباس دل از مشتاقان ربوده و نغمه طراز کنت کنزا عرفان ایجاد مربوط فرموده

صفات علویات که مظاهر آثار و نتایج احرام و مجالی تجلیات عناصر اجسام اند

صفت فلک ❊ میرزا خلیل فلک مامن روحانیان ست و مسکن افلاکیان مصنف ایضاً و نجی سحرست و مدرس شرح مطالع آفتاب انور مهندس باخبرست حامل بروج اثنا عشر متحمل عرش برین ست حامل تخت رب العالمین صحن تربیعه فامش از جارب آفتاب رفته خانه اش چون خانه آئینه در دل مسیح نهفته سینه اش از غبار کدورت مصفا سطحش چون صفحه آئینه رونما از سفیده صبح یاسمن زاری در مد نظر دارد و از سواد شام چمن شنبد بر برابر با انگه از شفق جامه الوان بر نقش و نگاری دارد و از پرتو خورشید پیراهن زرناری لباسش چون صوفیان خلوتی ست و کسوتش چون قلندران خاکساری نعمتخان عالی لاجورد آسمان بر خاکه زمین از طلای خورشید و سفید آب ماه حسنی برآورده که وسمه ابروی محبوبان از خجلت او رو میسازد و ورق زرفشان فلک از نور و صفای گلگونه انجم نمایشی پیدا کرده که غازه روی خوبان از غیرت رنگ میبازد سطوت عنایت ایزد قدیم لوای سلطنت آسمان برافراشت از اهتزاز او آفتاب خلعت و تاج و نگینش ساخت

ابرش لفظ عربیست بمعنی آنچه رنگ او سپیدی و سیاهی بهم رسیده باشد غالبا مخالف رنگ اوبا شد

کیفیت یعنی نشر دیگر

خجلت کنایست از قلت

بذاته قبول نمیسازد چنانچه انگ و دود و کل و کم و غیرهما کنایست از قلت

ساز چنانچه نقاد در خطوط

دور باشد چنانچه ذات الهی و امتناع آنست کبودنش نارنگ باشد چنانچه نرنگ بازی

چه عجب قال النبی الولد سرلا بیه الهی غنی را با فقیر چه حساب و عادل عالم را با ظلوم جهول چه عتاب شعر
چه جای سوال ست در روز بیم ✣ که علمت قدیم ست و عفوت کریم ✣ آلهی اگر کار عجز دارد و عاجز تر از خاکیان
کیست و اگر شکستگی درستی آرد شکسته تر از دل عاصیان چیست الهی اگر بدم تو آفریدی اگر زشتم
هم تو کشتی الهی الهمان به بهشتم میخوانند نمیدانند که آنچه پدر گذاشت نتوان روی همت بجانب او آورد
واحمقان امروز خرم متیر سانند میدانم میتوانی جهنم را از من تقدیب کرد الهی محروم ترین بنده ها غرازیل ست
که چندین هزار سال عمر در هر چه کوشید نتیجه برعکس دید تمام قلمرو آسمان و زمین بلوح جبین فرسود همین
که بر یکشت خاک سجده نکرد خطابش لعنت لعنتی الی یوم الدین بود چون مستعد اضلال نبی آدم گردید
انک لمن المنتظرین شنید بیچاره غافل از انکه عمر ها نیک کرد و بدو دید حالا که کمر به بدی بسته سعیش تا بکجا
خواهد رسید بندگی عجز ست و خداوندی قدرت عاجز را با قادر چه مجال خصومت آلهی ظلمت جبل نفس
سرکش عنان از دست ربود و هوا و حرص نقد عمر غارت نموده رقیب توئی پیش که تظلم نمایم الهی اگر چه
گناهگارم از سوء خاتمه نگاه دار و از ننگ همصحبتی اشرار برآر الهی چه تفضل ست که در روز بیم سوال
کنی و ما عزک بربک الکریم با وجود همچو تو صدائی دل من چرا ویران ست آلهی من اگر توام بنده کیست
و اگر تو منی جدائی چیست الهی جانی از بینائی کامیاب و دلی در آتش شوق سیماب اضطراب الهی
چشمی ده محرم اسرار و سری خاک راه یار الهی زبان بی نطق چکار آید و از زبان بی اثر چه کشاید زبانم را
طلسم سخن ساز و بیانم را تاثیر بنواز الهی عیسی را بمسیحائی تو مشهور ساختی و رسارا بنارسائی در زبان ها
انداختی مولف ای والاتر از دریافت عقول و افهام و ای بالاتر از ادراک افکار و اوهام ای عالم السر
والخفیات که راز سربسته دل غنچه خونین جگر پیش تو نهفته و دانیت فاش تر از بوی گل ست و اسرار سینه بلبل
زیر بال خرسند پیش علم قدمیت آشکار تر از باطن بنای مُلی نیست که از روزن چاک گریبانش سر بر نیارد
و سینه نه که در نهانخانه خیالش بازنداری مرا که در حساب معنی یابان چون صفر هیچ اعتبار ندارم و از جمیع بیشمندان
تفریق سزاوارم از بیدست و پائی دست و پا گم کرده ندامتم از خاک مذلت بردار و پیش از نیم در شکنجه عنا
مگذار زبانم را چون زبان شمع گویای خاموش کن و افسانه دنیا طلبی از خاطرم خواب فراموش کن
در شرنگاری آبروی بخش که صفحه منشآتم روضة الصفا گردد و سیرابی لطافت عنیش دهد که روضة الاحباب شود

نام کتاب ۱۲

تمهیدی که توطیه مدعاست و عروج اوج مقصد را نردبان رساست

۱ بهشت از زشتی
بهشتگان ۱۲

۲ مرید با کسی نیک
را نیک شدن ۱۲

۳ تفضل یاری از
را جب بیاری بخشیدن
بود و بقوات از آن زیاده
دانندان تفضل باشد ۱۲

۴ توطیه از وطی بمعنی پایمال
کردن مباشرت کردن و مراد
از تمهید پهن کردن هم پایمال
میشود و نسبت ۱۲

تبر دستی مشاطهٔ نقش پردازیش بهند دوات سری کشیده وچشم سرمه سای دوات سواد خوان بنفشه رقم
گردیدهٔ متعلم بلبل که شرح عقاید عشق ازبر کرده منقار را لای نفی غیر ساخته توحدت وجود یکتائی دانش
ازمد نالهٔ انگشت شهادت برافراخته متن وتحقیق غنچه بموشگافی ضیای تعلیمش شرح مطالع انوار رنگ ست
ومطول قلم زنبق بصورت پردازی بدیع نگاریش درنگارستان گلستان سرمشق ازرنگ نظریات چشم
نرگس ازدقت نظر معلم حدید البصر قدرت او ازشنبم بزار فیه نظر درحاشیه دارد دراشارت ابروی قلم سبزه
بهدایت حکمت او چندین لف ونشر ایما برباض دیده تماشائی می نگارد منطقی سوسن قضایای موجبه
وحدت ذاتش برصفحه ربان ترتیب داده وهدایت النحو امرش طفل غنچه را بروانی درس مفتاح شگفتگی
زبان کشاده مثنوی مسلسل سنبل وریحان درزمین شگفته بوستان بجسن یوسفی وعشق زلیخائی تالیف
ناظم قدرتش قصیده سرو وشمشاد درسجر کامل بلند بالائی موزونی قامت دلدار را تصنیف کمال صنعتش
سحابی ابر رباعی چارچمن بآبیاری تعلیمش میخواند وریاضی بلبل درهبارستان عشقش مدیحه نالهٔ معنی اثر
میرساند بحر طویل سروازدیوان قمری آه ودود آلودی مصراع ریخته شاخ گل ازاشک بلبل اشکی تخلص موج رودی
مواقف گاشن قانون طراز امور عامه صبا ساخته شرح جامی گل بانشادمی سرخوشی پرداخته از صغری گل پیاده
وکبری شگوفه که شکل بدیهی الانتاج ترتیب داده منطقی بهار صفات او کلیات خمسهٔ حواس چون بوکل سراغ جوی ماهیت
ذات او ست خس وخار شبیه فصل بعید تنزه ذاتش سواطع خورشید آثار شمسیه تصدیق صفاتش ✣

عرض نیاز واظهار راز درحضرت کریم بی نیاز که نالهٔ محتاجان را درپیشگاه قبولش اثری وعین عنایتش را بحال زار بینوایان نظریست

اعجاز خسروی ای همه خلق ازتو پیدا وتوازهمه خلق ناپیدای بزرگی توازعرصهٔ عالم بیرون
وتوبا بزرگی خود دردلهای تنگ درون من بیچاره را دلی بخش که دروی جانی باشد وجانی ده که دروی
دلی باشد ای بخشنده خواسته بی طلب وای دهندهٔ طلب ناخواسته من گدا را طلبی ده که دران
خواسته بناشد وخواسته ده که دران طلب نبود ایزد بخشش رسا الهی هرچند زلت
وخطا بعدد وجود ست تو بعلم قدیم پیش ازبود من گناهان مرا دیده وبحکمتی که همه توانائی هستیم
برنسیتیم پسندیدهٔ شعر تو بعلم آن ومن بحرم همان ✣ برمکن انچه خود پسندیدی ✣ الهی اگر
شیطان را بدگویم خود را خوب دیده باشم وخاک را ازآتش گمان سنگ فهمیده اگر کناره کردم

ب

سخنان بایک کاز خود وتامل
معلوم شد ۱۲ ۵ درکلام
اوستادان بجای اعتراض
مینظر گویند ۱۲ ۳
نام کتاب حکمت تصنیف شیخ
بوعلی سینا ۱۲ ۴ نام کتاب
حکمت بدیعه ۱۲ ۵
منطق تصنیف مبنی فقره میباشد
وآن بردو قسم ست یکی موجبه
چنانچه زید آمد ودوم سالبه
چنان نیامد ۱۲ ۵

نظر بازی کند مشاطه توفیق حسن تو به مقبول را بگلگونه رنگ خجلت می آراید محمد ماه صداقت
حمد بیحد مالک الملکی را که شهنشاهان مبارک نام را نگین یمنی وار دل از وطن برکنده تخت نشینی سواد اعظم فقر
فرستاده و معرفت تنگاهان معروف روزگار را شمع مانند بگریه می شوق انگشت ناکرده بپروانگی تسلیم در انجمن
وحدت بارداده ذکر آره را در گلوی مشتاقان حلاوت حلوای سوهان داده و شعله آواز ذاکران را
بگداز پیه جگر بلند نموده بنای نیرنگی تقدیر او اگر گل را از قطرات شبنم آئینه خانه رنگینی نسازد بلبل در
تماشای آن از یکی هزار نشود و حنای بیرنگی نور او اگر بر ذرات کائنات دمبدم نگارتجلی نه بندد پنجه خورشید
چون دست زر شعار سیاه گردد غبار هستی فرهاد به پرویزن فنا صاف کرده تا زیر خاک بشهد شیرین معجون گردد
و روح مجنون را فرمان داده تا بعد مرگ پروانه شمع مزار لیلی باشد ماه قائم اللیل را امام سجده کواکب نموده
و ماهی دائم الطهارت را مستغرق ذکر خفی فرموده بلبل خوش نوا را بی منت حافظ باغبان را از مصحف گل
سبق آموز و پروانه روشن سواد را بمطالعه فنا و آتش سراجی دماغ سوز ابر اشکبار را که شارع درشان آن
آنه صدیث من عهد الی فرموده مانند صحیح بخاری در اقطار روزگار شائع نموده صانعی که تار مقیش برق در بادله
مغرق ابر دوانیده طفل اشک را سبق مسائل غنیمی روان داده قادری که قادری صبح سینه چاک را از خطوط
شعاعی او کشیده قفل تعویذ دی غنچه بدم باد صبا کشاده تیغ زبان موسی طالب دیدار بسنگ سرمه طور
تیز گردانیده در شته جان عیسی تجرد شعار را از سوراخ سوزن به تنگنای فنا برکشیده ذات گنج نامتناهیت
که عالم طلسم اوست و کونین بیت معمائیت که معنیش ظهور اسم اوست محمد صادق اتقا قادری که
از چشم حیرت زده تماشائیان ترکستانیست در چهار باغ قدرت او صانعی که از موی برهم خورده سوداییان
سنبلستانیست در بهشت صنعت او رفضه شهیدانش نسخه ایست از لاله زار دشت کربلا بل گلدسته ایست
از بهار روضه صفا گلزار ابراهیم بهاریه ایست در توصیف حدائق حکمتش و باغ نعیم فردوسیه ایست در تعریف
کشمیر رحمتش غنچه در دبستان ادبش ورق ورق را نونه کرده و سنبل در شبستان طلبش مو بمو خون
در رگها شیه کرده راهی رایان مخلص فلک را بجرم اینکه سرکشی در مزاجش بوده شحنه قهر او از
کواکب چراغان نموده زمین را از ین رگذر که خاکساری شعار خود گردانیده از جاده های دامن صحرا
خلعت راه شاه پوشانیده مؤلف حمد حکیمی که شاخ قلم از فیض بهار طرازی صنعتش ثمر فشان
تشکر ریزیست و گلبن دوات با بیاری میر آب قدرتش سبه بهار سنبل خیری خامی انگشت نگار بسته قلم

۵۱ نسخه ست از افضال
ربان چون اره می خندان ۱۲

۵۲ آنه صدیث آن امر
از تنگ پیرو دکا نیست ۱۲

۵۳ بهار گل نمود ابنمو ۱۲
ورق بهار از نمود چند
گل کشند ۱۲

ثنای چمن پیرائیست که چراغ گل را از شعله آواز بلبل افروخته و سراپای بلبل را پروانه رنگ در آتش
سودای گل سوخته و درخت بادام در تماشای بهار صنعتش همه تن چشم ست و گل زرد از شوق استماع حمدش
سراپا گوش گریه های ابر از سیه مستی میخانهٔ فیضان اوست و خنده های برق از نشاء شراب احسان او
بسکه در بارگاه کبریایش شکستگی و بیزبانی را آب بست سرو راست قامت اسیر شکست سنبل ست و بلبل
هزار دستان شیدای خاموشی گل در هوای وصالش غنچه مشت زر خود بباد داده و در اطاعت فرمانش
نافرمان بیکپا استاده از بیم غضبش چشم لاله پرخون و بامید رحمتش گل از پوست بیرون ساطعا عظیم الشانیست
که مجنون عقل را سلسلهٔ حیرت بپا انداخته کو مرد میدان معرفتش و قادریست که لیلی نور را از مردمک
سیه خیمه نشین ساخته کو مرد نظر باز حسن صنعتش سلیمان روح را بچار بالش عناصر سرفراز نموده و پایهٔ تخت روانش
بر باد نفس متمکن فرموده بامر اوست که کاتب فروردی بزنگاری قلم نرگس و لعلی دوات لاله برای اطفال غنچه
گلستان را بخط ریحان نگاشت تا صبح در مدرسهٔ اشراق روشن سواد کرد و آفتاب زرین قلم را بر صفحهٔ
گیتی بنگاشتن سورهٔ نور مامور داشت مالک الرقابی که گرجی صبح را که بخطاب کافور رو سفید ست فرمود
که هر سحرگاه ببزم کبریا عنبر شب و سپند کواکب در زرین مجمر آفتاب بسوزد و فرمان فرمائی که بحبشی شام
فرمان داد که هر شامگاه در راه شبگیر آن کعبهٔ طاعت بر آسمان که پیشطاق زبرجد بارگاه قدس ست
صد هزار قندیل نور برافروزد مالک الملکی که از پیشگاه نظامش فرمان رفته که شفق خیمهٔ زرین طناب
شاه خاوران را آتش بکشد تا در مملکت شام که شب زنده داران کواکب را بالتمغا دادیم دخل نکند
قصار فلک مامور که بصابون مهتاب دامن شب را سفید گرداند تا رنگ آمیزی بهار قدرت بر اهل بصیرت
جلوه دهد و باغبان روزگار را فرموده که بآبیاری دولاب فلک گل رعنای لیل و نهار برنشاند حکیمی که
در دار الشفای بدائع حکمت اگر پیر صبح بحکم او دیوانهٔ ژولیده موی شب را بگل میخ طلای آفتاب
داغ نمیسوخت و بچندین نشتر شعاع خونش که از جوش سودا احتراق یافته نمیگرفت بروز سیاه می نشست
از فیض بهار صنعتش ترک چشم بتان در باغ نظر گل بادام نگاه میفروشد و بحکم آیهٔ حجابش روزگار چهرهٔ
مخدرات کواکب به برقع نور صبح از چشم خیرهٔ آفتاب جهان گرد میپوشد منجنیق فلک خشت آفتاب
بچینی خانهٔ فغفور صبح انداخته که چرا آئینهٔ نفس اولین را از زنگ کدورت نپرداخته معبودی که در صومعهٔ
شبستان خیالش هر یک از مسیح نفسان بذکر یا حی شب زنده داری مینماید غفاریکه عفوش تابعین لطف

مردم گرجستان سفید میباشند ۱۲

او دست کدام شب که ماه جهان تاب را نه داغ بندگی او بر روست و کدام روز که ابدال لی سر و پا گرد حور شید
به ترانه سنج نوای هو هوست بارگاه فلک استاده اوست و مرکز خاک افتاده او صانعی که کشش جهت
عالم امکان یک گل شش برگ بهارستان صنع اوست و نونهالان چمن نامیه را از بحر بی منتهای عنایتش
بسقایه ابر بهاران آب رفته بجوست پیمانه جهان که لبریز درد و صاف ارض و سماست یک لاله از چمن
قدرت آن گلستان آفرینش پیراست و آفتاب عالمتاب را که گل سرسبد این نه چمن ست در هوای
اطاعتش هر صبح و شام آتش شفق در زیر پا مخلص خان خود را نمی شناسم خدا را چه میشناسم از حق
نگذرم در بزم ادراک باطل خویش طالع روشنائی ندارم و اقبال قبول نیست در انجمن شناخت حق
و حق شناخت بچه رو و بکدام آبرو روخواهم یافت تا توانی که چون نگاه ناز آلوده شوخ چشمان از سایه
خارستان مژگان نتواند برآمد براه خطرناک وادی مغیلان را از سر تا پای برهنه بدستیاری سهل انگاری
کی تواند داکرد و لاله خونین جگر که اگر از کلبه غنچه خسی بفضای شگفتگی آید نفس طاقتش سوخته است باندام
همکاری اشجار امیوه دار و هوای بالادوی سرو و چنار چگونه بار ببندد و چسان برگ سفر سازکند من بینوا
که در مشق سیاه قلمی قلم انگاره شود و در کشش آید بسم الله کلام نفس طاقتم چون کرده نقاشی سوزد و سیاهچه
سپاس را با آب زر نور پیشانی کدام سخن آسمانی سر لوح نگارشوم و با آب و رنگ چه نیرنگ رنگ آمیزی
کنم جل جلاله حافظ رموز لوح محفوظ آگاهی و سواد خوان متن اسرار سفیدی و سیاهی داند که این
نکته دلنشین خاطر نشان برعرش بقین تکیه استوار دارد همانا که کرسی حق پایه و پایه حق او همین ست
که مسوده انشای حمد خالق لوح و قلم نخود سازی صفحه تنگ رو و زبان آوری خامه پرگو بر بیاض
نتوان بود و در اندیشه سپاس خالق زبان و لب بحرف و صوت با دپیمای نفس نمیتوان شد یکه تازان
قلم و سواد و خطه خط درین میدان گوی نقطه نمیتوانند زد یعنی چهره مضمون خاطر خواهی را بخال
اختیار و نشان انتخاب نیارند آراست و زبان آوران عرصه گفت و گو قفل ابجد خاموشی را
که طلسم بست و بندش بروشنائی حرفی و نام آوری کلمه وابسته است نتوانند کشود یعنی در درج دهان
یاقوت عبارت رنگینی که میدان سعتش نام خدا بر اسم اعظم ثنا نگی نکند نمیتوانند یافت فی الواقع
در از نفسی حباب بهواداری شمار موج دریا در گره کوتاهی ست و نگاه بشهت سررشته حساب قطرات نیسان
از صدف بپیشدستی کف بی انگشت خویش بمسطر پای گهرای ایزد بخش رسا آب و رنگ گلشن سخن

۱۲ بروزن بهواره
نقش نگارستان نقش
ناتمام و یعنی افتاده
در انگشت بجا از ۱۲ بهار
۱۲ نفس سوختن کنایه
از ساکت و خاموش
۱۲ بهار

انوشتن
بنگسر انرنگ
ان لفظ

دار الادب کمال ہادل آگاہان را ہدایت دستگاہ است یا زور باروی یداللہ حاحسن آغاز و آغاز حسن را
پیرایہ وحامدان را در تحمید الہی سرمایہ نون معنی دان نون والقلم و مایسطرون ہای آشنای بحر بکون بطون

سجدہ ریزی خامہ در ارض محامد مسجود حقیقی و معبود تحقیقی

اعجاز خسروی کلمۂ ہوکہ از زبان برآید بواسطہ کام و زبان گواہی میدہد بران کہ سخن ہوا از کام و زبان
بیرون ست **ابو البرکات منیر** سخن آفرینی کہ در دلہای اہل معنی چون معنی در ابیات وطن گرفتہ
و از قلم نبض سخن بدست مزاج شناسان سخن دادہ زبان فارسی گویان را چون تیغ ہندی بر آب
بخشیدہ و طبع ہندی نژادان را چون آتش فارسی برافروختہ خسرو معنی را در ہند دوات اہل معنی کن
ساختہ و سلمان فارسی را نسبت اہل سخن از زانی داشتہ طوطی زبان از آئینہ دل بگفتار او گویاست
دہای سخن در اوج معنی ہمای او بال کشا طبع نکتہ شناس از و فیض پذیرفتہ و نفس ناطقہ از و صاحب
خمسہ خواس گردیدہ رضوان از فیضش سواد ہشت بہشت بہم سانده و آسمان از لطفش بہ ترتیب
ہفت اورنگ پرداختہ ترکیب مربع عناصر از و عالمگیر شدہ و طرح مثمن ہشت بہشت از و دلپذیر گشتہ
فیض بخشی کہ کبک را چون سخندان جبلی زبان دری آموختہ و سمندر را از و چون اذری سرگرم آتش
فارسی گردیدہ **میرزا داراب بیگ جویا** قادری کہ اگر کرۂ افلاک از سر پنجۂ قدرتش نثار یابد
کواکب چون دانہ ہای انار افشردہ از کسوت آب و گل عریان شوند و اگر ذرہ از غبار موکب قہرمان جلالش
ہوا گیر دثوابت چون مرنبور خاک آلود سراسیمہ بہر سو دوند حکیمی کہ اگر آحنہ معنی را در مشیمۂ خاطر با نخون دل
اندیشہ پرورش ندادی دیدۂ بینش از دیدار دوشیزگان سخن کہ نتیجۃ الفواد ارباب دانش اند بہرہ مند نگشتی
و اگر مشاطۂ تربیتش پردگیان خلوت عدم را بدست قدرت خود پریان نشود در برنگردی مردم چشم اہل دیدہ
بر آتش رخسارہا سپند نگشتی و اگر مشاطۂ تربیتش پردگیان خلوت عدم را بدست قدرت خود پریان نشود
در برنگردی مردم چشم اہل دید بر آتش رخسارہا سپند نگشتی خیالش را نتوان بخت مگر بآب و آتش دیدہ ہا
و دلہا وصالش را نتوان جست مگر بدیدۂ دل اہل صفا سخن آفرینی کہ از دیوان صنع بیت القصیدۂ نوع
بشر را خلعت امتیاز بخشیدہ و از مستقل تموج ہوا کہ بال پرواز مرغ سخن بست زنگ زدای آئینہ دلہای
نوا سنجان مقام معنی پروری گردیدہ کریمی کہ تشریف وجود بر بالای ممکنات کمترین عطای از خلعت خانہ
عنایت بغایت اوست و رحیمی کہ عفو تقصیرات سیہ کاران و خلود خلد برین کل جزء بہشت بندگی و اطاعت

صفت بسم الله

بسمله[1] رنگین کلامی در تعریف بسم الهی ست که حسن آغاز امور و آغاز حسن امانی جمهور وابسته بآن ست اعجاز[2] عنوان نامهٔ الهی ست و تذکرهٔ ثواب نامتناهی شکل بسم صورتجمانی[3] ست که هر که بقوت تمام دست دران زند گوی رنگین سپهر را هر سو که روان کند در چال[4] سبز غلطان رود الف الله که در پیش الله راست استاده است استادنش نیست مگر بجهت راست آوردن کارها و شمالی ست راست رو برای سوختن شیاطین جن و انس دنیا و سر لام الله لامیست[5] بر همه چیرا جتها و تشدید الله دارد ایست بجهت تارک منافقان و های یکپشمه والله چشمی ست که هر که دیدهٔ بینش در وی نهاده روشنائیش دهند که خدای را بتواند دید نون الرحمن هلالیست منور محرر آراسته بسیم الرحمن که جائی چشم تشبه[6] ست و جائی چشم کشادگی[7] چون باب رحمتی ست بر روی عباد کشاده میر غازی شهید مد بسم الله انگشتی ست نگارین بقبول حصول غرض آرزومندان بر چشمهای الله نهاده یا بند نقاب شاهد معنی الرحمن بر عام خاص کشاده نظر بازان جمال عین الیقین را سرمهٔ دنباله دار چشم یار و در اصلان حکومت حق الیقین را گیسوی نو بناوده تجلی در کنار اگر کمند تصریلی تمنا خواهند رواست اگر رحمن دلو یوسف مدعا دانند بر جا تشنه لبان زلال دجنات تجری من تحتها الانهار را مژده که سلسبیل و کوثر در آغوش رسیده نامه سیاهان عصیان را نویدی که ان الله غفور رحیم بقلم عفو بر رقم جرائم خط حک کشیده چشم خونین جگران عشق گزین را بحکم و لیبکوا کثیرا آشکی ست تر بسته کور باطنان خلا مابین را بامری عمی البصر ثمره ایست در چشم شکسته مولف بسم الله مصرعه دیوان الهی ست و سر قصیدهٔ سفینه شاهی ابروی وسمه کشیدهٔ شاهد حقیقت ست یا مد جادهٔ سر منزل طریقت بار اتا به سنینش سعادت اتصال دست داد کلید باب الابواب برکات بدستش افتاده بمیمش غنچه ایست نیم باز گوشهٔ دستار ملائکه را زینت طراز الف بالیش دیباچه طراز انا فتحنا ست و عصای تنگیری پیر و برنا عکس لامش در آئینه قلب غزینهٔ دار السلام ست بل معلم

---

[1] بسمله بسم الله الرحمن الرحیم گفتن ۱۲
[2] اعجاز چیزی را گفتند که در وسط چیزی باشد که نصف نباشد ۱۲
[3] صورتجمانی صورتی که در میان صورتها باشد ۱۲
[4] چال گودال ۱۲
[5] لامیست لام الف ۱۲
[6] تشبه مشابهت ۱۲
[7] کشادگی کردن و در زنار کردن ۱۲
[8] مصدر معنی مقبول ست ۱۲
[9] باخوا کردن پیشرو از زبان ۱۲
[10] برآمده خم بخشیده است و رحمت کننده ۱۲
[11] دندان پیمان شانه کلید ست ۱۲

اسمائے موصوف	صفت	عدد	نمبر صفحہ
صفت آب و ہوا		۵	۲۹۰
صفت جویبار		۱	//
صفت باغبان		۲	//
صفت اشجار		۱	۲۹۱
صفت درخت انبہ		۱	//
صفت نام درخت نارون و نسبت		۱۲	//
صفت نخل خرما		۱	//
صفت درخت شیشم		۱	//
صفت درخت سرو		۵	۲۹۲
صفت سرو سفیدار		۱	//
صفت بید مولہ از اقسام بید		۳	//
صفت چنار		۳	//
صفت شمشاد		۱	//
صفت شکوفہ		۲	۲۹۳
صفت گلہا			//
صفت گل سرخ		۵	//
صفت لالۂ صدبرگ		۲	۲۹۴
صفت سوسن		۲	//
صفت تاج خروس		۲	۲۹۵
صفت بنفشہ		۴	//
صفت نرگس		۴	۲۹۵
صفت سنبل		۳	//
صفت سمن		۳	//
صفت زنبق		۱	۲۹۶
صفت گل کوکنار		۱	//
صفت ارغوان		۱	//
صفت ریحان		۱	//
صفت عشق پیچہ		//	//
صفت گل اورنگ		۱	//
صفت گلنار		۲	//
صفت عباسی		۱	//
صفت نسترن		۱	//
صفت گل آفتابی		۱	۲۹۷
صفت گل شنبو		۱	//
صفت سبزہ		۴	//
صفت سہ برگہ		۳	۲۹۸
صفت خیابان		۲	//
صفت فواکہ			//
صفت سیب		۴	//
صفت انار		۲	//
صفت انبہ		۳	۲۹۸
صفت ناسپاتی		۱	۲۹۹
صفت انگور		۳	//
صفت شفتالو		۲	۳۰۰
صفت خربزہ		۲	۳۰۱
صفت انجیر		۲	//
صفت زردآلو		۲	//
صفت گردگان		۲	//
صفت کیلہ		۳	۳۰۲
صفت بہ		۲	//
صفت کہنل		۲	//
صفت نارنج		۴	//
صفت ترنج		۳	//
صفت کمرک		۱	۳۰۳
صفت عناب		۱	//
صفت توت		۱	//
صفت امرود		۳	//
صفت ہندوانہ		۲	//
صفت اننّاس		۲	//
صفت بادام		۴	//
صفت پستہ		۳	۳۰۴
صفت نارنگی		۱	//
صفت نارجیل		۱	//
صفت نیشکر		۱	//
صفت فصول			۳۰۵
صفت بہار		۶	//
صفت خزان		۳	۳۰۶
صفت شدت برودت		۳	۳۰۷
صفت برف		۱	۳۰۸
صفت تابستان		۴	//
صفت خنخانہ		۱	۳۰۹
صفت حبت باد		۱	۳۱۰
صفت برشکال			//
صفت ابر		۵	//
صفت برق		۲	//
صفت رعد		۲	//
صفت بارش		۶	۳۱۱
صفت خشک سال یعنے قحط		۶	۳۱۳
صفت ارزانی غلہ		۲	۳۱۴
خاتمۂ کتاب		۱	//

اسمائے موصوف بہ صفت عدد	نمبر صفحہ	اسمائے موصوف بہ صفت عدد	نمبر صفحہ	اسمائے موصوف بہ صفت عدد	نمبر صفحہ	اسمائے موصوف بہ صفت عدد	نمبر صفحہ
صفت دباغ ۱	۲۶۵	صفت شکار وغیرہ ۲	۲۷۱	صفت کبوتر باز	۲۸۰	صفت یوز ۳	۲۸۴
صفت قمار ۲	//	صفت شکارگاہ ۲	//	صفت بط ۱	//	صفت گورخر ۲	۲۸۵
صفت قمار باز ۱	//	صفت گلہای صحرا ۱	۲۷۲	صفت قمری ۱	۲۸۱	صفت گرگ ۱	//
صفت تختۂ نرد ۲	//	صفت کوہ ۲	//	صفت ہدہد ۱	//	صفت شغال ۱	//
صفت آلۂ دینی نردباز ۲	//	صفت راہ کوہ ۲	۲۷۳	صفت طوطی ۳	//	صفت خرک ۱	//
صفت شطرنج ۱	//	صفت چشمہ ۲	//	صفت بلبل ۳	//	صفت گورخر ۱	//
صفت شطرنج باز ۳	۲۶۶	صفت صیاد ۵	۲۷۵	صفت طاؤس ۳	۲۸۲	صفت خرگوش ۱	//
صفت چوپڑ بازی ۱	//	**بیان طیور و جانوران شکاری**	۲۷۶	صفت مرغ زرین بال ۱	//	صفت بیلہ گاو ۱	//
صفت گنجفہ ۱	//	صفت سایر جانوران شکاری ۱	//	صفت مرغ تولی گوی کن ۱	//	صفت حمدونہ ۱	//
بیان میخانہ و قہوہ خانہ	//	صفت باز ۴	۲۷۷	صفت نقرہ پا ۱	۲۸۳	صفت آہو ۲	//
صفت میخانہ ۲	//	صفت شاہین ۲	//	صفت شارک ۱	//	صفت رنگ ۱	۲۸۶
صفت قہوہ خانہ ۱	۲۶۸	صفت جرّہ ۱	۲۷۸	صفت مینا ۱	//	صفت گاومیش ۱	//
صفت وزد ۴	//	صفت عقاب ۱	//	صفت کنجشک ۱	//	صفت سگ ۲	//
صفت زندان ۳	//	**صفت طیور غیر شکاری**	//	صفت موسیچہ ۱	//	صفت گربہ ۲	//
بیان دریا	۲۶۹	صفت جانوران غیر شکاری	//	صفت خروس	//	صفت روباہ ۱	۲۸۷
صفت دریا ۴	//	صفت کلنگ ۱	//	صفت سیمرغ ۱	//	**صفت حشرات الارض**	//
صفت کشتی ۲	۲۷۰	صفت کبک ۲	//	صفت زاغ ۲	//	صفت مار ۱	//
بیان تجانہ	//	صفت تدرو ۱	//	**صفت سباع وبہایم**	//	صفت زنبور عسل ۱	//
صفت تجانہ ۱	//	صفت سرخاب ۱	//	صفت شیر ۴	//	صفت موش ۲	۲۸۸
صفت تبان ۲	۲۷۱	صفت خاختہ ۱	۲۷۹	صفت پلنگ ۱	۲۸۴	**صفت باغ ونباتات**	//
بیان تکاور کودصیاد	//	صفت قاز ۱	//	صفت گراز ۱	//	صفت باغ ۸	//
		صفت کبوتر ۲	//				

اسامی موصوف بصفت عدد	نمبر صفحہ	اسامی موصوف بصفت عدد	نمبر صفحہ	اسامی موصوف بصفت عدد	نمبر صفحہ	اسامی موصوف بصفت عدد	نمبر صفحہ
صفت نداف ۱	۲۴۳	صفت چینی سازا	۲۴۷	صفت عرق قرنفل	۲۵۳	صفت خردہ فروش ۱۲ / سکہ و مخمر و مرہ فروش	۲۶۱
صفت زنوگر ۱	//	صفت سبزی فروش ۴	//	صفت عسل ۱	//	صفت حداد ۲	//
صفت قنّاد ۵	۲۴۴	اقسام سبزی	//	صفت روغن بادام ۱	//	صفت نجار ۳	۲۶۲
صفت بقّال ۳	۲۴۵	صفت خیار ۱	//	صفت طبیب ۶	۲۵۴	صفت سنگتراش ۲	//
صفت غلات وغیرہ	//	صفت بادنجان	۲۴۸	صفت کحّال ۱	//	صفت معمار ۱	//
صفت گندم ۱	//	صفت کدو ۱	//	صفت جرّاح ۱	۲۵۵	صفت کمان گر ۲	//
صفت شالی ۱	//	صفت نعناع ۱	//	صفت فصّاد ۱	//	صفت چاقگر ۱	۲۶۳
صفت برنج ۱	//	صفت ترب ۱	//	تتمیت فصد ۳	//	صفت سہام یعنی تیرگر ۳	//
صفت آرد و میدہ ۳	//	صفت گلفروش ۲	//	بیان مصوّر و منجم وغیرہ	۲۵۶	صفت زربافت ۲	//
صفت کنجد ۱	//	صفت میوہ فروش ۳	۲۴۹	صفت مصوّر ۵	//	صفت سپر ساز ۱	//
صفت سخود ۱	//	صفت تنبولی ۴	۲۵۰	صفت تصویر ۱	۲۵۸	صفت تیغ ساز ۱	//
صفت جو ۱	//	صفت تعارض تنبولی ۱	//	صفت مرقع ۲	//	صفت صیقلگر ۱	//
صفت تلخان آرد بریان ۱۴	//	صفت تنباکو فروش ۲	//	صفت منجم ۳	۲۵۹	صفت بیطار ۱	//
صفت روغنگر ۱	۲۴۶	بیان عطار و طبیب و جراح	۲۵۱	صفت تقویم ۱	//	صفت سراج بین ساز ۱۲	۲۶۴
صفت روغن ۱	//	صفت عطار ۵	//	صفت اسطرلاب ۱	۲۶۰	صفت تکلتو دوز ۱	//
صفت مسکہ ۱	//	صفت ادویہ ۱	۲۵۲	بیان اہل حرفہ	//	صفت نعل بند ۱	//
صفت خبّاز ۲	//	صفت نوشدارو ۱	//	صفت کاغذ فروش ۱	//	صفت شمّاعی ۱	//
صفت مطبخی ۲	//	صفت شربت بنیار ۱	۲۵۳	صفت ابری ساز ۱	//	صفت شیشہ ساز ۱	//
صفت قصّاب ۱	//	صفت قرص عنبر ۱	//	صفت سیاہی ساز ۱	//	صفت کوّاز ۱	//
صفت گوشت ۱	//	صفت شربت بزوری ۱	//	صفت صحّاف ۲	//	صفت جفاف موزہ ساز ۱۲	//
صفت قلعی گر ۱	//	صفت گلقند ۱	//	صفت کاغذ بر دفتر کشا ۱	۲۶۱	صفت کفش دوز ۲	۲۶۵

اسماء موصوف بصفت عدد	نمبر صفحہ	اسماء موصوف بصفت عدد	نمبر صفحہ	اسماء موصوف بصفت عدد	نمبر صفحہ	اسماء موصوف بصفت عدد	نمبر صفحہ
منع شاہدبازی ۱	۲۱۵	صفت گودڑی ۱	۲۲۶	صفت دارالضرب ۱	۲۳۴	صفت اقمشہ	۲۴۰
صفت اہل کار	″	صفت خرقہ ۲	″	صفت داروغہ و امین دارالضرب ۱	″	صفت دارائی ۱	″
صفت مستوفی ۲	″	صفت کلاہ ۲	″	صفت زرگر ۲	۲۳۵	صفت اطلس ۱	″
صفت عارض ۲	″	صفت پوست تخت ۲	″	صفت طلاکوب ۱	″	صفت چیٹ ۲	″
صفت شحنہ ۱	″	صفت کشکول ۲	۲۲۷	صفت علاقہ بند ۱	″	صفت دوڑیہ ۱	″
صفت ناظر ۱	۲۱۶	صفت عصا ۲	″	صفت نقاش زرنشان ۱	″	صفت آلچہ ۱	″
بیان شہر و مسجد وغیرہ	″	صفت کمندوحدت ۱	″	صفت جوہری ۴	″	صفت پرند چینی ۱	″
صفت شہر ۱۱	″	صفت سروستی ۱	″	صفت جواہر لعل ۴	۲۳۶	صفت لولہ پیچ ۱	″
صفت حصار و در شہر ۲	۲۱۹	صفت تسبیح ۲	″	صفت مروارید ۲	″	صفت بافتہ ۲	″
صفت مسجد ۶	″	صفت نعلین فقرا ۱	۲۲۸	صفت رشتۂ مروارید ۱	۲۳۷	صفت شال ۲	۲۴۱
صفت بنا ۳	۲۲۱	صفت صوفی ۲	″	صفت زمرد ۶	″	صفت رضائی ۱	″
صفت گلدستہ ۱	″	صفت جدول صوفیہ ۱	″	صفت فیروزہ ۲	″	صفت کمربند ۲	″
صفت محراب ۲	″	صفت غرلت ۲	۲۲۹	صفت یاقوت ۴	″	صفت مفرش ۱	″
صفت چاہ ۲	″	صفت قناعت ۳	″	صفت الماس ۲	۲۳۸	صفت بافندہ ۳	۲۴۲
صفت لودرسن ۱	۲۲۲	صفت بازار وغیرہ	″	صفت گوہر شبچراغ ۱	″	صفت صباغ ۱	″
صفت زربان ۱	″	صفت بازار متحرفہ ۴	۲۳۱	صفت عین البرہ ۱	″	صفت نیل ۱	″
صفت موذن متقری ۳	″	صفت حرفہ ۱	″	صفت عین البدیک ۱	″	صفت خیاط ۴	″
صفت خطیب ۲	″	صفت محترفہ ۲	″	صفت درج جواہر ۱	″	صفت کلاہ دوز ۱	۲۴۳
صفت حفاظ ۴	″	صفت تجارت ۱	۲۳۲	صفت حکاک ۲	″	صفت سوزن گر ۱	″
صفت خانقاہ فقرا ۱	۲۲۳	صفت صراف ۴	″	صفت نزاز ۵	″	صفت گاؤذر ۱	″
صفت فقرا ۶	″	صفت زرد سیم ۲	″	صفت گزبزاز ۱	۲۴۰	صفت اتوکش ۱	″

اسمای موصوف وصفت عدد	نمبر صفحہ
صفت سنبوسہ ۳	۱۸۰
صفت کلہ پاچہ ۲	″
صفت نخود آب ۱	۱۸۱
صفت بغرا ۱	″
صفت بریانی ۱	″
صفت کشک ۱	″
صفت نمکدان ۱	″
صفت بہت ۱	″
صفت شیر ۳	″
صفت حلوا ۱۰	″
صفت حلوا سوہان ۱	۱۸۲
صفت حلوائے متصاعی ۱	″
صفت شکر پارہ ۱	″
صفت کلہ قند ۱	″
صفت قند مکرر ۱	″
صفت حلوای درّاج ۱	″
صفت حلوای بادام ۱	″
صفت چلغوزہ ۲	۱۸۳
صفت لوز ۱	″
صفت کعب غزال ۱	″
صفت حلوائے مغزی ۱	″

اسمای موصوف وصفت عدد	نمبر صفحہ
صفت ساق عروس ۲	۱۸۳
صفت عربی ۴	″
صفت تنقلات پستہ و بادام در شکر گرفتہ ۱	۱۸۴
بیان آچارہا	″
صفت آچار ۲	″
صفت سرکہ ۱	″
صفت جود ۱	″
صفت انعام و بخشش ۲	″
صفت اسلحہ	۱۸۵
صفت شمشیر ۵	″
صفت سپر ۵	۱۸۶
صفت خنجر ۶	″
صفت جمدہر ۱	۱۸۸
صفت کمان ۶	″
صفت ترکش ۱	۱۹۰
صفت تیر ۴	″
صفت پیکان ۱	″
صفت تیرانداز ۵	″
صفت توپ ۲	۱۹۱
صفت تفنگ ۳	۱۹۲
صفت بان ۱	″

اسمای موصوف وصفت عدد	نمبر صفحہ
صفت گرز ۶	۱۹۲
صفت زرہ ۳	″
صفت کمند ۵	″
صفت نیزہ ۵	۱۹۳
صفت لوائے ۱	″
صفت دوا و مرکب	″
صفت دوا و مرکب ۱	″
صفت اسپ ۷	″
صفت اسپ حنابستہ ۱	۱۹۶
صفت زین ۲	″
صفت پابند ۱	″
صفت نعل ۲	۱۹۷
صفت فیل ۸	″
صفت خرطوم فیل ۳	۲۰۰
صفت یراق قورفیل ۲	″
صفت کجک فیل ۲	۲۰۱
صفت حوضہ و عماری فیل ۲	″
صفت استر ۲	″
صفت شتر ۴	″
صفت گاؤ ۴	۲۰۲
صفت گردون ۲	۲۰۳

اسمای موصوف وصفت عدد	نمبر صفحہ
صفت پالکی ۲	۲۰۳
بیان جنگ و لوازمہ آن	″
صفت کثرت فوج و چشم ۴	″
صفت جنگ ۴	۲۰۴
صفت شجاع ۲	۲۰۵
صفت خیام ۱	۲۰۶
صفت شامیانہ ۱	″
صفت اسپک ۱	۲۰۷
صفت شکر فتح ۱	″
صفت تہنیت فتح ۳	″
صفت وزرا وغیرہ	۲۰۸
صفت وزیر ۲	″
صفت دبیر ۲	۲۰۹
صفت صدر ۲	″
صفت قاضی ۴	۲۱۰
صفت مفتی ۲	″
صفت وکیل ۱	″
صفت محتسب ۱	″
منع منہیات	″
امتناع سرود ۲	″
منع شراب ۵	۲۱۱

اسمائے موصوف بصفت عدد	نمبر صفحہ	اسمائے موصوف بصفت عدد	نمبر صفحہ	اسمائے موصوف بصفت عدد	نمبر صفحہ	اسمائے موصوف بصفت عدد	نمبر صفحہ
صفت شاہ برج ۳	۱۵۰	صفت سوزنی ۱	۱۵۹	صفت کوکنار ۱	۱۶۸	صفت سنگ پخت ۲ قسم نان	۱۷۶
صفت آئینہ خانہ ۲	۱۵۱	صفت نازبالش ۲	״	صفت تریاک یعنی افیون ۱	״	صفت کلیچہ ۱	״
صفت خوابگاہ ۲	״	شکر عنایت نازبالش	״	صفت مفرح یاقوتی ۳	״	صفت کاک ۱	״
صفت کتابہ ۱	۱۵۲	صفت درپردہ ۲	۱۶۰	صفت معجون لولوی ۲	״	صفت کماچ ۱	۱۷۷
صفت حمام ۳	״	صفت چغ ۱	״	صفت حبوب ۲	۱۲۹	صفت نان آبی ۱	״
صفت گلجام ۱	۱۵۳	صفت سائبان ۲	״	صفت قلیان و لوازم آن	״	صفت دسترخوان ۱	״
صفت مصالح حمام ۱	״	صفت بزم ۳	״	صفت قلیان ۷	״	صفت خوان ۱	״
صفت دلاک ۱	״	صفت کنچنیان ۳	۱۶۱	صفت نیچہ ۳	۱۷۱	صفت آش ۱	״
صفت کیسہ ۱	״	صفت دلالہ ۳	״	صفت چلم ۲	۱۷۲	صفت دوپیازہ ۱	״
صفت نہر ۴	۱۵۴	صفت بھگتیہ ۱	۱۶۲	صفت تنباکو ۴	״	صفت پلاو ۲	״
صفت حوض ۴	״	صفت رقص ۳	״	صفت دود تنباکو ۳	۱۷۳	صفت زیربریان ۱	״
صفت چادر و آبشار ۶	۱۵۵	صفت مجمر و خوشبوئیہا ۱	۱۶۳	صفت آتش تنباکو ۱	۱۷۴	صفت براوبری ۲	۱۷۸
صفت حباب ۷	۱۵۶	صفت عطر ۲	״	صفت آتش گیر ۱ دست پناہ ۱۲	״	صفت کوکو ۱ نام طعام ۱۲	״
صفت ماہی ۳	۱۵۷	صفت گلاب ۱	۱۶۴	صفت چلم پوش ۱	״	صفت شیشہ رنگہ ۱	״
صفت فوارہ ۵	״	صفت پاندان ۲	״	صفت انیڈوی ۳	״	صفت رشتہ ۱	״
صفت فروش و بزم عشرت	۱۵۸	صفت شراب ۳	״	صفت قطی تنباکو کہ بصورت خربزہ باشد ۱	۱۷۵	صفت خشکہ ۲	״
صفت بوریا ۱	״	صفت ساقی ۲	۱۶۵	صفت مطعومات	״	صفت شیربرنج ۱	״
صفت قالی ۳	״	صفت شیشہ ۳	۱۶۶	صفت مطعومات ۱	״	صفت فرنی ۲	״
صفت پری ۱	״	صفت جام	״	صفت نان ۴	۱۷۶	صفت فالودہ ۱	״
صفت نمد ۲	״	صفت معاجین و کیف متفرقات	۱۶۷	صفت رغیف ۱	״	صفت پنیر ۲	۱۷۹
صفت ادقچہ ۱	۱۵۹	صفت بنگ ۳	״	صفت شیرمال ۱	״	صفت کباب ۳	״

اسمائے موصوف با صفت عدد	نمبر صفحہ	اسمائے موصوف با صفت عدد	نمبر صفحہ	اسمائے موصوف با صفت عدد	نمبر صفحہ	اسمائے موصوف با صفت عدد	نمبر صفحہ
بیان فضائل اخلاق	۱۰۶	وحال تکبر و متکبر	۱۱۲	صفت جدول ۴	۱۲۶	صفت چسپانده ۱	۱۳۵
صفت علم اخلاق ۲	״	حال تکبر و متکبر ۴	״	صفت کاغذ ۷	۱۲۷	صفت حروف تہجی ۴	״
صفت سخاوت ۵	״	صفت بدخوئی و شره ۱	۱۱۳	صفت کاغذ ابری ۲	״	صفت ہمزه ۱	۱۳۷
صفت عدالت ۱	۱۰۷	صفت طمع ۲	״	صفت اہار کاغذ ۱	۱۲۸	صفت بادشاه و اسباب شوکت و جاه	״
صفت عدل ۲	״	صفت قطع صله رحم ۱	۱۱۴	صفت مُہره ۱	״	صفت بادشاه ۱۰	״
صفت عصمت و عفت ۲	״	صفت بخل و خست ۳	״	صفت مسطر ۲	״	صفت جلوس ۳	۱۴۱
صفت شجاعت ۱	۱۰۸	صفت حسد ۱	۱۱۵	صفت پرکار ۱	״	صفت نثار ۲	۱۴۲
صفت حلم ۱	״	صفت سعایت ۱	״	صفت قلمدان ۲	״	صفت سکّه ۷	״
صفت تواضع ۳	״	صفت کذب و دروغ ۱	״	صفت قلم ۷	״	صفت خطیب و منبره	۱۴۳
صفت دیانت و امانت ۱	۱۰۹	صفت حرام نمکی ۱	״	صفت دوات ۴	۱۳۰	صفت نگین شاہی ۲	۱۴۴
صفت خاموشی ۱	״	صفت بچشم کم دیدن آه مظلوم و حذر از آن ۲	۱۱۶	صفت لیقه ۳	״	صفت چتر ۱	״
صفت شگفته روئی ۱	״	صفت خلف وعده ۲	״	صفت مداد ۸	״	صفت تاج ۱	۱۴۵
صفت وفا ۱	۱۱۰	صفت علم و غیره سامان آن	۱۱۷	صفت قلم پاک کن ۲	۱۳۱	صفت تخت ۲	״
صفت نکوئی عوض بدی ۱	״	صفت تاریخ ۱	״	صفت قلمتراش ۴	״	صفت بزم جلوس و سامان آن	۱۴۷
صفت شیرین زبانی ۱	״	صفت مدرسه ۱	״	صفت مقراض ۲	۱۳۲	صفت دولتخانه ۷	״
صفت ثبات وعده ۳	״	صفت مدرّس ۸	״	صفت شنگرف ۳	״	صفت خندق ۱	۱۴۸
صفت طعام ۲	״	تہنیت مکتب نشینی ۱	۱۲۰	صفت چمچه قلمدان ۱	״	صفت دروازه ۴	״
صفت عفو ۱	۱۱۱	صفت کتاب ۵	۱۲۱	صفت کاغذگیر ۲	״	صفت حلقهٔ در ۱	۱۴۹
صفت مجالست نیکان ۳	״	صفت بیاض ۱۱	۱۲۳	صفت قط زن ۲	۱۳۳	صفت قفل ۱	״
صفت حفظ آبرو ۲	۱۱۲	صفت جلد ۴	۱۲۶	صفت خط ۳	״	صفت دیوان خاص و عام ۳	״
بیان کیفیت رذائل	״	صفت سرلوح ۲	״	صفت خط خوش ۷	۱۳۴	صفت غسل خانه ۳	״

اسمائے موصوف بہ صفت	عدد	نمبر صفحہ
صفت جان	۳	۸۳
صفت انفاس	۳	〃
صفت شکم	۳	۸۴
صفت ناف	۲	〃
صفت کمر	۳	〃
صفت ستر	۱	〃
صفت سرین	۳	۸۵
صفت زانو	۳	〃
صفت شلوار	۱	〃
صفت پازیب	۱	〃
صفت خلخال	۲	〃
صفت پای	۶	۸۶
صفت کفش	۱	〃
صفت تمکین	۲	〃
صفت نازکی	۵	〃
ثنای حضرت سخن و توابع آن		۸۷
صفت حضرت سخن	۱۱	〃
صفت سخنوران	۳	۹۰
صفت بیان اقسام سخن	۲	۹۱
صفت نثر	۴	۹۲
صفت نظم	۳	۹۳

اسمائے موصوف بہ صفت	عدد	نمبر صفحہ
صفت اقسام شعر		۹۳
صفت غزل	۵	〃
صفت قصیدہ	۳	〃
صفت رباعی	۵	۹۴
صفت مخمس	۵	〃
صفت مسدس	۱	〃
صفت مثنوی	۲	〃
صفت فرد	۴	〃
صفت قطعہ	۴	〃
صفت ترکیب بند	۲	۹۵
صفت ترجیع بند	۱	〃
صفت مستزاد	۱	〃
صفت صنائع		〃
صفت صنعت ایہام	۱	〃
صفت صنعت خیال	۱	〃
صفت صنعت ترصیع	۱	〃
صفت صنعت تجنیس	۲	〃
صفت صنعت تلمیع	۱	〃
صفت صنعت تضمین	۱	〃
صفت معما	۲	۹۶
صفت لغز	۱	〃

اسمائے موصوف بہ صفت	عدد	نمبر صفحہ
در بیان علوم		۹۶
صفت علم	۴	〃
صفت عالم باعمل	۲	〃
صفت علم صرف	۲	〃
صفت علم نحو	۱	۹۷
صفت علم منطق	۱	〃
صفت علم فصاحت و بلاغت	۳	〃
صفت علم اصول و فروع		۹۸
صفت علم حکمت	۱	〃
صفت علم ریاضی	۱	〃
صفت علم حساب	۱	〃
صفت علم موسیقی	۴	۹۹
صفت حسن صوت	۱	〃
صفت مغنی	۶	۱۰۰
صفت ساز		〃
صفت رباب	۲	〃
صفت رود	۲	۱۰۱
صفت چنگ	۲	〃
صفت بلبان	۱	〃
صفت بربط	۲	〃
صفت کمانچہ	۳	〃

اسمائے موصوف بہ صفت	عدد	نمبر صفحہ
صفت نے	۳	۱۰۲
صفت دف	۱	〃
صفت طنبور	۲	〃
صفت خنجری	۱	〃
صفت دائرہ	۱	۱۰۳
صفت چغانہ	۱	〃
صفت قانون	۱	〃
صفت ارغنون	۱	〃
صفت خنبر	۱	〃
صفت شترغو	۱	〃
صفت عود	۱	۱۰۴
صفت موسیقار	۱	〃
صفت مندل	۱	〃
صفت تال	۱	〃
صفت مردنگ	۱	〃
صفت دوتار	۱	〃
صفت چارتار	۱	۱۰۵
صفت نی ابنان		〃
صفت سرنا	۱	〃
صفت سرود ہندی و مغربی آہن بہ سرود ایران	۲	〃

اسمائے موصوف با صفت عدد	نمبر صفحہ	اسمائے موصوف با صفت عدد	نمبر صفحہ	اسمائے موصوف با صفت عدد	نمبر صفحہ	اسمائے موصوف با صفت عدد	نمبر صفحہ
صفت سرپیچ ۲	۵۶	صفت مژہ ۵	۶۴	صفت دندان ۳	۷۰	صفت ظہر پشت ۱۲ ۲	۷۷
صفت موی سر ۳	۵۷	صفت پلک ۱	״	صفت لب ۵	״	صفت بازو ۱	״
صفت شانہ ۳	״	صفت نگاہ ۳	״	صفت مسی ۲	״	صفت بازو بند ۱	״
صفت روغن خوشبو ۱	۵۸	صفت عینک ۳	״	صفت پان ۲	۷۱	صفت دست ۸	״
صفت فرق سر ۲	״	صفت گریہ ۳	۶۵	صفت بیڑہ ۱	۷۲	صفت کف دست ۸	״
صفت معجر ۳	״	صفت خواب ۲	۶۶	صفت چونہ ۱	״	صفت انگشتان ۴	״
صفت کناری ۱	۵۹	صفت خوابیکہ در خواب دیدہ شود ۲	״	صفت فوفل ۱	״	صفت خال انگشت ۱	۷۹
صفت سر ۴	״	صفت حیا ۳	״	صفت کتھہ ۲	״	صفت خطوط دست ۳	״
صفت عقل ۳	״	صفت بیداری ۳	۶۷	صفت تبسم ۲	״	صفت ناخن ۴	״
صفت جبین ۹	۶۰	صفت بینی ۴	״	صفت خندہ ۱	״	صفت حنا ۱	״
صفت چین جبین ۲	״	صفت رخسار ۴	״	صفت خال لب ۱	۷۳	صفت انگشتری ۳	۸۰
صفت قشقۂ صندل ۲	۶۱	صفت خال رخسار ۳	״	صفت زبان ۵	״	صفت یارہ ۱	۸۱
صفت قشقہ مرصع از ریزہ زر درست سازند ۱	״	صفت خط ۱	۶۸	صفت گفتار ۷	״	صفت ساعد ۱	״
صفت خال طرف پیشانی ۲	״	صفت محاسن ۲	״	صفت آواز ۲	۷۴	صفت چوڑی ۱	״
صفت ابرو ۹	״	صفت شانہ کردن محاسن ۲	״	صفت زنخ و غبغب ۵	״	صفت سینہ ۵	״
صفت خال ابرو ۱	۶۲	صفت شارب ۱	״	صفت خال زنخ ۱	״	صفت پستان ۳	״
صفت چشم ۴	״	صفت گوش ۷	״	صفت روی ۴	״	صفت سینہ بند ۱	۸۲
صفت سرمہ ۱	״	صفت گوشوارہ ۱	۶۹	صفت نقاب ۱	۷۵	صفت پیراہن ۲	״
صفت سرمہ دودہ چراغ ۱	۶۳	صفت دُرگوش ۱	״	صفت لون بشرہ ۲	״	صفت جامہ ۱	״
صفت مردم چشم ۵	״	صفت زلف ۵	״	صفت آئینہ ۴	״	صفت مالای مروارید ۱	״
صفت خال پشت چشم ۲	״	صفت دہان ۶	״	صفت گردن ۴	۷۶	صفت دل ۳	״

اسمائے موصوف با عدد صفت	نمبر صفحہ	اسمائے موصوف با عدد صفت	نمبر صفحہ	اسمائے موصوف با عدد صفت	نمبر صفحہ	اسمائے موصوف با عدد صفت	نمبر صفحہ
صفت چہارشنبہ ۱	۱۲	استعفائے عاشورہ ۴ طلب عفو کہ در تاریخ دہم محرم میسازند ۱	۲۳	صفت شب برات ۲	۳۴	صفت جوانی ۳	۴۶
صفت پنجشنبہ ۱	۱۳	صفات ہولی وغیرہ	۲۴	تہنیت شب برات ۲	۳۵	صفت تزویج ۲	۴۷
صفت جمعہ ۱	״	صفت ہولی و نسبت ۳	״	صفت لیلۃ القدر ۱	״	صفت حنابندان ۱	۴۸
صفات نوروز و عید وغیرہ	״	کیفیت سوختن ہولی ۱	۲۷	صفت شب دیوالی ۱	״	تہنیت عروسی ۳	״
صفت نوروز ۱	״	صفات شام و شفق وغیرہ	״	صفت شب تار ۴	۳۶	صفت مہر ۱	۵۱
تہنیت نوروز ۳	״	صفت شام ۲	״	صفات عناصر و انسان و لوازمہ آن	״	صفت اولاد ۴	״
صفت ماہ صیام ۱	۱۵	صفت شفق ۱	۲۸	صفت عناصر اربعہ مجملاً ۲	״	تہنیت تولد ۶	״
صفت ہلال ۴	״	صفت بدر ۳	״	صفت خاک ۳	״	تولد توامین ۲	۵۱
صفت روز عید صیام ۲	۱۶	صفت ہالہ ۱	״	صفت آب ۳	۳۸	التماس تسمیہ ۱	۵۲
تہنیت عید صیام ۵	״	صفت کہکشان ۱	״	صفت ہوا ۲	۳۹	تہنیت سالگرہ ۴	״
صفت روز عید قربان ۱	۱۹	صفت نجوم ۲	״	صفت نار ۲	۴۰	صفت حسن اختتان ۱ ختنہ کردن ۱۲	۵۳
تہنیت عید قربان ۴	״	صفت شب ۴	۲۹	صفت حضرت انسان و ما تناسبہ آن و ہر چہ مناسب اوست ۱۲	۴۱	صفت پیری ۲	۵۴
صفت گوسپندان قربانی ۱	۲۰	صفت شب مہتاب ۴	۳۰	صفت عشق ۴	״	صفت تناسب اعضا ۲	״
صفات چوگان وغیرہ	۲۱	صفت چراغان ۳	۳۱	صفت عاشق ۳	۴۳	بیان سراپا و ما ینسب الیہ	۵۵
صفت چوگان بازی عرصہ عیدگاہ ۴	״	صفت پروانہ	״	بیان حال بوالہوسان خودکام ۲	۴۴	صفت سراپا بطریق اجمال ۳	״
صفت قباق ۱	۲۲	صفت دود چراغان	۳۲	صفت ایجاد حسن و عشق ۲	״	صفت سراپا بتفصیل اعضا	״
صفت ہجوم معرکہ گیران ۱	״	صفت شمع ۱	״	صفت حسن ۲	۴۵	صفت قامت ۷	״
صفت کشتی گیر ۱	״	صفت لالہ و کنول کاغذی ۲	״	صفت حسن امرد ۱	״	صفت خرام ۳	۵۶
صفت رسن باز ۱	״	صفت چراغان روے آب ۳	״	صفت حسن معشوقہ ۲	״	صفت دستار ۳	״
صفات تجلی محرم وغیرہ	۲۳	صفت چراغان پس شیشہ ۱	۳۳	فصول عمر	۴۶	صفت طرہ دستار ۲	״
صفت تجلی ماہ محرم ۱	״	صفت آتشبازی ۳	״	صفت طفلی ۳	״	صفت چیغہ ۳	״

لیاقت و استعدادی که از مبدء فیاض روزی گردیده از عواید و فوائد آن طرف می بندم از هر گلشنی
(مترادف اند ۱۲)
گلی بدامن چیده و از هر گلی بوئی بمشام جان رسیده در سنه هزار و صد و هفتاد و یک بهارستانی
(پیچیده ۱۲ شهور ۱۲)
ترتیب دادم که تا بوی مشکینش بلند شده عطر بهار سر بجیب خجالت دزدیده و شمیم حلهٔ کنعان در نیل
رشک غوطه زن گردیده از نیل دوات یوسفی برآورده ام و از حی معنی لیلی منظری بجلوه آورده که هزار
عذرا بر حسن بیمثالش وامقی کنند و چون یوسف عزیز مصر دلها باشد یعنی از نظم و نثر دو رو آئینه پرداخته ام
(نام عاشقی ۱۲ نام معشوق ۱۲)
دو لختی دری ساخته ام که از یکدرش بگلگشت سروستان نثر راه توان برد و از در دیگر تماشای جلوهٔ
نظر فریب شاهدان نظم توان کرد بی تکلف بهار آفرین گلشنی رسیده که سر پنجهٔ خزان بدامنش نرسد
و بلند بالا سروی قد کشیده که طوطی فاخته وار بر گرد سرش گردد آئینه خانهٔ بنا نهاده ام که چندین هزار
(ظاهر شده ۱۲)
صورت بیمثال در و نقش پذیرست نی نی شکرستانیست که صد قفس طوطی مقال از و چاشنی گیر است
(نام کتاب ۱۲)
مبتدیان را سر خط خرد آموزیست و اطفال ابجدیان را نشره نوروزی منتهیان را تفرج گاهیست
(تعلیم ۱۲ عیدی ۱۲)
که چشمی از آن آب دهد و از شادی اشکی بریزند و اگر روی دلی بدان دهند طرح گلستان و بوستان
ریزند انبانچهٔ سلیمانش اگر گوئی رواست که آنچه دلت خواهد در آن مهیاست و اگر جام جهان نمایش خوانی
(هندی جهولی ۱۲)
بجا که کیفیت عالم بی رنج تردد در پیش نظر جلوه نمائی نی چه میگویم مهرهٔ بازیچهٔ اطفال ست بل طلسم سیمیای
(راه رفتن ۱۲)
خیال نمودیست بی بود سودائیست بی سود گرهیست بر باد خانه ایست بی بنیاد خیالی آئینه نما کاغذ بادیست
سر بهوائی نی اگر درین صورتکدهٔ هوش فریب بدیدهٔ تحقیق بنگری راهی بحق بری که بدایع حسن صنایع
بلد کمال صنعت آفریدگارست بل خاطر فریبی نقش و نگار دلیل پرکاری دست مصور سحر کاریست فرو
(راهبر ۱۲)
نیست در کنج خیالم بهرهٔ ناقابلان + این طلسم تازه را بر نام قابل بسته ام

فهرست صفات

اسمای موصوف با عدد صفت	نمبر صفحه	اسمای موصوف با عدد صفت	نمبر صفحه	اسمای موصوف با عدد صفت	نمبر صفحه	اسمای موصوف با عدد صفت	نمبر صفحه
صفت بسم الله ۴	۱	صفت عالم کون و فساد ۱	۸	صفت آفتاب ۶	۱۰	صفت شنبه ۱	۱۲
صفت سجده ریزی یعنی محامد الهی ۱	۲	صفات علویات (اے فلکیات)	〃	صفت روز ۵	۱۱	صفت یکشنبه ۱	〃
صفت عرض نیاز یعنی مناجات ۳	۶	صفت فلک ۳	〃	صفات ایام هفته	〃	صفت دوشنبه ۱	〃
صفت تمهید اے توطیهٔ مدعا ۲	۷	صفت صبح ۵	۹	صفت ایام هفته مجملاً ۲	〃	صفت سه شنبه ۱	〃

ابیات بلی اینجا مجال دم زدن نیست ✣ لب گفتار جز چاک کفن نیست ✣ زبان را سر بلایی
خانه خیزست ✣ انا الحق تو امان تیغ تیزست ✣ پس همان بهتر که این سر بریده زبان آوری بخود
نه سپارد و از مداد و سطور آب بر بیسمان نه بندد تا تیغ ازلی تیغ بخورد و خط به خوبان خود نه نویسد
آری در مقامیکه زبان آتشی بیانان چون زبان شمع در دوم کاستن بست و در جائیکه خورشید با هزاران
آمینه دار بشمال حیرانیست بخیه این سیه زبان سیه کار چه سان بر رو نیفتد فرد خیالی را که بیرنگی بیانست
زبان بی زبانی ترجمانست ✣ بلبلان چراغ مست هنگامه روشن بیانی و طوطیان شکرخای آمینه خانه
شیرین زبانی میدانند که در گلشن عالم امکان نوبری چون سخن بکام دل نرسیده و در چار باغ ارکان
غنچه چون او دهن نخنده نه کشوده اگر این طوطی شکرین مقال شکر ریزی نمودی زبان چه گفتی و گوش
چه شنفتی این یکی مهمل و آن دیگری معطل بودی اگر جان جانش گویم جهان رازندگی جاوید نبخشید
و اگر جهان جانش خوانم عالم ارواح را ممنون خود گردانیده باسم غلط کردم و راه خطا رفتم جان شیرین
که عالمی مرده اوست و جهانی زنده کرده او و هم مشتق منه معماگه مثنوی را مثنوی میخوانند و غزل را خط
غزل میدانند از عروض اعراض دارند و اگر از قافیه پرسی قفا می خارند روی از بیرونی شان در رو آرد
رو نهاده و از کاو و کاو دخل بیجای شان بیت سخن از پا افتاده قلم در دست شان کیر از دست انگشت
زیا دست بابت قلم کردن و چشم بی بصر شان چون حلقه در باب از خانه برآوردن بینی شان چون
بینی دراز در بیخ دور ساختن ست و گوش شان صدف دار شایسته از هم شگافتن آنرا بی نظامی خمسه
نظامی را خمس می نامند و واسوخت وحشی را زمزمه میدانند بسکه پایه بخود چیده اند شانی را ثانی
نمیگذارند و صائب را دور از صواب می انگارند این بی اصولان تصنیف غیر را چون خر طنبور بنام خود
میخوانند و از دم کشان بی آهنگ تحسین چشم دارند فرد سخن چه عرض کنم بر جماعتی که ز جهل خویش
خر نشناسند نطق عیسی را ✣ غلط کردم و راه خطا رفتم مرا باین گروه چکار و این بی روشان را در بزم
اهل معنی کو بار روی سخنم با معنی شناسان عالی فطرت ست و خطابم با سخندانان قدسی طینت که
خیل خیل پریزادان معنی در خلوتکده خاطرشان جلوه ناز و جوق جوق طائران خیال بلند در هوای
اندیشه شان فلک آهنگی پرواز دارند باجمله از هم گسسته ام و بسخن پیوسته از همه بریده ام و بمعنی توسل
گزیده لاجرم صباح و رواح بر تتبع مصنفات بلاغت آیات سخنوران تلامذة الرحمن خرسندم و بقدر

۱ حمد ایجاب بمعنی قبول کردن
۲ وجای جلال بود بمقام دیدن
۳ گریبان جلال انحنای نامه
۴ گریبان جلال انحنای نامه
۵ زنگ شکر آینه شکستن کار
۶ آب بر بیسمان بستن کار
۷ بیوه کردن ۱۲ آخر کردن ۱۲
۸ نشانی یعنی ارجاع ۱۲ آخر کردن ۱۲
۹ چراب بر بنای مشهور
نشود دکه عمده حرفوسی بزنه خود
گرفت و او خواست کرد ۱۲
۱۰ بیرو افتادن افشای راز
شدن ای افشای راز نکرد و چه
بخیه دوخیست نهایت بباریک
که پنهان بماند پس اگر او ظاهر شد
رازش بر ملا خواهد افتاد ۱۲
۱۱ بوئی در رنگ بیان نمی آید ۱۲
۱۲ بلبل را در هنگامه پیش چراغ میگذارند
تا مست شده بگوید ۱۲



بسم الله الرحمن الرحیم

حمد سخن آفرینی که دلهای صاف باطنان را روضة الصفا گردانیده و در مشام قدسی طینتان نفحات الانس
دمیده قلم را یارای نگارش و زبان را نیروی گزارش بخشیده کتاب در عشقش الف بر تن کشیده
و بر آستانهٔ فیض عامش پوست تخت انداخته قلم در جستجویش سینه چاک گردیده ابیات گشته در راهش
روان شاخ قلم ✤ سنبلستان صفحه از فیض رقم ✤ شد زبان با نام پاکت آشنا ✤ نامه دیوان الهی شد مرا
تا ز نامت گل بسر زد خامه ام ✤ رشک ابواب الجنان شد نامه ام ✤ مصرع اشک روان
آورده ام ✤ دیده را اشکی تخلص کرده ام ✤ تا برید از خویش و حمدت زد رقم ✤ شد زمین شعر
اقطاع قلم ✤ دود سودا از قلم سر بر زده ✤ نار عشقت آتشی در سر زده ✤ هیهات خامهٔ خامکار
سیه روزگار در بند آنست که حمد نگار خالق لوح و قلم و ثنا طراز آفریننده لفظ و رقم شود این
زبان بریده مدة العمر دود چراغ خورده و در مدارس خرد کشی کرده اینقدر سواد روشن ساخته
که هرگاه نقش از نقاش بجز حیرت رنگی ندارد و آئینه از تمثال بجز رو ساختن طرفی نمی بندد
مصنوع بخود درمانده از صانع چه گوید و آفریده بخویشتن نرسیده بچه رو راه معرفت آفریننده پوید

شدن ۱۲ بهار و بمعنی دست و پا گم کردن و سراسیمه شدن و مضطرب نیز مستفاد ۱۲ بهار ۱۱ طرف بستن از چیزی کنایه از فائده برداشتن و حاصل کردن و طرف بر بستن

به عون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

بهار آفرین گلشنی با ریاحین رنگارنگ متنوعه صفات مکونات از اثر جوش بهار طبعان اساتذه فصاحت و بلاغت سمات موسوم به

صفات کائنات

از رنگ پردازی تدوین و تصنیف تازه خیالات خضر راه سخنوری محقق شیوا زبان بی همتا حضرت سیال کوٹی مل متخلص بوارسته

در مطبع نامی منشی نولکشور بتازگی انطباع رونق افزون یافت

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب موجود ہین شائقین کو فہرست مطول سے جو علیحدہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اس سال مین نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب زبان فارسی درس مبتدیان و منشیات وغیرہ و مثنویات قصص نظم و نثر فارسی و مجموعات علم وغیرہ کتب نایاب زمانہ کی کچھ کتابین ذیل مین درج کرتے ہین

کتب زبان فارسی درس مبتدیان و منشات وغیرہ

کریما محشی — از تصنیفات شیخ سعدی رح —
کریما معرب — قلم جلی معرب اعراب ایجاد منشی کالکا پرشاد موجد —
رقعات عزیزی — از تصنیفات مولوی عبد العزیز صاحب —
دُر یکتا شرح کریما — مصنفہ حافظ محمد نذیر صاحب
بندگی نامہ — بطور ترجیع بند مصنفہ کنہیا لال صاحب
کریما رحیما — ترجمہ ہے کریما کا ابیات ہموزن مین
مامقیمان فارسی تصنیف شاہ علاء الدین اودہی
محمود نامہ — مصنفہ عنصری مشہور کتاب ہے —
قافنامہ — چراغنامہ اشعار لائق بیت بحثی مبتدیان
عطائی نامہ — تصنیف شیخ شاہ محمد غزلیات لامیہ
صفوت المصادر عرف آمدنامہ مشہور کتاب ہے
انشاء دلکشا — مصنفہ منشی فتح محمد صاحب —
دستور المکتوبات —
انشاء بہار عجم — مصنفہ مولوی امانت علی صاحب
انشاء فائز — از مولوی محمد اکرم صاحب تخلص فائز مطبوعہ مطبع نظامی —
انشاء فیض رسان —
رقعات بیدل — تصنیف از مرزا عبد القادر بیدل —
فیاض دبستان — مصنفہ منشی ولایت حسین خانصاحب —
مظہر العجائب — مصنفہ مرزا قتیل فن انشاپردازی مین
انشاء خلیفہ — مصنفہ خلیفہ شاہ محمد صاحب قنوجی
انشاء تمیز — مصنفہ منشی کالی رائے صاحب تخلص تمیز
انشاء مادھو رام — مشہور انشا ہے —
رقعات عالمگیری —
رقعات قتیل — مصنفہ مرزا محمد حسن قتیل مرحوم
انشاء منیر — مصنفہ میر صافی منیر لاہوری —
کلیات سہ نثر مرزا غالب پنج آہنگ دستنبو مہر نیمروز
ابو الفضل ہر سہ دفتر — از مولوی ہادی علی مرحوم نے محشی کیا —

رقعات ابو الفضل — از تصنیفات ابو الفضل علامی مشہور کتاب ہے —
رسائل طغرا — نثر ہائے مشہور مع رقعات —
حسن و عشق — مولفہ نعمتخان عالی کتخدائی حسن و عشق مین —
مرافعہ قضا و قدر — مصنفہ منشی ظہیر الدین مرحوم
تاج المدائح — نثر رنگین تصنیف منشی انوار حسین تسلیم سہسوانی —
مینا بازار — مولفہ ارادتخان واضح بہت خوشخط و محشی
پنجرقعہ — ملا ظہوری کی تصنیفات سے ہے مع دو شرح کامل —
انشاء بہار بند — تصنیف مولوی عبد العزیز صاحب
انشاء جامی — تصنیف مشہور از مولانا عبد الرحمن جامی —
انشاء طاہر وحید — مشہور کتاب از مرزا طاہر وحید
مفید نامہ — حساب مین اور آداب و القاب مین —
رقعات لچھمی نراین — از تصنیفات منشی لچھمی نراین —
توقیعات کسری — جلال الدین طبع طبابی کی تصنیف ہے
سہ نثر ظہوری — مع مقدمات ثلاثہ یہ کتاب مشہور ہے
شرح سہ نثر ظہوری — نثر نورس کی شرح از مولانا مفتی سعد اللہ مغفور —
امان اللہ حسینی — بلاغت و فصاحت مین مشہور ہے
دستور الصبیان — درس اطفال کے لئے مفید ہے
رقعات نظامیہ — مشہور انشا ہے —
کشایش نامہ — مع فرہنگ تصنیف منشی راجکرن
ہفت ضابطہ — تصنیف علی نقی خان درس اطفال کے لئے —
گلزار ولایت — تصنیف مولوی سید ولایت علی صاحب —
رقعہ گلستان حکمت — از مولوی عبد العزیز صاحب اردی —
انشاء فائق — تصنیف مولوی فائق مرحوم —
لذۃ الافہام — نثر تصنیف مولوی سید محمد علی

INDIAN INSTITUTE OXFORD

Sifat Kaynat

به عون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

بهار آفرین گلشنی با ریاحین رنگارنگ متنوعه صفات مکونات از اثر جوش بهار طبعان اساتذه فصاحت و بلاغت سمات موسوم به

صفات کائنات

از رنگ پردازی تدوین و تصنیف تازه خیالات خضر راه سخنوری محقق شیوا زبان بے همتا منشی سیال کوٹی مل متخلص بوارستہ

در مطبع نامی منشی نولکشور بتازگی انطباع رونق افزون یافت

Ṣifāt-i- Kāʾināt.

49 D 10

~~49 D 26~~

Indian Institute, Oxford.

The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.